www.KitaboSunnat.com

خطباتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد داؤد راز دہلوی رحمہ اللہ

KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب

خطباتِ نبوی ﷺ

تالیف

مولانا محمد داؤد راز دہلوی رحمہ اللہ

تاریخ اشاعت

جون ۲۰۰۳ء

مطبوعہ

علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر

نعمانی کتب خانہ

e-mail: nomania2000@hotmail.com

220-4
داؤ - خ

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No. 1348
91 ... Garden Town, Lahore

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسنون خطبہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ؛ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِیَ لَهٗ؛ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ؛ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلٰلَةٌ وَكُلَّ ضَلٰلَةٍ فِی النَّارِ.

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① ﴾ (النسآء)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلاَ تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ١٠٢﴾ (آل عمران)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا ٧٠

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ (الاحزاب)

ترمذی...... النکاح

ابن ماجه...... النکاح

ابوداود...... النکاح

مسند احمد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین کتاب خطباتِ نبوی ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. اَمَّا بَعْدُ:

بفضلہٖ تعالیٰ عثمان ظفر پبلشرز کی طرف سے مولانا داود راز دہلوی کی ایک حسین اور دلربا کاوش "**خطبات نبوی**" پیش خدمت ہے۔ہمیں خوشی ہے کہ ہم یہ عظیم تحفہ علماء...... خطباء...... طلباء اور عوام الناس کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اگرچہ مارکیٹ میں خطبات کے نام سے ترتیب دی گئی کتب کی کمی نہیں، ان میں بعض تو نہایت عمدہ...... بعض مناسب اور کچھ ایسی کتب بھی ہیں جن میں مقفّٰی مسجع عبارتیں...... مترادفات کی بھرمار...... شعر وشاعری...... حکایات اور بے سند قصے کہانیوں کے علاوہ کچھ نہیں۔ جبکہ "**خطبات نبوی**" بے سروپا قصے کہانیوں سے پاک ایک مکمل ومدلل اور باحوالہ کتاب ہے۔ بعض خطباء حضرات سمجھتے ہیں کہ سامعین کو متاثر کرنے کے لیے واقعات وقصص بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن اس طرزِ فکر سے کئی اہل علم اور دانشور حضرات متفق نہیں۔ ہاں اگر وہ واقعہ قرآن اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہو تو اسے ضرور بیان کرنا چاہئے۔ یہ محل نزاع نہیں، مگر بے بنیاد واقعات کو رقت آمیز اور درد بھرے انداز میں بیان کر کے سامعین سے دادِ تحسین وصول کرنا قطعاً نامناسب ہے۔

الحمد للہ! ایسے علمائے کرام بھی موجود ہیں جن کی خطابت کا مرکز ومحور قرآن وحدیث اور واقعات صحیحہ ہیں، ان کا انداز بیان...... لب ولہجہ بھی مسحور کن ہے۔ اور وہ ایسے تمام خطباء سے سبقت لے جاتے ہیں جو بے بنیاد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واقعات میں رنگ بھرنے اور محض لفاظی اور جزباتی باتیں کر کے اپنی خطابت کا سکہ منوانا چاہتے ہیں۔

"**خطبات نبوی**" کے مصنف و مرتب حضرت العلام محدث جلیل محمد داود راز دہلوی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ مولانا مرحوم برصغیر پاک و ہند کے عظیم محدث ہیں۔ آپ نے صحیح بخاری کی اردو زبان میں آٹھ جلدوں پر مشتمل شرح لکھی، جو بلاشبہ مولانا موصوف کا عظیم کارنامہ ہے۔

اسی طرح کتاب ھٰذا، جس میں مولانا نے خطیب الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے ۲۳ سالہ دورِ نبوت کے خطبات کو بڑی تگ ودو اور محنت سے جمع کیا اور پھر ان کی بہترین اسلوب اور اصلاحی انداز میں خوبصورت تشریح کی۔ یقیناً یہ بھی بہت بڑی اسلام کی خدمت ہے۔

خصوصیات طبع ھذا:

1. ہم نے موجودہ طبع کی ابتداء میں مسنون خطبہ کا اضافہ کر دیا ہے جس کی مکمل تحقیق وتخریج اس دور کے عظیم محدث علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کی کتاب "**خطبة الحاجة**" میں دیکھی جا سکتی ہے۔
2. پہلی طبع میں عربی، اردو عبارات میں بعض مقامات پر غلطیاں تھیں ان کی تصحیح کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔
3. پہلی طبع میں بعض احادیث مختصر نقل تھیں ان کے مکمل نقل کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔
4. پہلی طبع میں بعض احادیث کے حوالے نہیں دیئے گئے تھے ان کو باحوالہ کرتے ہوئے، نیز دیگر بعض تبدیلیوں کو اس طرح قوسین [......] میں کر دیا ہے، البتہ حوالہ جات میں کتاب کے نام دینے پر اکتفا کیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(ماسوائے بعض معدودے مقامات کے) جس کی بنیادی وجہ قلت وقت اور کثرت مشاغل، دوسرا خطبہ میں مراجع ومصادر کی معروف محولہ کتب کا بآسانی دستیاب ہو جانا ہے جن سے متلاشیانِ علم معمولی محنت سے براہ راست مزید سیراب ہو سکتے ہیں۔

5 بعض قدیم الفاظ جو کہ متروک ہو چکے ہیں ان کی جگہ مروجہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں تاکہ قاری کو دشواری نہ ہو اور کلام میں سلاست باقی رہے۔ اس تبدیلی پر مصنف کی بات قارئین تک پہنچانے کی کوشش کی ہے، جبکہ ان مقامات کی تبدیلی پر نشاندہی کی بوجوہ ضرورت نہیں۔

6 کتاب میں لفظ ''اللہ'' کی جگہ لفظ ''خدا'' کثرت سے مستعمل تھا ہم نے اس کی جگہ لفظ ''اللہ'' استعمال کیا ہے، ماسوائے چند ناگزیر تراکیب کے۔ خطباء اور ہر شخص کو چاہئے کہ لفظ ''اللہ'' استعمال کرے اس لیے کہ یہ اللہ عزوجل کا ذاتی نام ہے، اور قرآنی لفظ ہے جس کے ہر حرف پر نیکی ملتی ہے۔ اور لفظ ''خدا'' فارسی لفظ ہے جو کہ فارس کے آتش پرستوں کے باطل نظریہ، عقیدہ ثنویت (دو خدا اہرمن اور یزداں) کا مظہر ہے، اسی طرح انگریزی میں اللہ کے لیے گاڈ (GOD) کا استعمال بھی درست نہیں۔

7 ہر خطبہ کو الگ صفحہ سے شروع کیا ہے۔

''**خطبات نبوی**'' بہت سے مضامین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ مثلاً: عقائد...... معاملات...... معاشرت...... معیشت اور اخلاقیات وغیرہ۔ غرض ان خطبات میں صحیح اسلامی زندگی کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب پہلے بھی شائع ہوئی ہے اور اس کو غلطیوں سے پاک کرنے کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے اور اس میں کہیں کہیں ضروری نوٹ بھی لگائے گئے۔ پھر بھی کتاب میں بہت سی غلطیاں تھیں اور فٹ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نوٹ بھی ناکافی تھے ہم نے اس کی غلطیوں کی تصحیح کی ہے اور کہیں ضرورت کے مطابق مختصر حواشی بھی لگائے ہیں اور خوبصورت سائز میں اس کی شایانِ شان شائع کر رہے ہیں۔

گزارش:

قارئین سے گزارش ہے کہ انسان خطا ونسیان کا پتلا ہے۔ کوشش کے باوجود غلطی رہ جاتی ہے لہٰذا اگر ایسی غلطی نظر سے گزرے جس کی تصحیح ضروری ہو تو ضرور آگاہ فرمائیں، آئندہ تصحیح کر دی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ○

والسلام

عثمان ظفر

عثمان ظفر پبلشرز۔ گوجرانوالہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاحیہ

از قلم حضرت مولانا عطاء اللہ السلفی خلف الرشید حضرت مولانا فقیر اللہ پنجابی مدراسی ......مرحوم......

دار السلام عمر آباد، مدراس۔

خطبۂ نبی عربی ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدِ اهْتَدٰى وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى. اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

محترم بزرگو، بھائیو، عزیزو!

حدیثوں کے مطالعہ اور سلف صالحین کی سنت حضرت صادق ومصدوق ﷺ کی صحیح اتباع میں ہمیشہ درہمیش پڑھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جمعہ میں یہی خطبہ پڑھنا مسنون اور اچھا ہے۔ دوسروں کے اپنے بنائے ہوئے خطبوں کا پڑھنا بشرطیکہ کتاب وسنت کے خلاف نہ ہوں جواز کا درجہ رکھتا ہے لیکن اتباع رسول اتباع رسول ہی ہے۔ کراچی (پاک) میں ایک متبحر محدث عالم علیہ الرحمہ نے "بِسْمِ اللّٰهِ" کے متعلق جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وضو کرتے وقت پڑھی جاتی ہے ایک نکتہ کہیئے یا ایک بات فرمائی، حضرت صادق ومصدوق ﷺ نے جب "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کی جگہ "بِسْمِ اللہِ" کہا آپ ﷺ ہم سے زیادہ حکمت اور وحی الٰہی کے جاننے والے تھے تو ہمیں چاہیے کہ "بسم اللہ" صرف کہیں۔ اسی طرح میرا سوچا سمجھا نظریہ اور اعتقاد ہے کہ خطبہ کی ابتداء میں مسنون خطبہ پڑھا جائے۔

حضرت نبینا صادق ومصدوق ﷺ (فِدَاہُ نَفْسِیْ) کے متعلق قرآن عزیز نے ﴿يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ کہہ کر آپ کی ساری دینی باتوں کو حکمت کہا ہے اور ان کا نام حکمت رکھ دیا ہے تو ہم کون ہوئے کہ "مُنَزَّلٌ مِنَ اللہِ" حکمت کے خلاف اپنے نفس کے مذاق کے مطابق خطبے بنا کر حضرت صادق ومصدوق ﷺ کے حکیمانہ وبلیغانہ "مُنَزَّلٌ مِنَ اللہِ" خطبہ پر ان کو ترجیح دے کر اپنی بنائی ہوئی مقفیٰ عبارت کی سامعین سے داد لیں۔ مقفیٰ عبارت بنانے کی جگہ خطبۂ مسنونہ کی ایسی وضاحت کی جائے کہ سامعین سے داد بھی ملے اور افشائے سنت کا صلہ بھی ملے۔ خطبہ مسنونہ یا مسنون وعظ وتقریر اسی وقت کہلائیں گے جب کہ اس خطبہ کی روح ولفظ کو اپنائے ہوئے ہوں اور اس خطبہ میں چند چیزوں کا پایا جانا، یا نا پایا جانا یہ بھی مسنون اور خیر الہدیٰ کہلائے گا جن کی کچھ تفصیل یہ ہے۔

خطیبوں کے لیے چند ہدایات:

1. خطبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" سے شروع کیا جائے۔ "اَعُوْذُ بِاللہِ" اور "بِسْمِ اللہِ" سے نہ شروع کیا جائے۔ یہی مسنون طریقہ ہے۔ فصدقنا الصادق والمصدوق ﷺ سے جتنے خطبے منقول ہیں، میری نظر جہاں تک کام کرتی ہے کہیں بھی آپ ﷺ نے "بِسْمِ اللہِ" سے خطبہ کا افتتاح نہیں فرمایا۔ خطاب وخطبہ میں اور تقریر میں اپنے کلام کا افتتاح "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" سے کیا جائے۔ تحریر وکتابت میں ابتداء "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" سے کی جائے، میری نظر نے جہاں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تک کام کیا میں نے یہی پایا کہ آپ ﷺ کی جتنی تحریرات تھیں ان کی ابتداء "بِسْمِ اللهِ" سے کی گئی ہے، یہی بات تھی کہ حضرت الامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب "الصحیح للبخاری" کا افتتاح "بِسْمِ اللهِ" سے کیا۔

اور حدیث "كُلُّ اَمْرٍ ذِىْ بَالٍ مَا لَمْ يُبْدَأُ بِحَمْدِ اللهِ فَهُوَ اَبْتَرُ" دوسری حدیث میں "بِسْمِ اللهِ" کا لفظ آتا ہے ظاہراً جو متخالف وخلاف دیکھائی دیتا ہے وہ اس طرح دور ہوتا ہے خطبہ اور خطاب کو پہلی حدیث اور تحریر وکتابت کو دسری حدیث سے متعلق قرار دیا جائے۔ اس سے دونوں حدیثوں کا تضاد دور ہو جاتا ہے۔

2. خطبہ مختصر ہو، اختصار سے خطبہ دینا ہی خطبہ ہے اور مسنون ہے، ورنہ وہ رسول ﷺ کا فرمودہ خطبہ نہیں ہے، بلکہ اپنا خطبہ ہے، خطبہ اتباع شریعت اور اتباع سنت رسول کے مطابق دیا جاتا ہے جب ایسا نہ ہوتو پھر وہ شرعی اور اسلامی خطبہ کہاں رہا؟ رسول ﷺ کا عمل آپ کے قول کا بالکل مؤید ہے۔ قولی اور فعلی دونوں حدیثیں اختصار پر دلالت کر رہی ہیں، تو پھر ہمارا خطبوں کو طول دینا اپنے اور خطبہ کے سننے والے نفس ونفوس کا خیال اور خلافِ اصولِ کتاب محض اپنا اجتہاد ہے۔ اختصار والا کتنا ہوتا ہے اگر خطیب بالغ النظر عالم ہے تو وہ خود تعین کرے۔ یا خطباء بالغ النظر متعین کریں۔ اور اپنے روبرو حضرت صادق ومصدوق ﷺ کے خطبات رکھیں۔

3. اور ایک چیز ملحوظ رکھنے کی یہ ہے کہ خطیب حُبًّا لِلّٰهِ وَاِخْلَاصًا لَّهٗ فظِ قلب (سخت دلی) سے دور ہو کر پند ونصائح کو روبرو رکھے، طول طویل قصوں، کہانیوں سے بالکل دور ہو، ورنہ یہ خطبہ بھی اپنا اور سننے والوں کا ہوگا، شرعی اور مسنون نہ ہوگا، شعر خوانی بھی جمعہ کے خطبہ کے خلاف ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

4 خطبہ کا مقصد لوگوں کی صحیح رہنمائی کرنا اور ان کو ہفتہ میں پیش شدہ یا پیش آنے والے مسائل کو پیش کرنا اور حل کرنا ہے، یہ صرف نماز نہیں ہے کہ عربی میں پڑھ کر خطبہ ختم کیا جائے۔ حضرت صادق ومصدوق ﷺ سے قولی کوئی ایسا ثبوت نہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہو کہ عربی کے علاوہ دوسری اور زبان میں خطبہ نہ دیا جائے۔ جتنے امراءِ اسلام (گورنروں) نے عربی خطبہ کے علاوہ دوسرے مقامات میں عربی میں خطبہ دیا، یہ محض ان کے زبان سے ناواقفیت کی بنا پر تھا نہ کہ کوئی شرعی مسئلہ، عربی زبان کے علاوہ دوسری زبانوں میں خطبہ دینا خلاف سنت اور بدعت نہیں ہے۔ جن علماء نے عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں خطبہ دینے کو بدعت بتا کر جو نیا طریقہ نکالا ہے کہ عربی خطبہ سے پہلے منبر کے نیچے دوسری زبانوں میں خطبہ کا مطلب بیان کر کے منبر پر عربی خطبہ دیتے ہیں، مقام غور ہے کہ یہ کونسا مسنون طریقہ ہے؟ کتاب وسنت، صحابہ، ائمہ اربعہ، فقہ اور سلف کے مسلک اور عمل کے بالکل خلاف ہے۔ بلکہ اجماع امت کے خلاف ہے۔ اجتہاد صحیح بھی شرعی چیز ہے۔ اجتہاد جبکہ نصوص اور احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہو۔ وہ اجتہاد بالکل صحیح اور اپنی جگہ ہے، گہری نظر سے دیکھئے تو بالکل روز روشن کی طرح معلوم ہو گا کہ شریعت نے ہفتہ میں ایک مرتبہ جو خطبہ متعین کیا ہے اس کا ایک ہی مقصد ہے لوگوں اور عوام تک احکام پہنچائے جائیں۔ جب کوئی عربی کا جاننے والا نہ ہو وہاں عربی میں خطبہ دینا خطبہ کے مقصد کو پورا نہیں کرتا۔ اجتہادِ صحیح بتاتا ہے کہ دوسری زبان میں خطبہ بغیر کسی شک وشبہ کے دیا جا سکتا ہے۔ یہ بدعت ہے تو قرآن وحدیث کے مطالب کا ترجمہ اور بیان اردو یا دوسری زبانوں میں کرنا بدعت اور صریح بدعت ہے، بدعت یہ ہے کہ ایک کام نیا نکال کر اس کو ضروری اور مستحق اجر سمجھا جائے، کوئی اردو یا اور زبان میں خطبہ دینے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

والا حق پرست عالم دوسری زبانوں میں خطبہ دینے کو ضروری اور شرعی نہیں کہتا بلکہ ضرورت کا اقتضاء کہتا ہے نہ کہ شرعی۔ اس لیے دوسری زبانوں میں خطبہ دینا نہ شرعی ہے اور نہ بدعت بلکہ وقت کا اقتضاء ہے جو دیا جا سکتا ہے۔

5. لاؤڈ اسپیکر میں خطبہ دینا یہ بھی خلاف سنت اور بدعت نہیں ہے۔ قرآن عزیز کی نص ﴿وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ کے مطابق ایک اجازت شدہ آلہ ہے، یہ آلہ خطیب و مقرر کی آواز کو پھیلاتا اور دور تک پہنچاتا ہے نہ اس سے لفظوں میں فرق آتا ہے اور نہ خطبہ میں اور نہ نماز میں، بلکہ جماعت زیادہ ہو تو اس کے ذریعہ اطمینان سے سن کر نماز ادا کرنی ہے اور خطبہ کے احکام پر چلنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے اگر تمام ہی نو ایجادات شدہ چیزیں بدعت ہیں تو پھر اس نئی دنیا میں رہنا مشکل ہے۔ بس ایک ہی صورت ہے کہ کسی جنگل میں بود و باش اختیار کی جائے دنیا کو اہل باطل کے حوالے کر کے حق تعالیٰ کے تشریعی اور تکوینی احکام کا باغی بنا دیں۔ میں ان بزرگوں کا احترام کرتے ہوئے اور ان کو اپنا بزرگ مان کر یہ پوچھتا ہوں کہ ہمارا یہ رویہ ہو گیا ہے کہ جو کام صراحتاً بدعت وخرافات کا درجہ رکھتے ہیں ان میں شریک ہو کر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ نشر واشاعت کرتے ہیں اور اللہ اور ان کے رسول کے احکام وسنن کے پہنچانے کو بدعت بتاتے ہیں۔ یہ عجیب فیصلہ ہے؟ ﴿تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ﴾ شاید انہیں کے حق میں کہا گیا ہے۔

قرآنِ عزیز جب ہمیں اجازت ﴿وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ کہہ کر دے رہا ہے تو پھر یہ کیسے بدعت ٹھہرا؟ اشارۃ النص جب صریح النص کے خلاف ہو تو اشارۃ النص سے استدلال ٹھیک نہیں۔ جب ایسا نہیں ہے تو ہمارا استدلال ٹھیک رہا۔ پھر یہ کیسے خلاف کتاب وسنت اور بدعت ٹھہرا؟ لاؤڈ اسپیکر سے خطبہ دینا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بلکہ نماز بھی پڑھانا...... بدعت اور خلاف سنت...... نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت سے بہرہ ور ہونا ہے۔

6 خطیب کے آتے وقت مؤذن کا خاص عربی کے بنائے الفاظ میں پکارنا، یہ البتہ بدعت ہے۔ منبر کو مزین کرنا، یہ خلاف شرع ہے، منبر و مسجد کو بلا حد و حساب چراغوں اور بہت ساری اسراف سے بھری چیزوں سے مزین کرنا خلاف سنت ہے۔

7 حضرت صادق و مصدوق ﷺ نے اپنے اس بلیغ خطبہ میں جو باتیں حکیمانہ انداز میں پیش فرمائی ہیں ان کو نظر انداز کر کے ریاء وسمعۃ اور کثرت رجال ونساء پر محو ہو کر ایک بڑا کام تصور کرنا، یہ خلاف شرع ہے۔

خطبہ کا مطلب خیز ترجمہ

ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں (اس لیے ہم) اس کی تعریف کرتے ہیں (وہی ہمارا مددگار اور مدد کا مالک ہے) ہم اس سے مدد چاہتے ہیں (آخر کار ہم بندے ہیں آزمائش کے لیے گناہ کا عنصر ہم میں رکھا گیا ہے، بڑے یا چھوٹے گناہوں کا سرزد ہونا انسان سے فطری ہے، حق تعالیٰ ہی مختار عفو و غفران اور اس کا مالک ہے) ہم اسی سے بخشش چاہتے ہیں (حق تعالیٰ ہی ہمارا خالق، رازق، تکوینی وتشریعی قانون کا بنانے والا اور اس کا حاکم ہے) ہم اسی پر ایمان لے آئے ہیں، (قابل اعتماد، اور قابل بھروسہ اور توکل کا مالک وہی ہے، اسی پر ہم اپنے سارے دینی اور دنیوی کاموں میں) بھروسہ کرتے ہیں، برائیوں اور نفسوں کی شرارتوں کے لیے جائے پناہ بجز ذات حق کے اور کوئی نہیں) ہم اس کی پناہ میں آتے ہیں (ہدایت وگمراہی کا پیدا کرنے والا، ہدایت وگمراہی کی طرف پھیرنے والا، ہمارے اعتقاد وکردار کے مطابق صرف وہی ہے اس لیے) اس کی ہدایت ملنے کے بعد کوئی گمراہ نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر سکتا، گمراہ کرنے کے بعد کوئی اور راہ پر نہیں لا سکتا۔

ہم نے جتنی باتیں کہی ہیں اور ان کا اعتراف کیا ہے، جو اللہ کو معبود حقیقی اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ کے بندے اور ان کے فرستادہ پیامبروں کی شہادت سے گواہی دے کر مانا ہے۔ تمام بنی نوع انسان کو خبردار رہنا چاہئے کہ دین، سیاست، معاشرت، تہذیب اور اسی قسم کے تمام شعبوں میں کوئی بات اور قانون بہتر اور اچھا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بات اور قانون ہے، جس کو ہم کتاب اللہ [کے نام] سے پکارتے ہیں، اور اس قانون پہ چلنے کا کوئی بہترین اسوہ اور طریقہ ہوسکتا ہے تو وہ صرف حضرت محمد عربی ﷺ کا طریقہ ہی ہوسکتا ہے۔ جو لوگ حق تعالیٰ کے قانون اور ان کے رسول کے طریقہ کو نہ اپنائیں تو وہ ہم سے بہت ہی دور ہیں۔ جنہوں نے اپنے آباء واجداد یا نفسوں کے غلط اتباع میں آکر ان قوانین اور طریقوں کے ساتھ قرآن وحدیث سے بالکل تعلق نہ رکھنے والے دوسرے اور طریقے بنا کر شرعی چیز مان کر اضافہ کیا وہ ان کی بدترین چیز ہے۔ یقینی بات ہے جو بری چیز ہے اس کو اختیار کرنا گمراہی ہے اور گمراہی کا نتیجہ بجز دوزخ کے اور کیا ہوسکتا ہے؟

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ لَنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى. آمین ثم آمین!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عرض احوال

(از مؤلف)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡنَ اصۡطَفٰى. اَمَّا بَعۡدُ:

ہندوستان کے کونے کونے میں پھرنے اور مسلمانوں کے دینی ودنیاوی حالات کا جائزہ لینے اور بغور مطالعہ کرنے سے کم از کم میرے لیے اس حقیقت کو تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کا مذہبی مستقبل یہاں دن بدن تاریک ہوتا جارہا ہے جس میں علومِ اسلامی، قرآن وحدیث سے بے رغبتی اور اردو زبان سے دن بدن دور ہونے کا بڑا دخل ہے۔ عام مسلمانوں میں نماز روزہ کی صحیح طور پر ادائیگی سے غفلت دن بدن بڑھ رہی ہے، مساجد بہت شاندار نظر آتی ہیں مگر اچھے سچے نمازیوں سے خالی ہیں، بہت سی ایسی مسجدیں بھی ہیں جن میں کوئی جھاڑ وبتی کرنے والا بھی نہیں۔ دیہات بلکہ قصبات تک میں ایسی بہت سی مساجد ہیں جن کے لیے کوئی صالح باخلاق امام میسر نہیں ہے۔ اگر کسی مسجد میں نماز جمعہ ہوتی ہے تو اس کے لیے کوئی عمدہ خطیب مہیا نہیں ہے، جن مساجد میں جمعہ کا خطبہ اردو میں ہوتا ہے وہاں مختصر جامع آسان اردو زبان میں قرآن واحادیث کے عام فہم بیانات پر مشتمل کوئی خطبہ کی کتاب نہیں ہے کسی کسی جگہ کچھ پرانے زمانے کے اردو خطبات ہیں جن کی زبان بعض جگہ فاضلانہ عربی وفارسی کے کچھ دقیق الفاظ پر مشتمل ہے کچھ ایسے طویل، طویل خطبات کی کتابیں ہیں جن کے کسی ایک خطبہ کو پورے طور پر جمعہ میں سنانا ممکن نہیں، کہیں کہیں کچھ نوجوان عالم خطبہ میں وعظ فرماتے ہیں جو بعض دفعہ جوش میں محض جذباتی باتیں کہہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں کچھ شعر وشاعری کے ساتھ مختلف حکایات کا رنگ بھرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کے نتیجہ میں آیات قرآنی واحادیث نبوی ﷺ کے ایمان افروز خطبات سے دلچسپی دن بدن کم ہوتی جارہی ہے۔

ایسے ہی اور بھی بہت حالات ہیں جن کے پیش نظر میرے کچھ مخلص دوستوں نے مجھ کو آج سے ۲۳ سال پہلے کی شائع کردہ میری کتاب ''حج بیت اللہ شریف'' کے آخر میں میری جمع کردہ کتاب ''خطبات نبوی ﷺ'' کی اشاعت کا اعلان یاد دلایا جسے سن کر میں نے اپنی موجودہ مشکلات پر غور کیا تو ہمت نہ ہوئی کہ اس کی اشاعت کا کام شروع کرسکوں۔ پھر دوستوں کا اصرار اور تقاضائے وقت دیکھ کر میں کافی دنوں تک ۲۳ سال کے پرانے منصوبے پر غور کرتا ہوا اللہ پاک سے استخارہ کرتا رہا اور دعائیں بھی کہ یا اللہ خدمتِ قرآن شریف واشاعت بخاری شریف مترجم اردو اور ہر ماہ جریدہ ''نور الایمان'' کی مصروفیات اور ان سب کے لیے اسباب وذرائع کے ساتھ اگر خطبات نبوی ﷺ کی خدمت بھی تو آسان کردے تو تیرے لیے سب کچھ ممکن ہے، کیونکہ اس خدمت کا تعلق عام مسلمانوں سے ہے جو جمعہ اور عیدین میں ایمان افروز خطبات سننے کا شوق رکھتے ہیں۔ آخر اللہ کا نام لے کر محض اس پر توکل کرتے ہوئے اس عظیم خدمت کے لیے تیار ہوگیا اور بڑی دماغ سوزی اور رات دِن کی محنت اور کثیر مصارف کی زیرباری کے بعد آج محض اللہ کے فضل وکرم سے یہ کتاب ''خطبات نبوی ﷺ'' شائقین کے ہاتھوں میں ہے۔ جو خالص مشیت الٰہی کے تحت ۲۳ سال قبل کے منصوبے پر بار بار نظر ثانی کرنے اور اسے آسان زبان میں پیش کرنے کے بعد زیورِ طبع سے آراستہ ہورہی ہے۔ رسول کریم ﷺ جمعہ کے خطبہ میں قرآن شریف پڑھتے اور اسی روشنی میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔ اسی اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے میں نے پوری کوشش کی ہے کہ ایمان واسلام کے ساتھ اس میں سماجی ومعاشرتی واخلاقی ایسے خطبات بھی آجائیں جو مسلمانوں کی دینی ودنیاوی ترقی اوران کے باہمی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اتفاق کے لیے بھی زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہوسکیں۔ خطبات جمعہ وعیدین کے علاوہ عام مسلمان مردوں وعورتوں کی دینی معلومات اور واعظین کرام کے لیے بھی یہ کتاب بہترین دوست کا کام دے سکے گی [ان شاء اللہ]۔ اللہ پاک اسے قبول فرما کر قبول عام عطا کرے اور جن تعمیری وتبلیغی مقاصد کے تحت اسے شائع کیا گیا ہے ان میں کامیابی حاصل ہو۔

معزز خطیب حضرات کی خدمت میں ضروری گزارشات:

حضرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،،،

پورے ادب واحترام کے ساتھ اس حقیقت کی بنا پر کہ قصرِ ملت کی تعمیر میں آپ کا زبردست دخل ہے اپنی ناچیز کتاب ''خطبات نبوی ﷺ'' آپ کی خدمت شریف میں قبولیت کی امید پر پیش کر رہا ہوں کچھ مؤدبانہ گزارشات بھی ہیں، امید ہے کہ نظر کرم سے مطالعہ فرما کر خادم کو اپنی نیک ترین دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

جمعہ کا خطبہ ہو یا عیدین کا، خطیب حضرات کو پہلے مندرجہ ذیل مسنون خطبہ پڑھ کر خطبہ شروع کرنا چاہئے۔ جمعہ کے خطبات میں آپ پہلا خطبہ اگر یہاں سے پڑھ رہے ہیں تو اسے پورا کر کے یا اور کسی کتاب میں سے یا آپ وعظ فرما رہے ہیں بہر حال درمیان میں تھوڑی دیر کے لیے بیٹھنا چاہئے۔ پھر اٹھ کر دوسرا عربی خطبہ زبانی نہ پڑھ سکیں تو اس کتاب کا صفحہ ۳۲ سے دیکھ کر پڑھیں، یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ جمعہ کا خطبہ مختصر ہونا چاہئے۔ طویل خطبہ سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے۔ جمعہ وعیدین کے خطبات کھڑے ہو کر پڑھنے ضروری ہیں، حاضرین کرام خطبہ بغور بالکل خاموش ہو کر سنیں جو لوگ جمعہ کے خطبہ میں آپس میں بات چیت کریں وہ ثواب کے لحاظ سے سخت ترین خسارے میں رہیں گے۔

والسلام......آپ کا خادم: محمد داود رازؒ (عفی عنہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خطبۂ مسنونہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

ترجمہ: تمام تعریفیں خاص اللہ پاک کے لیے ہیں۔ ہم سب صرف اسی ایک اللہ کی تعریف کرتے ہیں اسی سے ہم مدد چاہتے ہیں ور اسی سے ہم اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور ہم سب اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے اور ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں اور اپنے برے عملوں کی برائیوں سے بھی۔ یہ حقیقت ہے کہ جسے اللہ پاک ہدایت اسلام نصیب کر دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں جسے وہ اللہ پاک ہی اس نعمت عظمیٰ سے محروم فرما دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے بھی ہیں اور سچے رسول بھی ہیں۔ اس حمد ونعت کے بعد (لوگو یاد رکھو!) بہترین حدیث اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور بہترین تہذیب اور

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

زندگی وہ ہے جس کا نمونہ اپنی پاک زندگی میں محمد ﷺ نے پیش فرمایا ہے اور بدترین وہ کام ہیں جو اسلام کے نام پر نت نئے از خود ایجاد کر کے ان پر اسلام کا ٹائیٹل لگایا جائے ایسے سب نئے کام بدعت ہیں اور بدعات گمراہی ہیں اور ہر گمراہی کا نتیجہ دوزخ میں داخل ہونا ہے۔ ①

① پہلا عربی خطبہ پڑھ کر آپ جو خطبہ سنانا چاہتے ہیں اسے لفظ ''اما بعد'' سے شروع فرمائیں، اگر مناسب سمجھیں تو اس عربی خطبہ کا ترجمہ اردو میں بھی سنا سکتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ پاک کے موجود ہونے

اور سچے مذہب کی ضرورت کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٢١ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٢٢﴾ (البقرة)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد اور اس کے پیارے رسول حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ پر بے حد اور بے عدد درود وسلام کے بعد۔

محترم بھائیو!

آج کا خطبہ اللہ پاک کے موجود ہونے اور مذہبِ حقہ کی ضرورت پر ہے۔ غور کا مقام ہے کہ کائنات کی ہر ہر چیز کسی نہ کسی سبب سے قائم ہے اور جس قدر بھی چیزیں دنیا میں نظر آتی ہیں ان سب کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ضرور ہوتا ہے۔ ناممکن ہے کہ یہ زمین یہ آسمان یہ سورج یہ چاند یہ ستارے یہ پہاڑ یہ دریا اور سمندر بغیر کسی بنانے والے کے خود بخود بن گئے ہوں۔ جو لوگ ذرہ برابر بھی عقل رکھتے ہیں ان کو ماننا ہی پڑے گا کہ اس کائنات کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ضرور ہے۔ اور وہی اللہ تبارک وتعالیٰ ہے یوں تو عقل سے بھی ظاہر ہے کہ اس سارے کارخانۂ عالم کو ضرور کوئی نہ کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

چلانے والا، پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ اس کو کوئی اللہ کہے کوئی ایشور کہے کوئی گاڈ کہے بہرحال وہ ضرور ہے عالم کی ہر چیز اس کے موجود ہونے پر ایک روشن دلیل ہے۔

قرآن مجید ایک مدلل کتاب ہے اس لیے اللہ کے وجود پر قرآن مجید میں ایسی بہت سی آیات ہیں جن میں دلائل قدرت کو مفصل بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ سورۂ غاشیہ میں فرمایا ہے:

﴿اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾﴾ (الغاشية)

''جن لوگوں کو اللہ پاک کے وجود میں شک ہے، وہ حیوانات میں صرف اونٹ ہی کو دیکھ لیں کہ وہ کیسا پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کو دیکھ لیں کہ وہ کس طرح سے بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو دیکھ لیں کہ وہ کیسے کھڑے کیے گئے ہیں اور زمین کو دیکھ لیں کہ وہ کس طرح پھیلائی گئی۔''

آیات کا مفہوم صاف ہے کہ ہر چیز اللہ کے وجودِ برحق کو ثابت کر رہی ہے۔ سورۂ بقرہ کی آیات جو آپ نے خطبہ میں سنی ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے۔

''اے لوگو! اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے کے سب لوگوں کو پیدا کیا۔ ایسا کرنے سے تم پرہیزگار بن جاؤ گے۔ اس اللہ کو پہچانو جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنا دیا اور آسمان سے پانی برسا کر اس سے پھل پیدا کر کے تم کو روزی بخشی، پس جان لینے کے باوجود تم اللہ پاک کے شریک اوروں کو مت بناؤ۔''

ان آیات میں اللہ کے موجود ہونے کے جو دلائل دیئے گئے ہیں کوئی بھی عقلمند آدمی غور کرے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ معرفت الٰہی کے لیے ان سے زیادہ روشن دلائل اور ممکن نہیں ہیں، ان سے بھی زیادہ قرآنِ مجید میں اللہ کے وجود پر بطور دلیل خود

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انسان کو اپنا مطالعہ غور سے کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

﴿يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝﴾ (الانفطار)

''اے انسان! تو اپنے کرم کرنے والے پروردگار کو کیوں بھول رہا ہے۔ وہ پروردگار جس نے تجھ کو پیدا کیا اور بہترین شکل وصورت میں نہایت ہی اعتدال کے تیرا ڈھانچہ تیار کیا اور اپنی منشا کے مطابق کتنی بہترین صورت تجھے عطا کی۔''

دوسری آیت میں ارشاد ہے:

﴿وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝﴾ (الذاریات)

''اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لیے (اللہ کے موجود ہونے کی) بہت سی دلیلیں موجود ہیں۔''

﴿وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝﴾ (الذاریات)

''اور ہمارے وجود برحق کی دلیلیں خود تمہارے نفسوں کے اندر موجود ہیں، کیا تم غور وفکر سے دیکھتے نہیں ہو؟''

کسی کہنے والے نے سچ کہا ہے:

ہر چیز سے ہے تیری کاری گری ٹپکتی
یہ کارخانہ تو نے کب رائگاں بنایا

محترم بھائیو!

آج کل نئی نئی ایجادات ظہور میں آرہی ہیں یہ سب قدرتِ الٰہی کے کرشمے ہیں، قدرت نے انسان کو ایسا عالی دماغ عطا فرمایا ہے کہ وہ اس دماغ سے کام لے کر ترقی میں کہاں سے کہاں پہنچ رہا ہے ایسا ہی ہونا تھا جبکہ اللہ پاک نے انسانوں کے باوا حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی خلافت عطا فرمائی تو اللہ پاک نے اپنے خلیفہ کو ایسا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دماغ بھی دیا ہے جو اس اجاڑ بیابان زمین کو اپنی عقلِ خداداد سے گل وگلزار بنا رہا ہے۔ اور نت نئی ایجادات کر کے اپنی خلافت کے جوہر دکھا رہا ہے۔ مگر کتنے دلوں کے اندھے ایسے بھی دنیا میں موجود ہیں جو یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی اللہ پاک رب العالمین کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَآ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝﴾ (الاعراف)

''ہم نے کتنے جنوں اور انسانوں کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے جن کے دل ودماغ کان اور آنکھیں سلامت ہیں وہ بظاہر سب کچھ سمجھتے، دیکھتے اور سنتے ہیں، مگر حقیقت کے لحاظ سے وہ جانوروں سے بھی بدتر اندھے اور بہرے ہیں۔''

ایک جگہ ارشاد باری ہے:

﴿يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝﴾ (الروم)

''کتنے لوگ ایسے ہیں جو دنیا کی چند روزہ زندگی میں ظاہری حالات کو خوب جانتے اور پہچانتے ہیں مگر اپنے آخری انجام سے وہ غافل ہیں۔''

وہ نہیں سوچتے ایک دن اس دنیا کو چھوڑ کر وہ عالم عدم میں چلے جائیں گے اور ان کو اس زندگی کے سارے نیک وبدعملوں کا نتیجہ وہاں دیکھنا ہوگا۔ اللہ پاک کے وجود پر ایمان لانے کے ساتھ مذہب کی ضرورت پر یقین کا ہونا لازم ہے اور مذہب اس لیے ضروری ہے کہ انسان جسمانی طور پر تمام حیوانی طاقتوں کا مجموعہ ہے۔ ان طاقتوں کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرنے کا طریقہ ایک صحیح وسچا مذہب ہی سکھلا سکتا ہے۔ مذہب کا مقصد انسان کا اپنے اوپر انبیاء کرام کی بتلائی ہوئی پابندیوں کو لاگو کر لینا ہے۔ اس لیے مذہب میں جس قدر سچائی ہو گی اس کی پابندی کرنے والا انسان اتنا ہی سچا اور اچھا ہو گا۔ اور مذہب سے انکار کرنے والا لامذہبی کی زندگی گزارنے والا انسان ایمان اور اعمالِ حسنہ اور بہترین اخلاق سے محض کورا ہو گا۔ اسی واسطے آج لامذہب ملکوں کی اخلاقی حالت بہت خراب ہوتی جا رہی ہے سمجھدار لوگ سب جانتے ہیں کہ موجودہ لامذہبیت نے انسانی مخلوق کو تباہی کے غار میں دھکیلنے کا عبرتناک کام انجام دیا ہے اور اب پھر از سرِ نو بہت سے سمجھدار لوگوں کو مذہب کی ضرورت اور اہمیت کا احساس ہو رہا ہے۔

محترم بھائیو!

اللہ پاک نے انسان کو انسان بنانے کے لیے اپنے نبیوں، رسولوں کا سلسلہ جاری فرمایا۔ ہزار ہا نبی، رسول، رشی، منی دنیا میں آئے اور اپنے اپنے وقتوں میں انہوں نے انسان کو اللہ کے موجود ہونے کا پیغام سنایا۔ جن لوگوں نے ان کے پیغام کو سنا اور قبول کیا وہ مومن اور مسلمان کہلائے اور رضائے الٰہی کے حقدار ہوئے اور جن لوگوں نے ان کے پیغام کو قبول نہ کیا وہ مردود قرار پائے اور عتابِ الٰہی کے سزاوار ہوئے۔ نبیوں، رسولوں، رشیوں اور منیوں کی آخری کڑی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو سرزمین عرب کے مشہور تاریخی شہر مکہ میں دنیا کی مشہور ترین معزز نسل آلِ ابراہیم میں عین ضرورتِ شدید کے وقت آخری نبی ورسول کی حیثیت سے کائنات کے لیے رحمۃ للعالمین بن کر آئے۔ جنہوں نے خالق کائنات کا عقیدہ ''رب العالمین'' کہہ کر پیش فرمایا۔ جو ایک پاکیزہ کتاب ''هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ'' اپنے ہمراہ لے کر آئے جو دنیا میں قرآن مجید فرقان حمید کے نام سے آج بھی موجود ہے اور جب تک زمین وآسمان، چاند وسورج موجود ہیں اس وقت تک اس کتاب کو اس دنیا میں اپنی بالکل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اسی حالت میں اصلی شکل وصورت والفاظ میں دنیا میں باقی رہنا ہے۔اس کتاب کے ساتھ مذہب اسلام کو باقی رہنا ہے اور مسلمان قوم کو بھی باقی رہنا ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

غور کا مقام ہے کہ اسلام سے پہلے اللہ کے ماننے والے اور نہ ماننے والے دونوں قسم کے لوگ معرفت الٰہی اور اخلاقِ فاضلہ اور عدل وانصاف سے کس قدر دور چلے گئے تھے۔ اللہ کے ماننے والوں نے مذہب کے نام پر دنیا میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ ہر مذہب میں ایک خاص گروہ آسمانی بادشاہت کا خاص الخاص ٹھیکیدار بنا ہوا تھا۔

نوعِ انسانی ایسے غلط دعویٰ کرنے والے لوگوں کے ہاتھوں تنگ آ رہی تھی۔ اگر آپ پہلی تاریخوں میں اس سے پہلے مذہبی دنیا کے حالات کا مطالعہ کریں گے تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ کس طرح سے مذہب کے نام پر اندھیر گردی مچا رکھی تھی ایک اللہ کی جگہ چھوٹے بڑے ہزاروں خدا، مٹی اور پتھروں اور لکڑیوں کے گھڑ گھڑ کر عبادت خانوں کی زینت بنا رکھے تھے کتنے ہی لوگ چاند، سورج کو پوجتے، کتنے ہی دریاؤں کو دیوتا تصور کرتے، کتنے ہی لوگ جانوروں کے سامنے سرِ نیاز جھکاتے، ظلم اور بے انصافی کا یہ حال ہو گیا تھا کہ اس زمین پر غریبوں، کمزوروں کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا قانون ہر جگہ جاری تھا، زنا کاری، جوابازی، شراب خوری ایسے کام تھے جن کے کرنے پر کتنے ہی بدبخت فخر وتکبر کیا کرتے تھے۔ ان جرائم میں ملک عرب بہت آگے تھا۔ خانہ کعبہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے محض توحید کی بنیاد پر تعمیر کیا تھا وہ ایک عظیم بت خانہ بنا ہوا تھا۔ جس میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ دنیا میں کوئی اچھی تہذیب اور عادلانہ قانونی حکومت نہیں تھی، پہلے مذاہب اپنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اصلی تعلیمات کو چھوڑ کر خرافات کا مجموعہ بن کر رہ گئے تھے پہلی آسمانی کتابیں بالکل رد وبدل ہو چکی تھیں۔

ان حالات میں ضرورت اور شدید ضرورت تھی کہ ایک ایسا کامل ومکمل آخری مذہب نوع انسانی کو دیا جائے جو پہلے کے سارے مذاہب کی خوبیوں کا مجموعہ ہو، جس کے اصول وقوانین ایسے ہوں جن میں قیامت تک رد وبدل کی ضرورت نہ ہو اور ایک آخری رسول دنیا میں آئے جو نوعِ انسانی کے لیے ہر لحاظ سے ابرِ رحمت ہو جس کے سامنے ساری نوع انسانی ہو، جو نسل اور وطن کے تعصب سے الگ ہو کر کائنات کے ہر ذرہ سے محبت کرتا ہو، اور ساری مخلوقِ الٰہی کو ایک نظر سے دیکھتا ہو۔ ان سب خوبیوں کا مجموعہ بن کر اور اسلام کا سچا دین لے کر حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے اور آپ نے نوع انسانی کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو ساحل پر لگا دیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ وَاَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

محترم بھائیو!

آؤ ہم آپ مل کر عہد کریں کہ معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے ہر وقت کوشاں رہیں گے اور مذہب حقہ اسلام کی پابندی کرتے ہوئے اپنے پیارے نبی رحمۃ للعالمین کی سیرت پاک کا نمونہ بن کر نوع انسانی کی رہنمائی کے فرائض انجام دیں گے۔ اللہ پاک ہر مسلمان مرد وعورت کو برکات اسلام سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرات!

آخر میں ہم آپ کو معرفتِ الٰہی دین و دنیا کی جامع ترین خوبیوں پر مشتمل ایک ایسا خطبہ نبوی ﷺ سناتے ہیں جو اس قابل ہے کہ لوحِ دل پر نقش کر لیں اور ہر وقت یاد رکھیں اور عمل کرنے کے لیے اسے حرز جاں بنا لیں۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دن میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ کے الفاظ مبارکہ یہ تھے۔

يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ؛ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى؛ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهٰى؛ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ؛ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهٰى وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى؛ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ؛ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ؛ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ؛ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ. (ترمذی شریف)[1]

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: وہ بندہ بہت بُرا ہے جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھے اور غرور و تکبر میں ہر وقت مست رہے، اور سب سے زیادہ بڑائی والے اللہ پاک کو بھول جائے، وہ بندہ بہت ہی بُرا بندہ ہے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بلند و بالا اللہ کو جو سب کو نیچا دکھلا دینے والا اور سب کے اوپر غالب ہے اسے وہ بھول جائے، وہ بندہ بہت ہی برا بندہ ہے جو فساد و طغیانی، سرکشی کرے اور اپنے آغاز و انجام یعنی پیدائش اور موت کو بھول جائے، وہ بندہ

---

① ترمذی مع تحفة ۳/۳۰۲، رقم الحدیث: ۲۵۴۹، قال الترمذی هذا الحدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه ولیس اسناده بالقوی۔
قال المبارکفوری: اخرجه ابن ماجه والحاکم باسناد مظلم والطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی شعب الایمان عن نعیم بن حِماد -بکسر المهملة وخفة المیم- قال المناوی: هو ضعیف لضعف طلحة الرقی۔ (الاثری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی حقیقت میں بہت برا بندہ ہے۔ جو اپنے دین ایمان کو شکوک وشبہات کی بھینٹ چڑھادے (جیسا کہ آج کل اکثر تعلیم یافتہ لوگوں کا حال ہے۔ الا ماشاء اللہ) وہ بندہ بھی واقعی گندا [بہت ہی برا بندہ] ہے جو حرص ولالچ کے ہاتھوں بک جائے، وہ بندہ بھی بہت ہی گندا ہے جسے اس کے نفس کی خواہشات گمراہ کرتی پھریں اور وہ بندہ بھی دراصل بدترین بندہ ہے جو دوسروں کے سامنے ذلیل ہوتا پھرے محض اس خیال سے کہ شاید ان دوسروں سے اسے کچھ نفع حاصل ہو جائے۔

بزرگو عزیزو!

اللہ پاک اور اس کے سچے رسول ﷺ کے یہ ارشادات گرامی اس قابل ہیں کہ آپ بار بار مطالعہ کریں بلکہ ان کو زبانی یاد کرلیں اور پھر ان کی روشنی میں ایمان وعمل واخلاق پیدا کر کے اپنے دین ودنیا کو سدھاریں۔ آؤ آخر میں ہم اللہ پاک سے ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کی خیر خواہی وبھلائی کی دعا کریں۔

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خطبۂ دوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى اَفْضَلِ الصَّحَابَةِ وَاَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرِ ﹰالصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ وَعَلٰى مُزَيِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَعَلٰى كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَعَلَى الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ اَبِيْ مُحَمَّدِ ﹰالْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمِيْنَ بَيْنَ النَّاسِ سَيِّدِ الشُّهَدَآءِ اَبِيْ عَمَّارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِي الْفَضْلِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَعَلَی السِّتَّةِ الْبَاقِیَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ وَعَلٰی سَائِرِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالتَّابِعِیْنَ الْاَبْرَارِ وَالْاَخْیَارِ اِلٰی یَوْمِ الْقَرَارِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ. اَللّٰهُمَّ اکْتُبِ السِّتْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِیَةَ عَلَیْنَا وَعَلٰی عَبِیْدِكَ الْحُجَّاجِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُسَافِرِیْنَ فِیْ بَرِّكَ وَبَحْرِكَ مِنْ اُمَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَاغْفِرْ اَللّٰهُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ دِیْنِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ اٰمِیْنَ. عِبَادَ اللّٰهِ، رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○﴾ اُذْکُرُوا اللّٰهَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَکْبَرُ.

(یہ خطبہ پڑھنے کے بعد نمازِ جمعہ کی جماعت شروع ہونی چاہیے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توحیداور سنت کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾﴾ (الانبیاء)

(وقال فی آیة): ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾﴾ (آل عمران)

تمام تعریفیں، تمام خوبیاں، بڑائیاں اس اللہ پاک کے واسطے زیبا اور سزاوار ہیں جو ساری کائنات کا پالنہار بخشش کرنے والا، بہت ہی بڑا مہربان ہے، ہزار ہا ہزار درود وسلام اس عظیم رسولِ کریم ﷺ پر جس کی پاکیزہ تعلیمات نے انسانیت ہی کو نہیں بلکہ ساری کائنات کو زندگی کا نیا پیغام دیا، جو زینتِ کائنات بن کر دنیا میں تشریف لائے ﷺ۔

مسلمان بھائیو!

آج کا خطاب عام توحید اور سنت پر ہے۔ توحید کے شرعی معنی اللہ پاک کو صرف ایک ہی جاننا اسی کو معبود برحق ماننا جیسا کہ سورۂ اخلاص میں فرمایا ہے۔ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○﴾ یعنی اے رسول لوگوں کو سنا دو وہ اللہ ایک ہے۔ اس کا ساتھی یا نظیر یا شریک کوئی دوسرا نہیں ہے۔ ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○﴾ اللہ بالکل بے نیاز، بے پرواہ ہے، اسے کسی کی حاجت نہیں سب اسی کے محتاج ہیں۔ ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○﴾ اس اللہ نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے اس کے برابر کا کوئی بھی نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ توحید کے اجمالی بیان میں سورۂ اخلاص بڑی اہم سورت ہے اس میں ان سارے مشرکین کی تردید ہے جو اللہ پاک کے ساتھ دوسرے جھوٹے معبودوں کو شریک ٹھہراتے ہیں، ان کی بھی تردید ہے جو نور اور اندھیرے کے دو الگ الگ خداؤں کے قائل ہیں جیسا کہ مجوسیوں کا عقیدہ ہے اور ان کی بھی تردید ہے جو ہر کنکر کو شنکر جانتے ہیں اور ان کی تردید بھی ہے جو اللہ کے لیے جورو اور بیٹے کا عقیدہ رکھتے ہیں، جیسا کہ عیسائیوں کا خیال ہے اور ان کی تردید بھی ہے جنہوں نے بزرگوں اور ولیوں کو درجۂ الوہیت دے رکھا ہے اور ان کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔ مشرکین مکہ نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا تھا کہ آپ ان کے سامنے اللہ پاک کے اوصاف بیان کریں اس پر یہ سورت شریفہ نازل ہوئی۔ (مسند احمد)

قرآنِ مجید کی بہت سی اور بھی آیات میں توحید کا بیان اور شرک کی تردید آئی ہے۔ ایک جگہ فرمایا:

﴿وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰـهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾﴾ (النحل)	''یعنی اللہ نے فرمایا کہ دو خدا نہ ٹھہراؤ اللہ تو ایک ہی ہے۔ صرف وہی معبودِ برحق ہے پس تم مجھ اللہ ہی سے ڈرو۔''

کسی عربی شاعر نے کہا ہے۔

فِـىْ كُـلِّ شَـىْءٍ لَـهٗ اٰيَـةٌ
تَـدُلُّ عَـلـٰـى اَنَّـهٗ وَاحِـدٌ

یعنی کائنات کی ہر چیز اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایک ہی ہے۔

ایک جگہ اللہ نے فرمایا:

﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ ''جسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَفَسَدَتَا ﴿٢٢﴾ (الانبیاء) اگر زمین و آسمان میں کوئی اور بھی خدا ہوتا تو یہ دونوں تباہ و برباد ہو جاتے۔''

پس توحید اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر اسلام کو ناز ہے مگر آج بہت سے مسلمان بھائی اسلامی توحید کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو یاد رکھنا چاہئے کہ توحید کی دو قسمیں ہیں۔ ایک توحید ربوبیت ہے۔ یعنی خالق مالک کی حیثیت سے اللہ پاک کو ایک ماننا۔ یہ وہ توحید ہے جسے عام طور پر اللہ کو ماننے والی تمام قومیں تسلیم کرتی ہیں، مشرکینِ مکہ بھی اس توحید کے قائل تھے جیسا کہ قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ ایک آیت میں ارشاد ہے۔

﴿قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾﴾ (المؤمنون) ''اے نبی! ان مشرکوں سے پوچھو کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر ایک کا اختیار ہے اور وہ دوسروں کے پکڑے ہوؤں کو پناہ دے سکتا ہے مگر اس کے پکڑے ہوئے کو کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ بتلاؤ اگر تم جانتے ہو۔ یہ سن کر وہ فوراً کہہ اٹھیں گے کہ ایسے اختیارات تو صرف اللہ ہی کے واسطے ہیں۔ اے رسول! تم ان سے کہو کہ جب یہ حقیقت تم بھی مانتے ہو تو تمہاری عقل کہاں ماری جاتی ہے کہ اس کے ساتھ تم دوسرے جھوٹے معبودوں کی عبادت، بندگی کرنے لگ جاتے ہو۔''

محترم بھائیو!

یہ توحید ربوبیت ہے جس کے ماننے سے مشرکوں اور کافروں کو بھی انکار نہ تھا مگر دوسری توحید جس کا نام ''توحید الوہیت'' ہے اس کو ماننے سے مشرکین نے ہمیشہ انکار کیا ہے۔

اس توحید کا مطلب یہ ہے کہ عبادت، بندگی جس جس طور پر بھی ہوتی ہے ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سب کا خالص ایک اللہ پاک ہی کو مستحق جاننا اور الٰہ یعنی معبود کی حیثیت سے اللہ پاک کو صرف ایک ماننا اور عبادت کی جتنی بھی قسمیں ہیں ان سب کو خالص ایک اللہ کے لیے بجالانا۔ ان ہی معنی کے لحاظ سے اللہ کو لفظ ''الٰہ'' سے یاد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ کلمۂ طیبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' سے ظاہر ہے۔ یہی توحید الوہیت تھی جسے رسولِ کریم ﷺ نے مشرکین مکہ کے سامنے پیش فرمایا آپ کی دعوت تھی۔ ''یٰاَیُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاتْرُكُوا اللَّاتَ وَالْعُزّٰى تُفْلِحُوْنَ''. (البدایہ والنہایہ جلد اول)

''اے لوگو! کلمۂ طیبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہو یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے بنائے ہوئے جھوٹے معبودوں لات اور عزی کو چھوڑ دو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔''

لات اور عزیٰ مشرکینِ مکہ کے دو بڑے بت تھے جن کو وہ عام طور پر سب ہی پوجا کرتے تھے۔ آپ نے کھل کر ان کے خلاف جہاد فرمایا۔ مکہ والوں نے اسی دعوت کے جواب میں کہا کہ:

﴿اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝۵﴾ (صٓ)

''یہ کیسا رسول ہے جس نے سارے معبودوں کو ختم کر کے ایک ہی معبود کا عقیدہ پیش کر دیا۔ یہ تو بہت ہی عجیب وغریب بات ہے۔''

بہت کچھ سمجھانے کے باوجود مشرکینِ مکہ کو یہ دعوت پسند نہ آئی اور ہر طرح سے مقابلہ کیا...... مگر اللہ کو منظور تھا کہ خانۂ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا جائے۔ آخر اللہ کا فیصلہ جاری ہوا اور مشرکینِ مکہ بری طرح ناکام ہوئے اور ایک دن آیا کہ خانۂ کعبہ جھوٹے خداؤں سے پاک وصاف ہو گیا۔

ہمارے محبوب رسول اللہ ﷺ سے پہلے بھی جس قدر انبیاء اور رسول دنیا میں آئے سب ہی نے دعوتِ توحید کو پیش کیا ہے۔ بت پرستی کے خلاف سب نے آواز بلند کی ہے۔ چنانچہ پہلے جس قدر بھی رسول بھیجے ہیں سب کو اسی دعوت کے لیے حکم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فرمایا کہ وہ لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ میرے سوا کوئی ''الٰہ'' معبود نہیں ہے، پس خالص میری ہی عبادت کرو۔

حضرات!

اس حقیقت کو خوب ذہن میں بٹھا لیجئے کہ قرآن وحدیث میں لفظ توحید سے خالص توحیدِ الوہیت ہی مراد ہے جس کا مفہوم پھر سمجھ لیجئے کہ عبادت زبانی ہو یا جسمانی یا مالی یا جانی سب کا مستحق صرف اللہ پاک رب العالمین ہے۔ اس میں جس نے کسی اور زندہ یا مردہ، قبر یا بت، انسان یا فرشتے الغرض کسی بھی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ مشرک ہے اور توحید کے مقابلہ پر شرک ایسا گناہ ہے جس پر مرنے والے کی اللہ تعالیٰ کے ہاں ہرگز بخشش نہیں ہے۔ اللہ پاک نے مشرکین پر جنت کو ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا...... ﴿١١٦﴾﴾ (النسآء)

''بے شک اللہ پاک ہرگز نہیں بخشے گا اس گناہ کو کہ اللہ کی عبادت میں کسی اور کو بھی شریک کیا جائے اور شرک کے علاوہ جو بھی گناہ ہو وہ چاہے تو اسے بخش دے گا۔ اور جس نے اللہ کی عبادت میں کسی غیر کو شریک کیا وہ سیدھی راہ سے بہت دور ہو گیا۔''

بتوں کے علاوہ قبروں، مزاروں، جھنڈوں وغیرہ کے پوجنے والے بھی اسی حکم میں داخل ہیں۔

محترم بھائیو!

جو ناواقف مسلمان قبروں، مزاروں، تعزیوں، جھنڈوں اور چلوں وغیرہ وغیرہ کی نذر ونیاز کرتے ہیں اوران پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں ان کو سجدہ کرتے ہیں ان کو اللہ سے ڈرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن ان کا بھی حشر بت پرستوں کے ساتھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ہر قسم کے شرک سے محفوظ رکھے......آمین۔

اس سلسلے میں ایک خطبۂ نبوی ﷺ نہایت ہی توجہ سے سننے اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔ مشکوۃ باب الکبائر میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ". قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ! مَا الْمُوْجِبَتَانِ؟ قَالَ: "مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ......".

(مسلم، الایمان: ۱۳۵)

یعنی "دو چیزیں ہیں جو دو چیزوں کو واجب کرنے والی ہیں۔ ایک آدمی بولا کہ یارسول اللہ! وہ دو چیزیں کیا ہیں جو دو چیزوں کو واجب کرنے والی ہیں؟ فرمایا کہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کرتا ہوا مر گیا وہ دوزخ میں داخل ہو گیا اور جو مرا اس حال میں کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کیا وہ خالص توحید کی حالت میں مرا، یقیناً وہ جنت میں داخل ہوا"۔

معزّز حاضرین!

اب تک جو کچھ آپ نے سنا ہے یہ کلمۂ طیبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کی مختصر تفسیر ہے۔ کلمہ طیبہ کا دوسرا جزء "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ" ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ حضرت محمد عربی ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ کی اطاعت فرمانبرداری کرنا اور ہر حال میں آپ کا تابعدار بن کر رہنا ہی ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔ یہی وہ پیارا لفظ ہے جسے "اتباع سنت" کہا جاتا ہے۔ عنوان خطبہ کی دوسری آیت کا یہی مطلب ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اے رسول آپ لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے (دین فطرت محمد رسول اللہ ﷺ کے) سچے تابعدار بن جاؤ۔ ایسا کرنے سے اللہ بھی تم کو اپنا محبوب بنا لے گا بلکہ تمہاری اور لغزشوں کو وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معاف بھی کر دے گا۔ وہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے رسول آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ پھر اگر یہ (مکہ والے) منہ موڑیں تو سن لیں کہ اللہ پاک بھی منہ موڑنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

مولانا مسلم مرحوم نے سچ فرمایا ہے۔

مسلکِ سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک
جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

حضرات!

جیسے توحید کے مقابلے پر لفظ ''شرک'' ہے اسی طرح سنت کے مقابلہ پر لفظ ''بدعت'' ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ دین کے نام پر کوئی ایسا غلط کام ایجاد کیا جائے جس کا قرآن وحدیث ودورِ صحابہ وتابعین سے کوئی ثبوت نہ ہو، وہ کام شرعی بول چال میں ''بدعت'' کہلاتا ہے۔

آج کل ناواقف مسلمانوں میں بہت سے ایسے کام رواج پاگئے ہیں جن کا خیر القرون یعنی زمانۂ رسالت وعہدِ صحابہ وتابعین میں کوئی ثبوت نہیں ہے جیسے قبروں پر عرس کرنا، ان پر غلاف ڈالنا، پھول چڑھانا، عرس قوالی کرنا، ان پر عالیشان عمارت بنانا، محفل میلاد مروج کرنا، تیجہ، فاتحہ، چہلم کے نام سے مراسم کرنا، محرم میں تعزیہ داری کرنا وہ کام ہیں جن کو نہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا نہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے، نہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے، نہ بزرگوں سے ان کا ثبوت ہے۔ نہ امام ابوحنیفہ سے، نہ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی سے، الغرض کسی بھی بزرگ سے ان کاموں کا ثبوت نہیں ہے۔ اسی لیے یہ سارے خلاف شرع کام بدعت ہیں اور بدعت وہ گناہ ہے جس کا کرنا گویا رسول کریم ﷺ سے بغاوت کرنا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سنی خوش نصیب کو باغ وبہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

حضرات!

اس سلسلہ میں بہت سے خطبات نبوی ﷺ احادیث میں موجود ہیں ہم اختصار کے پیش نظر صرف چند پاکیزہ خطبات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِی خُطْبَتِهٖ، يَحْمَدُ اللهَ وَيُثْنِیْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ: "مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِیَ لَهٗ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَاَحْسَنَ الْهُدٰى هَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وُكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَكُلَّ ضَلاَلَةٍ فِی النَّارِ، ثُمَّ يَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ اِحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَعَلاَ صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ كَاَنَّهٗ نَذِيْرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَیَّ وَعَلَیَّ وَاَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ.

(رواہ النسائی)

''حضرت جابر بن عبداللہ صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب بھی خطبہ پڑھتے شروع میں اللہ پاک کی بہترین حمد وثنا بیان فرماتے جو اس کی شان کے لائق ہے پھر فرماتے جسے اللہ پاک ہدایت نصیب کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ پاک گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور سب سے زیادہ سچی کتاب اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور سب سے بہترین طور طریقہ چال چلن اور تہذیب وہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنے اخلاق وعمل سے پیش فرمائی۔ تمام گناہوں میں بدترین گناہ وہ کام ہیں جو شریعت میں اپنی طرف سے داخل کیے جائیں ایسے سارے کام بدعت ہیں اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ ہے۔ پھر آپ فرماتے کہ میں اور قیامت اس طرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں جیسے کلمہ کی انگلی اور درمیانی انگلی قریب ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ ہر دو انگلیوں کو ملا کر دکھلاتے۔ پھر آپ قیامت کا ذکر فرماتے ہوئے غصہ میں آجاتے یہاں تک کہ چہرۂ مبارک سرخ ہو جاتا آواز بلند ہو جاتی، غصہ بڑھ جاتا گویا کہ کسی دشمن کی فوج کے حملوں سے ڈرانے والے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہ فوج صبح یا شام بہت جلد تم پر حملہ کرنے والی ہے۔''

پھر آخر خطبہ میں آپ ﷺ فرماتے: ''جو مسلمان مرے اور کچھ مال چھوڑ جائے وہ سارا مال اس کے وارثوں کا ہے اور اگر وہ قرض یا بال بچے چھوڑ جائے تو اس قرض کا ادا کرنا میرے ذمے ہے۔''

ایک خطبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّتِي''. (حاکم)

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ایک اللہ کی کتاب قرآن مجید اور دوسری میری سنت (حدیث) ہے۔''

ایک اور خطبہ میں آپ کا ارشاد گرامی یہ تھا۔

''مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ''. (بیہقی) [1]

''میری امت کے بگڑ جانے اور میری سنت سے دور ہو جانے کے وقت جو مسلمان میری سنت کو مضبوطی سے پکڑے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔''

یہ اس لیے کہ شہید ایک ہی دفعہ راہِ الٰہی میں اپنی زندگی ختم کر دیتا ہے اور سنت

---

[1] یہ حدیث ضعیف ہے، کما قال الالبانی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ پر عمل کرنے والے ساری زندگی دشمنان سنت کے طعنے سن سن کر تکلیف اٹھاتے رہتے ہیں۔ اس لیے ان کو ثواب سوشہیدوں کے ثواب تک مل سکتا ہے۔ سنت رسول پر عمل کرنیوالوں کو اور یہ بشارت نبوی مبارک ہو آپ فرماتے ہیں۔

''مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ''. (ترمذی)

''جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے گویا مجھ کو دوست رکھا اور جس نے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

رسول کریم ﷺ کا ایک اور جامع خطبہ سن لیجئے۔ آپ نے فرمایا:

''مَنْ اَحْیَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِیْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یُنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کَانَ عَلَیْهِ مِثْلَ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَیْئًا. (ترمذی، ابن ماجه)

''جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد لوگوں کے چھوڑنے کی وجہ سے مردہ ہو چکی تھی تو اس سنت پر بعد میں جتنے بھی لوگ عمل کریں گے ان سب کے ثواب کے برابر اس زندہ کرنے والے کو بھی ثواب ملتا رہے گا، بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کمی ہو اور جس نے کوئی گمراہ کرنے والی بدعت نکالی تو پھر جتنے بھی لوگ بعد میں اس بدعت پر عمل کریں گے ان سب کا گناہ اس بدعت کے ایجاد کرنے والے کی گردن پر رکھا جائے گا بغیر اس کے کہ ان بدعت پر عمل کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی ہو۔''

سچ ہے ؎

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

حضرات!

آج اس نازک دور میں اسلام برائے نام باقی رہ گیا ہے بیشتر مدعیانِ اسلام سنت رسول کریم ﷺ سے غافل ہو کر بدعات کے فدائی ہو گئے ہیں۔ محبت اللہ اور محبت رسول ﷺ برائے نام باقی رہ گئی ہے۔ شادی بیاہ موت وغمی کی رسومات اس قدر ایجاد کر لی گئی ہیں کہ سنت نبوی کو بالکل بھلا دیا گیا ہے۔ شکل وصورت میں لباس میں چال چلن میں طور طریقوں میں عموماً مسلمان اپنے پاکیزہ اسلام کی ہدایت سے بہت دور جا رہے ہیں لہٰذا ضرورت ہے کہ بدعات سے بچ کر سنت رسول کریم ﷺ پر عمل کیا جائے۔ قرآن وحدیث کو مضبوطی سے پکڑا جائے، ہر قسم کی بدعات وخرافات سے پرہیز کیا جائے اس کے بغیر مسلمانوں کا سویا ہوا نصیب جاگنا مشکل ہے۔

یا اللہ! مسلمانوں کو نیک سمجھ عطا فرما اور بدعت اور سنت میں امتیاز کرنے اور سنت کو لازم پکڑنے اور بدعت سے دور رہنے کی توفیق بخش دے۔

یا اللہ! قیامت کے دن سارے مسلمانوں کو اپنے حبیب رسول کریم ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جمع فرما اور حوض کوثر پر آپ کے دست مبارک سے جام کوثر نصیب کر۔ آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّحِیْمٌ. وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

(اب تھوڑی دیر بیٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھئے جو صفحہ ۳۳ پر موجود ہے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَرکانِ ایمان کا بیان

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ﴿وَالْعَصْرِ ① اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ② اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③﴾ (العصر)

حقیقت میں ساری تعریفیں اس اللہ کے واسطے خاص ہیں جو مخلوقات کو پیدا کرنے والا، پھر سب کو ان کا وقت آ جانے پر مار دینے والا ہے جس نے ہماری ہدایت کے لیے آخری زمانہ میں فخر عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول برحق بنا کر پیدا فرمایا۔ اللہ پاک اپنے پیارے رسول ﷺ پر ہماری طرف سے ہزار ہا درود وسلام نازل فرمائے۔

بزرگو، عزیزو!

آج کا خطبہ ارکانِ ایمان پر ہے۔ ایمان اتنا پیارا لفظ ہے کہ ہر مذہب وملت کا آدمی اسے دل وجان سے محبوب جانتا ہے۔ خاص کر مسلمانوں کے ہاں یہ لفظ بہت ہی پیارا ہے مگر بہت کم لوگ اس کی حقیقت سے واقف ہیں۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ عام بول چال میں ایمان یقین کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ شریعت میں اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کی سچائی کا زبان سے اقرار کرنا اور دل میں بھی اس کو سچا جاننا اور اس کے موافق عمل کرنا ہے۔ ایمانِ کامل کے لیے ان تینوں کا ہونا ضروری ہے محض زبان سے کہنا اور دل میں سچ نہ جاننا اس کا نام شریعت میں نفاق ہے، ایسے ہی عمل میں لانا بھی ضروری شرط ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عنوانِ خطبہ میں جو سورۂ شریفہ آپ کو سنائی گئی ہے اللہ پاک نے اس میں زمانہ کی قسم کھا کر بتایا کہ انسان سراسر نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ اس نقصان سے بچ سکتے ہیں جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور حق وصداقت پر قائم رہنے کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہا کریں اور دنیاوی آفات پر صبر کے لیے بھی ایک دوسرے کو وصیت کرنا نہ بھولیں۔ یہاں انسانی فلاح کے لیے سب سے پہلی چیز ایمان ہی کو قرار دیا گیا ہے مگر اس کے ساتھ عمل صالحہ کی بھی شدید ضرورت ہے ورنہ محض ایمان بے کار ہوگا۔

حضرات!

ایمان کے ارکان کیا ہیں اس کے بارے میں رسول کریم ﷺ کے بہت سے خطبات منقول ہیں۔ قرآن مجید کا تو ذکر کیا ہے جس میں بہت سی آیات میں اہل ایمان کے اوصاف بتلائے گئے ہیں۔ ایک جامع خطبہ نبوی ﷺ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جس سے اسلام اور ایمان کے ارکان معلوم ہو سکیں گے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ. قَالَ:

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک سفید لباس والا انتہائی کالے بالوں والا آدمی آپ کی خدمت میں آیا جس پر سفر کا کوئی نشان نہیں تھا اور ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔ وہ رسول کریم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور آپ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا لیے اور دونوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

”اَلْإِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا“. قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ. قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ“ ...... الحديث. (مسلم الایمان: ۹)

ہاتھوں کو آپ کی رانوں پر رکھ لیا۔ اس بے تکلفی کی کیفیت میں بیٹھ کر کہنے لگا۔ اے محمد ﷺ بتلایئے اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور وہاں تک جانے کی طاقت ہونے پر بیت اللہ کا حج کرے۔ یہ سن کر وہ بولا کہ آپ نے بالکل سچ فرمایا۔ یہ سن کر ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے اور پھر خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ (معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے جاننے والا ہے) پھر وہ کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ مجھ کو بتلایئے ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پاک یعنی اس کے وجود اور اس کی وحدانیت اور اس کی ذات وصفات پر یقین لائے اور اس کے فرشتوں پر یقین لائے اور اس کے بھیجے ہوئے تمام رسولوں پر اور اس کی اتاری ہوئی ساری کتابوں پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور تقدیر کی بھلائی اور برائی پر۔“

یہ پوچھنے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے جو انسانی صورت میں آئے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس طرح دین کی تعلیم دینا مقصود تھا۔

حضرات!

ان چھ ارکان کے علاوہ ایمان کی اور بہت سی شاخیں ہیں ایک حدیث میں رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

''اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنٰهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ''. (بیھقی فی شعب الایمان، ۱/ ۳۴)

''ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں ان میں سے سب سے بڑی شاخ کلمۂ طیبہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھنا ہے اور ایمان کی سب سے چھوٹی شاخ یہ ہے کہ راستے میں کوئی چیز ایسی دیکھنا جس سے اللہ کی مخلوق کو تکلیف پہنچے تو اسے راستے سے دور کر دینا اور حیاء اور شرم بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

اس حدیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک سچے ایمان دار مسلمان کا جس طرح اللہ کی ذات پر پختہ ایمان ہوتا ہے اسی طرح وہ اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کے لیے بھی ہر وقت تیار رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو یہ بھی گوارا نہیں کہ اس کے دیکھتے ہوئے کسی بھی اللہ کی مخلوق کو راستے میں کانٹے پتھر وغیرہ سے بھی تکلیف پہنچ سکے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ایسا ہی ایمان نصیب کرے اور خدمتِ خلق کے لیے یہ ایمانی صفت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آخر میں شرم وحیا کو بھی ایمان کی ایک شاخ بتایا گیا ہے۔ حیا وشرم شرافت انسانی کا بہت ہی بڑا جوہر ہے۔ یہی جوہر انسان اور حیوان میں فرق بتلاتا ہے۔ بے حیائی بے شرمی ایمان کو ختم کر دینے والی چیز ہے۔ آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ مردوں عورتوں، بڑوں چھوٹوں میں عام طور پر یہ بیماری پھیل رہی ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو حیا وشرم عطا کرے کہ وہ باریک لباس پہننا، سینما کی لائن میں کھڑا ہونا، میلوں ٹھیلوں کی زینت بننا چھوڑ دیں۔ آمین۔ یا اللہ ہماری یہ دعا قبول کر لے۔

معزز بھائیو!

آج کل کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو بظاہر مسلمان کہلاتے ہیں لیکن ان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی باتیں ایمان واسلام سے ہزاروں کوس دور ہیں۔ بہت سے لوگ فرشتوں ہی کا انکار کرتے ہیں ان کا ذاتی وجود تسلیم نہیں کرتے۔ بہت سے لوگ تقدیر ہی کے منکر ہیں۔ بہت سے لوگ قیامت اور جنت ودوزخ کو محض خیالی چیزیں مانتے ہیں۔ ان کے وجود کے منکر ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگ اللہ کے نزدیک ایمان والے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید میں جس قدر انبیاء کرام کے نام آئے ہیں ان سب پر ایمان لانا اور ان کے علاوہ پہلے زمانوں میں دنیا کی قوموں میں جو بھی بڑے بڑے نیک لوگ گزرے ہیں ان میں اللہ ہی جانتا ہے کہ کون کون اللہ کے نبی ورسول یا رشی یا منی تھے۔

بہر حال جو نبی ہوں اور جس قوم میں بھی ہوں ان سب کا عزت سے نام لینا اور ذکر خیر کرنا، قیامت کو برحق جاننا اور قبر کے عذاب وثواب کو برحق جاننا بھی عقیدۂ قیامت میں ہی داخل ہے۔ قیامت کے دن عدالت عالیہ ضرور قائم ہوگی جس میں ہر نیک وبد کو حاضر ہونا ہوگا اور سب کو ذرہ ذرہ نیکی وبدی کا حساب دینا ہوگا۔ پھر نیکوں کو جنت میں داخلہ ملے گا اور بروں کو دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔

اسی طرح تقدیر پر ایمان لانا کہ دنیا میں خیر وشر سب کچھ تقدیر ہی کے تحت ہوتا ہے۔ تقدیر سے انکار کرنے والے اہل ایمان سے خارج ہیں۔ ان ساری باتوں کو سمجھنے اور یاد رکھنے کی ہر مسلمان کو بہت بڑی ضرورت ہے۔

محترم بھائیو!

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے اوصاف بتانے کے لیے ایک خاص سورت شریف نازل فرمائی ہے جس کا نام ہی سورۂ مومنون ہے۔ اس میں بڑی تفصیل کے ساتھ ایمان والوں کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قَدْ "ایمان میں پختہ ہونے والے بالکل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿٢﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿٤﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٦﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١﴾ (المؤمنون)

کامیاب ہو گئے۔ وہ نمازیں دل لگا کر خشوع اور خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ وہ لغویات میں فضول، بیکار کاموں سے بالکل پرہیز کرتے ہیں۔ وہ لوگ زکوٰۃ ادا کرنے والے پاکی صفائی والے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ اپنی شرمگاہوں کی حرام کاری سے حفاظت کرتے ہیں۔ ہاں ان کو ان کی بیویوں سے یا ان کی باندیوں سے صحبت کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ جو کوئی اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے ان کے علاوہ اور کوئی راستہ (زنا یا لواطت یا مشت زنی وغیرہ) اختیار کرے گا وہ لوگ زیادتی کرنے والے (بلکہ قانونی الٰہی کو توڑنے والے ہیں) اور وہ جو امانتوں کی حفاظت کرتے اور وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ اور وہ جو اوصاف مذکورہ کے ساتھ ساتھ نماز پنج وقتہ کی پوری پوری حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

ان آیات میں ایمان کے لیے نماز ہی کو اول و آخری شرط قرار دیا گیا ہے جس سے نماز کی اہمیت ظاہر ہے۔

حضرات!

عمل و اخلاق کے ساتھ اگر صحیح ایمان انسان کو نصیب ہو جاتا ہے تو اس میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک بہت بڑی روحانی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ سچے اور صحیح ایمان والوں کی تاریخ میں ایسی ایسی مثالیں مذکور ہیں جن کو سن کر آج ہم جیسے کمزور ایمان کے مسلمان شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتے ہیں۔ انبیاء کرام کی ذات گرامی ایمان کامل کا بہترین نمونہ ہوتی ہے جو اللہ پر یقین رکھتے ہوئے ہر مشکل سے مشکل امتحان میں ثابت قدمی کا بہادرانہ ثبوت دے کر دنیا والوں کو حیرت انگیز طور پر اپنی شخصیت کا لوہا منوا دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی بہت ہی ممتاز اور نمایاں نظر آتی ہے۔ جنگ حنین میں ایسا موقع آیا کہ آپ ﷺ میدان میں اکیلے رہ گئے جبکہ کفار چاروں طرف سے تیروں کی بارش کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اس نازک موقع پر فرمایا:

اَنَا النَّبِیُّ لاَ کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(فتح الباری، ۸/۳۰)

''اے کافرو! سن لو میں اللہ کا سچا رسول ہوں اس میں جھوٹ نہیں ہے۔ (وہ ضرور مجھ ہی کو کامیابی بخشے گا) خاندانی لحاظ سے میں عبدالمطلب جیسے قریشی بہادر کا بیٹا ہوں۔'' (میدان چھوڑ دینا میری خاندانی روایات سے بہت دور ہے)

آپ کے اس پختہ ایمان نے آخر وہاں ایک شاندار تاریخی کامیابی دلائی۔ آپ کے سچے جان نثار صحابہ کرام، انصار و مہاجرین اللہ پاک اور آخرت پر اس قدر پختہ یقین رکھنے والے بزرگ تھے کہ دنیا کے عام انسانوں میں ان کی مثالیں ملنی مشکل ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر بزرگان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ایمان اور عمل صالح کے پیکر تھے۔ اللہ پاک آج بھی ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرات!

یہ نہ بھولئے کہ نیک کاموں کے کرنے سے ایمان بڑھتا ہے اور برے کاموں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کے کرنے سے ایمان گھٹ جاتا ہے، بلکہ بہت سے برے کام تو ایسے ہیں اگر ان سے توبہ نہ کی جائے تو آدمی ایمان سے بالکل محروم ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک میں صاف مذکور ہے کہ آیات قرآنی سن کر ایمان والوں کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔

بزرگو، عزیزو، دوستو!

رسولِ کریم ﷺ کا ایک اور مبارک خطبہ سن لیجئے جس سے آپ کو ایمان کی بنیادوں پر آگاہی ہو سکے گی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ". (بخاری الایمان. ۱۵)

"تین چیزیں ایسی ہیں جس مرد عورت میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا۔ وہ شخص جس کے دل میں ساری مخلوق سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور وہ شخص جو کسی نیک بندے کو محض اللہ کے واسطے اپنا دوست بنائے جن کی دوستی کی بنیاد صرف اللہ پاک کی رضا ہو اور وہ شخص جو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہونا اتنا برا جانے جتنا آگ میں ڈالا جانا برا جانتا ہے۔"

آخر میں ایک اور خطبہ نبوی ﷺ سن لیجئے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا قَالَ: "لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ". [1]

"حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شاید ہی کوئی ایسا خطبہ دیا ہو جس میں آپ نے یہ نہ فرمایا

[1] مشکوۃ، السنن الکبری للبیهقی ۲۸۸/۶، شعب الایمان. مسند احمد ۱۵۴، ۲۱۰، ۲۵۱، ۱۳۵/۳. کتاب السنة لامام احمد ۹۷. =

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہو کہ جس شخص کے اندر امانت داری نہیں اس کا ایمان کچھ نہیں اور جس کو اپنے وعدے کا خیال نہیں اس کا دین کچھ نہیں۔''

یا اللہ ہم کو ایمان میں پختگی اور حلاوت عطا فرما۔

یا اللہ ہم ایمان میں بہت کمزور ہیں۔ دن رات گناہوں میں مشغول ہیں جن سے ایمان کمزور ہو جاتا ہے، ہم کو ان گناہوں سے بچالے اور ہمارے ایمان کو مضبوط بنا دے۔

اے پروردگار! ہم جو کچھ بھی تیرا اور تیرے حبیب ﷺ کا پاک کلام سنیں اسے سمجھیں یاد کرلیں اس پر عمل کرنے کی ہم کو توفیق عطا فرما۔ آمین یارب العالمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ ھٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَحِیْم. وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُهٗ.

=الاحادیث المختارة للضیاء المقدسی (ق ۲۳٤ /۲) قال الشیخ المحدث الالبانی رحمه اللہ: وهو حدیث جید احد اسنادیه حسن وله شواهد. نقلا من تحقیق المشکوة للشیخ الالبانی ۱۲ /۱ (الاثری).

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اَرکانِ اسلام کا بیان

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۳﴾ (المائدة)

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ''بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ؛ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ'' الحدیث [بخاری الایمان. ۷]

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کے حبیب رسول کریم ﷺ پر درود وسلام۔آج کا خطبہ ارکان اسلام کے بیان میں ہے۔

اسلامی بھائیو!

اسلام کے معنی اللہ ورسول کی اطاعت کے لیے گردن جھکانا اور حکم شریعت کو بلا چوں وچرا تسلیم کر لینا ہیں۔ایمان دل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اسلام کا تعلق ظاہری عملوں کے ساتھ ہے۔ایمان اور اسلام دونوں کا تعلق جسم اور روح کے تعلق جیسا ہے۔ اسلام اللہ کا وہ سچا آخری دین برحق ہے جس کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ آج (حجۃ الوداع) کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور اسلام کو بطور دین کے میں نے تمہارے لیے پسند کر لیا۔اب یہی وہ دین ہے جو اللہ پاک کے ہاں مقبول اور سارے انسانوں کے لیے دونوں جہاں کی کامیابی کا راستہ ہے جس کے بارے میں صاف ارشاد باری ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ (آل عمران)

''جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ آخرت میں سراسر نقصان میں ہوگا۔''

خطبہ میں مذکورہ حدیث کا ترجمہ یہ ہے۔

''اللہ کے سچے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر اٹھائی گئی ہے۔ پہلا رکن کلمہ طیبہ پڑھ کر تصدیق کرنا اللہ ہی برحق ہے اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سچے رسول ہیں، دوسرا نماز پنج وقتہ ادا کرنا، تیسرا ماہ رمضان کے روزے رکھنا، چوتھا مالدار کے لیے حکم ہے کہ زکوٰۃ ادا کرے، پانچواں طاقت والے کے لیے حج کرنا۔''

اسلام کے یہ پانچ ارکان کہلاتے ہیں۔ جن میں کلمۂ طیبہ کے بعد اولین درجہ نماز پنج وقتہ کا ہے اور نماز کی ادائیگی کے لیے پہلے صفائی ستھرائی، طہارت، استنجا، غسل اور وضو کی ضرورت ہے۔ جب تک حسب ہدایت طہارت حاصل نہ ہو نماز پڑھنا بیکار ہے۔ طہارت کے لیے پاک صاف پانی کی ضرورت ہے۔ خدانخواستہ کسی جگہ پانی نہ ہو تو پھر مٹی سے تیمّم کر لینا کافی ہے۔ حدیث میں بتلایا گیا ہے۔ ''اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ'' یعنی طہارت حاصل کرنا آدھا ایمان ہے۔ طہارت کے لیے جگہ اور کپڑوں کا پاک ہونا پھر قبلہ کی طرف منہ ہونا اور نماز کا وقت ہونا یہ ضروری مسائل ہیں۔

دوستو!

ارکانِ اسلام میں نماز ایک ایسا رکن ہے جس کی ادائیگی کا حکم قرآن مجید میں بار بار دیا گیا ہے۔ نماز کے متعلق رسول کریم ﷺ کا ایک بہترین خطبہ سنئے۔ اور دل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں جگہ دیجیے۔ فرمایا:

"اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟" قَالُوْا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ. قَالَ: "كَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. (ترمذی، نسائی)

یعنی "نماز پنج وقتہ ادا کرنے کی مثال بغور سنو کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ شخص روزانہ اس میں پانچ دفعہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ لوگوں نے کہا، نہیں۔ آپ نے فرمایا: پس یہی نماز پنج وقتہ ادا کرنے کی مثال ہے۔ اللہ پاک ان نمازوں کی برکت سے نمازیوں کو گناہ سے اسی طرح پاک صاف کر دیتا ہے۔"

جو لوگ مسلمان کہلا کر فرضیت نماز کے منکر ہو جائیں وہ بالاتفاق کافر ہو جائیں گے۔ اور جو لوگ سستی کاہلی سے نماز ادا کرنے میں کوتاہی کریں ان کے بارے میں فرمایا:

"مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ". [مسند احمد ۲۱۰۶۰، ۲۶۰۸۹]

یعنی "جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا اس نے کفر کیا"۔

اور فرمایا:

"مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ." (مسند احمد)

یعنی "جس شخص نے نماز آداب اور شرائط اور سنت کے مطابق ادا کی اس کے واسطے وہ نماز قیامت کے دن روشنی کا ذریعہ ہوگی اور دلیل نجات اور بخشش کا ذریعہ ہوگی اور جس نے نمازوں کی حفاظت نہ کی اس کے لیے نہ وہ نور بنے گی، نہ دلیل اور نہ نجات کا ذریعہ بنے گی بلکہ اس کا حشر قیامت میں قارون اور فرعون

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ہامان اور ابی بن خلف جیسے مردود کافروں کے ساتھ ہوگا۔"

مردوں کے علاوہ عورتوں پر بھی نماز فرض ہے مگر حیض ونفاس کی حالت میں شریعت نے ان کے لیے حکم دیا کہ نماز ادا نہ کریں بلکہ بعد میں پاک وصاف ہونے پر نماز پڑھیں۔

حضرات!

یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ" (صحیح بخاری، الصلوٰۃ) یعنی "تم نے جس طرح مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسی طرح نماز ادا کرو۔"

پس نمازِ مسنونہ وہی ہے جو اول سے آخر تک سنت نبوی کے مطابق ادا کی جائے۔ آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ اب جس طرح انہوں نے آپ ﷺ کی نماز کو نقل کیا ہے وہ ہمارے لیے دیکھنے ہی کے برابر ہے۔ آپ ﷺ کی نماز کا صحیح نقشہ وہ ہے جو کتب احادیث بخاری و مسلم وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے۔

حضرات!

اسلام کا دوسرا عظیم رکن ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہے۔ روزہ ایک ایسا عمل ہے جس میں مسلمان مومن بندہ اپنے معبودِ برحق اللہ رب العالمین کا حکم بجالانے کے لیے دن میں کھانا پینا اور بہت سی جائز خواہشات نفسانی ترک کر کے اطاعت وفرمانبرداری کا پورا پورا ثبوت دیتا ہے۔ اسی لیے حدیث قدسی میں اللہ پاک کا ارشاد یوں نقل ہوا ہے۔

"اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ". یعنی "روزہ ایک ایسا عمل ہے جس کا تعلق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خاص میرے ساتھ ہے اسی لیے اس کا ثواب دینا بھی صرف میرا ہی کام ہے۔'' [نسائی الصیام، احمد ١٠٥٨٦]

روزے کی پوری تفصیلات مسائل رمضان شریف میں ذکر کی جائیں گی۔

اسلام کا تیسرا اہم رکن اللہ پاک صاحبِ نصاب بنا دے تو زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔ زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جو اتنا پیسہ کمانے والے ہوں کہ سال بھر میں خرچ کے علاوہ نقد کی صورت میں ان کے گھر ساڑھے باون تولہ چاندی جمع ہو اس صورت میں ان کو ایک روپیہ چار آنے بھر چاندی کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ہے جس میں سے سوا دو ماشہ زکوٰۃ کا نکالنا فرض ہے۔ نقد کے علاوہ سونے چاندی غلہ جات اور جانوروں میں بھی زکوٰۃ لاگو ہو جاتی ہے جس کی بہت سی تفصیلات ہیں۔ قرآن مجید میں صلاۃ اور زکوٰۃ کا ایک ہی ساتھ مطالبہ کیا گیا ہے۔ جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اسلام میں روحانی زندگی کے لیے نماز کی اور مادی ترقی کے لیے زکوٰۃ کی بہت بڑی اہمیت ہے ہر دو کے وجود سے قوت اسلام کے مینارے تعمیر ہوتے ہیں۔ اسلامی اسٹیٹ (Islamic State) کی بڑی آمدنی زکوٰۃ ہی ہے۔ جس نے خلافتِ راشدہ کے عہد میں اسلام کو بہت بڑی ترقی نصیب کر کے اقوام عالم کے لیے باعث صد حیرت بنا دیا تھا جب تک یہ اجتماعی نظام قائم رہا اہلِ اسلام برسرِ اقبال رہے اور جب سے یہ نظام ختم ہوا اقبال ختم ہو گیا۔ جو لوگ صاحبِ نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہیں کرتے بلکہ سونے اور چاندی کو بطور خزانہ جمع کر کے رکھتے ہیں ان کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ

یعنی ''جو لوگ سونا اور چاندی بطور خزانہ گاڑ کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾ (التوبة)

عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن اس خزانہ کو دوزخ کی آگ میں سرخ کر کے ان کے چہروں رخساروں اور کروٹوں اور پیٹھوں پر اس سے داغ لگائے جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا یہ خزانہ ہے جسے تم جمع کیا کرتے تھے پس اپنے خزانوں کا آج مزہ چکھو۔"

بزرگو اور دوستو!

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے جس کی فرضیت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴿۹۷﴾﴾ (آل عمران)

یعنی "اللہ کے لیے حج ادا کرنا ان لوگوں پر فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی پوری طاقت رکھتے ہوں۔"

بیت اللہ شریف کی حاضری ہر مسلمان کی زندگی کا بہترین کام ہے جن کو اللہ تعالیٰ ایسی توفیق عطا کرے کہ وہ سرمایہ اور تندرستی کے لحاظ سے وہاں تک آرام سے آ جا سکتے ہوں پھر وہ حج کے لیے نہ جائیں ان کے لیے بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے۔

برادرانِ محترم!

آپ نے معلوم کر لیا ہوگا کہ اسلام کا مکان ان پانچ ستونوں پر قائم ہے ان کے علاوہ بہت سی نیکیاں ایسی ہیں جن سے ایمان اور اسلام میں ترقی ہوتی ہے اور بہت سے برے کام ایسے ہیں جن سے ایمان اور اسلام جاتا رہتا ہے۔ مثلاً ایک حدیث شریف میں فرمایا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ". (بخاری ومسلم)

''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے مسلمان صحیح سلامت رہیں۔''

جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ زبان سے مسلمانوں کو تکلیف دینے والا، ہاتھ سے ایذا پہنچانے والا انسان مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام ''سلم'' سے مشتق ہے جس کے معنی صلح وسلامتی اور امن کے ہیں۔ ایک مسلمان کی شان ہی یہ ہونی چاہیے کہ وہ دنیا میں صلح، سلامتی اور امن پھیلانے والا ہو۔

حضرات!

اسلام دنیائے انسانیت کو اتفاق بھائی چارہ کی دعوت دیتا ہے۔ اسلام میں اونچ نیچ کا کوئی عقیدہ نہیں ہے۔ نہ یہاں امیر وغریب کا فرق ہے۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں صاف فرمادیا ہے۔

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ﴿١٣﴾﴾ (الحجرات)

''لوگو! یادرکھو تم سب کو ہم نے ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تم کو قبائل اور خاندانوں میں تقسیم کر دیا ہے جو صرف اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہنچان سکو۔ یادرکھو اللہ کے ہاں صرف اس کی عزت ہے جو تقویٰ اور پرہیزگاری والا ہے۔''

اس قیمتی اصول کی وجہ سے اسلامی تاریخ میں ایسے ایسے واقعات ہیں جن کو سن کر قیامت تک انسان ہدایت حاصل کرتے رہیں گے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک حبشی غلام تھے مگر اسلام میں ان کا مقام ان بہت سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قریشیوں سے اونچا ہے جو دولتِ ایمان سے محروم رہ گئے۔ سب جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے خاص روپے سے خرید کر آزاد فرمایا مگر بعد میں خود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کو **سیدُنا** یعنی ہمارے سردار ہمارے سردار کہہ کر خطاب فرماتے رہے۔

حضرت سعد اسود کا واقعہ آپ نے سنا ہو گا جو بہت ہی کالے کلوٹے غلام تھے مگر جوانی میں بھر پور اور شادی کی خواہش رکھتے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے ایک اعلیٰ خاندانی مسلمان رئیس کے گھر ان کی لڑکی کا پیغام دیکر ان کو ان کے پاس بھیجا جسے سن کر وہ بہت ناراض ہوئے مگر جب لڑکی کو معلوم ہوا کہ میرا یہ پیغام رسول کریم ﷺ نے خود بھیجا ہے تو اس نیک بخت لڑکی نے اپنے والد سے کہا کہ آپ خوشی سے اس رشتے کو اس لیے منظور کر لیں کہ اس میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا مندی ہے چنانچہ بخوشی یہ رشتہ ہو گیا۔

بزرگو، عزیزو، دوستو!

اسلام اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس پر عمل کرنے سے دین اور دنیا کی ساری خوبیاں مل جاتی ہیں۔ مسلمان اگر آج پھر سچے پکے مسلمان بن کر اتفاق سے رہ کر اچھے اخلاق والے بن جائیں تو دنیا میں آج بھی ان کی بڑی قدر ہو سکتی ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو ان باتوں کے یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

اے پروردگار! ہم سب کو سچا مسلمان بنا دے۔ اسلام کو عزت عطا فرما۔ مسلمانوں کو دین و دنیا دونوں میں عروج عطا فرما۔

الٰہی! بیماروں کو تندرست کر دے۔ قرضداروں کا قرض ادا کر دے۔ ہماری تنگی اور پریشانی کو دور فرما کر ہر مسلمان کو رزق حلال کشادگی کے ساتھ عطا فرما اور ہم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سب کو آپس میں اتفاق، محبت بخش، ہمارے سینوں کو ہر قسم کے حسد کینوں سے پاک صاف کردے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حقوق العباد

یعنی بندوں کے حق ادا کرنے کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴿٢٣﴾﴾. (بنی اسرائیل)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَّا قَالَ: "لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهُ."

اَوْ كَمَا قَالَ. [مسند احمد، شعب الایمان، المختارۃ للمقدسی]

ساری تعریفوں کا حقیقی مستحق وہ پروردگار ہے جس کی بہت بڑی صفت یہ ہے کہ وہ رب العالمین ہے۔ یعنی ساری مخلوقات کو ان کی ذات کے مطابق پالنے اور پرورش کرنے والا سب کو نیستی سے ہستی میں لانے والا اور اپنے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں سب کو روزی رزق دینے والا۔ بیشمار درود وسلام اللہ کے اس پاک رسول پر جس نے رحمۃ للعالمین کا لقب پایا۔ وہ کائنات کے لیے سراپا رحمت بن کر تشریف لائے جس نے دشمنوں کو نیک دعاؤں سے نوازا صلی اللہ علیہ وسلم۔

بزرگو، دوستو، عزیزو!

اللہ کے سچے آخری دین اسلام کی بڑی بھاری خوبی یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک نے اپنے حقوق کے ساتھ اپنے بندوں کے حقوق بھی بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دیئے اور ان کی ادائیگی کو بھی ضروری قرار دیا۔ اس بارے میں پہلے جناب رسول کریم ﷺ کا ایک خطبہ مبارک سن لیجئے جس سے آپ کو اندازہ ہو سکے گا کہ شریعت اسلامی میں بندوں کے حقوق کا معاملہ کتنا اہم ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلَاثَةٌ. دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ؛ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ﴾ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى؛ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ". (مشكوة) [احمد ٢٤٨٣٨]

یعنی "رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ: "قیامت کے دن بندوں کے تین قسم کے دفاتر (جن میں ان کے اعمال نامے درج رہیں گے) پیش کئے جائیں گے۔ ایک دفتر وہ ہوگا جس میں شرک کرنے والوں کے شرک کا گناہ درج ہوگا۔ اس دفتر والے ہرگز نہیں بخشے جائیں گے، کیونکہ اللہ عز وجل کا ارشاد ہو چکا ہے کہ: "بیشک اللہ پاک اس گناہ کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے۔

دوسرا دفتر (دیوان) ایسا آئے گا جس کو اللہ پاک پورے طور پر چکائے بغیر نہیں چھوڑے گا، جس میں بندوں کے آپس کے ظلم درج ہوں گے جن لوگوں نے دوسروں کے حق مارے ہیں ان سب کا بدلہ ان کے آپس میں چکایا جائے گا۔

تیسرا دفتر وہ ہوگا جس میں اللہ کے حقوق اور بندوں کے اعمال درج ہوں گے جن سے معلوم ہوگا کہ بندوں نے اللہ کے حقوق ظالمانہ طور پر کتنے تلف کئے ہیں۔ یہ دفتر اللہ اور بندوں کے درمیان ہوگا۔ اللہ اس کی بابت کوئی پرواہ نہ کرے گا اسے اختیار ہے کہ ایسے گناہگاروں کو چاہے تو عذاب کرے چاہے تو ان کی کوتاہیوں کو بخش دے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وہ مالک ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ ساتھ ہی رسول کریم ﷺ کا ایک اور بھی خطبہ سن لیجئے۔ یہ بھی بہت زیادہ توجہ سے سننے کے قابل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟" قَالُوا: اَلْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ: "اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِي مَنْ يَّاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ". (مسلم)

یعنی "صحابہ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا بتلاؤ کنگال کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ کنگال وہ ہے جس کے پاس کچھ نقد و جنس نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں درحقیقت کنگال وہ ہے کہ جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ اور بہت سے نیک اعمال لے کر دربارِ الٰہی میں حاضر ہوگا اور بظاہر نیک عملوں کے لحاظ سے بڑا مالدار نظر آئے گا مگر تھوڑی دیر بعد وہ لوگ حاضر ہوں گے جن واس نے دنیا میں گالیاں دی ہوں گی، کسی کو تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا ناحق خون کیا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، کسی کو ستایا ہوگا، وہ سب اپنے حقوق مانگنے کے لیے مدعی بن کر عدالت الٰہی میں آ جائیں گے اور ان سب کو ان کے بدلے میں اس کی نیکیاں تقسیم کر دی جائیں گی، یہاں تک کہ ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور وہ مفلس قلاش بن جائے گا پھر بھی حق داروں کا تانتا لگا رہے گا ان مظلوموں کے گناہ اس کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے اور وہ دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا یہ شخص قیامت کے دن سب سے بڑا کنگال ہوگا"۔

ہر دو خطبات نبوی سن کر آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا معاملہ کتنا اہم ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو کسی کا حق مارنے والا بنا کر قیامت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کے دن کی رسوائی سے بچائے۔......آمین!

آیت خطبہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ''تیرے رب نے یہ قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ خاص اسی کی عبادت، بندگی کی جائے اور ماں باپ کے ساتھ احسان کا سلوک کیا جائے۔ وہ دونوں باپ ماں یا ان میں سے صرف ایک تمہاری زندگی میں بوڑھے ہو جائیں تو اُن کے سامنے اُف بھی نہ کرو اور ان کو ہرگز نہ ڈانٹو بلکہ ان کے سامنے نرم اور میٹھی باتیں کیا کرو اور ان کے سامنے نہایت ہی رحم دلی کے ساتھ اپنے بازوؤں کو بچھا دو اور ان کے حق میں ہمیشہ یہ دعا کیا کرو کہ یا اللہ جیسا کہ بچپن میں انہوں نے مجھ کو اپنے رحم کے ساتھ پالا پوسا یا اللہ تو بھی ان پر ایسا ہی رحم فرما''۔

حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے بہت ہی کم ایسے خطبے دیئے ہوں گے جن میں آپ نے یہ حدیث پاک نہ سنائی ہو کہ جو شخص اپنے کئے ہوئے وعدے کا پابند نہیں اس کا دین کچھ نہیں اور جو شخص امانت کی حفاظت نہ کرے بلکہ خائن ہو اس کے ایمان کا کوئی وزن نہیں''۔

وعدہ وفائی اور امانت کی ادائیگی کے بارے میں بہت سی آیات واحادیث موجود ہیں اور ماں باپ کے حقوق کے سلسلے میں تو اس قدر آیات واحادیث وارد ہوئی ہیں جن سب کے بیان کے لیے ایک دفتر بھی کم ہے۔ خاص طور پر ماں کے لیے فرمایا کہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ پس بچوں اور بچیوں کو چاہئے کہ ماں باپ کا ہرگز دل نہ دکھائیں و ران کی خدمت اور اطاعت کر کے ان کی دعائیں حاصل کریں ان کے سامنے کبھی اونچی آواز کر کے نہ بولیں۔

بندوں کے حقوق کے سلسلہ میں بھائی بہنوں پھر میاں بیوی کے آپس کے حقوق بڑی اہمیت رکھتے ہیں جن کی ادائیگی بہت ضروری ہے جو خاوند اپنی بیوی کا حق ادا نہیں کرتے ان پر ظلم ڈھاتے ہیں قیامت کے دن ان کا برا حال ہو گا۔

اسی طرح جو عورتیں اپنے خاوند کے سامنے زبان درازی کرتی ہیں ان پر رات

www.KitaboSunnat.com

بھر جنت کی حوریں لعنت کرتی ہیں۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ (النسآء)

''مرد عورتوں پر اس لیے حاکم ہیں کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے وہ اپنی کمائی اپنی عورتوں پر خرچ کرتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے لیے فرمایا:

''اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ''. (رواه ابن حبان فی صحیحه)

''عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھے، اور ماہ رمضان کے روزے رکھے، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے، مرنے کے بعد اسے اختیار ہے کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔''

حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں مرفوعاً آیا ہے کہ جو عورت اس حالت میں مر جائے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔

بھائیو!

پڑوسیوں کا بھی شریعت اسلامیہ میں بہت ہی بڑا حق رکھا گیا ہے۔اور قرابت داروں کا اور یتیموں اور مساکین اور رانڈ بیوہ اور اپاہج مردوں اور عورتوں کا بھی حق ہے۔اسی طرح مہمانوں کا بھی حق ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

''جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کا فرض ہے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ". [بخاری ومسلم]

پڑوسی کو دکھ نہ دے اور جو شخص اللہ اور آخرت پر یقین رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ زبان سے جب بھی بولے تو اچھی بات بولے یا خاموش رہے۔"

معلوم ہوا کہ یہ کام جو حدیث میں مذکور ہوئے ہیں ایمان کی دلیل ہیں یہ نہ ہوں تو آدمی ایمان سے محروم کہا جا سکتا ہے۔

حضرات!

حقوق العباد کے ذیل میں صلہ رحمی کا بھی بڑا مقام ہے۔ ہر آدمی کے ساتھ ماں کے پیٹ کے تعلق سے جو رشتہ دار بنتے ہیں ان سب کے ساتھ نیک سلوک کرنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں۔ قرآنِ مجید کی تقریباً بارہ آیتوں میں صلہ رحمی کی تاکید شدید آئی ہے۔ اور احادیث میں بڑی کثرت کے ساتھ صلہ رحمی کی ہدایت کی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"اَلرِّحْمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ". (بخاری، مسلم)

"رحم عرش کے ساتھ چمٹا ہوا یوں دعائیں کرتا رہتا ہے کہ اللہ اسے رحمت سے ملائے جو دنیا میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ رشتہ کو ملائے اور جو اسے کاٹے (یعنی صلہ رحمی نہ کرے) اللہ اس کو اپنی رحمت سے کاٹ کر دوزخ میں ڈال دے۔"

بخاری کی ایک اور روایت کا مطلب یہ ہے کہ رحم لفظ "رحمٰن" سے مشتق ہے اس لیے اللہ رحمٰن ورحیم کا فرمان ہے کہ اے رحم جو تجھ سے پیدا ہونے والوں کے رشتہ کو محبت سے ملائے رکھے میں اُسے اپنی رحمت سے ملاؤں گا اور جو رحم سے متعلق رشتہ کاٹے میں بھی اسے اپنی رحمت سے کاٹ کر دور ہی رکھوں گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس رحم مادر کے رشتے کا تعلق ہر بچے اور ہر بچی کے دودھیال ننھیال سسرال کے دور دور رشتوں تک پہنچتا ہے اور وہ سارے ہی رشتے صلہ رحمی کے مستحق بن جاتے ہیں۔ صلہ رحمی کرنے والوں کی عمریں دراز ہو جاتی ہیں اس لیے کہ بہت سے رشتہ داروں مردوں عورتوں ضعیفوں کمزوروں یتیموں اور بیواؤں کی دعائیں ان کو پہنچتی رہتی ہیں۔

حقوق العباد کے سلسلہ میں یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہر مسلمان کے اوپر دوسرے مسلمان بھائیوں کے کیا کیا حقوق ہیں۔ ایک بھائی کے سلام کا جواب دینا اس کی دعوت کو خوشی سے قبول کرنا ہر وقت اپنے بھائی کا فائدہ چاہنا، یہ مسلمانوں کے آپس کے حقوق ہیں، اگر ان میں کوتاہی کی جائے تو یقیناً قیامت کے دن ان کا بدلہ دینا پڑے گا۔

حضرات!

مالی سلسلہ میں بھی بندوں کے حقوق کی ادائیگی بے حد ضروری ہے جن میں امانت کی حفاظت کرنا، وقت پر اسے واپس کر دینا، کسی سے قرض لے کر اسے وعدے کے مطابق ادا کرنا یہ بہت ضروری حقوق ہیں۔

اگر کوئی شخص کسی کا قرض لے کر ہضم کر جائے اور اسی حالت میں مر جائے تو اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے جب تک اس کا کوئی ذمہ دار نہ ہو۔ [1]

قرآنِ مجید میں قرابت داروں، یتامیٰ اور مساکین کے حقوق ادا کرنے پر بار بار زور دیا گیا ہے۔ بڑوں پر لازم ہے کہ اپنے سے چھوٹوں پر رحم کریں اور چھوٹوں پر فرض ہے کہ بڑوں کی عزت کریں۔

---

① یہ مسئلہ محل نظر ہے اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے خود تو ایسے آدمی کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ لہٰذا قرض دار کی نماز جنازہ بہر صورت پڑھائی جائے گی۔ (نوگوی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دُعا کیجئے کہ اللہ پاک ہر مسلمان کو دنیا سے اس حال میں اٹھائے کہ وہ کسی کا کوئی حق سر سے نہ لے جائے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو اپنے اور بندوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علم حاصل کرنے کی ضرورت کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ① خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ② اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ③ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ⑤﴾ (العلق)

”اے نبی اللہ کا نام لیکر پڑھنا شروع کرو۔ وہ اللہ جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ اے نبی پڑھو تمہارا رب بہت بڑا کریم ہے۔ جس نے انسان کو قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھلا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔“

اللہ پاک رب العالمین کی بے عدد تعریف اوراس کے پیارے نبی رسول ﷺ پر بے حد درود وسلام کے بعد۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ. وَزِدْنِیْ عِلْمًا.

اسلامی بھائیو!

آج کا خطبہ علم حاصل کرنے کی ضرورت پر ہے۔ سورۂ شریفہ جو خطبہ میں آپ کو سنائی گئی ہے یہ وہ سورت ہے جو سب سے پہلے رسول کریم ﷺ پر غارِ حرا میں نازل ہوئی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے آپ ﷺ کو تاکید کے ساتھ حکم دیا گیا ساتھ ہی علم حاصل کرنے کے آداب بھی بتلا دیئے گئے۔ اور قلم کی ضرورت بھی بتلا دی گئی جس کے استعمال سے انسان علم میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

علم حاصل کرنا انسان کے لیے کتنا ضروری ہے۔ اسے اللہ پاک نے سورۂ بقرہ کی آیات ذیل میں بیان فرمایا ہے۔

﴿وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝﴾ (البقرة)

''حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بناتے وقت فرشتوں سے کہا کہ ''میں زمین میں اپنا نائب بنانا چاہتا ہوں۔'' فرشتوں نے کہا کہ یا اللہ کیا تو زمین میں ایسے شخص کو اپنا نائب بنانا چاہتا ہے جو زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا۔ اللہ نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ پھر اللہ پاک نے حضرت آدم کو ساری چیزوں کے نام سکھا دیے۔ پھر فرشتوں کے اوپر ان چیزوں کو پیش کر کے پوچھا کہ تم ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ انہوں نے کہا کہ یا اللہ تو پاک ہے۔ ہم کو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے سکھایا ہے۔ تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے۔''

ان آیتوں میں اللہ پاک نے حضرت آدم کی فرشتوں پر فضیلت کی دلیل علم ہی کو ٹھہرایا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام میں اللہ پاک نے ایسا مادہ پیدا فرمایا تھا کہ وہ دنیا کے سارے علوم و فنون سیکھنے کے قابل ہو گئے، فرشتے اس مادہ سے محروم تھے۔ اسی لیے اللہ نے فرشتوں سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرایا۔

الغرض علم انسان کی سب سے بڑی دولت ہے۔ اسلام نے علم حاصل کرنے کی بڑی تاکید کی ہے۔ بلکہ قرآن پاک نے ہر مسلمان کو یہ دعا تلقین کی ہے۔

﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی یوں کہا کرو کہ ''اے رب مجھ کو علم میں ترقی نصیب فرما''۔

حضرات!

لفظ ''علم'' کے معنی جاننے کے ہیں، علم دینی ہے اور دنیاوی۔ مگر پہلے دینی علم حاصل کرنا ضروری ہے اور اس کے بعد بقدر ضرورت دنیاوی علوم حاصل کرنے ضروری ہیں۔ دینی علوم میں سب سے پہلے قرآنِ مجید پڑھنا اور پڑھانا، ایک مسلمان کے لیے بہت بڑی نیکی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ایک خطبہ میں فرمایا:

''خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ''. (بخاری. فضائل القرآن)

یعنی ''تم میں بہترین مسلمان وہ ہے جو قرآن مجید پڑھتا یا پڑھاتا ہے۔''

قرآنِ پاک کے لفظوں کو سیکھنا پھر اس کا ترجمہ مطلب معلوم کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کے لیے عربی زبان سے واقفیت پیدا کرنے کے لیے اس کے قواعد کی کتابیں پڑھنا ان میں مہارت پیدا کرنے کے ساتھ قرآن مجید کے بعد حدیث شریف کا علم حاصل کرنا تاکہ رسولِ کریم ﷺ کی زندگی آپ کے ارشادات آپ کی تعلیم آپ کی ہدایتوں کا علم حاصل ہو سکے۔

الغرض دینی علوم حاصل کرنا ایک بہت بڑا فرض ہے جس کا تعلق ہر مسلمان مرد اور عورت سے ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے۔

''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ''. (ابن ماجه)

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

رسول کریم ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا ہے۔

''اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا''. (ابن ماجه)

''اللہ تعالیٰ نے مجھ کو معلم (پڑھانے والا) بنا کر بھیجا ہے۔''

قرآنِ پاک میں بار بار آپ کی یہ صفت بیان ہوئی ہے جیسا کہ سورۂ جمعہ میں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲﴾ (الجمعة)

یعنی ''اللہ پاک نے ان پڑھوں میں اپنا رسول خود ان ہی کے خاندان میں پیدا کیا جو ان کو اللہ کی آیات کی تعلیم دیتا ہے اور ان کو جہالت اور برے اخلاق سے پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ بلا شک وہ ان کے آنے سے پہلے کھلی گمراہی اور جہالت میں گرفتار تھے۔''

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں رسولِ کریم ﷺ کو لفظ ''معلم'' سے یاد فرمایا ہے بلکہ آپ کی تعلیم کے اہم گوشے بھی بیان فرما دیئے ہیں جو آپ کی ٹھوس تعلیم کی طرف اشارے کر رہے ہیں، ان میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ تعلیم کا مقصد ہی نفس کو برے اخلاق سے پاک کر کے صاف ستھرے پاکیزہ بنانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے بغیر تعلیم محض بیکار مشغلہ ہے اسی لیے آج کل کتنے پڑھے لکھے ہیں جو عمل سے کورے ہیں ایسا علم وبال جان ہے۔

اسلامی بھائیو!

قرآن پاک میں علم والوں کی شان میں ایک آیت یوں نازل ہوئی ہے۔

﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۝۲۸﴾ (فاطر)

''جس کا مطلب یہ ہے کہ ''حقیقت میں اللہ سے ڈرنے والے صرف وہی بندے ہو سکتے ہیں جن کو ایمان واسلام کا پورا علم حاصل ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ علم دین حاصل کرنے والوں کے لیے دریاؤں کی مچھلیاں دعائیں کرتی ہیں ان کے راستوں میں فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں مگر یہ فضیلتیں خاص ان لوگوں کے لیے ہیں جو محض رضائے الٰہی اور اصلاح نفس و نفع خلق کے لیے علم حاصل کرتے ہیں۔ دنیا طلبی کا کوئی جذبہ اس علم سے جن کے مدنظر نہیں ہوتا۔ اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پاک آج بھی ہمارے تمام علم حاصل کرنے والوں کو یہ درجات عطا کرے۔ آمین

قرآنِ پاک میں ایک جگہ ''جاہل'' کو لفظ ''اَعْمٰی'' یعنی اندھے سے تعبیر کیا ہے اور ''عالم'' کو لفظ ''بَصِیْرٌ'' دیکھنے والے سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ فرمایا:

﴿وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝﴾ (فاطر)

یعنی ''اندھے اور دیکھنے والے دونوں برابر نہیں ہو سکتے، نہ اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتی ہے، نہ سایہ اور نہ دھوپ برابر ہو سکتے ہیں۔''

عزیز بھائیو!

آیاتِ قرآنی کے بعد علم حاصل کرنے کی فضیلت میں چند ارشادات نبوی ﷺ بھی خوب غور سے سن کر ذہن میں بٹھا لو۔ اللہ پاک عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ؛ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ". (مسلم شریف)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے نیک عملوں کا ثواب ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین عمل مرنے کے بعد بھی ثواب کے لیے قائم رہتے ہیں۔ اول تو کوئی صدقہ جاریہ کیا ہو جیسے مسجد، مدرسہ، کنواں وقف وغیرہ دوسرے علم چھوڑ گیا ہو یعنی کتابوں کی شکل میں یا شاگردوں کی شکل میں اس کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ یا نیک اولاد چھوڑ گیا ہو جو اس کے لیے دعا گو ہو۔'' ان کی نیکیوں کا ثواب بھی ماں باپ کو ملتا رہتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ". (رواہ مسلم)

مسلمان کسی ایماندار بندے کی کسی دنیاوی مصیبت میں کام آئے اللہ پاک اس کی قیامت کی مصیبت میں اس کے کام آئے گا۔ اور جو مسلمان دنیا میں کسی تنگ دست آدمی پر آسانی کرے اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کے لیے آسانیاں کرے گا۔ اور جو دنیا میں کسی مسلمان کا کوئی عیب چھپا لے اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا۔ اور جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہے اللہ پاک بھی اس کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور جب کچھ لوگ کسی اللہ کے گھر میں جمع ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں یا اس مجمع میں قرآن شریف کا درس ہوتا ہے تو ان پر اللہ کی طرف سے سکون یعنی تسلی نازل ہوتی ہے اور ان کو اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور رحمت الٰہی کے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک ان کا ذکر خیر فرشتوں کے سامنے کرتا ہے اور علم کے حاصل کرنے کے باوجود اگر کوئی عمل کرنے میں قاصر رہا تو اس کا اچھا نسب اس کے کچھ کام نہیں آئے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم دین حاصل کرنے کی بہت بڑی فضیلت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہے۔ ان کے علاوہ آنحضرت ﷺ کا ایک خطبہ مبارک اور سنئے۔ جس سے آپ کو علم حاصل کرنے والوں کا مرتبہ معلوم ہو سکے گا۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِى الدَّرْدَآءِ فِى مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَآءِ اِنِّىْ جِئْتُكَ مِنْ مَّدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِىْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ: فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاَنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِىْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاَنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاَنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ". (الحديث) [ترمذی، العلم ۲٦۰٦، ابو داود ۳۱۵۷]

"ایک بزرگ کثیر بن قیس نامی کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابوالدرداء صحابی رسول کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابوالدرداء! میں مدینہ منورہ سے آپ کے پاس خاص ایک حدیث کا علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ میں نے سنا تھا کہ وہ حدیث صرف آپ ہی کو یاد ہے۔ میرے آنے کا اور کوئی دنیاوی مقصد نہیں ہے۔ اس پر حضرت ابوالدرداء نے ان کو یہ حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ چلتا ہے اللہ پاک اسے جنت کے راستے میں چلائے گا۔ اور طالب علم دین کے لیے فرشتے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔ اور عالم کے حق میں زمین و آسمان کی ساری چیزیں دعاء خیر کرتی ہیں۔ اس کے لیے گناہوں کی معافی چاہتی ہیں اسی طرح مچھلیاں سمندر میں اس کے لیے دعاء خیر کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت سارے ستاروں پر ہے اور علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔''

کیونکہ انبیاء کرام روپیہ پیسہ چھوڑ کر نہیں جاتے وہ تو اپنے وارثوں کے لیے علم ہی کی دولت چھوڑ کر جایا کرتے ہیں۔ پس جس نے اس دولت کو پالیا اس نے بہت ہی بڑی دولت کو اپنے حصے میں پالیا۔

اسلامی بھائیو!

قرآن وحدیث کی ان ہی ہدایات کی برکت تھی کہ بعد کے زمانوں میں مسلمانوں میں دینی ودنیاوی علوم کے بڑے بڑے ماہرین پیدا ہوئے جن کے علوم وفنون سے ساری دنیا میں علوم وفنون کی روشنی پھیل گئی۔ دنیاوی لحاظ سے بھی جس قدر علوم انسانی زندگی کے لیے ضروری ہیں جیسے علم طب، علم ریاضی، علم نباتات، علم جمادات، علم حیوانات، منطق، فلسفہ، ہیئت وغیرہ۔ الغرض سارے ہی علوم مسلمانوں نے حاصل کیے اور ان میں ایسی مہارت پیدا کی کہ ترقی کے آسمانوں پر پہنچ گئے۔ آج یورپ اور ایشیا بھی ان کے گن گا رہا ہے۔

ہزار ہا بزرگان دین ونامورانِ اسلام تاریخ میں ایسے موجود ہیں جن کے علوم وفنون کا لوہا دنیا مانتی ہے ایک زمانہ تھا کہ دمشق اور بغداد علم وفضل کے مرکز بنے ہوئے تھے۔ یورپ والوں کے لیے مسلمانوں کی ایجادات بڑی بھاری حیرت انگیز تھیں مگر صد افسوس کہ آج مسلمان اپنا ماضی بھول چکے ہیں۔ دینی علوم میں مہارت پیدا کرنا تو بڑی بات ہے دنیاوی علوم حاضرہ میں بھی مسلمان دوسری قوموں سے بہت پیچھے ہیں جبکہ آج دنیا میں علم وفن ہی کی حکومت ہے۔

نوجوانو!

اٹھو اور اپنے اسلاف کی تاریخ کو زندہ کرو اور دنیا میں جینے کے اصول سیکھو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علم وفن کے میدان میں آگے بڑھو۔ دینی اور دنیاوی علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل کرو۔ کیونکہ آج زندگی خالص علوم وفنون کے گرد گھوم رہی ہے۔

اسلام علوم وفنون کے خزانوں کو اپنی گمشدہ دولت قرار دیتا ہے۔ وہ مسلمان بہت ہی قابل مبارک باد ہیں جو دینی ودنیاوی علوم میں کامل بن کر آسمان علم کے آفتاب ومہتاب بن جائیں اور مسلمانوں کی ڈوبتی ناؤ کے ملاح بن کر اقوام عالم میں اپنا مقام حاصل کریں۔

سبق پھر پڑھ عدالت کا سخاوت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

یا اللہ! مسلمانوں کو دینی اور دنیاوی علوم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمارے نوجوانوں کو وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی ہمت بخش دے۔

چھتیں پاٹ لیں تا کہ باراں سے پہلے
سفینہ بنا رکھیں طوفاں سے پہلے

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

یعنی نیک کاموں کی تبلیغ اور برائیوں سے روکنے کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞﴾ (آل عمران)

حمد ونعت کے بعد:

آج کا خطبہ نیک کاموں کی رغبت اور برے کاموں سے روکنے کی تاکید پر ہے۔ اللہ پاک نے سورۂ آل عمران میں فرمایا کہ تم میں سے ایک جماعت اس کام پر تیار رہنی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے اور جو لوگ یہ کام کرتے رہیں گے وہی لوگ دینی اور دنیاوی کامیابی پائیں گے۔

بھائیو!

اکثر لوگ واعظین سے یوں کہہ دیتے ہیں کہ تم کو کیا پڑی ہے کہ کوئی اچھا ہوگا تو اپنے واسطے، برا ہوگا تو اپنے واسطے، یہ خیال ٹھیک نہیں ہے۔ اللہ پاک نے تاکید کے ساتھ فرمایا ہے کہ ہمیشہ ایک جماعت اس کام پر مقرر رہنی چاہئے جو لوگوں کو نیک کاموں کی نصیحت کرتے رہیں اور برے کاموں سے منع کرتے رہیں اس بارے میں رسول کریم ﷺ کا ایک مبارک وجامع خطبہ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لفظوں میں منقول ہے۔ آپ نے فرمایا:

"اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰٓی اَھْلِ بَيْتِهٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰٓی اَھْلِ بَيْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِهٖ...... الحديث. (مسلم الامارة. ۳۴۰۸)

''خبردار رہو ہر ایک تم میں سے نگہبان ہے اور ہر ایک تم میں کا اپنے ماتحتوں کے حال سے پوچھا جائے گا۔ پس وہ شخص جو حاکم ہے لوگوں پر وہ اپنی قوم کا نگہبان ہے اور اس سے ان کا حساب لیا جائے گا۔ اور ہر ایک شخص اپنے گھر والوں کا رکھوالا ہے اس سے ان کا حساب لیا جائے گا۔ اور عورت اپنے خاوند کے اولاد اور مال وغیرہ کی ذمہ دار ہے اس سے ان کا حساب لیا جائے گا غلام اپنے آقا اور مالک کے مال کا نگرانی کرنے والا ہے اس سے ان کا حساب لیا جائے گا۔ پس خبردار ہر ایک تم میں سے رکھوالا ہے اس سے ان کا حساب لیا جائے گا۔''

رسول کریم ﷺ کے اس خطبہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ تبلیغ حق کرنے اور نیک کاموں کو پھیلانے اور برائیوں کے روکنے کے لیے مسلمانوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے جو گھر ہی سے شروع ہوتی ہے گھر میں اگر مرد عورتوں اور بچوں پر پورا کنٹرول رکھے تو یقیناً سارا گھر سدھر سکتا ہے۔ اگر عورت اپنے بچوں اور مال وغیرہ کی ذمہ داری سے غافل نہ ہو تو ہر نقصان سے بچاؤ ہو سکتا ہے اور برے کاموں کا بچوں پر اثر نہیں پڑ سکتا۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے تمام متعلقین اور رشتہ داروں کو نیک کاموں کی تبلیغ کرتا رہے اور برے کاموں سے روکتا رہے اگر غفلت کرے گا تو ضرور قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس کا جواب دینا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کا ایسا ہی ایک خطبہ ترمذی شریف میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ آپ نے فرمایا:

''مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ وَمَنْ لَّمْ

یعنی ''جو کوئی تم میں سے کسی ناجائز کام کو دیکھے پس چاہئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْإِيْمَانِ". (مسلم الایمان ۷۰)

مٹا دے اور جس کو یہ طاقت نہ ہو تو زبان سے مٹا دے یعنی اس کی مذمت اور برائی بیان کر دے اور جس کو یہ بھی طاقت اور ہمت نہ ہو تو دل سے مٹا دے (یعنی دل سے اس کو برا سمجھے) اور یہ ایمان کا گھٹیا درجہ ہے"۔

ایک اور حدیث میں یہ لفظ ہیں۔

"وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِّنَ الْإِيْمَانِ". (مسلم الایمان ۷۱)

یعنی اگر یہ بات بھی نہ ہو کہ خلاف شرع کام کو دل سے برا جانے تو پھر رائی کے دانہ برابر بھی ایمان نہیں۔ دل سے برا جاننا یہ ہے کہ جو لوگ دین کے دشمن ہوں ان سے میل جول نہ رکھے اور جدا ہو جائے ورنہ خطرہ ہے کہ بروں کی صحبت میں رہ کر وہ بھی برا ہو جائے گا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ برا کام ہر حال میں برا ہے۔ ہر حال میں مسلمان کا فرض ہے کہ ایسے برے کاموں کو اپنی طاقت کے موافق مٹانے کی کوشش کرے۔ ہاتھ سے زبان سے اسے بند کرے ورنہ دل میں اس سے سخت نفرت ہو۔ اگر دل میں نفرت نہ ہو تو پھر وہ شخص برے کام کرنے والوں میں شامل ہے، خطرہ ہے کہ عذاب الٰہی میں اسے بھی پکڑا جائے، اسی لیے کہ گندم کے ساتھ گھن ضرور پستا ہے۔

سورۂ ہود میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝١١٣﴾

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: "ایسے لوگوں کی طرف مت جھکو جو ظلم یعنی شرک و بدعت اور برائیاں کرنے والے ہیں۔ اگر ایسا کرو گے تو تم کو دوزخ کی آگ پکڑ لے گی اور اللہ کے سوا تمہارے کام آنے والا اور مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔" (هود)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محترم بھائیو!

بنی اسرائیل کی تباہی کا بڑا سبب یہی تھا کہ انہوں نے نیک کاموں کا حکم کرنے اور برائیوں سے روکنے میں غفلت کی، نتیجہ یہ ہوا کہ سب تباہ و غارت کر دیئے گئے۔ یہ بیان آنحضرت ﷺ کے اس خطبہ میں ہے جسے امام ابوداود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَ الرَّجُلُ یَلْقَی الرَّجُلَ فَیَقُوْلُ یَا ھٰذَا اتَّقِ اللّٰہَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّہٗ لَا یَحِلُّ لَکَ ثُمَّ یَلْقَاہُ مِنَ الْغَدِ فَلَا یَمْنَعُہٗ ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ اَکِیْلَہٗ وَشَرِیْبَہٗ وَقَعِیْدَہٗ، فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِکَ ضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ...... اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی...... فَاسِقُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: کَلَّا وَاللّٰہِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰی یَدَیِ الظَّالِمِ وَلَتَاطِرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ اِطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا وَاِلَّا لَیَضْرِبَنَّ اللّٰہُ بِقُلُوْبِ بَعْضِکُمْ عَلٰی

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "بنی اسرائیل میں جو گمراہی پھیلی اول وہ اس طرح شروع ہوئی کہ نیک آدمی گنہگار آدمی سے ملتا تو کہتا کہ اے شخص تو اللہ سے ڈر اور اس کام کو چھوڑ دے یہ درست نہیں ہے۔ پھر وہ جب دوبارہ اس سے ملتا تو اس کام سے منع نہ کرتا کیونکہ اس کے کھانے، پینے میں اٹھنے بیٹھنے، رہنے سہنے میں شریک ہو جاتا۔ بس ان لوگوں کا ایسا حال ہو گیا تو اللہ پاک نے ایک دل کو دوسرے دل پر مار دیا۔ (یعنی گنہگاروں میں میل جول رکھنے سے نیک لوگوں کے دل بھی بگڑ کر سیاہ ہو گئے) پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ...... تا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بَعْضٍ ثُمَّ لَيُلْعِنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ." (ابو داود. الملاح، وابن ماجه الفتن)

...... فَاسِقُوْنَ﴾ کہ ''لعنت کی گئی ان لوگوں پر جو کافر ہوئے بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ علیہم السلام کی زبانوں سے یہ اس لیے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ شرعی قانون پر قائم نہیں رہتے تھے اور برائیوں پر روک ٹوک نہیں کرتے تھے۔ بہت ہی برا کام تھا جو وہ لوگ کرتے تھے۔ دیکھتا ہے تو بہت سے لوگوں کو ان میں سے کہ محبت کرتے ہیں بدکاروں سے، البتہ برا ہے جو آگے بھیجا انہوں نے واسطے جانوں اپنی کے۔ یہ کہ ناخوش ہوا، ان سے اللہ اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ اگر وہ اللہ اور نبی پر ایمان لانے والے ہوتے اور اللہ کی کتاب پر ایمان رکھنے والے ہوتے تو ان سے یعنی بدکاروں سے محبت نہ رکھتے۔ لیکن اکثر ان میں نافرمان ہیں۔''

پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''تم ہرگز ایسا نہ کرنا بلکہ قسم ہے اللہ کی یا تو تم نیک کاموں کا حکم کرتے رہنا اور برے کاموں سے منع کرتے رہنا بلکہ تم کو لازم ہے کہ نافرمانوں کا ہاتھ پکڑ لینا اور زور کے ساتھ اس کو حق کی طرف کھینچ لانا اور حق بات قائم رکھنے کی پوری کوشش کرنا اور مضبوطی رکھنا لیکن اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایک کے دل کو دوسرے کے دل پر مار دے گا۔ یعنی سب کے دل بگڑ جائیں گے پھر تم پر بھی لعنت کر دے گا جس طرح ان پر لعنت کی تھی۔

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک نے بنی اسرائیل پر اس سب سے لعنت کر دی کہ ان کے نیک لوگ گنہگاروں میں ملے رہے۔ ان کے کھانے، پینے میں شریک رہے اور گناہوں کی روک ٹوک نہ رکھی یعنی ان سے ملاپ نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کا ان پر غضب نازل ہوا اور ان پر اعتراض ہوا کہ اگر اللہ پر اور رسول پر اور آسمانی کتاب پر ان کا ایمان پختہ ہوتا تو وہ بدکاروں سے کبھی میل جول نہ رکھتے۔ پس وہ بھی نافرمان ہیں۔ پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خبردار تم ایسا نہ کرنا، اگر ایسا کرو گے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمہارا بھی وہی حال ہوگا جوان کا ہوا یہ اس لیے کہ۔

جو بروں کے پاس بیٹھے گا برا ہو جائے گا

محترم بھائیو!

آج ملت اسلامیہ کا حال بنی اسرائیل کے مذکورہ گروہ سے کم نہیں ہے۔ برے لوگوں کا ایسا تسلط ہے کہ نیک لوگ بھی ان کے خوف سے خاموش رہتے ہیں بلکہ ان بروں کے ساتھ میل ملاپ اور دوستی رکھتے ہیں۔ اس لیے بیشتر مسلمانوں کے دل انتہائی سیاہ ہو چکے ہیں۔ اور امت میں شرک وبدعت کے ساتھ شراب نوشی، جوئے بازی، زنا کاری، چوری، ڈاکہ زنی عام ہو رہی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ قبر پرستی کا مرض اس قدر بڑھ رہا ہے کہ کھلے بندوں کتنے لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ مزاروں کا طواف کرتے ہیں۔ بہت سے نام نہاد عالم یہ سب کچھ دیکھتے ہیں مگر ان کو ذرہ برابر بھی غیرت نہیں آتی۔ مردوں عورتوں میں بے حیائی کا ایک سیلاب ہے جو سب کو بہا کر لے جا رہا ہے۔ سینماؤں کی لائن میں مسلم خواتین کو برقعہ پہنے ہوئے عام طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

ان حالات میں ضرورت ہے کہ دردمندانِ اسلام کمر باندھ کر کھڑے ہوں اور ایسی حرکتوں کے خلاف جہاد شروع کر دیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو ایسی توفیق عطا کرے۔ اور ترمذی میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ کے یہ الفاظ مبارکہ منقول ہیں۔

”وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ

یعنی ”اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم نیک کاموں کا حکم کرتے رہو گے اور برے کاموں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَذَابًا مِّنْهُ فَتَدْعُوْنَهُ فَلاَ يُسْتَجَابَ لَكُمْ". (ترمذی. الفتن ٢٠٩٥)

سے منع کرتے رہو گے ورنہ قریب ہے کہ اللہ پاک تم پر اپنا عذاب بھیج دے گا۔ پھر تمہارا یہ حال ہو جائے گا کہ تم اللہ پاک سے دعا کرو گے اور وہ تمہاری دعا کو قبول نہ کرے گا۔"

صحیح بخاری میں معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلاَ يَحُطُّهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ". (بخاری. الاحکام ٦٦١٧)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص کے واسطے اللہ پاک نے کچھ تابعدار بنائے ہوں (یعنی اس کو تھوڑے بہت آدمیوں پر سرداری ہو) پھر وہ ان کو نصیحت اور برائیوں پر روک ٹوک نہ کرے اس کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہو گی۔"

بزرگانِ اسلام وعزیزانِ ملت!

اس ارشادِ نبوی کو سن کر ہم کو اپنے حالات کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ بخاری شریف میں آنحضرت ﷺ کا ایک اور خطبہ نبوی ہے جو بہت توجہ سے سننے اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُّوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ

یعنی "جو شخص اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود پر قائم رہے اور جو ان کو توڑ کر بڑھے یعنی گناہ کرے ان دونوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ ڈال کر اپنی اپنی جگہ مقرر کر لی۔ کسی نے اوپر کا درجہ پا لیا کسی نے نیچے کا اب جو لوگ نیچے کے درجے میں رہے وہ پانی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نُوْذِ عَلٰی مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ یَّتْرُکُوْھُمْ مَّا اَرَادُوْا ھَلَکُوْا جَمِیْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی اَیْدِیْھِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِیْعًا". (بخاری شریف)

کے لیے اوپر کے درجے والوں پر سے گزرے پھر کہنے لگے کہ اگر ہم نیچے ہی اپنے درجے میں سوراخ کرلیں اور پانی وہاں ہی سمندر سے لے لیا کریں تو بار بار اوپر آنے سے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں گے۔ پھر اگر وہ اوپر والے ان کو چھوڑ دیں اور وہ نیچے سوراخ کرنا شروع کردیں تو سب ڈوب کر تباہ ہوجائیں گے اور اگر سوراخ کرنے سے روک کر ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور سوراخ نہ کرنے دیں تو وہ آپ بھی بچ جائیں گے اور دوسرے بھی بچ جائیں گے۔"

مطلب یہ ہے کہ اگر بدکاروں کو بدکاری سے روکیں گے تو سب ڈوبنے سے اور آفتوں سے بچ جائیں گے ورنہ سب پر آفت آئے گی۔

آج آزادی کے دور میں یہی ہو رہا ہے کہ کھلے بندوں برائیاں ہو رہی ہیں شرک، کفر وبدعات پر کوئی زبان کھولنے والا نہیں الا ماشاء اللہ، حرام کاریوں کے اڈے، شراب نوشی کے دھندے کھلے عام ہو رہے ہیں، ظلم اور بے انصافی سے دنیا کے غریب اقلیت والے پریشان ہیں مگر کوئی ایسی طاقت نہیں جو ان کے خلاف کھلے لفظوں میں بول سکے۔ اس لیے مختلف عذاب الٰہی نازل ہو رہے ہیں۔ اور کتاب ترغیب وترہیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ کا یہ خطبہ منقول ہے۔

"لَا تَزَالُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَنْفَعُ مَنْ قَالَھَا وَتَرُدُّ عَنْھُمُ الْعَذَابَ وَالنَّقْمَةَ مَا لَمْ یَسْتَخِفُّوْا بِحَقِّھَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْاِسْتِخْفَافُ بِحَقِّھَا؟ قَالَ: "یَظْھَرُ الْعَمَلُ

یعنی "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہنا ہمیشہ اس کے کہنے والے کو نفع دیتا ہے اور اس سے عذاب اور مصیبت کو دور کرتا ہے جب تک وہ اس کی بے قدری نہ کرے صحابہ نے عرض کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

بِمَعَاصِی اللّٰہِ وَلاَ یُنکَرُ وَلاَ یُغَیَّرُ". (ترغیب وترهیب) یا رسول اللہ اس کی بے قدری کرنا کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کی بے قدری کرنا یہ ہے کہ خلاف شرع کام ہونے لگیں اور ان کی روک ٹوک نہ ہو۔"

یعنی جو لوگ خلاف شرع کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اپنی طاقت کے موافق اس کے مٹانے میں کوشش نہ کریں تو گویا انہوں نے کلمۂ توحید کی اور اسلام کی بے قدری کر دی ہے۔

مسلم نوجوانو!

آج ساری دنیا برائیوں کا گہوارہ بنی ہوئی ہے خود مسلمانوں میں اس قدر برائیاں پھیل چکی ہیں کہ ان کی تفصیل کے لیے دفتروں کی ضرورت ہے کتنے مسلمان شرک و بدعات کے کام کر رہے ہیں۔ بے نمازی مسلمانوں کی جماعت نمازیوں پر چھا رہی ہے۔ جوئے بازی، شراب خوری عام ہو رہی ہے، مظالم کا ایک طوفان ہے جو غریبوں اور کمزوروں کو چکی میں دانے کی طرح پیس رہا ہے ان حالات میں آپ کا اسلامی و ایمانی فریضہ ہے کہ شہر شہر، قصبہ قصبہ، گاؤں گاؤں، محلہ محلہ، کچھ اللہ کے محبوب نوجوانان اسلام کی تنظیم قائم کرو اور اپنی طاقت کے مطابق اپنے محلہ میں اپنے خاندانوں میں برائیوں کو مٹانے کا عہد کر لو۔ ہفتہ وار ایسی مجلسیں کرو جن میں لوگوں کو برائیوں سے روکنے کی تدابیر پر غور ہو سکے۔ مگر سب سے بڑی شرط وہ ہے جو اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتلائی تھی جب ان کو فرعون کے دربار میں تبلیغ کے لیے بھیجا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ﴾ (طه) یعنی "اے موسیٰ فرعون کے ہاں جا کر نرمی سے بات کرنا کوئی سخت کلامی نہ کرنا شاید وہ نصیحت حاصل کر سکے یا اس کے دل میں کچھ اللہ کا خوف پیدا ہو سکے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرے عزیزو!

تبلیغ کے لیے نرم کلامی اور محبت پہلی شرط ہے ہمارے بیشتر واعظین وعلماء کرام الا ماشاء اللہ اس صفت سے محروم ہیں۔ اس لیے ان کی تبلیغ ناکام ہے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک نے خود رسول اللہ ﷺ سے فرمایا ہے۔

﴿وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ﴿١٥٩﴾﴾ (آل عمران)

یعنی ''اے رسول! اگر تم سخت کلامی کرنے والے، سخت دل والے ہوتے تو یہ اہل عرب آپ کے پاس سے نفرت کر کے بھاگ جاتے۔''

کبھی بھی آپ کے قریب نہ آتے لیکن آپ کی نرم دلی، خوش اخلاقی کا نتیجہ ہے کہ یہ لوگ آپ کے گرویدہ بن رہے ہیں۔ پس خوش خلقی نرم کلامی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اس طرح تبلیغ کی جائے گی تو وہ ضرور اثر کرے گی۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو اچھے اخلاق نصیب کرے کیونکہ۔

یہی مقصود فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

عزیزو، بزرگو، دوستو!

آج آپ نے جو کچھ سنا ہے اسے اسلام کا چھٹا رکن کہنا مناسب ہے، جس کے لیے رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً'' اگر ایک آیت بھی تم کو یاد ہو تو اسے بھی دوسروں تک پہنچا دو۔ تبلیغ دین ہر مسلمان مرد وعورت کا فریضہ ہے اور ہر مسلمان گھر میں، دکان میں، سفر میں، حضر میں، اکیلا اور جماعت میں ہر جگہ یہ فرض حسب توفیق انجام دے سکتا ہے۔ اسلام کی بقاء اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ ان چودہ سو برسوں میں اسلام اسی سے قائم رہا ہے اگر پہلے زمانہ کے مسلمان اسلام کی تبلیغ نہ کرتے، وعظ نصیحت کرنا چھوڑ دیتے امر بالمعروف نہی عن المنکر سے غفلت برتتے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسلام مدتوں پہلے ختم ہو جاتا مگر ایسا نہیں ہے۔ دردمندان اسلام نے ہر صدی میں تبلیغ کا جھنڈا بلند کیا ہے اور توحید وسنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید میں جان توڑ کوشش کی ہے۔ محدثات کا جان توڑ مقابلہ کیا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی قربانیوں کو کون واقف کار مسلمان نہیں جانتا کہ کس طرح انہوں نے ایک غلط عقیدہ "خلق قرآن" کا رد کیا جسے حکومت وقت کی سرپرستی حاصل تھی۔ مگر حضرت امام نے ہر قسم کی قربانیاں دیکر اس غلط عقیدہ کی دھجیاں بکھیر دیں اور آج تک ان کا نام نامی سچے مبلغین کی فہرست میں سرفہرست لکھا ہوا ہے۔

پس لازم ہے کہ مسلمان تبلیغ دین کے لیے کمر باندھ کر برائیوں کو مٹانے اور بھلائیوں کو پھیلانے کے لیے میدان عمل میں اتر جائیں۔ خدمت خلق کو اپنا شعار قرار دے لیں پھر دیکھیں کہ قسمت کس طرح ان کی یاوری کرتی ہے۔

اے اللہ ہر فرزند اسلام کو اشاعت دین و تبلیغ توحید وسنت کے لیے فاروقی عزائم اور صدیقی شعور عطا فرما۔ اور تبلیغ کرنے والے ہمارے سارے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر عطا فرما۔ اور اس عظیم الشان خدمت کو انجام دینے کے لیے صحیح سمجھ بھی نصیب کر دے۔ آمین

اے رب العالمین! یہ خطبات نبوی ﷺ قلمی تبلیغ کے پیش نظر خالص تیرے دین کی اشاعت کے لیے شائع کئے جا رہے ہیں یا اللہ تو ان کو قبول فرمالے اور پڑھنے والوں، سنانے والوں نیز سننے والوں سب کے دلوں کو نور ایمان سے منور فرما دے۔ آمین یا رب العالمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ اَجْمَعِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عذابِ قبراور منکر ونکیر کے سوالات پر

قبرستان مدینہ میں

رسول کریم ﷺ کا ایک عظیم الشان خطبہ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾﴾ (ابراھیم)

''اللہ پاک ایمان والوں کو پختہ بات (کلمہ طیبہ) پر، دنیا وآخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور ظالموں کو اللہ پاک ہدایت نہیں کرتا اور وہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

حمد ونعت کے بعد!

برادران اسلام!

آج کا خطبہ عذاب قبر اور منکر ونکیر کے سوالات پر ہے، عالم آخرت کی پہلی گھاٹی قبر ہے جو مرنے کے بعد انسان کے سامنے آتی ہے۔ قبر میں منکر نکیر دو فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ سوالات کرتے ہیں جن کا جواب اگر ٹھیک ٹھیک دیدیا گیا تو آگے ساری گھاٹیاں آسان ہی ہیں اور اگر قبر میں جواب درست نہیں دیا جا سکا تو پھر آگے عذاب ہی عذاب ہے۔ ان ساری معلومات کے لیے رسول اللہ ﷺ کا ایک عظیم خطبہ آپ کو سنایا جاتا ہے جو آپ نے قبرستان ہی میں دیا تھا جبکہ آپ ﷺ ایک میت کے ساتھ تشریف لے گئے تھے اور قبر تیار ہونے میں دیر تھی۔ وہ خطبہ یہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِيْ اِنْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلٰٓئِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ. حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ. قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک انصاری مرد کے جنازے میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ قبرستان میں گئے۔ ابھی قبر کے تیار ہونے میں دیر تھی۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، اتنے خاموش گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر آپ نے ہم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ اس سے فکرمندی کی حالت میں زمین کرید رہے تھے آپ نے سر کو بلند کر کے خطاب فرمایا۔ جب کسی ایمان دار بندے (یابندی کا) دنیا سے کوچ ہو کر آخرت کا سفر ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے جنت کے فرشتے سورج کی طرح روشن چہرے والے نازل ہوتے ہیں اور اس کے سامنے آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ جنت کا بہترین کفن اور جنت کے بہترین عطر ہوتے ہیں۔ پھر ملک الموت یعنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَدْعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفْنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ. قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ. يَعْنِيْ بِهَا. عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى. قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ؟

عزرائیل علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت کہتے ہیں کہ اے پاک جان آج اللہ کی مغفرت اور رضا مندی کی طرف نکل۔ یہ سن کر وہ روح اس طرح نکل آتی ہے جیسے مشک سے پانی کا قطرہ بہہ جاتا ہے۔ پھر عزرائیل اسے سنبھالتے ہیں اور دوسرے فرشتے جو حاضر ہوتے ہیں وہ جلد ہی ملک الموت کے ہاتھوں سے لیکر جنت کے کفن میں جنت کی بے نظیر خوشبو میں اسے لپیٹ لیتے ہیں۔ اس پاک جان میں سے اس قدر تیز خوشبو نکلتی ہے کہ ساری زمین پر ایسی خوشبو نہیں پائی جا سکتی۔ پھر وہ فرشتے اس روح کو لیکر آسمانِ دنیا کی طرف چڑھتے ہیں راستے میں فرشتوں کی ملنے والی جماعتیں اس روح کے بارے میں پوچھتی ہیں تو فرشتے نہایت ہی ادب سے اس کا بہترین نام لیتے ہیں جو نام اس کا دنیا میں مشہور تھا۔ یہاں تک کہ وہ آسمان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ. فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ. فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ. فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ. قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رُّوْحِهَا وَطِيْبِهَا فَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ عَلٰى مَدِّ بَصَرِهٖ. قَالَ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ. فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ. فَيَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ. فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ. فَيَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ. رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ. حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ."

دنیا پر پہنچتے ہیں پھر اس کے لیے دروازہ کھلواتے ہیں جو فوراً کھول دیا جاتا ہے۔ پھر اس آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک اس کو رخصت کرنے جاتے ہیں اور یہی عزت واحترام ساتوں آسمانوں تک ہوتا ہے۔ جہاں کی حاضری کے بعد اللہ پاک فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کا نام میرے پاک بندوں کے دفتر میں لکھ دو جس کا نام ''علیین'' ہے۔ پھر اس کی روح زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے ان کو اسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں لوٹایا اور اسی سے ان کو قیامت کے دن پھر زندہ کروں گا۔ پس اس کی روح وہاں سے اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے بٹھا دیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں ''مَنْ رَّبُّكَ'' تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ''رَبِّيَ اللّٰهُ'' میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں ''مَا دِيْنُكَ؟'' تیرا دین کیا ہے؟ وہ بولتا ہے۔ ''دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ'' میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں یہ جو آدمی تمہارے لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول بنا کر بھیجا گیا تھا وہ کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے وہ اللہ کے سچے رسول حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تم کو یہ کس طرح معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب قرآن مجید کو پڑھا۔ میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی اس سے یہ سارے حالات معلوم ہوئے پھر آسمان سے آواز آتی ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔ پس جنت کی خوشبوئیں اس کی طرف آنے لگتی ہیں اور اس پر جنت کی فضا چھا جاتی ہے۔ اور جہاں تک اس کی نگاہ کام کرتی ہے اس کی قبر وہاں تک فراخ ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس ایک بہترین حسین صورت جس کا بہت ہی خوبصورت چہرہ ہوتا ہے وہ بہترین لباس اور بہترین خوشبو میں معطر آتی ہے اور اسے بشارت اور مبارک باد پیش کرتی ہے اور یاد دلاتی ہے کہ یہی وہ اچھا دن ہے جس کے لیے دنیا میں آپ کو وعدہ دیا جاتا تھا وہ پوچھتا ہے کہ اے صورت تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو بہت ہی خوشی لیے ہوئے ہے اور تجھ سے تو خیر ہی خیر ظاہر ہو رہی ہے وہ صورت بولتی ہے کہ میں تیرا نیک عمل ہوں وہ خوش نصیب جنتی یہ سب کچھ دیکھ کر خوشی میں کہتا ہے یا اللہ میرے لیے قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے گھر والوں کی ملاقات اور اپنی جنت کی نعمتوں کی طرف لوٹ جاؤں۔

مسلمان بھائیو!

یہاں تک آپ نے رسول کریم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے اس خطبہ کا ترجمہ سنا ہے جو جنت والوں سے متعلق ہے۔ دُعا کرو کہ اللہ پاک ہم کو آپ سب کو جنت عطا کرے اور قبر میں ثابت قدمی بخش دے۔

آگے رسول کریم ﷺ نے دوزخیوں کا حال بیان فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے

غور سے سنو اور عبرت حاصل کرو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قَالَ: "وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِيْ اِنْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ مَلٰئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ يَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سُخْطٍ مِّنَ اللّٰهِ. قَالَ فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ السَّفُوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ. فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ

اور جب کافروں یا منافقوں کا دنیا سے آخرت کی طرف سفر شروع ہوتا ہے تو آسمان سے اس کے پاس سیاہ چہرہ والے فرشتے دوزخ کا ٹاٹ لیکر آتے ہیں اور اس کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے گندی جان اللہ پاک کے غضب اور غصہ کی طرف نکل۔ یہ سن کر اس کی جان گھبراتی ہے اور جسم میں ادھر ادھر چھپنے لگتی ہے۔ ملک الموت اسے زبردستی سے گھسیٹ لیتے ہیں جیسے کسی کی کچی کھال اتاری جائے۔ پھر ان کے ہاتھ سے دوسرے فرشتے اسی وقت اسے لے لیتے ہیں اور دوزخی ٹاٹ لپیٹ دیتے ہیں۔ اس سے اس قدر بدبو نکلتی ہے کہ روئے زمین پر ایسی بدبو کسی مردار کی تم نے نہ سونگھی ہو گی۔ فرشتے اب اسے لیکر آسمان کی طرف چڑھنے لگتے ہیں۔ راستے میں فرشتوں کی جو جماعت ملتی ہے وہ پوچھتی ہے کہ یہ کس گندے بندے کی گندی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَلا يُفْتَحُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ. فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ. فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ. فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ. فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيَضِيْقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ

روح ہے؟ یہ فرشتے اس کا وہ بدترین نام بتلا دیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں مشہور تھا اسی طرح وہ آسمانِ دنیا تک پہنچاتے ہیں تو اس کا دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں لیکن وہ کھولا نہیں جاتا۔ پھر رسول کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جو خطبہ میں مذکور ہے یعنی ''ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ یہ جنت میں جا سکتے ہیں۔ جب تک کہ سوئی کے ناکے میں اونٹ نہ چلا جائے''۔ اسی وقت اللہ پاک کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اس کا نام زمینوں کے نیچے دوزخیوں کے دفتر ''سجین'' میں لکھ دو۔ پھر وہیں سے اس کی روح پھینک دی جاتی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے یعنی ''اللہ کے ساتھ جس نے شرک کیا گویا کہ وہ آسمان سے پھینک دیا گیا، اب خواہ اسے راستے ہی میں پرندے اچک لیں یا کسی دور دراز گڑھے میں ہوائیں اڑا کر اس کو ڈال دیں۔'' اب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ. فَيَقُولُ اَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوْئُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنتَ تُوْعَدُ. فَيَقُوْلُ مَنْ اَنتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ. فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ. فَيَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ. اِذَا خَرَجَ رُوْحُهُ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابِ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ يُعْرَجَ بِرُوْحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابِ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ لَا يُعْرَجَ رُوْحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ.

(رواہ احمد ۲۸۷/۵-۲۸۸، ۲۹۵-۲۹۶، وسنن ابی داود حدیث نمبر ۴۷۵۳)

اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اس وقت اس کے پاس بھی وہی دو فرشتے منکر نکیر آتے ہیں اسے بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ گھبرا کر کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں تو نہیں جانتا۔ فرشتے پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں تو نہیں جانتا۔ فرشتے پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ ان کے بارے میں کیا کہتا ہے جو تم میں رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں یہ بھی نہیں جانتا۔ اسی وقت آسمان سے آواز آتی ہے کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لیے دوزخ کا بستر بچھا دو اور اسے دوزخی لباس پہنا دو اور اس کے لیے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو۔ چنانچہ یہی ہوتا ہے اور اسے دوزخ کی تپش، بھاپ اور آگ کی لپیٹیں لگتی ہیں اور اس کی قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ دائیں پسلی بائیں کی طرف اور بائیں پسلی دائیں کی طرف ہو جاتی ہے۔ پھر اس کی قبر میں ایک ایسا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو نہ دیکھتا ہے نہ سنتا ہے اس کے ہاتھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں لوہے کا بھاری گرز ہوتا ہے ایسا کہ اگر وہ اسے کسی بڑے سے بڑے پہاڑ پر مار دے تو وہ پہاڑ بھی پس جائے، مٹی بن جائے۔ اسے وہ فرشتہ اس گھن سے مارتا ہے اس گرز کی آواز مشرق ومغرب والے سب سنتے ہیں مگر انسان اور جن نہیں سن سکتے۔ اس گرز کے پڑتے ہی اس کی ہڈی پسلی ٹوٹ جاتی ہے اس کا چورا ہو جاتا ہے لیکن پھر اس میں روح لوٹا دی جاتی ہے اور یہی عذاب اسے قیامت تک ہوتا رہے گا۔

آپ کا یہ خطبہ ختم ہوا اور قبر تیار ہوگئی۔ صحابہ کرام کا یہ حال ہوتا تھا کہ آپ کا مبارک بیان سن کر جنت دوزخ کے نظارے ان کی آنکھوں کے سامنے ہوتے تھے اور وہ زار وقطار رویا کرتے تھے رضی اللہ عنہم۔

حاضرین کرام!

اللہ پاک ہم سب کو ایمان واسلام کی دولت سے مالا مال رکھے اور مرنے کے وقت آسانیاں عطا کرے۔ اور قبر میں ثابت قدمی عطا فرمائے کہ ہم منکر ونکیر کے سوالوں کے جواب نہایت صحیح طور پر ادا کرسکیں۔ آمین یارب العالمین۔

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ،،،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعہ کے فضائل ومسائل کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩﴾ (الجمعۃ)

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اے ایمان والو! نماز جمعہ کے واسطے اذان ہو تو اللہ کی یاد کے واسطے جانے میں جلدی کرو اور لین دین کو چھوڑ دو اگر تم کو سمجھ ہے تو جان لو کہ تمہاری بہتری اسی میں ہے۔''

حمد ونعت کے بعد:

اسلامی بھائیو!

آج کا خطبہ، جمعہ کے دن کی اہمیت اور نماز جمعہ کی فرضیت وفضائل پر ہے۔ جمعہ کے دن میں اللہ پاک نے بہت سی خوبیوں کو جمع فرما دیا ہے۔ جن کا بیان آگے آ رہا ہے۔ اسی وجہ سے اسے جمعہ کہا جاتا ہے۔ یہ مسلمانوں کی ہفتواری عید ہے جس کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے سوائے چند معذورین کے جن کا ذکر آگے آئے گا۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اللہ پاک نے قرآن مجید میں خاص طور سے سورۂ جمعہ نازل فرمائی، اس دن درود شریف بکثرت پڑھنا، سورۂ کہف کی تلاوت کرنا، اول وقت میں مسجد میں جانا، ایسے نیک عمل ہیں جن کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ جمعہ کی فضیلت سے متعلق رسول کریم ﷺ کا ایک اہم خطبہ آپ کے کان میں ڈالا جاتا ہے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق بخشے آمین۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر روایت کرتے ہیں ایک روز رسول کریم ﷺ نے جمعہ کی فضیلت کے بارے میں خطبہ پیش فرمایا:

"اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَّوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ. فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللهُ فِيْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْئَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ". (مشکوۃ)

[ابن ماجه، مسند احمد ۳/ ۴۳۰)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کہ بلا شک جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے۔ اس کا مرتبہ اللہ پاک کے نزدیک عیدالفطر وعیدالاضحیٰ سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں پانچ خوبیاں ہیں۔ اللہ پاک نے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اور اسی دن میں اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا۔ اور اسی دن میں اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو وفات دی۔ اور اسی دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اس وقت کوئی بندہ مسلمان جو کچھ دُعا مانگے وہ قبول ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ دُعا کسی ناجائز بات کی نہ ہو۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی وہ بھی جمعہ ہی کا دن ہوگا اور کوئی فرشتہ مقرب اور آسمان اور کوئی زمین اور کوئی ہوا اور کوئی پہاڑ اور کوئی دریا ایسا نہیں ہے جس پر جمعہ کے دن ڈر غالب نہ ہوتا ہو یعنی جمعہ کو یہ سب ڈرتے رہتے ہیں کہ شاید اسی جمعہ کو قیامت قائم ہو جائے۔"

محترم بزرگو!

قبولیت کی گھڑی کے بارے میں کئی روایتیں ہیں۔ صحیح مسلم میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ وہ گھڑی خطبہ شروع ہونے سے جمعہ کی نماز ختم ہونے تک ہے۔ اور ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ گھڑی عصر سے لے کر سورج ڈوبنے کے بیچ میں ہوتی ہے۔ اور بعض روایتوں میں صرف دن کا لفظ آیا ہے یعنی جمعہ کے دن بھر میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کسی خاص وقت کی قید نہیں ہے۔ شاید یہ اختلاف روایت کا اس سبب سے ہو کہ وہ گھڑی ایک جمعہ میں کسی وقت ہوتی ہو اور دوسرے جمعہ میں کسی اور وقت ہوتی ہو۔ جس طرح لیلۃ القدر کا حال ہے کہ رمضان المبارک کی اخیر کی دس راتوں میں سے کسی سال میں اکیسویں رات اور کسی میں تیئسویں رات اور کسی سال میں پچیسویں وغیرہ میں ہوتی ہے۔ یا کوئی اور وجہ ہو مگر بہر حال ہر مسلمان کو چاہئے کہ جمعہ کے دن کو بڑی نعمت اور بہت غنیمت سمجھے اور تمام دن ذکر خیر اور دعاء و استغفار میں مصروف رہے شاید دعاء کی قبولیت کا وقت میسر ہو جائے۔ اور جمعہ کی نماز کے واسطے سویرے سے تیاری کرے اور بڑے ذوق وشوق سے اول وقت جائے۔ اوس بن اوس ثقفی سے رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے:

"مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا.

(ابو داود الطھارۃ، احمد، ترمذی، نسائی)

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص نے جمعہ کے واسطے کپڑے وغیرہ دھوئے اور غسل کیا اور سویرے چلا اور اول وقت میں مسجد میں پہنچا یعنی خطبہ کے شروع ہونے سے پہلے پہنچ گیا اور پیدل چلا سواری پر سوار ہو کر نہیں گیا اور امام کے قریب بیٹھا پس خطبہ سنا اور کوئی لغو فضول کام اور کلام نہیں کیا بس اس کے لیے ہر ایک ایک قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے ایسی عبادت کہ جیسے دن بھر روزہ رکھا ہو اور رات بھر عبادت میں جاگتا رہا ہو"

مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ثواب اور درجہ جب ہی حاصل ہوتا ہے جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ اس قاعدے سے جمعہ کو ادا کیا جائے۔ جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا یہ نہیں کہ دیر لگا کر پیچھے آئے اور لوگوں کے سر اور گردن پر کود پھاند کر پہلی صف میں جائے اور جھگڑا کرے۔ اس طرح ثواب نہیں ملتا بلکہ الٹا گناہ ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جَسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ''. (ترمذی، ابن ماجه، احمد)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں لوگوں کی گردنوں پر کود کر چلا گویا اس نے جہنم کے جانے کے لیے پل بنایا ہے۔''

اس طور سے پہلی صف میں جانا ثواب حاصل کرنے کا طریقہ نہیں ہے بلکہ دوزخ میں جانے کا راستہ ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگرچہ دین ہی کا کام ہو اور اللہ ہی کے واسطے کرے لیکن جب تک وہ قرآن وحدیث کی تعلیم کے موافق نہ ہو گا تب تک ثواب نہیں مل سکتا۔

مسلمان بھائیو!

جمعہ کی نماز شرائطِ شرعی کے ساتھ ادا کرنا بہت ہی بڑا نیک عمل ہے۔ اللہ پاک نے ایمان والوں کو صاف صاف بتلا دیا ہے کہ جمعہ کی نماز کے لیے اپنے کاروبار چھوڑ کر جاؤ اور نماز جمعہ ادا کرو۔ ہاں جن پر نماز جمعہ کی حاضری فرض نہیں ہے ان کے بارے میں حضرت طارق بن شہابؓ سے روایت ہے۔

''اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلٰی اَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوْ اِمْرَأَةٍ اَوْ صَبِیٍّ اَوْ

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جمعہ حق ہے فرض ہے ہر ایک مسلمان پر اس شرط سے کہ جماعت میں حاضر ہو کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مَرِيْضٍ". (مشكوة) [ابو داود]

پڑھے۔ مگر چار قسم کے آدمیوں پر فرض نہیں ہے غلام، عورت، نابالغ اور بیمار پر۔"

یعنی ان چار قسم کے آدمیوں کے سوا سب پر فرض ہے۔ اور بعض روایات میں مسافر کا بھی ذکر ہے۔ یعنی مسافر پر بھی جمعہ فرض نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ". (مشكوة) [مسلم. الجمعة]

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "باز آویں لوگ جمعہ چھوڑنے سے ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔"

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلاً يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقُ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ."

[بخاری الاحكام، مسلم المساجد. بالفاظ مختلفة]

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "لوگو! میرے دل میں ایسا آتا ہے کہ جمعہ کی نماز پڑھانے کو میں اپنی جگہ کسی اور شخص کو امام بنا دوں۔ پھر ان لوگوں کے گھروں پر جا کر آگ لگا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے۔"

یعنی جو لوگ بلا عذر شرعی جمعہ سے غیر حاضر رہتے ہیں ان پر اس قدر غصہ آتا ہے کہ ان کے گھروں میں آگ لگا کر ان کو جلا دیا جائے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

برادرانِ اسلام!

بعض کتابوں میں کچھ شرطیں لکھی ہیں کہ بڑا شہر ہو اور حاکم مسلمان ہو اور بڑا بازار ہو تب جمعہ فرض ہوتا ہے۔ یاد رکھئے ان شرطوں کا ثبوت قرآن وحدیث سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بالکل نہیں ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ پاک نے جمعہ کا حکم سب ایمان والوں کے لیے فرمایا اور اس کے واسطے یہ شرطیں نہیں لگائیں اور صحیح حدیثوں میں جمعہ کی تاکیدیں آئی ہیں اور ان شرطوں کا ذکر نہیں آیا۔ ہاں اتنی شرط تو حدیث میں آئی ہے کہ جماعت کے ساتھ پڑھو۔ سو جماعت کا مسئلہ یہ ہے کہ جب ایک سے زیادہ ہوں خواہ دو ہوں یا زیادہ ان کو جماعت کہتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے۔ "اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ"۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "دو آدمی ہوں یا دو سے زیادہ بس وہ جماعت ہے۔" اور اب بعضوں نے یہ شاخ نکالی ہے کہ جمعہ کے بعد احتیاطاً ظہر پڑھنی چاہیے اس خیال سے کہ شاید جمعہ نہ ہوا ہو تو ظہر ہو جائے۔ یہ خیال بھی بالکل غلط ہے۔ بیشک ہر ایک گاؤں اور دیہات وغیرہ جس میں کچھ مسلمان آباد ہوں سب جگہ جمعہ فرض ہے خواہ وہاں کا حاکم مسلمان ہو خواہ کافر۔ جمعہ پڑھنے کی نہایت تاکید آئی ہے۔ اور اس کے چھوڑنے پر سخت وعید ہے۔

جمعہ کی فضیلت کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ." (رواہ مسلم)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "سب سے بہترین دن جس پر آفتاب چمکا جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں داخل ہوئے اور اسی میں جنت سے نکل کر زمین پر آئے۔ قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہو گی۔"

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لاَ يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بیشک جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی آتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ". (متفق عليه)

ہے کہ کوئی مسلمان جو کچھ بھی نیک دُعا مانگے وہ قبول ہو جاتی ہے۔"

اور ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا." [ابن ماجه. الجنائز]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ جمعہ کا دن حاضری کا دن ہے۔ اس میں فرشتے بہت حاضر ہوتے ہیں۔ اور کوئی شخص مجھ پر درود نہیں بھیجتا مگر مجھ پر وہ درود پیش کیا جاتا ہے۔"

یعنی جب کوئی درود پڑھتا ہے اسی وقت فرشتہ اس کو لے کر میرے پاس پہنچا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں شخص نے یہ درود کا تحفہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ آنحضرت اس درود پڑھنے والے کے لیے رحمت اور بخشش کی دعائیں فرماتے ہیں۔ [1] اور اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹاتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے۔ بس سب سے زیادہ خوش نصیب اور مرتبے والا وہ شخص ہے جو درود زیادہ پڑھے۔ خصوصاً جمعہ کے دن میں کیونکہ اس میں نیکیوں کا ثواب بہت زیادہ ملتا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً". (رواه الترمذی)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت کے دن سب سے زیادہ مرتبے والا اور مجھ سے نزدیک ہونے والا وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر درود زیادہ پڑھا ہوگا۔"

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. آمین.

---

① مولانا کی یہ بات سلف صالحین کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ عید الاضحیٰ کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾﴾ (الصافات)

دریاؤں کی مچھلیاں، ہواؤں میں اڑنے والے پرندے، خشکی اور تری کی مخلوقات الغرض ساری کائنات اپنے بنانے والے پروردگار کی حمد وثناء میں ہر وقت سرشار ہے۔

﴿وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ﴿٤٤﴾﴾ (بنی اسرائیل)

''کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ پاک کی پاکی بیان نہ کر رہی ہو مگر تم لوگ ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں پاتے ہو۔''

اس اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کے پیارے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بہت بہت درود اور سلام۔

حضرات!

آج کا خطبہ عید الاضحیٰ پر ہے جو مسلمانوں کا ایک بہت بڑا تاریخی روحانی تہوار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جس کا تعلق آج سے چار ہزار سال پہلے کی اس عظیم قربانی سے ہے جو مکہ شہر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر نورِ نظر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منیٰ میں لے جا کر پیش کی تھی۔ آیت خطبہ میں اسی قربانی کا ذکر ہے۔

ارشاد ہوتا ہے ''جب وہ بچہ (اسماعیل علیہ السلام) حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ دوڑنے بھاگنے کی عمر کو پہنچ گیا تو انہوں نے اس سے کہا ''اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں۔ (یعنی مجھ کو اللہ نے تیری قربانی پیش کرنے کا حکم فرمایا ہے) اب تو بتا کہ تیرا کیا خیال ہے؟ بچے نے جواب دیا: اے ابا جان! جو کچھ آپ کو اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے وہ ضرور کر گزریئے، اللہ نے چاہا تو آپ مجھ کو صبر کرنے والا ہی پائیں گے۔ جب دونوں باپ بیٹے ارشاد الٰہی کو بجا لانے کے لیے تیار ہو گئے اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے لختِ جگر کو قربانی کرنے کے لیے بچھاڑ دیا تو ہم نے پکارا اے ابراہیم! تم نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ اسی طرح ہم نیک کاروں کو بہترین جزائیں دیا کرتے ہیں اور ہم نے اسماعیل کے بدلے ایک بڑا ذبیحہ پیش کر دیا اور پچھلی ابراہیمی نسلوں میں اس قربانی کے سلسلے کو یادگار کے لیے قائم رکھا۔ ابراہیم پر سلامتی نازل ہو۔''

حضرات!

یہ عظیم تہوار ہر سال ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ یہ مہینہ اس لحاظ سے بڑی ہی عزت رکھتا ہے خاص طور پر اس کا پہلا دہا یعنی ایک تاریخ سے ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ تک کی تاریخیں بڑی ہی فضیلت رکھتی ہیں۔ یہی مہینہ اور یہی تاریخیں ہیں جن میں اسلام کا اہم ترین فرض حج ادا کیا جاتا ہے۔ اور اسی مہینہ پر اسلامی سن ہجری کا سال ختم ہوتا ہے۔ اس عظیم تہوار سے متعلق تین چیزیں خاص ثواب رکھتی ہیں۔ جن میں پہلی چیز فریضہ حج کی ادائیگی ہے۔ ماہ ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو حاجی صاحبان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حالت احرام میں مکہ شریف سے نکل کر منیٰ نامی جگہ جا کر مقام کرتے ہیں۔ یہی جگہ ہے جو ابراہیمی قربان گاہ ہے یہاں سے ۹ ذوالحجہ کو صبح سویرے نکل کر میدان عرفات میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ظہر کے بعد سے سورج غروب ہونے تک وہاں دعاؤں میں مشغول رہ کر رات کو واپسی پر مزدلفہ قیام کرتے ہیں۔ اور ۱۰ ذوالحجہ کی صبح کو میدان منیٰ میں واپس آ کر پہلے شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہیں پھر قربانی کرتے ہیں پھر احرام کھول دیتے ہیں۔ اس تہوار سے متعلق دوسرا کام عیدالاضحیٰ کی دو رکعت نماز ہے جو دنیائے اسلام میں اس دن ہر جگہ ادا کی جاتی ہے۔ مگر حاجی صاحبان کے لیے اس دو رکعت نماز کی جگہ منیٰ میں صرف شیطان پر کنکریاں مارنے کا عمل ہے۔ ان کے علاوہ دنیا کے سارے مسلمان ہر جگہ نمازِ عیدالاضحیٰ ادا کرتے ہیں تیسرا کام اس تہوار میں قربانیاں کرنا ہے۔ جو دسویں تاریخ سے تیرہویں تاریخ تک کی جاسکتی ہیں۔ زیادہ فضیلت دسویں تاریخ کی قربانیوں کو حاصل ہے۔

معزز بھائیو!

اللہ کا شکر ادا کرو کہ آج اللہ نے پھر آپ کو یہ مبارک مہینہ نصیب فرمایا۔ آئندہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ مبارک تہوار پھر کتنوں کو نصیب ہوگا اور کتنے لوگ ہم تم میں سے پیوند زمین ہو جائیں گے۔ عشرہ ذی الحجہ و عیدالاضحیٰ و قربانی کے فضائل میں رسول کریم ﷺ نے فرماتے ہیں۔

"مَا مِنْ اَیَّامٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا الْعَمَلُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ یَعْنِیْ مِنَ الْعَشْرِ فَاَکْثِرُوْا فِیْهِنَّ مِنَ التَّهْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ وَذِکْرِ اللّٰهِ اِنَّ صِیَامَ یَوْمٍ مِّنْهَا یَعْدِلُ

یعنی "اللہ کے نزدیک ماہ ذی الحجہ کے شروع کے دنوں کی جو بھی فضیلت ہے وہ فضیلت اور دنوں کو حاصل نہیں ہے پس ان دنوں میں زیادہ تسبیح وتہلیل یعنی بکثرت "اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صِيَامَ سَنَةٍ وَالْعَمَلُ فِيهِنَّ يُضَاعَفُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ". (ترغیب ۱۹۹/۲) ①

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ." [دار قطنی] ②

جیسے پاکیزہ الفاظ پڑھا کرو اور اللہ پاک کو بہت زیادہ یاد کرو۔ اور یاد رکھو کہ ان دنوں کا ایک روزہ ثواب میں ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں نیک عملوں کا ثواب سات سو گنا تک زیادہ بڑھا دیا جاتا ہے۔"

اور اس عشرہ میں ہر نماز فرض کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا بہت بڑا کار ثواب ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ".

ماہ ذوالحجہ میں نویں تاریخ کی فجر سے ۱۳ ذوالحجہ کی شام تک ان تکبیروں کو ہر نماز کے بعد، چلتے پھرتے، گھر میں، باہر خاص طور پر میدان عیدگاہ میں جاتے ہوئے اور وہاں بیٹھے رہنے کی صورت اور واپسی میں ان تکبیرات کو بلند آواز سے پکارنا بہت بڑی نیکی ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو عیدالاضحیٰ مبارک فرمائے۔ آمین

قربانی کے بارے میں اللہ پاک نے سورہ حج میں فرمایا ہے

---

① یہ روایت ضعیف ہے اس میں نہاس بن قہم راوی ضعیف اور مسعود بن واصل "لین الحدیث" ہے۔ (تحفۃ الاحوذی ۵۸/۲). البتہ ان ایام کی فضیلت سے متعلق یہ حدیث ثابت ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: "مَا الْعَمَلُ فِي اَيَّامِ الْعَشْرِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ فِي هٰذِهِ". قَالُوْا: وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: "وَلَا الْجِهَادُ! اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِخَاطِرِ نَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ". (بخاری کتاب العیدین باب فضل العمل فی ایام التشریق حدیث ۹۶۹، مسند احمد ۳۴۶/۱، مسند طیالسی ص ۳۰۱، سنن دارمی ۳۵۱/۱). (الاثری)

② تکبیر کے الفاظ سنداً یہ زیادہ مستند ہیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا. (مصنف عبدالرزاق، فتح الباری ۴۶۲/۲). (الاثری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾﴾ (الحج)

''اور قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ کی عظمت کے نشان قرار دیے (جن کو قربان گاہ میں دیکھ کر عظمت الٰہی یاد آتی ہے کہ کتنے بڑے جانور اس نے انسان کے تابع کر دیئے ہیں جو آج اللہ کے نام پر قربان کئے جا رہے ہیں) ان میں تم کو نفع بھی ہے (کہ ان کا دودھ پیتے ہو، سواری کرتے ہو اور قربانی کے لیے پیش کر کے اللہ کو خوش کرتے ہو) پس انہیں کھڑا کر کے اللہ کا نام لے کر نحر کر دو۔ پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں یعنی وہ ٹھنڈے ہو جائیں تو ان کا گوشت خود بھی کھاؤ اور مسکینوں اور باوجود حاجت کے سوال نہ کرنے والوں کو پھر سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے تابع کر رکھا ہے کہ جس طرح چاہو ان کو استعمال کرو تا کہ تم اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔''

بھائیو!

قربانی کے فضائل میں آیت مذکورہ کے بعد رسول کریم ﷺ کا فرمان عالی بھی سن لیجئے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کیجئے۔ ہر مومن کی یہی شان ہے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

''مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ

یعنی قیامت کے دن اللہ کے ہاں ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کا کوئی عمل اس قدر محبوب ومقبول نہ ہوگا جس قدر اس دن میں قربانی کرنے کا عمل مقبول ہوتا ہے۔ قیامت کے دن نیکیوں کے ترازو میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا". (ترغیب) [ابن ماجه. الاضاحی ۳۱۱۷، ترمذی ۱۳۱۲]

قربان کے جانور کے سینگ اور بال اور کھر بھی رکھے جائیں گے اور قربانی کا خون زمین پر بہنے سے پہلے ہی اللہ کے ہاں قبول ہونے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ پس اے مسلمانو! قربانیاں بہت ہی خوش دلی کے ساتھ کیا کرو ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ قربانی کے لیے بھی ریا نمود سے بچ کر اخلاص کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآئُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ﴿۳۷﴾﴾ (الحج)

یعنی "اللہ کے ہاں تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون ہرگز ہرگز کوئی وزن نہیں رکھتا اس کے ہاں تو تمہارے تقویٰ کی قدر ہے۔"

یعنی اگر اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ قربانی کرو گے تو وہ اللہ کے ہاں قبول ہوگی ورنہ محض گوشت اور خون اللہ پاک کے ہاں کوئی قدر نہیں رکھتے۔

بھائیو!

قربانی کرتے وقت مناسب ہے کہ سارے حصے داران حاضر رہ کر جانور کو ہاتھ لگائیں جو شخص ذبح کرے وہ دل میں سب کی نیت کر کے خالص اللہ کے عقیدہ پر ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ ...... اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ (الانعام) اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ (یہاں جن کی طرف سے قربانی کی جا رہی ہے ان کا نام لے) بِسْمِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ.

[ابوداود مع عون المعبود ۳/۵۲، سنن ابن ماجه ص ۲۲۵،
سنن دارمی ۲/ ۳، تفسیر ابن کثیر ۳/۲۲۲] ①

یہ دعا پڑھ کر تیزی کے ساتھ جانور کو ذبح کر دے۔قربانی کا چمڑا بھی خیرات کرنا ضروری ہے اسے قصاب کی اجرت میں نہ دے۔اس دُعا کا ترجمہ یہ ہے۔

''میں اس اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے میں سب جھوٹے خداؤں کو چھوڑ کر صرف ایک سچے اللہ ہی کی عبادت کرنے والا ہوں۔اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے واسطے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔اور مجھے اس پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔اور میں اس کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔اے اللہ میں محض تیری رضا حاصل کرنے کے لیے یہ قربانی پیش کر رہا ہوں۔بس تو اسے قبول کر لے جس طرح تو نے اپنے دوست حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبول کی تھی۔ میں اس جانور کو اللہ ہی کے پاک نام پر ذبح کرتا ہوں جو بہت ہی بڑا ہے۔''

قربانی کا گوشت خود کھانا، دوست احباب کو کھلانا، اور غریبوں کو تقسیم کرنا چاہئے اللہ پاک سب کی قربانی قبول کرے۔

حضرات!

میدان عیدگاہ میں جس قدر مرد عورت حاضر ہوئے ہیں سب کو سن لینا چاہئے

---

① درج بالا دعا پڑھنا ضروری نہیں اگر ''بسم اللہ واللہ اکبر'' پڑھ کر ذبح کر دیا تو بھی درست ہے۔(الاثری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کہ اسی طرح سے ایک دن اللہ کے دربار میں حاضر ہونا پڑے گا۔ وہاں کوئی ساتھ نہ ہوگا اس میدان محشر کی یاد تازہ کرنے کے لیے آپ کو یہاں میدان میں بلایا گیا ہے۔ اور جو خواتین اسلام یہاں تشریف لائی ہیں وہ بھی سن لیں ان کی بہت ذمہ داریاں ہیں عورتوں کو خاص طور پر اپنی حالت سدھارنی چاہئے جس سے انکا سارا گھر سدھر جائے گا۔ عورتوں میں آج کل حد سے زیادہ آزادی آ رہی ہے جو سراسر بری ہے ایک مسلمان خاتون کو اسلام کی تعلیم کے مطابق شرم وحیا کی پاک زندگی گزارنی چاہئے جو عورتیں سینما اور میلوں، تماشوں میں شریک ہوتی ہیں۔ ان کو اور مردوں کو اس میدان میں اللہ کو حاضر [1] وناظر جان کر توبہ کرنی چاہئے۔ اللہ پاک ہر مسلمان مرد وعورت کو اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

پیارے بھائیو!

خطبہ کے آخر میں دل کھول کر اللہ کو حاضر وناظر جان کر اس کے سامنے مانگنے کے لیے اپنے ہاتھ پھیلاؤ کیونکہ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا وقت ہے۔

اے پروردگار! ہم تیرے گنہگار بندے اور بندیاں اس میدان میں تجھ کو حاضر اور موجود جان کر تیرے سامنے اپنی جھولیاں پھیلاتے ہیں تو ان جھولیوں کو اپنی رحمت اور مغفرت سے بھرپور کر دے ان بندوں کی لاج رکھ لے، ان بندیوں کو ماں ہاجرہ علیہا السلام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ ان جوانوں کو جو میدان میں حاضر ہیں حضرت اسماعیل جیسا فرمانبردار جوان بنا دے۔ ان بزرگوں کو جو یہاں حاضر ہو کر تیرے سامنے سجدے کر رہے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلا۔

---

[1] اللہ تعالیٰ کو حاضر جاننے کا مطلب یہ ہو کہ وہ اپنے علم وقدرت کے اعتبار سے حاضر ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ذات کے اعتبار سے وہ عرشِ معلّٰی پر متمکن ہے۔ ذات کے اعتبار سے ہر جگہ موجود ہونے کا نظریہ گمراہ صوفیوں کا نظریہ ہے جو وحدت الوجود اور وحدت الشہود جیسے شرکیہ عقائد رکھتے ہیں۔ (یوگوی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! مسلمانوں کو دونوں جہاں کی عزت عطا فرما۔ اسلام کو سر بلندی بخش دے۔ ہم سب کو اتفاق کے ساتھ رہنے اور اپنے نیک بندوں کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

اے پروردگار! آج مسلمان ایک نازک دور سے گزر رہے ہیں ان کے قبلہ اول پر تیرے رسول ﷺ کے دشمن یہود کا قبضہ ہے، دنیا میں مسلمانوں کے خلاف مختلف قسم کی ریشہ دوانیاں ہو رہی ہیں۔ اے مالک الملک تو ان حالات میں مسلمانوں کی مدد فرما اسلام کو سر بلندی بخش دے۔ آمین یا رب العالمین۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ.

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ. وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو اللہ پاک عید الاضحیٰ مبارک فرمائے۔ آمین۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خطبہ حج کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾﴾ (آل عمران)

"بے شک پہلا گھر جو اللہ کی عبادت کے واسطے انسانوں کے لیے دنیا میں تعمیر کیا گیا وہ گھر ہے جو مکہ شریف میں ہے جو جہان والوں کے لیے ذریعۂ ہدایت ہے جس میں بڑی روشن نشانیاں ہیں۔ جن میں سے ایک مقام ابراہیم ہے اور اس میں جو بھی داخل ہو اس کے لیے ہر طرح سے امن وامان ہے۔ اور لوگوں پر اللہ کے لیے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو وہاں تک آرام سے پہنچ سکنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اور جو کوئی اس فرض الٰہی کو باوجود طاقت کے ادا نہ کرے بلکہ اس کا انکار کرے پس اللہ بھی جہاں والوں سے بے پرواہے۔"

برادرانِ اسلام!

حج اسلام کا ایک ایسا اہم رکن ہے جو نماز، روزہ، زکوٰۃ، جہاد، خیرات اور ساری نیکیوں کا مجموعہ ہے۔ جو مسلمان طاقت کے باوجود حج نہ کریں حالانکہ وہ ہمت اور سرمایہ اور امن کے لحاظ سے بالکل بے فکر ہیں ان کے لیے بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ ترغیب وترہیب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰی بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلاَ عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا". (ترمذی. الحج ٧٤٠)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص کو سفر خرچ اور سواری وغیرہ کا سامان اس قدر میسر ہو کہ وہ حج کے واسطے آرام سے جا سکتا ہے پھر وہ حج کو نہیں گیا تو اس کو اختیار ہے کہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔"

اور نیل الاوطار میں ہے۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ رِجَالاً اِلٰی هٰذِهِ الْاَمْصَارِ فَيَنْظُرُوْا كُلَّ مَنْ كَانَ لَهٗ جِدَّةٌ وَلاَ يَحُجُّ فَيَضْرِبُوْا عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِيْنَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِيْنَ. [نيل الاوطار]

یعنی "حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا یہ ارادہ ہوتا ہے کہ کچھ آدمیوں کو شہروں اور دیہاتوں میں بھیجوں تا کہ وہ ایسے لوگوں کو تلاش کریں جن کو حج کا سامان میسر ہے پھر انہوں نے حج نہیں کیا۔ پس ان پر جزیہ مقرر کر دیں کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں، وہ مسلمان نہیں ہیں۔"

اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو اس سے زیادہ بدنصیبی اور کیا ہو گی کہ خانہ کعبہ جیسا بزرگ گھر اسی دنیا میں موجود ہو اور وہاں تک جانے کا سامان بھی میسر ہو اور آدمی اسلام کا دعویٰ بھی رکھتا ہو پھر اس کی زیارت کو نہ جائے۔

اور ترمذی میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب کافروں کے ظلم سے مکہ معظمہ چھوڑ کر ہجرت کی تو خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ "اللہ کی قسم اے مکہ تو اللہ کے نزدیک تمام جہاں کی زمین سے بہتر اور پیارا شہر ہے اور میرے نزدیک بھی بہت ہی پیارا ہے۔ اگر کافر مجھ کو یہاں سے نہ نکالتے تو میں کبھی تیری جدائی نہ اختیار کرتا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ترغیب وترہیب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کا حج کے متعلق یہ عظیم خطبہ نقل کیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ جَاءَ يَؤُمُّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ فَرَكِبَ بَعِيْرَهٗ فَمَا يَرْفَعُ الْبَعِيْرُ خُفًّا وَلَا يَضَعُ خُفًّا اِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً رَفَعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ، طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَقَ اَوْ قَصَرَ اِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ". (رواہ البیهقی)

یعنی "جو کوئی حج بیت اللہ کے ارادہ سے روانہ ہوتا ہے تو اس شخص کی سواری جتنے قدم چلتی ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک قدم کے بدلے ایک گناہ مٹاتا ہے۔ اور ایک درجہ جنت میں بلند کرتا ہے۔ جب وہ شخص بیت اللہ میں پہنچ جاتا ہے اور وہاں طواف کعبہ پھر صفا ومروہ کی سعی کرتا ہے پھر بال منڈواتا ہے یا کترواتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔"

اور ترغیب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ کا یہ خطبہ مبارک نقل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ حَجَّ مِنْ مَّكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَكَّةَ كَتَبَ اللهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِائَةِ حَسَنَةٍ كُلُّ حَسَنَةٍ مِّثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ". قِيْلَ لَهٗ: مَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ؟ قَالَ: "بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِائَةُ اَلْفِ حَسَنَةٍ". (رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ)

یعنی "جو شخص مکہ معظمہ سے حج کے واسطے یعنی عرفات کی طرف نکلا اور پیدل چلا اور پھر مکہ معظمہ کو واپس بھی پیدل ہی آیا (یعنی آتے جاتے سواری پر سوار نہیں ہوا) اللہ تعالیٰ اس شخص کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھتا ہے۔ ہر ایک نیکی اس میں مانند نیکی حرم کے ہوتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

پوچھا گیا کہ حرم کی نیکی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ ہر ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر۔"

اب غور کرنا چاہئے کہ ان لوگوں کا کیسا ایمان اور اسلام ہے جن کو حج کے لیے جانے کی طاقت ہے اور اتنے بڑے ثواب اور درجے کو چھوڑ رکھا ہے۔ بعض تو ایسے ہیں کہ ان کو کبھی حج کا خیال بھی نہیں آتا۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں موت کا کوئی وقت معلوم نہیں۔ حج اگر فرض تھا اور حج کو جانے سے پہلے موت آ گئی تو اللہ کی پناہ یہودی یا نصرانی جیسی موت مرنا ہوگا۔ پس عقلمندی کی بات یہ ہے کہ جب حج فرض ہو جائے تو اس کے ادا کرنے میں دیر نہ کرے۔ وہم اور خیالات پر لات مار کر فوراً روانہ ہو جائے۔ اور ترغیب وترہیب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی یوں روایت ہے۔

"تَعَجَّلُوْا اِلَی الْحَجِّ یَعْنِی الْفَرِیْضَةَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ مَا یَعْرِضُ لَهٗ. روا ابو القاسم الاصبهانی.
[مسند احمد ۲۷۲۱]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "حج فرض ہو جائے تو اس کے ادا کرنے میں جلدی کرو۔ کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کو کل کونسی رکاوٹ پیش آ جائے۔"

اور ترغیب وترہیب میں جعفر عن جدہ سے یہ خطبہ منقول ہے۔

"مَا مِنْ عَبْدٍ یَضِنُّ بِنَفَقَةٍ یُّنْفِقُهَا فِیْمَا یَرْضَی اللّٰهُ اِلَّا اَنْفَقَ اَضْعَافَهَا فِیْمَا یَسْخَطُ اللّٰهُ وَمَا مِنْ عَبْدٍ یَدَعُ الْحَجَّ لِحَاجَةٍ مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا اِلَّا رَاَی الْمُحَلِّقِیْنَ قَبْلَ اَنْ یَّقْضِیَ تِلْكَ الْحَاجَةَ یَعْنِیْ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ. الخ.

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "نیک کام میں خرچ کرنے سے جو کوئی بخیلی کرتا ہے اس کی شامت سے ایسا ہوتا ہے کہ اس کو کسی برے کام میں اس سے بہت زیادہ خرچ کرنا پیش آ جاتا ہے۔ اور جو کوئی دنیاوی کاموں کے سبب سے حج کو جانا ملتوی کرتا ہے حج والے حج کر کے واپس بھی آ جاتے ہیں اور اس کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کاروبار اس وقت تک ویسے ہی بیچ میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔"

پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کے احکام سچے ہیں۔ پس جب جس مسلمان پر حج فرض ہو جائے اس کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے جلدی روانہ ہو جائے اور اس بے انتہا ثواب اور درجے کو حاصل کرے جیسا کہ اوپر حدیث میں بیان کیا گیا۔ اور ترغیب وترہیب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کا یہ خطبہ نقل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْحَاجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْغَازِيْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.
(رواه ابويعلى)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص حج کے لیے نکلا پھر راستے میں مر گیا تو اس کے واسطے ثواب حج کا ہر سال قیامت تک لکھا جاتا ہے اور جو شخص عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا تو اس کے واسطے قیامت تک عمرے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص جہاد کے لیے نکلا اور مر گیا تو اس کے واسطے قیامت تک جہاد کا ثواب لکھا جاتا ہے۔"

اور ترغیب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

"مَنْ خَرَجَ فِي هٰذَا الْوَجْهِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَمَاتَ فِيْهِ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيْلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ."

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص حج یا عمرہ کے واسطے نکلا اور اس راہ میں مر گیا تو قیامت میں نہ اس کے گناہ پیش کیے جائیں گے اور نہ کچھ حساب لیا جائیگا بلکہ بدوں روک ٹوک اور بغیر حساب کے حکم ہو جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیارے بھائیو!

حج کے فضائل اور تاکیدی احکام آپ نے سن لیے۔ اب یاد رکھو کہ بیت اللہ شریف جو مکہ شہر میں واقع ہے اس کی زیارت کا ارادہ حج کہلاتا ہے۔ بیت اللہ اس چوکور مسجد کا نام ہے جو مکہ شریف میں آج سے چار ہزار برس پہلے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے محض اللہ کی یاد کے لیے از سر نو تعمیر فرمائی تھی۔ یہ اس جگہ واقع ہے جہاں ہزاروں سال پہلے اس کو حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا مگر مدت گزرنے کی وجہ سے اس کے ظاہری نشانات مٹ گئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم کے مطابق انْ ہی پرانے نشانات کو تلاش کر کے اس کو از سر نو تعمیر کیا۔ یہ عمارت چوکور ہے یعنی لمبائی اور چوڑائی میں دیواریں برابر ہیں اس لیے اسے کعبہ بھی کہا جاتا ہے۔ چار ہزار سال گزرنے کے باوجود اب تک وہاں سالانہ حج کا سلسلہ جاری ہے۔ اسلام سے پہلے اس کی مرمت قریش نے کی تھی اس کے بعد مختلف وقتوں میں حسب ضرورت اس کی مرمت ہوتی رہی ہے۔ آج کل حکومت سعودیہ عربیہ نے اس پر بے شمار دولت خرچ کر کے اس کے چاروں طرف ایسی شاندار تعمیرات کی ہیں جن کو دنیا میں لاثانی کہا جا سکتا ہے۔

برادرانِ اسلام!

ہر مسلمان کی یہ آرزو ہونی چاہیے کہ اللہ پاک عمر بھر میں اس کو ایک دفعہ ضرور اپنے گھر کی زیارت نصیب کرے۔ حج اللہ کے نام پر فقیر بن کر اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے گھر کی زیارت کا نام ہے جس میں خاص لباس پہننا ضروری ہوتا ہے جسے احرام کہا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں حجامت کرانا، ناخن کاٹنا، جیسے ضروری کام بھی منع ہو جاتے ہیں۔ یہ حج ماہ ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ سے شروع ہو کر اسی ماہ کی تیرہ تاریخ کو ختم ہو جاتا ہے۔ آٹھ تاریخ کو حاجی لوگ مکہ شہر سے احرام کا لباس پہن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر نکلتے ہیں اور ۵، ۶ میل دور ایک جگہ جو لفظ ''منیٰ'' کے نام سے مشہور ہے وہاں جا کر ٹھہرتے ہیں وہاں سے نویں ذوالحجہ کو صبح سویرے نکل کر ''عرفات'' نامی ایک وسیع میدان میں حاضر ہو کر اسی جگہ مغرب تک دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ بس اسی کا نام حج ہے۔ دسویں کی شب میں عرفات سے چل کر ''مزدلفہ'' نامی میدان میں رات گزراتے ہیں اور دسویں ذوالحجہ کو واپس ''منیٰ'' میں آ کر پہلے شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہیں پھر قربانی کر کے احرام کے کپڑے اتارتے ہیں اور واپس مکہ شریف آ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں پھر رات کو ہی واپس جا کر منیٰ میں بارہ، تیرہ تاریخوں تک قیام کرتے ہیں اسی کا نام حج ہے۔

منیٰ میں تین جگہوں پر پتھروں کے منارے بنے ہوئے ہیں ان مقامات پر حضرت اسماعیل کو شیطان نے آ کر بہکایا تھا تا کہ وہ اپنی قربانی نہ ہونے دیں بلکہ انکار کر جائیں...... مگر حضرت اسماعیل نے ہر دفعہ شیطان کو دھتکار دیا اسی کی یاد میں یہ تینوں منارے ہیں جن پر کنکری مارنے سے اس واقعہ کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔ اور ہر مسلمان اقرار کرتا ہے کہ وہ بھی حضرت اسماعیل کی طرح کبھی بھی شیطان کے بہکاوے میں نہ آئے گا۔ اور اللہ کا فرمانبردار بندہ بن کر رہے گا اور توحید اور سنت پر زندگی گزارے گا۔

حج کے علاوہ ایک عمل عمرہ کے نام سے بھی کیا جاتا ہے۔ اس کا بھی بہت بڑا ثواب ہے اس عمل کے لیے خاص تاریخ یا مہینے کی ضرورت نہیں۔ یہ سال کے بارہ مہینوں میں صرف زیارت بیت اللہ کا عمل ہے اس کے بھی فضائل تقریبا ویسے ہی ہیں مگر یہ حج کی طرح فرض نہیں ہے۔ حج اور عمرہ کی نیت باندھتے وقت اس طرح لبیک پکارنا ضروری ہے۔

''لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا اس کا مطلب یہ ہے کہ ''اے اللہ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ". (صحيح بخاری ومسلم كتاب الحج، باب التلبية)

تیرے گھر کی زیارت کے لیے حاضر ہو گیا ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے تمام تعریفیں صرف تیرے ہی لیے اور نعمتیں بھی سب تیرے لیے اور ملک بھی سارا تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''

حج کے پہلے یا بعد میں مدینہ منورہ جا کر مسجد نبوی میں دو رکعت نماز ادا کرنا بھی بہت بڑا کار ثواب ہے۔ مسجد نبوی وہ اہم مسجد ہے جس میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ہزار نمازوں کے برابر ملتا ہے۔ نماز پڑھ کر بڑے ادب واحترام سے رسول کریم ﷺ پر آپ کی قبر شریف کے روبرو کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھنا ایک مسلمان کی عین سعادت مندی ہے، مسجد نبوی کا ایک حصہ ایسا ہے جسے جنت کی کیاریوں سے ایک کیاری قرار دیا گیا ہے جس میں نماز پڑھنے کا اور بھی بڑا درجہ ہے، حج کے لیے گھر سے نکلنے والے معزز بھائیوں بہنوں کو چاہئے کہ وہ پہلے اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کیں اور اس کے سارے حقوق ادا کرنے کا وعدہ کریں پھر بندگان الٰہی کے جو حقوق ان کے ذمہ شریعت نے فرض کئے ہیں ان کو ادا کریں، کسی کا قرض ہو اسے چکا دیں، کسی سے سلام کلام بند ہو اس سے اتفاق کر کے سلام کلام کر لیں۔

الغرض اپنی دانست میں پورے طور پر پاک صاف ہو کر حج کے لیے سفر کریں اور دوران سفر ہرگز کسی کا دل نہ دکھائیں بلکہ سب کی خدمت کرنے کا ارادہ کر لیں۔ حج کے بعد واپسی پر ہر دو ملکوں میں اپنے وطن بھارت (دوسرے ممالک والے اپنے ممالک) اور سعودیہ عربیہ کے قوانین کے تحت اپنے وطن کو لوٹیں۔ کوئی چیز ایسی ہمراہ نہ لائیں جس سے دونوں میں سے کسی بھی ملک کے قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔

اللہ پاک ہر مسلمان کو سعادت حج نصیب کرے اور حج کرنے والوں کو سچا پکا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاجی بنائے۔ آمین

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس حاجی کی پہلی زندگی سے حج کے بعد کی زندگی بہتر ہو جائے یعنی توحید وسنت وفرائض اسلام کی پابندی کرنے والا، سچ بولنے والا، گناہوں سے دور رہنے والا، عدل وانصاف کرنے والا، غریبوں پر ترس کھانے والا بن جائے تو سمجھنا چاہئے کہ اللہ کے ہاں اس کا حج قبول ہو گیا ہے۔ اور اگر معاملہ الٹا ہے تو سمجھنا چاہئے کہ اس کا حج قبول نہیں ہوا ہے۔ ہر حاجی خود فیصلہ کرلے کہ ان کی زندگی پر حج کا کیا اثر ہوا ہے۔

اللہ پاک ہر حاجی بھائی کو حج کی برکتوں سے مالا مال کرے اور حج کرنے کی برکت سے اس کی زندگی میں نیک انقلاب پیدا کرے۔ آمین

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللهَ لِیْ وَلَكُمْ اَجْمَعِیْنَ. وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کی روشنی میں
کچھ معاشی مسائل کا بیان

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صٰلِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ (المؤمنون)

﴿رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرة)

''اے رسولوں کی جماعت حلال پاک روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ بلاشک میں تمہارے عملوں کو جانتا ہوں۔''

''اے پروردگار! ہم کو دنیا میں اچھی زندگی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔''

حمد ونعت کے بعد اے برادرانِ اسلام! آج کا خطبہ معاشی مسائل پر ہے۔ پہلی آیت خطبہ میں اللہ پاک نے خاص اپنے رسولوں کو حکم فرمایا ہے کہ نیک عملوں کی قبولیت کے لیے حلال پاکیزہ روزی کا ہونا شرط ہے۔ انبیاء کرام ورسل علیہم السلام کا درجہ جس قدر اونچا ہوتا ہے اتنا ہی اونچا یہ حکم بھی ہے جو یہاں انبیاء کو دیا گیا ہے۔ یعنی معاشِ دنیاوی کے لیے حلال طیب رزق کا حاصل کرنا۔

دوسری آیت میں مسلمانوں کو یہ پاکیزہ دعا تلقین کی گئی ہے کہ وہ دنیا میں بھی ہمیشہ پاکیزہ، اچھی زندگی کے طلب گار بن کر رہیں اور آخرت میں بھی۔ گویا دنیاوی زندگی کے سدھار پر آخرت کی زندگی کا سدھار موقوف ہے۔ دنیاوی زندگی کے

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کی روشنی میں
کچھ معاشی مسائل کا بیان

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ ﴿يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ (المؤمنون)

﴿رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرة)

''اے رسولوں کی جماعت حلال پاک روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ بلاشک میں تمہارے عملوں کو جانتا ہوں۔''

''اے پروردگار! ہم کو دنیا میں اچھی زندگی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔''

حمد ونعت کے بعد اے برادرانِ اسلام! آج کا خطبہ معاشی مسائل پر ہے۔ پہلی آیت خطبہ میں اللہ پاک نے خاص اپنے رسولوں کو حکم فرمایا ہے کہ نیک عملوں کی قبولیت کے لیے حلال پاکیزہ روزی کا ہونا شرط ہے۔ انبیاء کرام ورسل علیہم السلام کا درجہ جس قدر اونچا ہوتا ہے اتنا ہی اونچا یہ حکم بھی ہے جو یہاں انبیاء کو دیا گیا ہے۔ یعنی معاشِ دنیاوی کے لیے حلال طیب رزق کا حاصل کرنا۔

دوسری آیت میں مسلمانوں کو یہ پاکیزہ دعا تلقین کی گئی ہے کہ وہ دنیا میں بھی ہمیشہ پاکیزہ، اچھی زندگی کے طلب گار بن کر رہیں اور آخرت میں بھی۔ گویا دنیاوی زندگی کے سدھار پر آخرت کی زندگی کا سدھار موقوف ہے۔ دنیاوی زندگی کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سدھار کے لیے سب سے پہلے رزقِ حلال ضروری چیز ہے۔اسی لیے قرآن وحدیث میں جس طرح نماز، روزہ کے احکام بیان ہوئے ہیں بس اسی طرح رزق حلال حاصل کرنے کے جس قدر بھی عمدہ طور طریقے ہیں ان سب کے لیے رغبت دلائی گئی ہے قرآن مجید میں رزق حلال کو اللہ کا فضل کہا گیا ہے۔اور اسے حاصل کرنے کے لیے خاص حکم دیا گیا ہے جیسا کہ سورۂ جمعہ میں ہے۔

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝١٠﴾ (الجمعة)

یعنی ''جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل یعنی رزق حلال تلاش کرو اور اللہ کو خوب یاد کرو تا کہ تم کو اس کے فضل سے ہر نیک کام میں کامیابی حاصل رہا ہو۔''

آیت میں پھیلنے سے مراد تجارت کے لیے سفر کرنا، ملازمت کے لیے کام پر جانا، زراعت کے لیے کھیتوں پر جانا، صنعت وحرفت کے لیے کام پر جانا وغیرہ سب ہی مراد ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ رزق حلال پیدا کرنا بھی انسان کا بہت بڑا فریضہ ہے۔اور اس کے لیے ہر ممکن کوشش بھی ثواب میں داخل ہے۔

محترم بھائیو!

معاشی مسائل کے حل کرنے میں ہمیشہ سے تجارت کا بڑا دخل رہا ہے۔ہمارے رسول کریم ﷺ نے اپنی جوانی کا زیادہ زمانہ تجارت میں گزارا تھا اس لیے ہر مسلمان کے لیے تجارت ایک نفع بخش ذریعہ معاش ہونے کے ساتھ ساتھ سنت نبوی بھی ہے۔ تجارت کی فضیلت میں رسول کریم ﷺ کے چند خطبات آپ کو سنائے جاتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ خطبات مسلمانوں کے کانوں سے گزر کر دل میں اتر جائیں اور مسلمان پھر میدان تجارت میں قدم رکھ کر اپنی معاشی حالت کو درست کریں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ". (رواہ الترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تاجر یعنی بہت زیادہ سچائی کے ساتھ بیوپار کرنے والا، امانتدار مسلمان قیامت کے دن نبیوں اور صدیقین اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔"

معلوم ہوا کہ تجارت اللہ کے ہاں وہی دینی اور دنیاوی ترقی کا باعث ہے جس میں سچائی، امانت کو ہر وقت مدنظر رکھ کر دھوکہ فریب سے پرہیز کیا جاے۔ حضرت عبید بن رِفاعہ اپنے باپ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ". (رواہ الترمذی)

یعنی "تجارت کرنے والے قیامت کے دن فاسق فاجروں کی شکل میں میدان محشر میں حاضر ہوں گے مگر وہ تاجر جو ہر وقت اللہ سے ڈر کر تجارت میں جھوٹ فریب سے پرہیز کرتے رہے اور لوگوں کے ساتھ انہوں نے نیک معاملہ کیا اور سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔"

ایک اور خطبہ نبوی ﷺ سنئے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے آمین!

"عَنْ عَبْدِاللّٰہِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ". (البیھقی)

حضرت عبداللہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حلال روزی حاصل کرنے کے لیے کوئی دھندا کرنا فریضہ الٰہی کے بعد ایک بہت بڑا فرض ہے۔"

اسی لیے والدین کے واسطے ضروری ہے کہ بالغ ہونے پر اولاد کو فرائض الٰہی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ گزر اوقات کے لیے ضرور کوئی نہ کوئی عمدہ دھندا سکھلائیں۔

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَیُّ الْکَسْبِ اَطْیَبُ؟ قَالَ: ''عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِہٖ وَکُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ''. (رواہ احمد)

اے اللہ کے رسول! کون سا دھندا زیادہ حلال اور طیب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''انسان کا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کر کے روزی حاصل کرنا۔''

یعنی صنعت وحرفت پھر ہر وہ تجارت جس میں سچائی اور نیکی شامل ہو۔ ہاتھ سے دھندا کرنے میں سارے وہ کام داخل ہیں جو ہاتھ سے کیے جاتے ہیں۔ درزی، لوہار، بڑھئی اور آج کل فیکٹریوں میں ہاتھ سے مشینیں چلانا، کپڑے بننے کے لیے کرگھے (چرخہ) پر کام کرنا، ہل جوتنا، اپنے ہاتھ سے تجارتی اشیاء بنانا، یہ سارے کام اس حدیث کے تحت اللہ کے نزدیک بہت ہی محبوب ہیں اور ان سے حلال رزق حاصل ہوتا ہے اس لیے مسلمان جو بھی کام کرتا ہے اس میں بھی اس کو سراسر نیکی ملتی ہے۔ خالی نماز روزہ ہی نیکی نہیں ہے بلکہ ہل جوتنا، کارخانہ چلانا، فیکٹریاں قائم کرنا اور لوہا لکڑی کے کام ایک مردِ مومن کے لیے نیک کاموں کی فہرست میں داخل ہیں۔

حضرات علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ وعظ اور خطبوں میں ایسے اعمال خیر کی طرف بھی مسلمانوں کو پر زور توجہ دلائیں اور بتائیں کہ قرآن مجید میں جو بار بار الفاظ ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ﴾ ''نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو'' دہرائے گئے ہیں ان کا مقصد یہی ہے کہ ہر مسلمان کو اتنا مالدار ضرور بننا چاہئے کہ اس پر زکوٰۃ کا فرض لاگو ہو۔ قرآن مجید آپ کو کنگال محتاج نہیں دیکھنا چاہتا وہ آپ کو صاحب زکوٰۃ یعنی مالدار دیکھنا چاہتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جیسے بزرگ صحابہ کے واقعات امت کے لیے باعث فخر ہیں جن کو اللہ پاک نے اپنے زمانہ کے لحاظ سے بہت بڑا دولت مند بنایا اور جن کی دولت اسلامی خدمت کے لیے بہت سے آڑے وقتوں میں کام آئی ہے۔ ساتھ ہی قرآن پاک میں یہ بھی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۝۶ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ۝۷﴾ (العلق)

تجارت کی اہمیت کے پیش نظر ہمارے علمائے محدثین کرام رحمہم اللہ اجمعین نے نماز، روزہ، زکوۃ کے ساتھ کتاب البیوع کو بھی احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں مرتب فرمایا ہے جن میں تجارت سے متعلق بہت سے جائز وناجائز کاموں کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے تجارت کے لیے بھی ایسے قواعد وقوانین مقرر فرمائے ہیں جن سے کاروبار میں دینی ودنیاوی بہت سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

امیر المحدثین حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے خشکی میں، سمندر میں تجارت کرنے کے الگ الگ عنوان مقرر فرمائے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے عنوان ہیں جن کے ذیل میں تجارت وصنعت وحرفت کے مسائل اپنی مجتہدانہ شان سے بیان فرمائے ہیں اور صنعت وتجارت سے متعلق بہت سے خطبات نبوی بھی نقل فرمائے ہیں چنانچہ ایک خطبہ درج ذیل ہے۔ جس سے تجارت وصنعت وحرفت کی فضیلت پر بہت کافی روشنی پڑتی ہے۔ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ. وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ".

[بخاری. البیوع ۱۹۳۰]

یعنی "کسی نے کبھی کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہیں کھایا اور بلاشک حضرت داود علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے روزی حاصل کرتے اور کھایا کرتے تھے۔" (آپ کا لوہاری پیشہ تھا)

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ صحابی سے آنحضرت ﷺ کا ایک خطبہ اور نقل فرمایا ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے پہلے زمانے کے ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهٗ. فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْسِنِيْهَا. فَقَالَ نَعَمْ. فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهٖ اِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا اِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّهٗ لَا يَرُدُّ سَائِلًا. فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ يَوْمَ اَمُوْتُ. قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهٗ. (بخاری)

بردہ حاشیہ بردار چادر کو کہتے ہیں اس عورت نے کہا یا رسول اللہ میں نے یہ چادر اپنے ہاتھ سے خاص آپ کو پہنانے کے لیے بُنی ہے۔ آپ نے قبول فرما لیا اور اس وقت آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ پھر آپ اسی چادر کو بطور تہ بند باندھ کر باہر تشریف لائے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مدینے کے رئیس التجار) بولے یا رسول اللہ! یہ چادر آپ مجھ کو پہنا دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا لے لو۔ اس کے بعد آپ تھوڑی دیر مجلس میں بیٹھے رہے پھر واپس گھر تشریف لے گئے اور اس چادر کو تہ کر کے ان کے پاس بھجوا دیا لوگوں نے کہا اے عبدالرحمٰن! آپ نے یہ چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ کسی کا سوال رد نہیں فرمایا کرتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بولے اللہ کی قسم میں نے یہ چادر حضور ﷺ سے اس لیے مانگی ہے کہ جس دن میں مروں تو یہ میرا کفن بن سکے۔ سہل نے کہا یہی ہوا۔" حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا ان کے انتقال کے بعد یہی چادر کفن بنی تھی۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے درزی، لوہار اور بڑھئی ان سب دھندوں کا ذکر فرما کر ثابت کیا کہ ان پیشوں میں کوئی بھی پیشہ ذلیل اور رذیل نہیں ہے جو لوگ ایسے کام کرنے والوں کو چھوٹا جانتے ہیں وہ خود چھوٹے ہوتے ہیں۔ زراعت بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ایک بہترین ذریعۂ معاش ہے۔

دوستو اور بزرگو! ضرورت اور شدید ضرورت ہے کہ آج مسلمان اپنی معاشی حالت کو زیادہ سے زیادہ سدھاریں۔ اللہ ان کے ارادوں میں پختگی بخشے۔ آمین

اسلام کے فرزندو!

دوسری قوموں میں ایسی تنظیمیں ہو رہی ہیں جن کا مقصد جوانوں کو روزگار پر لگانا ہوتا ہے۔ آپ بھی کمر باندھ کر کھڑے ہو جاؤ کوئی ایسی مضبوط تنظیم کرو کہ آپ ہر مسلم بچہ کو کسی نہ کسی روزگار کے قابل بنا کر اسے برسر روزگار بنا سکو۔ آج کے دور میں یہ نیکی بہت بڑی نیکی ہے اور آج معاش کے ذرائع بہت بڑھ چکے ہیں اگر مسلمان اپنے نونہالوں کو اس میدان میں زیاہ سے زیادہ آگے بڑھانے کا فیصلہ کر لیں تو وہ بہت سے کارخانوں اور بہت سی فیکٹریوں اور بہت سے بازاروں کے مالک بن سکتے ہیں۔

یا اللہ مسلمان قوم کو نیک سمجھ عطا فرما کہ وہ اپنی دین و دنیا کس دھار کا فکر کریں۔ آمین یارب العالمین۔

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. اَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ،،،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نماز کی فرضیت وفضائل کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ﴿وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾﴾ (الانعام)

اللہ پاک رب العالمین کی حمد وثناء اور اس کے رسول ﷺ پر پرخلوص درود وسلام کے بعد، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''کتاب جو قرآن پاک ہے جس کو ہم نے آسمان سے اتارا ہے برکت والی ہے۔ اور سچ بتانے والی ہے اپنے سے پہلی کتابوں کی (یعنی توریت وانجیل وغیرہ کی تصدیق کرتی ہے) اور اس واسطے اتاری گئی ہے کہ اے محمد ﷺ اس کتاب کے ساتھ مکہ والوں کو اور سوائے ان کے ان لوگوں کو جو اس کے چاروں طرف آباد ہیں آخرت کے عذاب سے ڈرادے اور جن کو آخرت کا یقین ہے وہ ضرور ہی اس کتاب کو مانتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔''

حضرات!

آج کا خطبہ پنج وقتہ نماز کے فضائل پر ہے۔ یہ بتلایا جا چکا ہے کہ نماز اسلام میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ کلمۂ طیبہ کے بعد نماز اسلام میں پہلا ستون ہے جس پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔ قرآن واحادیث میں نماز کے بہت سے فضائل موجود ہیں۔ سورۂ بقرہ میں اللہ کا فرمان ہے۔

﴿وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ

یعنی ''نماز کا ادا کرنا بہت ہی بڑا مشکل کام ہے مگر ان لوگوں کے لیے بالکل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ (البقرۃ)

آسان ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں جن کا ایمان ہے کہ اپنے رب سے ایک دن ضرور ملنا ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

اللہ پاک سارے حاضرین کرام کو پابندی کے ساتھ پانچوں وقت نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ''.

[ترمذی الصلاۃ ۳۷۸، والنسائی ٤٦١]

یعنی ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب نیکی وبدی پیش ہوں گی تو پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا جس کی نمازوں کا حساب ٹھیک نکلا اس نے نجات پائی اور مراد کو پہنچا اور جس کی نمازوں کا حساب خراب نکلا وہ نامراد رہا اور ذلیل رہا۔''

اور سورۂ ابراہیم کے پانچویں رکوع میں ہے۔

﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾﴾ (ابراھیم)

یعنی ''تو کہہ دے اے رسول! میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے ہیں کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی بیوپار کام آوے گا نہ کوئی دوست ہی مدد کرسکے گا۔''

اور سورۂ روم کے چوتھے رکوع میں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٣١﴾﴾ (الروم)

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اللہ سے ڈرو اور نمازوں کو قائم رکھو اور مشرک مت بنو۔''

یعنی اللہ پاک سے ڈرنے اور ایمان والا ہونے کی یہ علامت ہے کہ انسان نماز پر حفاظت کرنے والا ہو۔ پس جو نماز کی حفاظت نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے۔ اس لیے اس آیت میں نفس کے پجاریوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ ترغیب وترہیب میں حضرت بُریدہ کی روایت میں یہ لفظ آئے ہیں۔

''اَلْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ''.

[ابن ماجه. اقامة الصلاة ١٠٦٩، ترمذی الایمان ٢٠٤٥]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو عہد ہمارے اور کافروں کے درمیان ہے وہ تو نماز ہے پس جس نے نماز کو ترک کیا اس نے کفر کیا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ابوداود اور نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور ترغیب وترہیب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عُرَى الْاِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ عَلَيْهِنَّ اُسِّسَ الْاِسْلَامُ مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ، شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ''.

[ترغیب وترھیب ٢/ ١١٠، ابویعلی]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اسلام کی رسی تین چیزیں ہیں جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے جس شخص نے ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا پس وہ اسی کی وجہ سے کافر ہو گیا اس کا خون حلال ہے۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں کہ ایک کلمۂ توحید کی گواہی دینا اور رسالت محمدی کو ماننا۔ دوسرے نماز، تیسرے رمضان مبارک کے روزے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں حج وزکوٰۃ کا ذکر نہیں کیا ہے اس لیے کہ یہ دونوں کام مالدار کے واسطے ہیں۔ ہر ایک آدمی پر واجب نہیں ہیں۔اس حدیث میں انہی تین چیزوں کا ذکر ہوا ہے جو ہر ایک غریب وامیر پر واجب ہیں۔

اور صحیح مسلم میں حضرت جابر سے روایت ہے۔

"بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ". [مسلم الایمان ۱۱٦]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مومن اور مشرک وکافر کے درمیان نماز ہی کا فرق ہے۔"

اور یہ بھی یاد رہے کہ جو نماز ایمان کی دلیل ہے اور جس پر بخشش اور نجات کا دارومدار ہے وہ نماز وہ ہے جو پابندی کے ساتھ پڑھی جائے یعنی پانچوں وقت کی نماز ہو اور ٹھیک وقتوں پر اور جماعتوں کی پابندی اور رکوع وسجود کے ساتھ ہو، اگر کسی وقت کی پڑھی اور کسی وقت کی نہ پڑھی یا وقتوں اور جماعتوں کا انتظام نہیں رکھا یا رکوع اور سجود وغیرہ اچھی طرح نہیں کیا تو ایسی نماز کچھ فائدہ دینے والی نہیں ہے بلکہ اور وبال ہے، جیسا کہ ترغیب وترہیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں آنحضرت ﷺ کا ایک نہایت ہی جامع خطبہ نقل فرمایا ہے۔حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاَسْبَغَ لَهَا وُضُوْءَهَا وَاَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِيْ وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْءَهَا وَلَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص نے نماز ٹھیک وقت پر پڑھی اور وضو بھی ٹھیک کیا اور اس کا قیام اچھا کیا اور حضوریٔ دل سے پڑھا اور رکوع سجدہ اچھی تسلی کے ساتھ ادا کیا تو وہ نماز اس نمازی کے پاس سے جب رخصت ہوتی ہے تو وہ چمکتی ہوئی روشن ہوتی ہے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلاَ رُكُوْعَهَا وَلاَ سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ سَوْدَآءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلِقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهُهٗ"۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط)

نمازی سے کہتی ہے کہ تجھ کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور جس شخص نے نماز کو اس کا وقت ٹال کر پڑھا اور وضو بھی ٹھیک طور سے نہ کیا اور دل بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع سجدوں کو خوب تسلی سے ادا نہ کیا تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بجھنگی ہوتی ہے۔ یعنی اس میں نور نہیں ہوتا اور اس نمازی سے کہتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھ کو برباد کیا اسی طرح اللہ تعالیٰ تجھ کو بھی برباد کردے۔ یہاں تک کہ جب وہ تھوڑی سی اوپر کو جاتی ہے جس قدر کہ اللہ پاک کو منظور ہے تو پھر اس نماز کو پرانے نکمے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دیتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ کے اس وعظ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نماز کا صحیح طریقہ کیا ہے اور کونسی نماز اللہ کے ہاں قبول ہوتی ہے۔ اور کونسی رد کردی جاتی ہے جو نمازی کوے جیسی ٹھونگ مارتے ہیں اور چند منٹوں میں رکعتوں کے ڈھیر لگا دیتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے وہ ایسی نماز پڑھ کر الٹا گناہ کر رہے ہیں۔ نماز دراصل نہایت ہی اطمینان سے پڑھنے سے اور صحیح طور طریقہ پر دل لگا کر پڑھنی چاہئے اور نماز باجماعت کی شرطوں میں سے جماعت کو سیدھا کرنا، قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونا بھی ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو ان ضروری امور کا خیال رکھتے ہیں؟ اللہ پاک ہم کو پکا سچا نمازی بنائے اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق نماز ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

نمازی بھائیو سنو!

نماز کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا جیسا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

"اَرَأَيْتُم لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ يُبْقِىْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا؟ ...... قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا". (بخاری)

یعنی رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ "بھلا بتلاؤ تو اگر کسی شخص کے دروازے پر کوئی نہر بہہ رہی ہو اور وہ شخص ہر روز اس نہر میں پانچ بار غسل کرے تو بتلاؤ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرنا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل چھوڑے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کچھ میل نہیں چھوڑے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بس پانچ وقت کی نمازوں کا بھی یہی حال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے سب گناہوں کو دھو دیتا ہے۔"

ترغیب وترہیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِىْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَا بَنِىْ آدَمَ قُوْمُوْا اِلٰى نِيْرَانِكُمُ الَّتِىْ اَوْقَدْتُمُوْهَا فَاَطْفِئُوْهَا".

(رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو پکارتا ہے ہر نماز کے وقت کہ اے آدم علیہ السلام کی اولاد اس آگ کے بجھانے کو اٹھو جس کو تم نے بھڑکایا ہے۔"

یعنی آدمی سے جب کوئی گناہ ہوتا ہے تو اس سے دوزخ کی آگ بھڑکتی ہے اور تیز ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ پاک کے غضب اور غصہ کا گھر ہے۔ جب کسی نماز کا وقت آتا ہے تو رحمت اور بخشش کے خزانے کھولے جاتے ہیں اس لیے وہ فرشتہ پکارتا ہے کہ لوگو اب بخشش اور رحمت کا وقت آیا ہے ایسے وقت میں اللہ کی عبادت اور توبہ واستغفار کرلو تاکہ تمہارے گناہ معاف ہوں اور دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اللہ اور رسول کا فرمان حق ہے اس میں ان کے لیے عبرت ہے۔

ایسا ہی ایک خطبۂ نبوی ﷺ اور سنئے۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"يُبْعَثُ مُنَادٍ عِنْدَ حَضْرَةِ كُلِّ صَلَاةٍ فَيَقُوْلُ يَا بَنِيْ آدَمَ! قُوْمُوْا فَاطْفِئُوْا مَا اَوْقَدْتُّمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيَقُوْمُوْنَ فَيَتَطَهَّرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ فَيُغْفَرُ لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا فَاِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ، فَاِذَا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ، فَاِذَا حَضَرَتِ الْعَتَمَةُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَيَنَامُوْنَ فَمُدْلَجٌ فِيْ خَيْرٍ وَمُدْلَجٌ فِيْ شَرٍّ". ا الترغيب والترهيب، المعجم الكبير للطبراني ا

ہر نماز کے وقت فرشتہ کھڑا ہو کر بلند آواز سے پکارتا ہے کہ اے آدم کے بیٹو! کھڑے ہو جاؤ اور گناہوں سے جو آگ تم نے بھڑکائی ہے اسے بجھا دو۔ چنانچہ نیک لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں طہارت اور وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں تو صبح اور ظہر کے درمیان سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں پھر عصر اور ظہر کے درمیان والے پھر عصر اور مغرب والے پھر مغرب اور عشاء تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں پھر عشاء اور فجر کے درمیان بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ پھر کچھ لوگ صبح سویرا کرنے والے جنت میں داخل ہونے کے حق دار بن کر صبح کرتے ہیں اور کچھ دوزخ کے حق دار بن کر صبح کرتے ہیں۔"

مطلب یہ ہے کہ نمازی اور بے نمازی کا یہی فرق ہے یعنی نمازی جنتی اور جھوٹے نمازی یا بے نمازی دوزخی بن کر صبح میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ نماز وہ چیز ہے کہ آنحضرت ﷺ وفات کے وقت جب تک آپ کی زبان مبارک جاری رہی اس وقت تک برابر نماز کی تاکید فرماتے رہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

روایت ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ: "اَلصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ". فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى مَا يُفِيْضُ بِهَا لِسَانُهٗ.

[ابن ماجه الجنائز ١٦١٤]

کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "بیشک رسول کریم ﷺ اس بیماری کی حالت میں جس میں آپ کی وفات ہوئی فرماتے تھے کہ نمازوں کی حفاظت کرنا اور لونڈی غلاموں کی رعایت کرنا یعنی ان پر ظلم نہ کرنا جب تک آپ کی زبان مبارک چلتی رہی تب تک برابر اسی طرح فرماتے رہے۔"

ایک خطبۂ نبوی ﷺ یوں منقول ہے۔

"خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ ......اَلْخ.

[ابوداود الصلاة ٣٦١، ابن ماجه اقامة الصلاة ١٣٩١، احمد ٢١٦٤٦]

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جو پانچ وقت کی نمازیں ہیں ان کو اللہ پاک نے فرض کر دیا ہے جس شخص نے ان کا وضو اچھی طرح کیا اور ٹھیک وقتوں پر پڑھا اور رکوع سجدہ کو اچھی طرح ادا کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ یہ ہے کہ اس کو بخشے۔ اور جس شخص نے ایسا نہ کیا اس کے واسطے اللہ پاک کا وعدہ نہیں ہے چاہے اس کو بخش دے چاہے عذاب دے۔"

یعنی جس نے پنج وقتہ نماز کو سب قاعدوں کی پابندی اور انتظام سے ادا کیا اس کے واسطے تو اللہ پاک نے بخشش کا وعدہ فرما لیا ہے اور جس نے ایسا نہیں کیا یعنی نماز کو درست اور ٹھیک کر کے نہیں پڑھا تو ایسے نمازی کے واسطے کوئی عہد اور وعدہ نہیں ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جیسے اور گنہگار ہیں ویسا ہی وہ بھی ہے اللہ پاک چاہ بخش دے اور چاہے عذاب کرے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"اَلْكَفَّارَاتُ: اَلْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ". [ترمذی کتاب التفسير ٣١٥٧]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "گناہوں کو مٹانے والی یہ چیزیں ہیں: ٹھہرنا مسجد میں بعد نماز کے پھر ذکر الٰہی کرنا، چلنا قدموں سے یعنی نماز اور جماعت کے لیے پیدل چلنا اور تکلیف کے وقت وضو کا پورا کرنا (یعنی بعض وقت سردی کے سبب یا اور کسی وجہ سے پانی میں ہاتھ پاؤں وغیرہ بھگونے کو جی نہیں چاہتا ایسے وقت میں اچھی طرح اور پورا وضو کرنا)، جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور بھلائی کے ساتھ مرا اور گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا اس وقت تھا جب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

یعنی ایسے نمازیوں کا وہ مرتبہ ہے کہ ان کی زندگی بھی اچھی ہے اور موت بھی اچھی اور گناہوں سے پاک جاتے ہیں۔اور ترمذی میں بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". [ترمذی الصلاۃ ٢٠٧، ابوداود ٤٧٤]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جو لوگ اندھیری راتوں میں جماعتوں کی خاطر مسجدوں میں جاتے ہیں ان کو خوش خبری سنا دے کہ قیامت کے دن ان کو پورا اور کامل نور ملے گا۔"

یہ بشارت ان ہی خوش نصیب نمازیوں کے لیے ہے جو بلا ناغہ وقت پر روزانہ رات اور دن میں ہر وقت مقررہ پر مسجدوں میں جماعت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو لوگ اس طرح نمازوں کی حفاظت نہیں کرتے وہ نماز نہ ان کے لیے قیامت کے دن نجات کا ذریعہ بنے گی نہ اس سے نور حاصل ہو گا بلکہ ایسے نمازیوں کا حشر قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف جیسے کافروں کے ساتھ ہو گا۔

اللہ پاک ہر مسلمان کو سچا اور پکا سنت کے مطابق وقت پر جماعت کے ساتھ ادا کرنے والا نمازی بنائے۔ آمین

یا اللہ! ہماری نمازیں ناقص ہیں نہ معلوم ہم سے کتنی غلطیاں ہوتی ہیں کتنی دفعہ ہم جماعت سے بچھڑ جاتے ہیں، کتنی دفعہ غفلت کر بیٹھتے ہیں۔

اے پروردگار! ہماری ان غلطیوں کو معاف کر دے اور ہم کو صحیح معنوں میں ایسی نمازیں ادا کرنے کی توفیق عطا کر جن سے دین و دنیا کی کامیابی میسر ہو۔ آمین

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ،،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ سیرت نبوی ﷺ کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝۵۶﴾ (الاحزاب)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

''بے شک اللہ اور اس کے سارے فرشتے نبی (علیہ السلام) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود سلام بھیجتے رہا کرو''۔

''اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر آپ ﷺ کی اولاد پر درود یعنی رحمت بھیج جس قدر کہ تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر درود نازل کی ہیں۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسے کہ تو نے برکتیں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر نازل کی ہیں۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے''۔

اسلامی بھائیو!

آج کا خطبہ سیرت نبوی ﷺ پر ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ کی سیرت آپ کی پاکیزہ خصلتیں اور آپ کی زندگی کے حالات حاضرین کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سامنے بیان کئے جائیں تاکہ آپ اور ہم ان ہی عادتوں کو اختیار کریں اور اپنے رسول کریم ﷺ کی زندگی جیسی اپنی زندگی بنائیں۔ اللہ پاک ہم کو ایسی ہی توفیق عطا کرے۔

آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ آپ کی ۶۳ سالہ زندگی پر مشتمل ہے جس کے بہت سے پہلو ہیں ہر ایک پہلو کیلئے دفاتر بھی ناکافی ہیں۔ اس لئے خطبہ کے مختصر وقت میں کچھ تھوڑی سی روشنی ڈالی جارہی ہے تاکہ ہم اپنے حضور نبی کریم ﷺ کے پاکیزہ اخلاق سے کچھ واقف ہوسکیں۔ یوں اخلاق فاضلہ واوصاف حمیدہ جس قدر بھی ہو سکتے ہیں وہ ظاہر سے متعلق ہوں یا باطن سے رسول کریم ﷺ ان سب کا مجموعہ تھے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت مائی عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ"۔

آپ کے اخلاق وہ سب کچھ تھے جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں اللہ پاک نے فرمایا:

﴿إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝﴾ (نٓ) "اے ہمارے رسول! آپ کے اخلاق بہت ہی اونچے ہیں"۔

آپ کو اللہ پاک نے مجسم رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ فرمایا:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَٰلَمِينَ ۝﴾ (الانبیاء) "اے نبی! ہم نے آپ کو ساری کائنات کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔

آپ دنیاوی زندگی کے لحاظ سے اتنے بڑے زاہد تارک دنیا تھے کہ آپ سے بڑھ کر کوئی شخص دنیا میں زاہد و درویش تارک دنیا نہیں پیدا ہوا۔ آپ کی سیرت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طیبہ میں قدم قدم پر یہ خوبی بہت نمایاں نظر آتی ہیں جیسا کہ ذیل کے واقعات سے معلوم ہوگا۔

آپ کی بہت ہی محترمہ بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے گزران کا حال یہ تھا کہ زندگی بھر کبھی بھی دو دن تک متواتر خالی جو کی روٹیوں سے پیٹ بھرنے کا موقع نہیں ملا۔ (شمائل ترمذی)

آپ کا خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن آپ کی سخت بھوک معلوم کر کے جو کی روئی کے ٹکڑے اور باسی چربی (جو گھر میں میسر تھی) لیکر آپ کی خدمت میں آیا تب آپ کو بھوک رفع کرنے کا موقع ملا۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ آپ کی زرہ چند سیر (آٹے) کے بدلے میں گروی رکھی ہوئی تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے آپ ﷺ کو خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے دیکھا جس سے آپ کے بدن مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ کی یہ تکلیف دیکھ کر درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی مسلمانوں کو فراخی عطا کرے۔ کسریٰ و قیصر جو کافر ہیں ان کیلئے کیسی فراخی ہے۔ آپ نے یہ سن کر خفگی کے لہجے میں فرمایا: اے عمر! تم بھی ایسی بات کہتے ہو کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کافروں کیلئے صرف دنیا ہی کا چند روزہ عیش ہے اور ہمارے لئے اللہ نے جنت کو تیار کیا ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ (شمائل ترمذی)

آپ ہمیشہ دعا کرتے تھے .... یا اللہ مجھ کو زندگی بھر مسکین رکھ اور موت کے وقت بھی مسکینی کی حالت میں موت دینا اور قیامت کے دن بھی مسکینوں کے ساتھ حشر فرمانا۔

مسکینی سے آپ کی یہ مراد نہ تھی کہ میں یا میرے گھر والے فاقہ میں مبتلا رہیں' فاقہ کشی سے تو آپ نے اللہ سے پناہ مانگی ہے بلکہ مراد آپ کی یہ تھی کہ میرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دل میں ہمیشہ فروتنی' عاجزی اور غربا پروری رہے کبھی بھی دل میں گھمنڈ غرور پیدا نہ ہو۔ اللہ ہر مسلمان مرد وعورت کو یہ خوبی عطا کرے۔ آمین۔

ایک دفعہ آپ کا تحصیل دار ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لایا جس کی خبر سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس مال کی خبر سن کر جمع ہو گئے ہو یاد رکھو مجھ کو تمہارے فقر و فاقہ کا اندیشہ بالکل نہیں ہے لیکن یہ فکر ضرور ہے کہ تم کو دنیا کا مال بہت ملے گا جس میں مشغول ہو کر تم آخرت کو بھول جاؤ گے۔ پھر آپ نے سارا مال اسی جگہ تقسیم فرمایا اور ایک پیسہ بھی اپنے ساتھ نہیں لیا۔ بلکہ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ عصر کی نماز کے بعد آپ خلاف عادت فوراً گھر چلے گئے صحابہ کو اس پر تعجب ہوا جب آپ ﷺ واپس آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا کہ مجھ کو گھر میں چاندی کا ٹکڑا پڑا یاد آ گیا تھا جو تقسیم سے رہ گیا تھا۔ مناسب نہ تھا کہ میرے گھر میں چاندی کا ایک ٹکڑا بھی بغیر تقسیم کے رہ جائے چنانچہ میں جا کر اسے محتاجوں میں تقسیم کر کے آیا ہوں، ﷺ۔

بزرگو اور دوستو!

آپ نے اندازہ لگایا ہو گا کہ رسول کریم ﷺ دنیا سے کس قدر بے رغبتی رکھتے تھے اور آپ کی سخاوت بلکہ دریا دلی کا کیا حال تھا۔ آپ چاہتے تو بیشمار دولت اپنے لئے جمع فرما لیتے مگر آپ نے کبھی ایسا خیال بھی نہیں فرمایا۔ آپ کی سیرت طیبہ اور آپ کے اخلاق فاضلہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عجیب وغریب واقعہ بیان فرمایا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ فُلَانٌ حِبْرٌ	''ایک یہودی بڑا مشہور تھا جس کے
كَانَ لَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَنَانِيْرُ	دینار رسول اللہ ﷺ پر واجب تھا وہ
فَتَقَاضَاهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا	تقاضے کیلئے خدمت شریف میں حاضر ہوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَهُوْدِيُّ مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْكَ قَالَ فَاِنِّيْ لَا اُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ. فَقَالَ ﷺ: اِذًا اَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَدَّدُوْنَهٗ وَيَتَوَعَّدُوْنَهٗ فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهٖ. فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنَعَنِيْ رَبِّيْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهٗ. فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. اَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ. مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا

آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھائی اس وقت ادائیگی کیلئے میرے پاس کچھ نہیں ہے وہ کہنے لگا کہ اے محمد جب تک آپ ادا نہ کر دیں گے میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب یہ بات ہے تو میں خود بھی تمہارے ساتھ بیٹھا ہی رہوں گا۔ چنانچہ آپ اس کے پاس ظہر' عصر' مغرب' عشا اور ساری رات فجر تک بیٹھے رہے صحابہ کرام اس کی اس گستاخی کو دیکھ کر اس کو ڈرا دھمکا رہے تھے جب ان کی اس کیفیت کا علم رسول کریم ﷺ کو ہوا تو آپ نے اسے نا پسند فرمایا صحابہ کہنے لگے یا رسول اللہ! ایک یہودی نے اس طرح آپ کو روک کر بیٹھا رکھا ہے ہمارے لئے یہ گستاخی نا قابل برداشت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو میرے رب نے منع فرمایا ہے کہ میں کسی ذمی وغیرہ پر ظلم کروں جب سورج چڑھ گیا تو وہ یہودی کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا ساتھ ہی اس نے اپنا آدھا مال اللہ کے راستے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَوْلَ الْخَنَا. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. وَهٰذَا مَالِیْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِیُّ كَثِيْرَ الْمَالِ.

[رواه البیهقی فی دلائل النبوة ٦/٢٨١ - ٢٨٠]

میں دے دیا اور کہنے لگا کہ اللہ کی قسم میں نے جو کچھ بھی آپ کے ساتھ نازیبا حرکت کی ہے محض اس لئے کہ میں آپ کے ان صفات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا جو تورات میں لکھی ہوئی ہیں۔ تورات میں آپ کے بارے میں یہ ہے کہ آخری زمانے کا نبی محمد بن عبداللہ نامی مکہ میں پیدا ہوگا اور طیبہ (مدینہ منورہ) میں ہجرت کر کے آئے گا اور اس کی حکومت ملک شام تک وسیع ہو جائے گی اور وہ سخت دل اور غصہ والا نہ ہوگا۔ اور نہ وہ بازاروں میں فضول چیخ و پکار کرنے والا ہوگا اور وہ لباس اور ہیئت میں بے حیا نہ ہوگا اور نہ فحش گو ہوگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور یہ میرا مال حاضر ہے آپ جہاں چاہیں اسے خرچ فرما سکتے ہیں۔

سیرت نبوی پر اس بیان سے آپ کی امانتداری' وعدہ وفائی' نرم دلی' قوت برداشت' عدل وانصاف روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو اپنے پیارے رسول ﷺ کی سیرت طیبہ یاد رکھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ایک مشہور صحابی کا بیان ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَاْنَفُ اَنْ يَمْشِیَ مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ

یعنی ''رسول اللہ ﷺ ذکر الٰہی میں بہت زیادہ مصروف رہتے تھے لغو باتوں سے آپ بالکل دور رہتے تھے آپ نماز جمع لمبی پڑھتے اور خطبہ بہت مختصر دیا کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ.
(رواة النسائی)

تھے اور آپ کو عار نہ تھی کہ آپ رانڈ، بیوہ عورتوں اور مسکینوں کے ساتھ خود جا کر انکی حاجت پوری فرما دیا کرتے تھے''۔

یہ وہ اخلاق فاضلہ تھے جنہوں نے آپ کو ساری مخلوق کا محبوب بنا دیا تھا۔

پیارے بھائیو!

آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ اس قدر جامع ہے کہ آپ کو زندگی کے ہر ہر شعبہ میں نمونہ بنایا جا سکتا ہے، فقیری میں دیکھو یا شاہی میں، دن میں دیکھو یا رات میں آپ کی سیرت مبارکہ کی ایک نئی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ درویشی میں بھی ایسے کہ کبھی گھر میں کھانے کو غلہ تک نہیں ہے اور بادشاہ بھی ایسے کہ شاہان عالم آپ ﷺ کا صرف نام سن کر لرز رہے ہیں۔ اپنی سیرت مبارکہ کے مطابق آپ صحابہ کرام کو عمل کرنے کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الاحزاب)

یعنی اے مسلمانو! ''تمہارے لئے اللہ کے رسول کی سیرت مبارکہ میں ایک بہترین نمونہ ہے''۔

یہ اسلئے کہ اللہ نے اپنے رسول کو انسان کامل بنا کر بھیجا ہے شکر گزاری کے سلسلے میں ایک دفعہ آپ نے فرمایا اے لوگو سن لو شکر گزاری تو چھوٹی چیزوں پر ہونی چاہیے جس نے کم چیز پر اللہ کا شکر ادا نہیں کیا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کریگا۔ اور جس نے احسانات کے بدلے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ اللہ کا بھی ہرگز شکر ادا نہیں کرے گا اور اس کی نعمتوں کا بیان کرنا بھی شکر میں داخل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ (الضحیٰ)

یعنی ''اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہا کرو''۔

یہ بھی اللہ کے شکر میں داخل ہے اور ان کا ذکر چھوڑنا ناشکری میں داخل ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اور جماعت کے ساتھ رہنا رحمت الٰہی حاصل کرلینا اور جماعت سے کٹ کر رہنا عذاب یعنی تکلیف اور زحمت کا سبب ہے۔

نوجوانانِ اسلام!

خطبہ ختم کرنے سے پہلے آپ سے گزارش کروں گا کہ اپنے پیارے رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ آپ کی سکھائی ہوئی تہذیب وشرافت بہت اونچا مقام رکھتی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ اس ہادی اعظم کی سیرت پاک کا مطالعہ کریں جو دنیائے انسانیت کیلئے آخری رسول بن کر دنیا میں تشریف لائے جنہوں نے اپنے اخلاق فاضلہ سے عرب جیسی جاہل قوم کو آفتاب عالم بنا کر چمکا دیا۔

آج پھر زمانہ پکار پکار کر آپ کو دعوت دے رہا ہے کہ آپ کو پھر کھویا وقار مل سکتا ہے آپ پھر دنیا میں مثالی قوم بن سکتے ہیں بشرطیکہ آپ اپنے دین ومذہب کے پیروکار رہو کر اخلاق محمدی کے رنگ میں رنگ جائیں۔ اسلام کی ترقی واشاعت کا سب سے بڑا سبب یہی رہا ہے کہ اس نے بہترین اخلاق کی تعلیم دی ہے بلکہ سختی کے ساتھ مسلمانوں کو اخلاق فاضلہ اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے آج ہمارے بڑے لوگ خاص طور پر علماء واعظین حاجی نمازی اگر اچھے اخلاق سے کام لیں اپنے اندر صبر وتحمل کا مادہ پیدا کریں حسد، بغض، غیبت، گالی گلوچ سے دور رہیں تو ان کو دیکھ کر آج کے نوجوان بھی اچھے راستے پر لگیں گے اور اگر معاملہ برعکس ہے تو نوجوانوں پر اس کا برا اثر پڑیگا اور یہی ہو رہا ہے۔ لہٰذا نوجوانوں سے گزارش ہے کہ بڑے لوگوں کا عمل اخلاق اگر برا ہے تو اس پر دھیان نہ دیں بلکہ اسلام کی پاکیزہ تعلیم کا مطالعہ کریں۔ اللہ تعالی ہر مسلمان کو ایسی ہی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ ماہِ محرّم ورسوماتِ مروّجہ
کی برائیوں کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتٰبِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾﴾ (التوبة)

مسلمان بھائیو!

اللہ پاک کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اس کا ارشاد ہے۔

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ (ابراهيم)

اے بندو! "اگر میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو میں اور زیادہ تم کو نعمتیں دوں گا اور اگر میری نعمتوں کی ناقدری کرو گے تو میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے"۔

اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنا یہ ہے کہ ان کی حفاظت کی جائے اور زیادہ سے زیادہ ترقی کے راستے سوچے جائیں، کسی کو اللہ نے رزق حلال کا ذریعہ اچھا لگا دیا ہے تو اس کو باقی رکھا جائے کسی کو اللہ نے علم دیا ہے تو اس علم سے فائدہ اٹھایا جائے کسی کو اللہ پاک نے ملازمت پر لگا دیا ہے تو اس ملازمت کو صحیح طور پر کیا جائے۔ ان سب سے بڑھ کر .... عظیم نعمت زندگی ہے جس کے سہارے ہم نے اس ماہ محرم کو پایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ محرم کے معنی ہے حرمت' عزت والا مہینہ' اللہ پاک نے قرآن مجید کی آیات بالا میں چار مہینے حرمت والے مہینے قرار دیئے ہیں جسکا مطلب یہ ہے کہ ان مہینوں کی عزت و حرمت کا تقاضا ہے کہ ان میں لڑائی جھگڑے بند کر دیئے جائیں ۔ ان کو نہایت ادب سے گزارا جائے ۔ چنانچہ آیت خطبہ کا ترجمہ یہ ہے۔

''کہ بے شک اللہ کے نزدیک گنتی کے لحاظ سے بارہ مہینے ہیں اللہ نے اپنا یہ نظام اس دن قائم کر دیا تھا جس دن اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں اللہ کا یہ بہت ہی مضبوط قانون ہے پس تم ان چار مہینوں میں خاص طور پر ظلم و زیادتی نہ کرو۔ ہاں اگر کفار مشرکین تم سے لڑائی کریں تو تم ان سے جوابی لڑائی کر سکتے ہو اور جان رکھو اللہ پاک کی مدد پرہیز گاروں کے ساتھ ہے''۔

حرمت والے چار مہینے جن کا آیت میں ذکر ہے وہ رجب' ذی القعدہ' ذی الحجہ اور محرم ہیں ان مہینوں میں عرب میں امن سے راستے کھل جاتے' تجارتی منڈیاں چالو ہو جایا کرتی تھیں ۔لڑائی جھگڑے' ڈاکہ زنی' چوری وغیرہ کاموں سے عرب اپنے کو روک دیا کرتے تھے اسلام نے بھی ان مہینوں کی عزت کو قائم رکھا محرم بھی ان مہینوں میں سے ایک عزت والا مہینہ ہے ۔منتقی الاخبار صفحہ ۱۴۲ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے۔

قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ فَرَاَی الْیَھُوْدَ تَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا یَوْمٌ صَالِحٌ نَجَّی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مِنْ عَدُوِّھِمْ فَصَامَہٗ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ.

کہ ''جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے ان سے پوچھا کہ یہ روزہ کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ مبارک دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی اس کے شکریہ میں (بخاری کتاب الصوم ۱۸٦٥، مسلم الصیام ۱۹۱۱)
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ روزہ رکھا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تم سے زیادہ ہے پس آپ نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی حکم دیا کہ اس دن ضرور روزہ رکھا کریں''۔

بعد میں یہ بھی فرمایا کہ یہودیوں کی مشابہت سے بچنے کیلئے ایک روزہ نویں تاریخ یا گیارہویں تاریخ کا اور رکھ لیا کرو۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے۔

قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰی غَیْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْیَوْمِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ یَعْنِی شَهْرَ رَمَضَانَ. (متفق علیه)

''وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ یوم عاشورہ کے دن سے بڑھ کر کسی اور دن کے روزے کو فضیلت دیتے ہوں اور ماہ رمضان سے بڑھ کر کسی اور مہینے کو فضیلت دیتے ہوں''۔

برادرانِ اسلام!

ماہ محرم کی ایک بڑی بھاری فضیلت یہ ہے کہ اسلامی سنہ ہجری اس ماہ سے شروع ہوتا ہے صد افسوس کہ اس مبارک مہینے کی مبارک تاریخ یعنی دسویں کو نواسہ رسول ﷺ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا المناک واقعہ پیش آ گیا۔

﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ○﴾

اس واقعہ کی تفصیلات کا یہ موقعہ نہیں ہے مگر جو بھی کچھ ہوا برا ہوا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و درجات دشمنوں نے سب نظر انداز کر دیئے اور ان کے خون ناحق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کے مرتکب ہوئے اور قیامت تک کیلئے بدنام ہوئے۔ اللہ حضرت حسینؓ پر ہماری طرف سے بہت بہت سلامتی اور رحمت نازل کرے' بلاشک حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو درجۂ شہادت حاصل ہوا اور شہیدوں کیلئے اللہ پاک کا فرمان ہے۔

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرہ)

یعنی'' اللہ کے راستے میں شہید ہونے والوں کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر ان کی زندگی ایسی ہے جو تم سمجھ نہیں سکتے''۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی مظلومانہ شہید کئے گئے اللہ کے ہاں ان کا بھی یہی قیام ہے جو آیت قرآنی میں بیان ہوا ہے۔ آخر وقت میں یزیدی [1] فوج سے انہوں نے صاف کہا تھا کہ میں لڑنا نہیں چاہتا ہوں مجھ کو یہاں سے امن کے ساتھ یا تو یزید کے پاس بھیج دیا جائے اور وہ خود معاملہ کو سمجھ لیں گے یا پھر اسلامی سرحد پر جہاں کفار سے جنگ ہو رہی ہو اس اسلامی فوج میں مجھ کو جانے کی اجازت دی جائے مگر باغیوں نے آپ کی ایک بات نہ سنی اور لڑائی پر آمادہ ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو قیامت تک نہیں بھلایا جا سکے گا۔

محترم بھائیو!

ماہ محرم میں جو کچھ بدعات ہوتی ہیں اس میں تعزیہ داری کا واقعہ خاص توجہ کے لائق ہے تعزیہ دراصل لفظ تعزیت ہے جو مرنے والوں کے گھر والوں کو صبر و شکر کی تلقین کرنے کا نام ہے' شریعت میں تعزیت تین دن کیلئے جائز ہے جس میں رونا' پیٹنا' ماتم کرنا اور سینہ کوٹنا حرکات بالکل ناجائز ہیں۔ اس لفظ ''تعزیت کو'' تعزیہ بنا لیا گیا ہے جو بنانے والوں کے خیال باطل کے تحت امام حسینؓ کی قبر کی نقل ہے گویا یہ

---

① فائدہ: حضرت یزید بن معاویہ بن ابی سفیان۔ یعنی یزیدؓ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں، لہٰذا ان کے متعلق حسن ظن رکھنا چاہئے۔ (از مقصود احمد سلفی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کاغذ وبانس بنائی جاتی ہے پھراس کی اصلی قبر کی طرح نہ صرف زیارت کی جاتی ہے بلکہ اس پر چڑھاوے چڑھاتے اور پھول ڈالے جاتے ہیں اور وہاں نذر و نیاز پیش ہوتے ہیں۔تعزیہ کے نیچے سے برکت کے خیال سے بچوں کو نکالا جاتا ہے۔ دسویں محرم کو اس تعزیہ کا جلوس بینڈ باجوں کے ساتھ نکلتا ہے جس میں مردوں عورتوں کا بہت ہی نازیبا اختلاط ہوتا ہے۔اغوا کی کتنی وارداتیں ان جلوسوں میں ہو جاتی ہیں۔

ہندوستان میں اس تعزیہ داری کی ایجاد اس طرح ہوئی کہ تیموری عہد میں بادشاہ وزیر اکثر شیعہ ہوتے تھے جن کے خیال میں کربلا کی زیارت بہت بڑا کار ثواب تھا اور یہاں سے اس زمانہ میں کربلا تک جانا دشوار جانتے تھے اس لئے کچھ نام نہاد علماء سے مشورہ کے بعد کربلا سے روضہ امام حسین کی نقل حاصل کی گئی اور اس نقل کی زیارت کو اصل کی زیارت کی جگہ کارثواب سمجھ لیا گیا۔ بعد میں یہ نقلیں گھر گھر رکھی جانے لگیں تو خاص محرم الحرام کے مہینے کے روز عاشوراء کو اس زیارت اور جلوس کا دن ٹھہرایا دیا گیا۔اور بڑے دنیا دار لوگوں کی دیکھا دیکھی عوام سنی مسلمانوں نے بھی محبت حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر اس رسم رواج کو اپنا لیا آج تک شیعہ حضرات کے علاوہ سنی بھی بکثرت اس میں حصہ لیتے اور تعزیہ بناتے ہیں بعض جگہ دلدل نامی کاغذ کا گھوڑا بنایا جاتا ہے اس کا جلوس نکلتا ہے بعض جگہ سدے جھنڈے بنا کر ان کے جلوس نکالے جاتے ہیں۔شریعت اسلامیہ میں ایسے خرافات کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ“. (مشکوۃ شریف) (بخاری الصلح ۲۴۹۹، مسلم الاقضیة ۳۲۴۲)

یعنی ”جو کوئی ہمارے دین میں نئی چیز نکالے جس کا ثبوت شریعت سے نہ ہو وہ مردود ہے“۔

حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں بہت سے نامور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شہید ہوئے۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو جنگ احد میں بری طرح سے شہید کیا گیا اور کتنے ہی ناموران اسلام نے جام شہادت پیا مگر رسول کریم ﷺ نے نہ ان کا سالانہ یادگاری جلوس نکالا نہ ان پر ماتم کیا کوئی تعزیہ بنایا۔ زمانہ صحابہ ؓ میں بڑے بڑے جلیل القدر بزرگان اسلام ظالموں کے ہاتھوں شہید ہو گئے مگر ان کی یادگار میں بھی کوئی تعزیہ نہیں بنایا گیا نہ کوئی ماتمی جلوس قائم کی گئی۔ حضرت شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ جو مشہور مجدد اسلام ہیں، فرماتے ہیں۔

وَاَقْبَحُ مِنْ ذٰلِكَ وَاَعْظَمُ مِنْهُ مَا يَفْعَلُ الرَّافِضَةُ مِنْ اِتِّخَاذِهٖ مَاتَمًا يَقْرَأُ فِيْهِ الْمَصْرَعَ وَيُنْشِدُ قَصَائِدَ النِّيَاحَةِ وَيَعْطَشُوْنَ فِيْهِ اَنْفُسَهُمْ وَيَلْطِمُوْنَ الْخُدُوْدَ وَيَشُقُّوْنَ الْجُيُوْبَ وَيَدْعُوْنَ فِيْهِ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. اِلٰى آخِرِهٖ. (منہاج السنة)

یعنی اس سے بھی زیادہ جو اوپر ایمان ہوا ہے بدترین گناہ یہ ہے کہ رافضی عاشورہ کے روز ماتم کرتے ہیں اور ماتمی اشعار قصائد پڑھتے ہیں اور پیاسے رہتے ہیں۔ اپنے رخساروں پر خود ہی طمانچے لگاتے ہیں گریبان پھاڑتے ہیں غرضیکہ زمانہ جاہلیت کی سب ہی حرکتیں کرتے ہیں یہ تمام کام بدعات ہیں۔ عاشورہ کے دن میلا کرنا' مجلس کرنا یا جلوس نکالنا یہ سب بدعات محدثات ہیں' ماتم کرنا بھی بدعت ہے ان سے بچنا ہر سنی مسلمان کیلئے لازم ہے۔

اسلام کے فرزندو!

غور کا مقام ہے کہ سالانہ ان خرافات پر امت کا کتنا سرمایہ ضائع ہو رہا ہے اگر حساب کر کے دیکھو تو کروڑوں تک یہ سرمایہ پہنچے گا جو ہر سال گناہ اور بے لذت پر صرف کر دیا جاتا ہے۔ آج مسلم قوم کے کتنے غریب اور یتیم بچے ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ مسلمانوں کی کتنی کنواری بیٹیاں ہیں جو بڑھاپے کو پہنچ رہی ہیں لیکن شادی کے مصارف کا کوئی انتظام نہیں' کتنے مسلم نوجوان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیروزگار پھر رہے ہیں جن کیلئے کارخانے اور کسی فیکٹری میں جگہ نہیں کتنے مسلم مساکین اور اپاہج محتاج ہیں جو روٹی روٹی کیلئے محتاج ہیں ان کی طرف کسی کی توجہ نہیں مگر محرم کا مہینہ جہاں آیا اور مسلمانوں کی تجوریاں کھل گئیں ایسے کاموں کیلئے جن کے کرنے سے اللہ ناراض اور اللہ کا رسول ناراض اور خود جناب حسین رضی اللہ عنہ ناراض۔ مگر صد افسوس مسلمان ان حرکتوں سے باز نہیں آتے شاید اب حضرت امام مہدی کا ہی انتظار ہے۔ وہ آئیں اور ڈنڈے کے زور سے مسلمانوں کو سیدھے راستے پر چلائیں اگر مسلمان ان خرافات سے ہٹ کر ملت کی تعمیر و ترقی ان کیلئے علوم و فنون کی تعلیم گاہیں نیز اشاعت اسلام پر یہ سرمایہ خرچ کریں تو کتنے بہتر نتائج نکل سکتے ہیں اور ملت اسلامیہ کا یہ شکستہ ڈھانچہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔ کاش مسلمان وقت کی آواز سنیں اور بدعات کو یکسر ترک کریں اور ہوش میں آئیں۔

یا اللہ اپنے حبیب ﷺ کی امت پر رحم فرما۔ ان کو راہ مستقیم نصیب کر دے اور ان خرافات سے نکال کر ان کو تعمیری کاموں کو انجام دینے کی توفیق عطا فرما۔ کہ یہ باطل قوتوں کو پاش پاش کر کے حق و صداقت سے ساری دنیا کو جنت کا نمونہ بنا سکیں۔ آمین یا رب العالمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی جَمِیْعِ الشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ. وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چند شہدائے اسلام کا بیان

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۝﴾ (البقرة)

''جو لوگ اللہ کے راستے میں شہید ہو جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم سمجھ نہیں سکتے''۔

حمد و نعت کے بعد۔

حضرات!

قرآن مجید کی آیت بالا میں اللہ پاک نے ان خوش نصیب مردانِ حق کا ذکر فرمایا ہے جو اللہ کے راستے میں شہید ہو جاتے ہیں۔ اللہ کے ہاں شہیدوں کا بہت بڑا درجہ ہے ان کو ایک ایسی زندگی ملتی ہے جس کی تعریف ہمارے علم وفہم سے بالاتر ہے۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات میں شہدائے کرام کے فضائل مذکور ہوئے ہیں۔

آج آپ کے سامنے چند ایسے بزرگ شہیدوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو رسول کریم ﷺ کے زمانے میں نہایت ہی دھوکہ سے شہید کیے گئے تھے۔ جن کے دماغوں میں جنگ اور دشمنوں کی غداری کا تصور بھی نہ تھا جو صرف وعظ و تبلیغ کے لئے بھیجے گئے تھے مگر دغابازوں نے بڑی بے رحمی کے ساتھ ان کو قتل کر ڈالا۔ بزدل کافروں کا شیوہ بھی رہا ہے کہ مردانِ حق کے مقابلہ پر آنے سے گھبراتے ہیں۔ فریب اور دھوکہ دیکر داؤ چلانے کی کوشش کیا کرتے ہیں آج بھی دشمنوں کا یہی حال ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برادرانِ ملت!

جو واقعہ آپ کے سامنے رکھا جا رہا ہے اس کا تعلق ۴ھ جنگ احد کے بعد سے ہے۔ بخاری شریف پارہ بارہ صفحہ ۹۲ پر یہ واقعہ ذکر ہوا ہے۔ مشہور بزرگ صحابی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهَدَاةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا بِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ قَرِيْبًا مِّنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَاكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ فَلَمَّا رَاٰهُمْ عَاصِمٌ وَاَصْحَابُهٗ لَجَاُوْا اِلٰى نَدْنَدٍ وَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَهُمْ اِنْزِلُوْا وَاَعْطُوْا بِاَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ لَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ اَحَدًا قَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَمِيْرُ الْبِرِيَّةِ اَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ لَا اَنْزِلُ الْيَوْمَ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ. ...... الى آخر الحديث. (بخاری . الجهاد والسير ۲۸۱۸)

حضرات!

جنگ احد کے بعد دشمنوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور پامال کرنے کی مختلف تدابیر پر عمل کیا وہ دیکھ کر حیران تھے کہ احد کے نقصانات نے مسلمانوں کو پست ہمت نہیں کیا ہے بلکہ مسلمان اس قدر نقصان کے باجود پھر بڑے عزم واستقلال سے اپنی طاقت جمع کر رہے ہیں اس لیے کیوں نہ ان کو پامال کرنے کیلئے مکر وفریب سے کام لیا جائے چنانچہ قریش نے قوم عضل وقارہ کے سات شخصوں کو گانٹھ کر مدینہ نبی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ ہمارے قبیلے اسلام لانے کیلئے تیار ہیں ہمارے ساتھ آپ ﷺ کچھ اسلام کی تعلیم دینے والے لوگوں کو بھیج دیجئے۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ نے دس بڑے بزرگ صحابہ کو ان کے ساتھ کر دیا اور عاصم بن ثابت کو جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نانا تھے ان کا سردار بنا دیا یہ لوگ روانہ ہو گئے جب مقام ہداہ پر پہنچے جو مکہ اور عسفان کے درمیان میں ہے تو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنولحیان کو دشمنوں نے خبر کر دی اور ان کے دو سو تیر انداز ان بزرگ معلمین کی تلاش میں نکلے۔ یہ سب صحابہ کے نشانات قدم سے اندازہ لگاتے ہوئے چلتے چلتے ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں ان مبلغین اسلام نے بیٹھ کر کھجوریں کھائی تھیں جن کو وہ مدینہ منورہ سے اپنے ساتھ لائے تھے پیچھا کرنے والے کافروں نے کہا کہ کھجور کی یہ گٹھلیاں ضرور یثرب کی ہیں پھر وہ ان صحابہ کرام کے قدموں کے نشانات پر آگے بڑھے۔ آخر حضرت عاصم اور آپ کے ساتھیوں نے جب ان دشمنوں کو دیکھا تو سب نے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لی۔ مشرکین نے ان سے فریب اور دھوکہ دینے کی نیت سے کہا کہ ہتھیار ڈال کر پہاڑ سے نیچے اتر آؤ تم سے ہمارا عہد و پیمان ہے کہ ہم تم میں سے کسی شخص کو بھی قتل نہیں کریں گے۔

دوستو!

یاد رکھو اسلام کے دشمنوں نے ہمیشہ ایسے ہی مکر و فریب سے کام لیا ہے اگر اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ کا مطالعہ کرو گے تو معلوم ہوگا کہ دشمنانِ اسلام نے ایسے بہت سے دھوکوں سے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ آج کل اسرائیل کے یہودی بھی ایسی ہی چالیں چل رہے ہیں۔

بہر حال سردارِ جماعت حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو کسی صورت میں بھی کافروں کی پناہ قبول نہیں کروں گا نہ مجھ کو ان پر بھروسہ ہے کہ یہ عہد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پورا کریں گے۔ پھر حضرت عاصم نے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ ہمارے ان حالات سے اپنے پیارے رسول ﷺ کو آگاہ فرما دے۔ اس کے بعد کافروں نے تیر برسانے شروع کر دیئے اور حضرت عاصم اور دوسرے سات مردان حق نے جام شہادت نوش فرمالیا اور باقی تین بزرگ انکے عہد و پیمان پر پہاڑ سے نیچے اتر آئے یہ خبیب انصاری اور ابن وثنہ اور عبداللہ بن طارق تھے۔

جب یہ اسلامی شیر ان کے قابو میں آ گئے تو ان کافروں نے اپنی کمانوں کے تانت اتار کر ان سے ان کو باندھ دیا۔ حضرت عبداللہ بن طارق نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تمہاری پہلی غداری ہے میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا مجھ کو شہادت منظور ہے مگر تم پر اعتماد غلط ہے چنانچہ کافروں نے ان کو بھی اسی جگہ پر شہید کر دیا۔ اب یہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور ابن وثنہ کو لے کر چلے اور مکہ میں لے جا کر ان کو بیچ ڈالا۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں مکہ کے ایک رئیس کافر حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حارث کے بیٹوں کو مفت میں دشمن ہاتھ آ گیا اور انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے خرید لیا تا کہ باپ کا بدلہ لیا جائے، حارث کی ایک بیٹی زینب نامی ہیں جو بعد میں مسلمان ہو گئی تھیں ان کا بیان ہے کہ جن دنوں خبیب رضی اللہ عنہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے انکی بہت سی خوبیاں انہوں نے دیکھیں۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے زینب رضی اللہ عنہا سے موئے زیر ناف صاف کرنے اور شہادت کیلئے پاک وصاف ہونے کیلئے استرہ طلب کیا جو ان کو مہیا کر دیا گیا۔ زینب کہتی ہیں۔ کہ پھر میں نے اپنے بچے کو ان کی ران پر بیٹھا دیکھا اور استرہ انکے ہاتھ میں تھا تو میں اس سے بری طرح گھبرا گئی کہ خبیب میرے چہرے سے سمجھ گئے انہوں نے زینب سے کہا تمہیں اس بات کا خوف ہو گا کہ میں اس بچے کو قتل کر ڈالوں گا، یقین کرو زینب ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برادرانِ اسلام!

ذرا خود دیکھئے کہ حالات کیا ہیں اور حضرت خبیب ؓ جرأت کے ساتھ اسلامی تعلیم کا مظاہرہ فرما رہے ہیں۔ اسلام میں جنگ کی حالت میں بھی بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت خبیب ؓ نے یہی فرمایا حضرت زینب کہتی ہیں اللہ کی قسم میں نے حضرت خبیب ؓ سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا اللہ کی قسم میں نے اس دن دیکھا کہ انگوروں کا خوشہ انکے ہاتھ میں ہے اور وہ اس میں سے کھا رہے ہیں حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور وہ انگوروں کا موسم بھی نہیں تھا بلکہ وہ اللہ کا دیا ہوا رزق تھا جو غیب سے اللہ نے انکو کھلایا تھا جب مشرکین ان کو قتل کرنے کیلئے حرم سے باہر لائے تو حضرت خبیب ؓ نے ان سے کہا کہ مجھ کو شہادت سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ کافروں نے ان کو اجازت دے دی پھر حضرت خبیب ؓ نے دو رکعت نماز ادا کی اور دشمنوں سے کہا کہ اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں قتل ہونے سے گھبرا رہا ہوں تو میں ان رکعتوں کو اور لمبا کر کے ادا کرتا۔

برادرانِ ملت!

اللہ کے شیروں کا حال یہی ہوتا ہے سامنے پھانسی کا تختہ ہے اور ایسے وقت میں نمازِ عشق ادا کی جارہی ہے حضرت خبیب ؓ کی یہ دو رکعتیں ہم جیسے ناکارہ لوگوں کی ہزاروں رکعتوں سے افضل تھیں۔ اللہ پاک ہم مسلمانوں کو اپنا ایسا ہی عاشق بنالے۔ آمین۔

اس کے بعد حضرت خبیب ؓ نے ان کافروں کیلئے بد دعا کی کہ پروردگار ان کافروں کو شمار فرمالے، یعنی ان کو گن گن کر ہلاک کر ڈالیو (چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ وہ ایک ایک کر کے ہلاک ہوگئے) پھر جام شہادت سے پہلے حضرت خبیب ؓ نے یہ اشعار پڑھے۔ پہلے ایک سنگ دل ظالم نے حضرت خبیب ؓ کے جگر کو چھیدا اور کہنے لگا اب تم پسند کرتے ہو گے کہ تمہاری جگہ تمہارے آقا حضرت محمد ﷺ آجائیں اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمہاری جان بچ جائے۔ حضرت خبیبؓ نے نہایت جوش میں جواب دیا کہ اللہ جانتا ہے میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان بچنے کیلئے حضرت محمد رسول ﷺ کے پاؤں کانٹے لگے۔ (سیرۃ ابن ہشام) پھر حضرت خبیبؓ نے ایک طویل قصیدہ پڑھا جس کے آخری اشعار یہ تھے۔

وَلَسْتُ اُبَالِی حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا   عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِکَ فِی ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَشَاْ   یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

جب میں اسلام پر جان قربان کر رہا ہوں تو میں پرواہ نہیں کرتا کہ راہ الہ میں کس پہلو پر گرتا اور جان دیتا ہوں۔ اللہ کی ذات سے اگر وہ چاہے یہ بالکل امید ہے کہ وہ میرے جسم کے گوشت کے ہر ہر ٹکڑے کو برکتیں عطا کرے۔ (صحیح بخاری).

حضرت خبیبؓ کی سب سے آخری دعا یہ تھی کہ یا اللہ ہم نے تیرے رسول کے احکام ان لوگوں کو پہنچا دیئے اب تو اپنے رسول کو ہمارے حال کی اور ان کافروں کے ظلموں کی خبر پہنچا دے۔ اللہ نے اپنے پیارے کی یہ دعا قبول کی اور رسول اللہ ﷺ نے بذریعہ وحی سارے حالات معلوم کر کے صحابہ کرام کو تمام واقعات سے آگاہ فرمایا کفار قریش نے جب حضرت عاصمؓ کی شہادت کا حال سنا تو انہوں نے ان کی لاش کیلئے اپنے آدمی بھیج دیئے تا کہ ان کے جسم کا کوئی ایسا حصہ کاٹ کر لائیں جس سے ان کی شناخت ہو سکے کیونکہ عاصم نے جنگ بدر میں کفار قریش کے نامی گرامی سردار عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالی نے حضرت عاصمؓ کی لاش کی حفاظت کیلئے بھڑوں کا ایک چھتہ مقرر کر دیا جس نے قریش کے آدمیوں سے حضرت عاصم کی لاش کو بچا لیا اور ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا نہ کاٹ سکے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ ایک گورنر سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ بعض دفعہ وہ اچانک بے ہوش ہو جایا کرتے تھے لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت میں بھی موقع پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاضر تھا اس وقت کا ہیبت ناک منظر یاد کرتا ہوں اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی باتیں ذہن میں یاد آتی ہیں تو میں کانپ کر بیہوش ہو جاتا ہوں۔

بزرگو، عزیزو، دوستو!

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شجرِ اسلام کو سینچنے کیلئے جو خون بہائے ہیں اور جس جس طرح سے اسلام کو ترقی دی ہے وہ دنیا کی تاریخ میں حیرت انگیز واقعات ہیں۔

ان ہی قربانیوں کی برکت تھی کہ اسلام عرب کے ریگستانوں سے نکل کر دنیا کے چاروں کونوں میں پہنچ گیا اور ہر جگہ نعرہ تکبیر کی آواز بلند ہوگئی۔ جب تک مسلمانوں میں قربانی کے یہ جذبات رہے ہر جگہ ان کا غلبہ رہا اور جب سے مسلمان قربانی دینا بھول گئے اور دنیا کی محبت میں غرق ہوگئے سو جو حال ہے دیکھا جا رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قوموں کے عروج میں مالی و جانی ہر دو قربانیوں کی شدید ضرورت ہے آج مسلمان پھر عروج و اقبال چاہتے ہیں تو محض زبانی باتوں سے طویل طویل تقریروں سے رسمی رواجی بے جان عبادتوں سے کچھ نہ بن سکے گا۔

اے قوم کے نوجوانو!

تمہارے لئے خاص قابل توجہ بات ہے اور وقت کی بڑی ضرورت کہ آپ حضرت خبیبؓ کے اسوہ حسنہ کو بار بار غور سے سمجھیں اور اس کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ اور حضرت اقبال کے اس پیغام کو یاد رکھیں۔ اقبال نے خوب ہی کہا ہے۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر وسناں اول طاؤس و رباب آخر

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محشر میں رحمت الٰہی کا ایک نظارہ

رسول کریم ﷺ کے الفاظ مبارکہ میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾﴾ (الزمر)

''اے رسول آپ میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے یعنی گناہ کیے ہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ بیشک اللہ پاک سارے ہی گناہوں کو بخش دے گا بیشک وہ بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے اور یہ بھی ان سے فرما دیجئے کہ اپنے رب کی طرف جھک جاؤ اور اس کے فرمانبردار بندے بن جاؤ اس وقت سے پہلے کہ تمہارے پاس اللہ کا عذاب آئے اس وقت پر تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

اسلامی بھائیو!

خطبہ کی جس آیت کا ترجمہ آپ نے سنا ہے یہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول کریم ﷺ کے پاس کچھ بوڑھے لوگ آئے اور انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم اسلام قبول کرنے کو تیار ہیں مگر بہت ہی بڑے گناہگار ہیں دنیا کے سارے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہی پاپ ہم نے کیئے ہیں اب اسلام قبول کر کے کیا کریں گے گناہوں سے ہمارا نامہ اعمال بالکل سیاہ ہو رہا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جس میں اللہ پاک نے اپنے بندوں کو بہت بڑی امید دلائی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اسلام انسان کے سارے ہی گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون بہت سی آیتوں میں بیان فرمایا ہے بلکہ ان بندوں پر اللہ کا بڑا ہی کرم ہوتا ہے جو گناہ کرنے کے بعد اللہ کے سامنے روئیں، گڑگڑائیں اور سچے دل کے ساتھ اللہ سے معافی مانگیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَن يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ...... ﴿۱۳۶﴾﴾ (آل عمران)

یعنی ''وہ لوگ بھی اللہ کے بہت ہی پیارے ہیں جو جب کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں یا اور کسی قسم کا گناہ کر کے اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھیں پھر وہ اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور ہے بھی کوئی جو اس کے گناہوں کو بخش سکے اور ایسے نیک بندے گناہوں پر اصرار یعنی ضد نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ کیلئے سچی توبہ کر کے گناہوں کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ کے ہاں بہتر بدلہ ملے گا۔''

حضرات!

آج کا خطبہ گناہوں کی بخشش اور رحمت الٰہی پر ہے جس کا اندازہ آپ کو قرآن مجید کی آیات مذکورہ سے ہوا ہو گا۔ ان کے بعد آپ کو آج ایک ایسا مبارک خطبہ سنایا جا رہا ہے جو خود رسول کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا تھا جس میں قیامت کا ایک نظارہ آپ کے سامنے آ جائے گا۔ اور آپ سمجھ سکیں گے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ پاک قیامت کے دن کس کس طرح سے اپنے گناہ گار بندوں کو بخش کر جنت میں داخل کرے گا۔ یہ بابرکت خطبہ سننے سے پہلے ہم کو دعا کرنی چاہیے کہ اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے قیامت کے دن ہم گنہگاروں کا بھی بیڑا پار کرے۔ ہم سب کو اپنے رسول اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب کرے۔ دوزخ سے نجات عطا فرما کر ہم سب کو جنت میں داخل فرمائے۔ آمین۔

اب خطبہ مبارکہ کو غور سے سنئے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ هَلْ تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِیْرَةِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْهِمَا سَحَابٌ؟ قَالُوْا: لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: مَا تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا کَمَا تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا. اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّةٍ مَّا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ یَتَّبِعُ کُلُّ اُمَّةٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ؟ قَالُوْا یَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا مَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا اِلَیْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَیَقُوْلُوْنَ: هٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ هَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهٗ اٰیَةٌ تَعْرِفُوْنَهٗ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ. فَیَکْشِفُ اللّٰهُ عَنْ سَاقٍ فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اللّٰهَ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اِتِّقَاءً وَّرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبْقَةً

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَّاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ اَن يَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْشٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَّصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ فِيْ اِسْتِيْفَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيَاةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَّا رَاَيْتُمْ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ. (بخاری ومسلم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسلامی بھائیو!

رسول کریم ﷺ نے اس مبارک خطبہ میں ہمارے سامنے بہت سی بشارتیں پیش کی ہیں جن کا تعلق آخرت سے ہے ضرورت ہے کہ ہم غور سے سنیں اور دل میں جگہ دیں اور اللہ سے دعا کریں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہم گنہگاروں کو اپنی رحمت سے قیامت کے دن نجات عطا کرے اور سب کو جنت میں داخل فرمائے۔ آمین اب فرمان نبوی کا ترجمہ سنئے۔

حضرت ابوسعید خدری ﷺ ایک مشہور صحابی روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب تعالی کو نہیں دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں ضرور دیکھو گے اور اس طرح دیکھو گے جس طرح کھلی فضا میں دو پہر کے وقت جب کوئی ابر وغیرہ بھی نہ ہو تو سورج کو دیکھتے ہو یا جس طرح تم چودھویں رات کے چاند کو چمکتا ہو ادیکھتے ہو بالکل اسی طرح قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالی کو دیکھو گے۔ اور سن لو قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا کہ دنیا میں جو لوگ جن جن چیزوں کی پوجا کیا کرتے تھے آج وہ سب اپنے اپنے جھوٹے معبودوں کے پیچھے لگ جائیں چنانچہ مشرکین دنیا میں جن بتوں کی یا اور کسی کی پوجا کرتے تھے وہ سب ان کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پھر ان کو اور ان کے جھوٹے معبودوں کو دوزخ میں دھکیل دیا جائیگا یہاں تک کہ میدان محشر میں صرف وہ نیک و بدلوگ رہ جائیں گے جنہوں نے دنیا میں اللہ پاک کے سوا اور کسی بھی چیز کو نہیں پوجا۔ ان کے پاس رب العالمین خود تشریف لائے گا۔ اور ان سے کہے گا کہ سب لوگ اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ چلے گئے تم یہاں کیا انتظار کر رہے ہو؟ وہ اہلِ توحید کہیں گے کہ یا اللہ ہم نے دنیا میں ان مشرکین کو ان کے گندے عمل یعنی شرک کی وجہ سے اس وقت چھوڑ دیا تھا جب کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہم دنیاوی حاجتوں کیلئے ان کے بہت ضرورت مند بھی تھے پھر بھی ہم نے ان کے مشرک ہونے کی وجہ سے ان کی صحبت کو ترک کر دیا اب تو یہی ہماری جگہ ہے جب تک ہمارا معبود خود یہاں نہ آئے ہم کسی اور کے پیچھے لگنے والے نہیں ہیں ۔ ہمارا رب جب یہاں آئے گا ہم خود اس کو پہچان لیں گے ۔ ابوسعید کی روایت میں یوں ہے کہ اللہ پاک پوچھے گا کہ کیا تمہارے رب کی کوئی علامت تم کو معلوم ہے جس سے تم اسے پہچان لو گے ۔ وہ کہیں گے ہاں بیشک ہمارے رب نے قرآن میں فرمایا تھا۔

﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ ﴿٤٢﴾﴾ (القلم)

یعنی ''اس دن پنڈلی کھولی جائیگی اور سجدے کیلئے لوگ بلائے جائیں گے'' (آخر آیت تک) پس فوراً اللہ پاک اپنی پنڈلی کھول دیگا اور سارے مسلمان اللہ کے سامنے سجدے میں گر جائیں گے جو دنیا میں خلوص کے ساتھ اللہ کو سجدے کیا کرتے تھے اور جو لوگ محض دکھاوے کیلئے سجدے کیا کرتے تھے وہ سجدہ کرنا چاہیں گے مگر وہ کروٹ کے بل اوندھے منہ گر جائیں گے اور سجدہ نہ کر سکیں گے۔

میرے نمازی بھائیو!

بڑے خطرے کا مقام ہے کیونکہ اس دن جھوٹے اور سچے نمازیوں کی پرکھ ہو جائیگی ۔ سچے نمازی سجدہ کر سکیں گے اور جھوٹے نمازیوں کی کمریں تختہ بن جائیں گی اللہ پاک ہم سب کو سچا نمازی بنا دے ۔ آمین ۔

اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر دوزخ پر پل صراط رکھا جائیگا اور شفاعت کا دروازہ کھول دیا جائے گا ان ہیبت ناک حالات کو دیکھ کر انبیاء کرام بھی پکار اٹھیں گے اے اللہ میرے نفس کو سلامت رکھیو اے اللہ! میرے نفس کو سلامت رکھیو۔ پل صراط کے اوپر نیک بندے بجلی کی طرح یا آنکھ جھپکنے کی طرح سے یا ہوا کی طرح یا پرندوں کی طرح سے اپنی اپنی نیکیوں کے مطابق گزر کر پار جائیں گے کچھ تو بالکل صحیح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سالم حالت میں گزر جائیں گے کچھ کٹ کر یعنی زخمی ہو کر پار لگ جائیں گے اور کچھ دھکے کھا کھا کر دوزخ میں گر جائیں گے۔

میرے پیارے بھائیو!

رسول کریم ﷺ کا ارشاد سن رہے ہو یہ وہ پل صراط ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے قرآن میں بڑے زوردار لفظوں میں کیا ہے فرمایا۔

﴿اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ (مریم) یعنی ''تم میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جس کا پل صراط پر گزر نہ ہو یہ اللہ کا قطعی فیصلہ ہو چکا ہے''۔

﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ (مریم) ''پھر ہم متقیوں کو نجات دیکر جنت میں داخل کر دیں گے اور شرک وکفر کرنے والوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسی دوزخ میں دھکیل دیں گے''۔

دعا کرو اللہ پاک اس دن ہم سب کو پل صراط سے آرام کے ساتھ گزارے اور جنت کا داخلہ نصیب کرے۔ آمین آگے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو ایمان والے دوزخ سے نجات پائیں گے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ اللہ پاک سے اپنے گنا ہگار دوزخی بھائیوں کے لئے بڑی سختی کے ساتھ مطالبہ کریں گے اور کہیں گے کہ یا اللہ ہمارے کتنے نمازی بھائی روزہ رکھنے والے حج کرنے والے دوزخ میں پڑے ہوئے چلا رہے ہیں اے اللہ ان کو دوزخ سے نکال دے۔ اللہ پاک ان سے فرمائیگا کہ جاؤ ان کی صورتیں پہچان پہچان کر تم ان کو دوزخ سے نکال لاؤ۔ ان کی شکلیں اب دوزخ کی آگ پر حرام ہوں گی۔ اس لئے ان کے چہرے صحیح سالم ہوں گے اور وہ جنتی ان کو دیکھ دیکھ کر سب کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے آئیں گے اور بہت کثیر مخلوق کو نکال کر لے آئیں گے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یااللہ! ہم گنگاروں کو بھی اس دن ہمارے ایمان والے بھائیوں کی یہ شفاعت فرمائیو اور دوزخ سے نجات دیکر جنت میں داخل فرمائیو! آمین۔ یا اللہ یہ دعا ضرور قبول فرمالینا۔ آمین۔

پھر کہیں گے یا اللہ جن کیلئے تیرا حکم ہوا ہم ان سب کو دوزخ سے نکال لائے ہیں۔ اللہ پاک فرمائے گا پھر جاؤ اور ان گنہگاروں کو بھی نکال لاؤ جن کے دلوں میں ایک دینار کے وزن کے برابر بھی ایمان ہے پھر وہ ایک کثیر مخلوق کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے آئیں گے۔ پھر اللہ پاک فرمائے گا پھر جاؤ اور ان کو بھی نکال لاؤ جن کے دلوں میں آدھے دینار کے وزن برابر بھی بھلائی تھی۔ چنانچہ وہ جنتی پھر جائیں گے اور ایک کثیر مخلوق کو دوزخ سے نکال لائیں گے۔ اللہ پاک فرمائے گا پھر جاؤ اور ان کو بھی نکال لاؤ جن کے دلوں میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان تھا' پھر وہ ایک کثیر مخلوق کو نکال لائیں گے۔ پھر وہ کہیں گے یا اللہ اب تو ہم نے دوزخ میں ذرہ برابر بھی ایمان والوں کو نہیں چھوڑا ہے سب کو نکال کر لے آئے ہیں۔ اب اللہ پاک فرمائے گا کہ فرشتے شفاعت کر چکے ہیں اور نبی رسول بھی شفاعت کر چکے اب صرف اللہ رب العزت جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اس کی شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ اتنا کہہ کر اللہ پاک خود دوزخ میں سے ایک مٹھی بھرے گا جس کی برکت سے وہ لوگ دوزخ سے نجات پا جائیں گے جنہوں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا جو دوزخ میں جل بھن کر کوئلہ بن چکے ہوں گے۔ ان کو ایک ایسی نہر میں ڈالا جائے گا جسے جنتیوں کی بول چال میں ''نہر حیات'' زندگی کی نہر کہا جاتا ہے وہ اس نہر سے اس طرح زندگی پائیں گے جس طرح سیلانی جگہ پر دانے اگتے ہیں پھر موتیوں کی طرح چمکنے لگ جائیں گے۔ ان کی گردنوں میں نشانیاں ہوں گی ان کیلئے جنتی کہا کریں گے کہ یہ خوش نصیب خود اللہ پاک رحمٰن ورحیم کے آزاد کئے ہوئے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کسی نیک عمل کے بغیر جنت میں داخل کیا ہوگا ان سے کہا جائیگا کہ تمہارے لئے یہ جنت ہے جو تم دیکھ رہے ہو اور اس کے ساتھ اس کیطرح کی اور بہت سی نعمتیں ہیں۔

برادرانِ اسلام!

رسول کریم ﷺ کا یہ خطبہ مبارک اس قابل ہے کہ آپ اسے بار بار پڑھیں سنیں اور اللہ پاک سے اس کی رحمت کی امید رکھیں اس کا ارشاد ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔

"اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ". میری رحمت میرے غضب اور غصے پر غالب ہے۔

اسی رحمت کا نتیجہ ہے جو آپ نے سنا ہے کہ دوزخ میں سے کس کس طرح سے اللہ پاک کی رحمت گنہگاروں کو نکالے گی اور آخرکار جنت میں داخل ہوں گے۔ اللہ پاک سارے مسلمانوں کو قیامت کے دن جنت نصیب کرے اور دوزخ سے آزادی عطا کرے اور اپنی رحمت اور مغفرت سے مالا مال فرمائے۔آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ.
وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گناہوں سے بچنے اور توبہ واستغفار کی رغبت دلانے کے لیے رسول کریم ﷺ کے پاکیزہ خطبات

اَمَّا بَعۡدُ: فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ﴿یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّبِعۡ خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ﴾ (النور)

یعنی اللہ تعالی نے فرمایا ''اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر مت چلو جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ اس کو بے حیائی اور نافرمانی ہی کا حکم کرتا ہے''۔

مسلمان بھائیو!

آج کا خطبہ گناہوں سے بچنے اور توبہ واستغفار کی ترغیب دلانے پر ہے اگر آپ غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ شریعتِ اسلامیہ کا از اول تا آخر یہی مقصود ہے بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی و رسول یہی پیغام لے کر دنیا میں آئے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کی نافرمانی سے بچے اور جن کاموں کا حکم دیا ہے ان کو ذوق وشوق سے ادا کرے گناہ نام ہی اس کام کا ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہے اور نیک کام وہ ہیں جن کے ادا کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے انسان سے گناہ ضرور ہو جاتے ہیں کیونکہ گناہ انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ حضرت آدمؑ سے گناہ ہوا اور ان کی اولاد بھی گناہ کریگی مگر گناہ کرنے کے بعد اپنے باوا آدم علیہ السلام کا راستہ اختیار کرنا ضروری ہے انہوں نے بعد میں استغفار کیا اور مدتوں ﴿رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ......﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا وظیفہ پڑھتے رہے جس کی برکت سے اللہ نے ان کا گناہ معاف کر دیا اسی لئے اولاد کو تعلیم دی گئی کہ گناہ کے بعد توبہ کریں اور استغفار پڑھیں اس کی برکت سے ان کے گناہ معاف ہو جائیں گے اس لئے گناہ سے بچنے کی فکر رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ چنانچہ جیسا کہ صحیح بخاری کتاب الدعوات میں ہے۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَّخَافُ اَنْ یَّقَعَ عَلَیْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ یَرٰی ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا یَعْنِیْ اَشَارَ بِیَدِهٖ فَوْقَ اَنْفِهٖ. (بخاری)

یعنی" حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ایمان والے سے جب گناہ ہو جاتا ہے تو وہ یوں سمجھتا ہے کہ گویا وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈر رہا ہے کہ وہ پہاڑ اب گر رہا ہے اور منافق جب گناہ کرتا ہے تو ایسا سمجھتا کہ گویا کوئی اس کی ناک پر مکھی بیٹھی ہے اور اس نے ہاتھ ہلا کر اس کو اڑا دیا"۔

یعنی گناہ کرتے وقت تھوڑا بہت خیال کرتا ہے پھر تھوڑی دیر بعد ایسا بھول جاتا ہے گویا کچھ کیا ہی نہ تھا حالانکہ پیغمبر علیہ السلام نے چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی ڈرنے اور بچنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے تفسیر معالم میں آیت۔

﴿مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۝٤٩﴾ (الکھف)

کے تحت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد نبوی ﷺ منقول ہے۔

"اِیَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّمَا مُحَقَّرَاتُ الذُّنُوْبِ مَثَلُ قَوْمٍ نَزَلُوْا بَطْنَ وَادٍ فَجَاءَ هٰذَا بِعُوْدٍ وَجَاءَ هٰذَا بِعُوْدٍ وَجَاءَ هٰذَا بِعُوْدٍ فَاَطْبَخُوْا خُبْزَتَهُمْ وَاِنَّ مُحَقَّرَاتِ

یعنی رسول ﷺ نے فرمایا کہ" چھوٹے چھوٹے گناہوں کو کبھی ہلکا مت سمجھو کیونکہ چھوٹے گناہوں کی ایسی مثال ہے جیسے ایک قوم کسی جنگل میں اتری پس ایک لکڑی وہ لایا' ایک لکڑی وہ لایا'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الذُّنُوبِ لَمُوبِقَاتٌ". ایک لکڑی وہ لایا پھر ان کی آگ اتنی ہو گئی کہ سب نے اپنی روٹی پکالی۔ اور چھوٹے گناہ ضرور ہلاک کرنیوالے ہیں"۔

یعنی جس طرح ایک ایک لکڑی جمع ہوتے ہوتے بڑی آگ کا سامان ہو جاتا ہے اسی طرح چھوٹے گناہ ہوتے ہوتے گناہوں کا ایک پہاڑ بن جاتا ہے۔

اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَاِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ فَاِنْ زَادَتْ فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝﴾ [ابن ماجه الزهد، ترمذى التفسير، احمد]

یعنی "بندہ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ نقطہ اس کے دل پر لگ جاتا ہے پس اگر اس نے جلدی توبہ کر لی اور اس گناہ کو چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی تو اس کے دل کی صفائی ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ سیاہی دور ہو جاتی ہے اور اگر توبہ نہ کی تو وہ سیاہی قائم رہتی ہے پھر اور گناہ ہوا اور ایک نقطہ سیاہی کا اور لگ گیا۔ اسی طرح بڑھتے بڑھتے تمام دل سیاہ ہو کر بالکل کالا ہو جاتا ہے جیسا کہ زنگ کھایا ہوا لوہا' اسی لئے اللہ پاک نے جو قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ قیامت کا یقین انہیں لوگوں کو نہیں آیا جن کے دلوں پر گناہوں کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔ اس سے یہی زنگ مراد ہے"۔

پس مسلمان کو لازمی ہے کہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کا خیال رکھے اور اگر کبھی گناہ ہو جائے تو جلد ہی توبہ کر لے اور اپنے دل میں شرمائے۔

حضرات!

ایسے گنہگاروں کیلئے بہت سی بشارتیں قرآن و حدیث میں آئی ہیں جیسا کہ چند آیتیں آپ نے سنی ہیں حدیث شریف میں آیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لاَ ذَنْبَ لَهٗ. (الحدیث) [ابن ماجه الزهد]

''گناہوں سے باز آ جانے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں''۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ گنہگار بندہ جب توبہ کر لیتا ہے تو اللہ پاک اس قدر خوش ہوتا ہے جیسا کہ تمہاری کوئی شے گم ہو جائے اور اس کے پالینے پر تم کو خوشی ہوتی ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ جب گنہگار بندہ اللہ کے سامنے معافی کے لئے ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا ہے تو اللہ پاک فرشتوں کے سامنے اس بندے پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ کو شرم آتی ہے کہ میں اپنے بندے کے ہاتھوں کو خالی پھیر دوں۔ [1]
(ترمذی۔ابوداود وصحہ الحاکم)

اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اپنے بندے کے گناہوں کو معاف کر دیا۔

استغفار کیلئے بہترین دعا وہ ہے جو حضرت علیہ السلام اور حوا نے کی تھی۔

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴿۲۳﴾﴾ (الاعراف)

یعنی'' یا اللہ ہم نے یہ گناہ کر کے اپنے اوپر بہت ہی بڑا ظلم کیا ہے اگر تو ہمارے گناہ کو نہ بخشے گا تو ہم توٹوٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔

استغفار کا مسنون کلمہ یہ ہے۔

''اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.
[ابوداؤد، ترمذی]

یعنی'' میں اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ ہے سب کو سنبھالنے والا ہے۔ میں اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

توبہ واستغفار ہر روز صبح وشام کرنا چاہیے ہر نماز کے بعد استغفار پڑھنا

---

① یہ روایت سخت ضعیف ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے ہر مرد و عورت کو چاہیے کہ کوئی کبھی بھی یہ خیال نہ کرے کہ میں جب بوڑھا ہوں گا تب توبہ و استغفار کروں گا یا مرتے وقت توبہ کرلوں گا۔ کیونکہ ایسے خیال کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہے۔سورہ نساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١٧ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ... ۝١٨﴾ (النسآء)

یعنی ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ توبہ قبول کرنے کا وعدہ الٰہی صرف انہیں لوگوں کیلئے ہے جو نادانی سے گناہ کر کے پھر جلدی توبہ کرلیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ترس کھا کر ان کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے اور ان کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور توبہ کی قبولیت کا وعدہ ایسے لوگوں سے نہیں ہے جو ہمیشہ گناہ کرتے رہتے ہیں پھر جب مرنے لگے اس وقت کہتے ہیں کہ اب میں توبہ کرتا ہوں''۔

اور ترغیب وترہیب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''اَلْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيْمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهٖ''.

یعنی رسول ﷺ نے فرمایا کہ'' جو شخص گناہ سے توبہ کرتا رہتا ہے مگر اس کو چھوڑتا نہیں وہ شخص ایسا ہے کہ گویا اپنے رب کے ساتھ ٹھٹھہ کرتا ہے''۔

پس اصلی اور سچی اور قبول ہونے کے لائق وہی توبہ ہے جو گناہ سے شرما کر عذاب الٰہی کے ڈر سے ہو۔اور ترغیب وترہیب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْبِقَ الْمُجْتَهِدَ فَلْيَكُفَّ عَنِ الذُّنُوْبِ''.

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ'' جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ بہت بڑی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبادت کرنیوالے سے بھی وہ زیادہ درجہ حاصل کر لے اس کو چاہیے کہ گناہوں سے بہت ڈرتا اور بچتا رہے''۔

یعنی گناہوں سے بچنا اور پرہیز کرنا اللہ پاک کے نزدیک بڑی عبادت سے بھی افضل ہے اسی لئے اللہ کے نیک بندوں کا یہی پیشہ اور دستور رہا ہے کہ وہ گناہوں سے بچنے کے باوجود اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے حضرات کی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ وہ کس قدر ہر وقت خوف الٰہی سے کانپتے رہتے تھے ایک ہم ہیں کہ گناہ اور بے حیائیاں کرتے رہتے ہیں۔

ترغیب میں انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے۔

''كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ''. [ترمذی. صفه القيامة، ابن ماجه. الزهد]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''سب آدمی خطا وار ہیں اور خطا واروں میں اچھے وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں''۔

مطلب یہ ہے کہ کیسا ہی نیک ہو پھر بھی تھوڑی بہت غلطی ہر انسان سے ہو ہی جاتی ہے۔ سو اچھا آدمی وہ ہے جس کی یہ خصلت ہو کہ گناہ سے شرمائے اور جلدی توبہ کر لے۔

حاضرین کرام!

آخر میں رسول کریم ﷺ کا وہ پاکیزہ خطبہ آپ کو سنایا جاتا ہے جو تمام وعظوں کا خلاصہ اور ساری نصیحتوں کا نچوڑ ہے جس کا ایک ایک حرف ہماری خیر خواہی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اللہ پاک ایسے پیارے رسول ﷺ پر ہزار ہا ہزار درود وسلام نازل فرمائے جنہوں نے ہمارے سمجھانے بجھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ یہ خطبہ کتاب ترغیب میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اَلنَّادِمُ يَنْتَظِرُ مِنَ اللهِ الرَّحْمَةَ، وَالْمُعجِبُ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ. وَاعْلَمُوْا

یعنی'' رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے وعظ میں فرمایا کہ گناہوں سے شرمندہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ كُلَّ عَامِلٍ سَيَقْدِمُ عَلٰى عَمَلِهٖ وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَرٰى حُسْنَ عَمَلِهٖ وَسُوْءَ عَمَلِهٖ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ مَطِيَّتَانِ فَاَحْسِنُوا السَّيْرَ عَلَيْهِمَا اِلَى الْاٰخِرَةِ وَاحْذَرُوا التَّسْوِيْفَ فَاِنَّ الْمَوْتَ يَاْتِيْ بَغْتَةً وَّلَا يَغْتَرَّنَّ اَحَدُكُمْ بِحِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ○﴾

ہونے والا اللہ کی طرف سے رحمت کا امیدوار ہے اور بے پروائی کرنے والا اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے خفگی اور غصہ کا انتظار کر رہا ہے۔ اللہ کے بندو! اور جان رکھو کہ ہر ایک عمل کرنے والا قریب ہے کہ اپنے عمل کے نتیجہ کو پہنچ جائے اور کوئی بھی آدمی اس دنیا سے نہیں مرتا جب تک کہ اپنے عمل کی برائی یا بھلائی وہ اس دنیا میں دیکھ نہ لے۔ اور دار و مدار سب عملوں کا خاتمہ پر ہے۔ یعنی خاتمہ اچھا ہو گیا تو اچھا رہا اور اگر خاتمہ بگڑ گیا تو سب کچھ بگڑ گیا۔ سب کچھ برباد ہو گیا۔ رات اور دن دو سواریاں ہیں سو تم ان سواریوں پر آخرت کی طرف کو اچھے طور سے چلو یعنی نیک عمل کرتے چلے جاؤ تاکہ جنت تک پہنچ جاؤ اور آج کل کرنے سے بچو' اس لئے کہ موت اچانک آ جائے گی۔ اور کوئی تم میں کا اس دھوکے میں نہ رہے کہ اللہ تعالیٰ بہت ہی صبر کرنے والا اور بردبار ہے کیونکہ جنت اور دوزخ تمہارے بالکل نزدیک ہے جس طرح جوتی کا تسمہ تمہارے پاؤں کی انگلیوں کے بیچ میں تم سے قریب ہے ایسے ہی جنت اور دوزخ' گویا تمہارے پاؤں سے لگے ہوئے ہیں کیا خبر ہے کس وقت اور کس بات میں جنت میں جا نا مل جائے اور کس بات پر دوزخ میں گرنا ہو جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا۔ وہ اس کو بھی دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو بھی دیکھ لے گا"۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیارے بھائیو!

رسول کریم ﷺ کا یہ وہ عظیم الشان وعظ ہے جس کا ایک ایک حرف ہر وقت یاد رکھنے کے قابل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس خطبہ میں جن باتوں کا ذکر فرمایا ہے اس کی ہر ایک کی تفصیل کیلئے ایک دفتر چاہیے آپ نے شروع میں گنہگاروں کی دو قسمیں کی ہیں۔ ایک وہ قسم جو گنہگار ہونے کے باوجود رحمت الٰہی کی حقدار ہے یہ وہ لوگ ہیں جو گناہ کے ارتکاب کے بعد شرم ندامت رنج اور افسوس کرتے ہیں اور آئندہ کیلئے اس گناہ سے اس طرح دور ہونے کا عہد کرتے ہیں کہ پھر ساری عمر اس کی طرف کبھی دھیان بھی نہیں کرتے بلکہ ان لوگوں سے بھی دور ہو جاتے ہیں جن کی بری صحبت سے وہ گناہ کیا ہے اور ایسی جگہ قدم بھی نہیں رکھتے جہاں اس گناہ کے اڈے ہوتے ہیں یہی خوش نصیب گنہگار ہیں جن کو اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور وہ گناہ ان کے حق میں باعث ثواب بن جاتا ہے۔

ان کی مثال اس سونے کی ہے جو آگ کی بھٹی میں سے نکل کر کندن بن جاتا ہے اللہ پاک ہر مسلمان کو ایسا ہی کندن بننے کی توفیق بخشے۔ دوسری قسم ان گنہگاروں کی ہے جو گناہ کی وجہ سے اللہ کے غضب وغصہ کا شکار ہوتے ہیں یہ وہ گنہگار ہیں جو گناہ کرنے کے بعد الٹے دلیر ہو جاتے ہیں اور شرم وحیا کو طاق پر رکھ دیتے ہیں۔ گویا ابلیس کا نمونہ پیش کرتے ہیں جس نے اللہ کی نافرمانی کی اور الٹا اپنی غلطی کو صحیح بتلانے لگا پس ایسے گنہگار یقیناً شیطان ابلیس کے پیروکار ہیں جو شیطان ہی کی طرح اللہ کے غضب وغصے میں گرفتار ہو کر دونوں جہاں کی ذلت حاصل کریں گے۔ اور یقیناً دوزخ میں جلتے رہیں گے اللہ پاک ہر مسلمان مرد وعورت کو شیطانی راستے پر چلنے سے بچائے۔ آمین۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مسلمان بھائیو!

اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہم کو شرم و حیا کرنے والا گنہگار بنائے اور بے شرم بے حیا گنہگاروں سے ہمیشہ دور رکھے۔ آج آپ اس دور میں دیکھیں گے کہ اکثر مرد و عورت دوسری جماعت میں بکثرت شریک ہو رہے ہیں۔ آج کا دور وہ دور ہے کہ گناہوں کا خیال ہی ختم ہوتا جاتا ہے لوگ اب کسی بھی برے سے برے گناہ کو گناہ کہنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ جھوٹ بولنا' چغلی کھانا' غیبت کرنا' عیب جوئی کرنا وغیرہ تو آج کل عام معمول بن گئے ہیں۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے "**واعلموا عباد اللہ**" فرما کر اللہ کے ایماندار بندوں کو متنبہ فرمایا ہے کہ یاد رکھو جو کچھ دنیا میں کر رہے ہو اس کا پھل آخرت میں تو ملے گا ہی مگر دنیا میں بھی اس کے برے نتیجے سامنے آ کر رہیں گے۔ اچھے کاموں کے اچھے نتیجے اور برے کاموں کے برے نتیجے ضرور سامنے آئیں گے آخرت کا معاملہ بعد کا ہے اس لئے فرمایا کہ عملوں کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ خاتمہ اگر اچھا ہے تو وہ انسان آخرت میں بھی اچھا ہے اور اگر خاتمہ خراب ہے تو پھر بس خراب ہی ہے پھر رسول کریم ﷺ نے دنیا کی بے ثباتی پر توجہ دلائی ہے کہ رات و دن دو سواریاں قرار دی ہیں جن پر سوار ہو کر انسان آخرت کی منزل کی طرف سفر کر رہا ہے۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

ساتھ ہی آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کا کام آج ہی کر لینا ضروری ہے اسے کل پر چھوڑنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ سب کو وقت پر ادا کرنا اور اس کیلئے آج کل آج کل نہ کرنا عقلمندی کا تقاضا ہے کہ نہ معلوم گھڑی بھر بعد کیا بات پیش آ جائے۔ اس میں وقت کی قدر کرنے کی بھی تعلیم ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو اسے سمجھنے کی توفیق دے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بزرگو، عزیزو، دوستو!

اس مبارک خطبہ کے آخر میں رسول کریم ﷺ نے اور بڑی بھاری نصیحت فرمائی ہے کہ لوگو! یہ خیال ہرگز نہ کرو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ ضرور بخش ہی دے گا ایسا خیال کرنا بھی شیطانی وسوسہ ہے۔ سوچنا چاہیے کہ وہ جس طرح بخشنے والا مہربان ہے اسی طرح وہ پکڑنے والا بھی ہے۔ وہ ایک ذرہ برابر نیکی کرنے سے بخش بھی سکتا ہے اور ایک ذرہ برابر برائی کرنے سے ساری نیکیوں کو برباد کر کے دوزخ میں دھکیل بھی سکتا ہے اس لئے کبھی بھی ایسا خیال نہ کرنا چاہیے اور اللہ سے ہر وقت ڈرنا چاہیے بلاشک وشبہ جنت اور دوزخ ہر انسان کی پیروں کی جوتیوں سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ کتنے لوگ جنت کے قریب ہوتے ہوتے کوئی گناہ ایسا کر بیٹھتے ہیں کہ وہ دوزخ میں چلے جاتے ہیں اور کتنے لوگ دوزخ کے بالکل کنارے پہنچ کر کوئی ایسی نیکی کر بیٹھتے ہیں کہ سارے گناہ معاف کرا کے جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

پھر آخر میں آنحضرت ﷺ نے آیت قرآنی ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ آخر تک تلاوت فرما کر دوبارہ تنبیہ فرمائی کہ ایک ذرہ برابر نیکی اور ایک ذرہ برابر برائی وہ اپنی جگہ پر بڑا وزن رکھتی ہیں۔ عقلمند انسان کا فرض ہے کہ کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جانے اور کسی بھی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھے۔

برادرانِ اسلام!

آخر میں آپ کو سید الاستغفار سنایا جاتا ہے۔ ہر صبح وشام اس کا پڑھنا بہت ہی خیر و برکت کا موجب ہوگا سید الاستغفار کا مطلب یہ ہے کہ استغفار کی جتنی دعائیں منقول ہیں سب میں اس کا درجہ بڑا ہے، وہ یہ ہے۔

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى

"اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ"۔ [بخاری. الدعوات]

میں تیرہ بندہ ہوں میں تیرے وعدوں کا پابند ہوں' اور جہاں تک میری طاقت ہے میں اپنے گناہوں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جس قدر تیری نعمتیں میرے شامل حال ہیں میں ان سب کا اقرار کرتا ہوں' پس مجھ کو بخش دے بیشک گناہوں کا بخشنے والا صرف تو ہی ہے تیرے سوا کوئی نہیں''۔ (بخاری)

بھائیو!

آؤ اللہ کے سامنے توبہ واستغفار کریں اور آئندہ کیلئے اللہ سے عہد کریں کہ ہر گز برے کاموں کے پاس نہیں جائیں گے اور عہد کریں کہ شرک و بدعت اور سارے گناہوں سے دور رہیں گے۔

یا اللہ ہم گنہگار بندے تیرے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں کہ ہم تیرے ہی بندے ہیں اور تیرے ماننے والے ہیں ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر ہم کو اپنے اولیاء میں داخل فرما اور دین و دنیا میں ہم کو عزت و آبرو عطا فرما۔ اسلام کو سر بلندی بخش دے' بزرگوں کو سچا بزرگانِ اسلام بنا دے' جوانوں کو قوت حیدری بخش دے' آپس میں اتفاق واتحاد عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قیامت کی نشانیوں کے بارے میں
رسول کریم ﷺ کا ایک عظیم الشان خطبہ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ۝﴾ (الحج)

''اے لوگو! اپنے پیدا کرنیوالے پروردگار سے ڈرو بیشک قیامت کا بھونچال بڑا ہی سخت ہوگا۔ جس دن تم دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی عورت اپنے دودھ پیتے بچے کی طرف سے غافل ہو جائے گی بلکہ ہر حمل والی عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ نشہ بازوں کی طرح بیوش ہو رہے ہوں گے حالانکہ وہ بے ہوش نہیں ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب جو قیامت کی شکل میں ظاہر ہوگا وہ بہت ہی سخت ہوگا۔''

برادرانِ اسلام!

قیامت اس دن کا نام ہے جس دن یہ سارا عالم فنا ہو کر ایک دوسرا عالم بپا ہوگا جس میں سارے انسان جو آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک پیدا ہو کر مر چکے ہیں وہ زندہ کر کے دربار الٰہی میں حاضر کیے جائیں گے اور ان سے زندگی بھر کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عملوں کا حساب لیا جائے گا۔ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کی برائیاں زیادہ ہوں گی وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ قیامت قائم ہونے کا عقیدہ برحق ہے جس کے متعلق قرآن مجید کی بہت سی آیات میں اللہ پاک نے بڑے ہی زوردار لفظوں میں خبر دی ہے۔ بلکہ کئی آیتوں میں قسم کھا کر اللہ نے فرمایا کہ قیامت کا قائم ہونا بالکل حق اور سچ ہے مگر اس کا وقت تاریخ سال کسی کو نہیں معلوم ہے اتنا ضرور ہے کہ قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی اور اس کے قائم ہونے سے پہلے بہت سی نشانیاں ہیں جو ظہور میں آئیں گی ان ہی نشانیوں کے بارے میں رسول کریم ﷺ کا ایک عظیم الشان خطبہ آج آپ کو سنایا جا رہا ہے۔

میرے بھائیو!

اس خطبہ مبارک کو غور سے سنو اور دیکھو جو نشانیاں اللہ کے رسول نے بیان فرمائی ہیں وہ کس کس طرح سے آج ظاہر ہو رہی ہیں۔ جن سے اندازہ ہو سکے گا کہ اب قیامت کا قائم ہونا قریب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کب قائم ہوگی۔ اللہ پاک کے ہاں ایک دن کی مدت دنیا کے ایک ہزار سالوں کی مدت کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہم سب کو عزت عطا کرے۔ اس دن کی رسوائی سے بچائے کیونکہ وہ بہت ہی خطرناک دن ہے۔ اب خطبہ سنئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ ثُمَّ اَخَذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟" فَقَامَ اِلَيْهِ سَلْمَانُ ؓ فَقَالَ اَخْبِرْنَا. فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: "مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اِضَاعَةُ الصَّلٰوةِ وَالْمَيْلِ مَعَ الْهَوٰى وَتَعْظِيْمِ رَبِّ الْمَالِ". فَقَالَ سَلْمَانُ وَيَكُوْنُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ. فَعِنْدَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ تَكُوْنُ الزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَالْفَيْءُ مَغْنَمًا وَيُصَدَّقُ الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ وَيَخُوْنُ الْاَمِيْنُ وَيَتَكَلَّمُ الرُّوَيْبِضَةُ". قَالَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: يَتَكَلَّمُ فِي النَّاسِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ وَيُنْكَرُ الْحَقُّ تِسْعَةَ اَعْشَارِهِمْ وَيَذْهَبُ الْاِسْلَامُ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا اِسْمُهٗ وَيَذْهَبُ الْقُرْآنُ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا رَسْمُهٗ وَتُحَلَّى الْمَصَاحِفُ بِالذَّهَبِ وَتُسْمَنُ ذُكُوْرُ اُمَّتِيْ وَتَكُوْنُ الْمَشُوْرَةُ لِلْاِمَاءِ وَيَخْطُبُ عَلَى الْمَنَابِرِ الصِّبْيَانُ وَتَكُوْنُ الْمُخَاطَبَةُ لِلنِّسَاءِ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ تُزَخْرَفُ الْمَسَاجِدُ كَمَا تُزَخْرَفُ الْكَنَائِسُ وَالْبِيَعُ. وَتُطَوَّلُ الْمَنَائِرُ وَتُكْثَرُ الصُّفُوْفُ مَعَ قُلُوْبٍ مُتَبَاغِضَةٍ وَاَلْسِنٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَاَهْوَاءٍ جُمَّةٍ". قَالَ سَلْمَانُ وَيَكُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: "نَعَمْ! وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ. عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ فِيْهِمْ اَذَلَّ مِنَ الْاَمَةِ يَذُوْبُ قَلْبُهٗ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مِمَّا يَرٰى مِنَ الْمُنْكَرِ فَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّغَيِّرَهٗ وَيَكْتَفِي الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ وَيُغَارُ عَلَى الْغِلْمَانِ كَمَا يُغَارُ عَلَى الْجَارِيَةِ الْبِكْرِ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَكُوْنُ اُمَرَاءُ فَسَقَةً وَوُزَرَاءُ فَجَرَةً وَاُمَنَاءُ خَوَنَةً يُضَيِّعُوْنَ الصَّلَوَاتِ وَيَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوْا صَلَاتَكُمْ لِوَقْتِهَا عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَجِيْءُ سَبْيٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ وَسَبْيٌ مِّنَ الْمَغْرِبِ جُثَاءُهُمْ جُثَاءُ النَّاسِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيٰطِيْنِ لَا يَرْحَمُوْنَ صَغِيْرًا وَّلَا يُوَقِّرُوْنَ كَبِيْرًا عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَحُجَّ النَّاسُ اِلٰى هٰذَا الْبَيْتِ الْحَرَامِ تَحُجُّ مُلُوْكُهُمْ لَهْوًا وَّتَنَزُّهًا وَّاَغْنِيَآءُهُمْ لِلتِّجَارَةِ وَمَسَاكِنُهُمْ لِلْمَسْاَلَةِ وَقُرَّاءُهُمْ رِيَاءً وَّسُمْعَةً". قَالَ: وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"نَعَمْ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ یَا سَلْمَانُ یَفْشُوْا الْكَذِبُ وَیَظْهَرُ الْكَوْكَبُ لَهُ الذَّنَبُ وَتُشَارِكُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِی التِّجَارَةِ وَتَتَقَارَبُ الْاَسْوَاقُ". قَالَ: وَمَا تُقَارُبُهَا؟ قَالَ: "كَسَادُهَا وَقِلَّةُ اَرْبَاحِهَا. عِنْدَ ذٰلِكَ یَا سَلْمَانُ یَبْعَثُ اللّٰهُ رِیْحًا فِیْهَا حَیَّاتٌ صُفْرٌ فَتَلْتَقِطُ رُؤُسَآءَ الْعُلَمَاءِ لَمَّا رَاَوُا الْمُنْكَرَ فَلَمْ یُغَیِّرُوْهُ". قَالَ: یَكُوْنُ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ". (رواہ ابن مردویہ والامام السیوطی رحم اللہ فی الدر المنثور)

یعنی حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کعبۃ اللہ کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھڑے ہوئے اور یہ خطبہ فرمایا۔

"لوگو! کیا میں تمہیں قیامت کی علامتیں اس کی نشانیاں اور شرطیں نہ بتلاؤں؟ اس پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ضرور بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا سنو! نمازوں کا ضائع کرنا، خواہش کی طرف جھکنا، مالداروں کی تعظیم ان کے مال کی وجہ سے کرنا، یہ سن کر حضرت سلمان نے تعجب سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں بخدا ایسا ہو کر رہے گا۔ اور سنو! اس وقت زکوۃ کو مثل تاوان کے سمجھا جائے گا اور مال غنیمت کو اپنی دولت گن لیا جائے گا اور جھوٹے آدمیوں کو سچا سمجھا جائے گا اور سچوں کو جھوٹا کہا جائے گا اور خیانت کرنے والے امانت دار مشہور ہوں گے اور امین خائن سمجھے جائیں گے اور لوگ جنہیں بولنے کا ڈھنگ بھی نہ ہوگا، مولوی اور عالم اور خطیب اور واعظ ہو جائیں گے حق کے دس حصوں میں سے نو کا انکار ہونے لگے گا۔ اسلام کا فقط نام رہ جائے گا قرآن کے فقط حروف رہ جائیں گے قرآن کو سونے سے منڈھا جائے گا، مٹایا مردوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں بڑھ جائے گا' لونڈیوں سے مشورے ہونے لگیں گے' منبروں پر کم عمر کے لوگ خطبے کہیں گے' کام کی بات عورتوں کے ہاتھ ہوگی' مسجدیں خوب بناؤ سنگھار سے خوبصورت کی جائیں گی جیسے گرجے اور خانقاہیں' منارے بہت بلند کئے جائیں گے نمازیوں کی صفیں تو زیادہ ہوں گی لیکن دل اور خیالات بالکل الگ الگ ہوں گے۔ حضرت سلمان نے پھر تعجب سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! کیا ایسا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں ہاں اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے یہی ہوگا۔ مومن تو ان کی نگاہوں میں لونڈی سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا اور یہ تو کڑھتا رہے گا کیونکہ اللہ کی نافرمانیاں دیکھتا ہے اور انہیں اصلاح پر لانے کی کوئی طاقت نہ ہوگی اس لئے دل میں پیچ و تاب کھا کھا کر ایسے گھلتا جائے گا جیسے نمک پانی میں ۔ مرد مردوں سے بے حیائی بدکاری کرنے لگیں گے عورتیں بھی آپس میں ہی مشغول ہو جائیں گی'' لڑکوں پر ٹھیک اس طرح رشک ہونے لگے گا جیسے کنواری نوجوان عورتوں پر ہوتا ہے اس وقت فاسق لوگ امام بن بیٹھیں گے ان کے وزیر بدکردار بدکار ہوں گے' امین خیانت کرنے لگیں گے نمازیں ضائع کردی جائیں گی' خواہشات نفسانی کی پیروی کی جانے لگے گی۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں! ایسے وقت تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لیا کرو۔ اس وقت مشرق و مغرب سے لوگ آئیں گے جن کے جسم تو انسانی ہوں گے لیکن ان کے دل شیطانی ہوں گے' نہ چھوٹوں پر رحم کریں گے نہ بڑوں کی عزت کریں گے اس وقت حج تو ہوگا لیکن بادشاہوں کا حج سیر و تفریح کیلئے ہوگا اور مالداروں کا حج تجارتی فائدے کی خاطر اور مسکینوں کا حج سوال کرنے اور مانگنے کھانے کی خاطر اور قاریوں کا حج ریاکاری اور دکھاوے کے طور پر۔ حضرت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلمان سے پھر صبر نہ ہو سکا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ کیا اسی طرح ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اسی طرح ہوگا اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس وقت جھوٹ پھیل جائے گا دمدار ستارہ نمودار ہوگا' عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی۔ بازار قریب قریب ہو جائیں گے یعنی کساد بازاری ہوگی' نفع کی کمی ہوگی اس وقت ایسی اندھیاں چلیں گی جو زرد سانپ برسائیں گی اور وہ سانپ اس وقت کے سردار علماء کو چمٹ جائیں گے کیونکہ انہوں نے برائیاں دیکھیں اور انکار نہ کیا۔ حضرت سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا یہی ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ سب قیامت کے قریب واقع ہوگا' اس اللہ کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے۔''

اسلامی بھائیو!

قیامت قائم ہونے سے پہلے دنیا کے جو حالات ہونے والے ہیں اس خطبہ مبارک میں ان کا پورا پورا نقشہ موجود ہے جس قدر علامتیں آپ نے سنائی ہیں ان میں سے کونسی ایسی ہے جو آج کل ظاہر نہ ہو رہی ہو۔ ایک ایک لفظ جو حضور ﷺ نے فرمایا آج بالکل صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ مسجدوں ہی کو دیکھ لو اکثر جگہ ان کو کس قدر مزین کیا جاتا ہے اتنا کہ عیسائیوں کے گرجا اور یہودیوں کے کلیسا بھی اتنے مزین نظر نہیں آتے۔ ان مساجد میں اگر جا کر دیکھو تو مختلف بدعات سے کھلم کھلا بازار گرم نظر آئے گا۔ کتنی مساجد تو ایسی ہیں جن میں قبرستان بھی بنا لیا گیا حالانکہ قبرستان اور مسجد کا کوئی میل نہیں ہے۔ برے اور ظالم بدکار نشہ باز لوگوں کی کثرت ہے جن کے ظلم کے خوف سے لوگ انکی خوب خوب خوشامد کرتے ہیں اور پیٹھ پیچھے ان کی بدمعاشیوں کا ذکر کر کے ان کو گالیاں دیتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الغرض قیامت سے پہلے کی جس قدر نشانیاں بیان کی گئی ہیں وہ سب موجود ہیں۔صرف بڑی بڑی نشانیاں جیسے امام مہدی کا آنا، دجال کا ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا ایسی علامتیں باقی رہ گئی ہیں۔ جو اپنے وقت پر ظہور میں آئیں گی۔

بزرگو' عزیزو' دوستو'!

اللہ پاک سے دعا کرو کہ وہ دنیا سے ہر مسلمان کو توحید وسنت اور اعمال صالحہ پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے "**مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ**" یعنی جو مرا اس کی قیامت اسی دن قائم ہوگی۔جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قیامت کی منزل میں داخل ہوگیا اب آگے اس کیلئے قیامت ہی قیامت ہے۔اسی لئے ہم کو چاہیے کہ قیامت کو دور نہ جانیں۔ جبکہ موت کا فرشتہ ہر وقت سر پر کھڑا ہے۔ اللہ کے حکم کا انتظار کر رہا ہے کہ جس دن بھی اللہ کا حکم ہوگا وہ فرشتہ کچھ بھی نہ دیکھے گا کہ ہمارے بچے یتیم ہو رہے ہیں یا ہمارے ماں باپ ہم سے جدا ہو رہے ہیں یا ہمارے احباب بچھڑ رہے ہیں۔فرشتہ اس دن ساری چیزوں کا خیال کئے بغیر ہماری روح قبض کر کے زندگی کا چراغ گل کر دے گا۔

پس اے دوستو!

موت کو یاد رکھو اللہ سے ہمیشہ ڈرو' فرائض الٰہی کی ادائیگی کرو اور بندوں کے حقوق ادا کرو' برے کاموں سے ہمیشہ بچو خاص طور پر شرک وبدعت کے کاموں سے ہر وقت پرہیز رکھو۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو نیک زندگی اور نیک خاتمہ اور مرنے کے بعد جنت کا داخلہ نصیب فرمائے۔آمین۔ثم آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ قرآنِ مجید سے متعلق آیاتِ قرآنی

و نبی کریم ﷺ کے پاکیزہ خطبات

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝﴾ (الانعام)

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "اِنَّ خَيْرَ الْاُمُوْرِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ".

[مسلم. الجمعة، نسائی. العیدین]

تمام حمد و ثناء اس پاک پروردگار کیلئے زیبا ہیں جس نے دنیائے انسانیت کی ہدایت کیلئے ہزاروں نبی و رسول دنیا میں پیدا کئے اور ان میں سے بعض کو بعض پر فضلیت عطا فرمائی وہ پاک پروردگار جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتاری اور حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمائی۔ وہ اللہ پاک تبارک وتعالیٰ جس نے اپنی آخری محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری رسول بنا کر رحمۃ للعالمین کا لقب عطا فرمایا اور آپ کے اوپر ایسا کلام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پاک نازل کیا جسے اسلام کا ایک زندہ معجزہ کہا جا سکتا ہے جس کا نام ''قرآن مجید'' فرقان حمید ہے جو سراسر شفا ہے' جو فصاحت و بلاغت کا ایک بے نظیر مرقعہ ہے جس نے دشمنوں سے بھی اپنی بلاغت کا لوہا منوایا اور جو سراپا نور' ہدایت ہے۔

برادرانِ اسلام!

آج کا خطبہ فضائل قرآن مجید سے متعلق ہے۔ جس کے بارے میں اس قدر آیات و احادیث وارد ہیں جن کو جمع کرنے اور ان کا ترجمہ و تفسیر کرنے کیلئے بڑے بھاری دفتر کی ضرورت ہے خطبہ میں جو آیت کریمہ آپ نے سنی ہے۔ اس کا عام فہم مطلب پیش کر رہا ہوں۔ ارشادِ باری ہے کہ یہ قرآن مجید نامی کتاب جو ہم نے آسمان سے نازل کی ہے یہ بڑی برکت والی کتاب ہے پس تم اس کی تابعداری کرو تا کہ تم پر اللہ کی طرف سے ہر قسم کے رحم و کرم کی بارش ہو۔ اور اے مکہ والو! یہ کتاب تم پر اس لئے بھی اتاری گئی ہے کہ تم یہ نہ کہہ سکو ہم سے پہلے صرف دو جماعتوں یہود و نصاریٰ پر کتابیں اتاری گئیں تھیں۔ جن کے پڑھنے سے ہم غافل تھے یا تم یوں کہنے لگو گے کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم ان دونوں جماعتوں سے زیادہ ہدایت والے ہو جاتے۔ اب اللہ نے تمہارے اس خیال کی اصلاح کیلئے تم پر قرآن شریف نازل کر دیا ہے تا کہ تم اس کے پڑھنے سمجھنے سے غفلت کا بہانہ نہ کر سکو کیونکہ یہ پاک کلام تمہاری خاص مادری زبان عربی میں نازل ہوا ہے۔ پس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی ہوئی روشن دلیل آ گئی ہے جو سراسر ہدایت اور رحمت سے بھرپور کتاب ہے۔ اب بھی اس سے بڑا ظالم احمق کون ہوگا جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور اس سے منہ موڑے۔ وہ وقت قریب ہے کہ ہم اپنی آیتوں سے منہ موڑنے والوں کو اس گستاخی کی سزا میں بہت بڑے عذاب میں مبتلا کریں گے۔

ان آیتوں میں غور کرنے والوں کیلئے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے فضائل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کے بارے میں یہ کس قدر جامع بیان دیا ہے ۔قرآن مجید کو سراسر ہدایت اور رحمت قرار دینا اور لفظ ''بینۃ'' میں کھلی ہوئی دلیل سے اسے تعبیر کرنا بہت ہی جامع بیان ہے ۔قرآن مجید ''بینۃ'' اس لئے ہے کہ اس کے مضامین ایسے دلائل کے ساتھ ہیں جن میں کسی بھی عقل مند انسان کو انکار کی گنجائش نہیں ہے ۔ کیونکہ وہ دلائل ایسے ہیں جو قدرتی مناظر سے تعلق رکھتے ہیں یا پھر مختلف سچے گزشتہ واقعات ہیں جن کی صداقت پہلی آسمانی کتابوں سے ثابت ہے اس لحاظ سے قرآن مجید ''بینۃ'' جیسی کھلی دلیل ہے اور ہدایت اس لئے ہے کہ قرآن مجید نے انسانی ترقی وعروج کے بہتر سے بہتر راستے اس کے سامنے رکھے ہیں جن پر چل کر وہ دین ودنیا ہر دو میں کامیابی کی آخری منزل تک پہنچ سکتا ہے ۔

اور قرآن مجید سراسر رحمت ہے کیونکہ اسے اللہ رحمٰن ورحیم نے نازل فرمایا ہے یہ کلام اس نبی پر نازل ہوا ہے جس کا لقب ہی رحمۃ للعالمین ہے۔ لہٰذا قرآنی تعلیمات میں رحم وکرم کو خاص مقام دیا گیا ہے، پس قرآن مجید خود سراپا رحمت ہے جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ...... ﴿٨٢﴾﴾ (بنی اسرائیل)

''ہم نے قرآن مجید کو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت بنا کر نازل فرمایا ہے''۔

www.KitaboSunnat.com

یہ قرآن مجید وہ کلام ہے جس کے متعلق اور جگہ فرمایا:

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾﴾ (الحشر)

'' اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تو دیکھتا کہ وہ پہاڑ بھی خوف الٰہی سے پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کر سکیں''۔

اور یہ قرآن مجید وہ زبردست کتاب ہے جس کی حفاظت کا وعدہ خود اس کے نازل کرنے والے اللہ پاک نے فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ⑨﴾ (الحجر) بیشک اس کلام کو ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

اس وعدہ کا نتیجہ یہ ہے کہ آج چودہ سو سال گزرنے کو ہیں مگر قرآن مجید کے ایک حرف میں بھی رد و بدل نہیں ہو سکا خطبہ میں آیت کے بعد جو فرمان نبوی سنایا گیا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا بیشک تمام چیزوں میں بہترین چیز اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے جس سے بہتر کوئی کلام نہیں اور بہترین چال چلن وہ ہے جو اللہ کے سچے رسول ﷺ نے اپنی پاکیزہ زندگی میں پیش فرمایا ہے اور سب سے برا کام وہ ہے جو دین کے نام پر اپنی طبیعت سے ایجاد کیا جائے پھر اس کو اسلامی کام کہا جائے ایسی ہر بدعت گمراہی ہے۔ (اور ہر گمراہی کا نتیجہ جہنم کی آگ ہے)

بھائیو!

فصاحت و بلاغت و معانی و مطالب کے لحاظ سے قرآن مجید وہ بیش قیمت کلام ہے جس کا آج تک کوئی سخت سے سخت دشمن بھی مقابلہ نہیں کر سکا' نہ اس میں کوئی غلطی نکال سکا ہے' نہ کوئی اس جیسا کلام پیش کر سکا ہے' خود مکہ والے جن کو فصاحت و بلاغت کا دعویٰ تھا وہ بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکے اور کسی کی ہستی وحقیقت کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ پاک نے اس سلسلہ میں بڑے دعوے کیساتھ مخالفین کو چیلنج (Challenge) کیا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ''ہم نے جو کلام اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) پر نازل فرمایا ہے اگر تم کو اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ (البقرۃ)

کی سچائی میں شک ہے تو تم بھی اس جیسی ایک سورۃ بنا لو اور مقابلہ پر پیش کرو آخر تم بھی انسان ہو۔ فصاحت و بلاغت کے دعویدار ہو پھر کیوں اس چیلنج کو قبول نہیں کرتے ہو اور تم کو اختیار ہے کہ اس کام کیلئے اللہ پاک کے سوا اپنے اور دوسرے مددگاروں کو بھی بلا لو۔ پس اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ تم ہرگز ہرگز ایسا کامیاب مقابلہ نہ کر سکو گے تو اس کی سچائی مان کر دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔''

حضرات!

تاریخ اسلام پر چودہ سو برس گزر چکے ہیں جس کے اندر بڑے بڑے دشمنان اسلام ہر قوم اور ملک اور ہر مذہب میں پیدا ہوتے رہے اور آج بھی موجود ہیں جنہوں نے الٹے سیدھے اسلام پر بہت اعتراضات کئے ہیں۔ مگر قرآن مجید کے اس چیلنج کا جواب کسی سے نہ بن پڑا اور نہ قیامت تک بن سکتا ہے۔ یہ وہ مبارک کتاب ہے کہ اس کی حفاظت کیلئے نہ چھاپے خانوں کی ضرورت ہے نہ کاغذ کی نہ لکھنے والوں کی۔ اللہ پاک نے اس کی حفاظت کیلئے مومن بندوں کے دل کی تختیوں کو خاص فرما لیا ہے جن پر یہ سارا کلام نقش ہو جاتا ہے جو اس کے تیس پاروں میں بغیر دیکھے ہوئے اول سے آخر تک پڑھ سکتے ہیں۔ یہ وہ معجزہ ہے جو خاص قرآن مجید کو دیا گیا ہے۔ دنیائے مذاہب میں جس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو لوگ اپنے بچوں کو قرآن مجید حفظ یا ناظرہ پڑھاتے ہیں قیامت کے دن ان کو ہیرے جواہرات کی کرسیوں پر بیٹھایا جائے گا اور جنت کے ہیرے جواہرات کا تاج انکے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سروں پر رکھا جائے گا۔ وہ محشر میں ایک ایسی ممتاز حالت میں ہوگی کہ بڑے بڑے رشک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ سعادت عطا کرے۔

پیارے دوستو!

آج کے نازک دور میں قرآن مجید کی تعلیم زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی ضرورت ہے جگہ جگہ جہاں بھی دو چار مسلمان آباد ہیں ان کیلئے قرآن مجید کی تعلیم کا انتظام نہایت ضروری ہے تاکہ انکے بچے شروع ہی سے اس بابرکت کتاب کو پڑھ سکیں۔ گاؤں کھیڑوں میں مساجد کے امام حضرات سے یہ خدمت لی جا سکتی ہے جو محض رضائے الٰہی کیلئے چند ہی روپوں پر گزارہ کر کے اپنا پورا وقت اس خدمت کیلئے دے سکتے ہیں اور دے رہے ہیں۔ قرآن مجید کا حفظ کر لینا اور بھی زائد برکتوں کا ذریعہ ہے۔ اس لئے حفظ والے بچوں کی زیادہ دل جوئی کرنا چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ حافظ قرآن پیدا ہوتے رہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کی یہ خدمت قبول کرے۔ اب ہم آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے خطبات عالیہ متعلق فضائل قرآن مجید سناتے ہیں۔ غور سے سنئے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ ص فَاَخْبَرْتُهٗ. فَقَالَ: اَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ''اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ''. قُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ!؟ قَالَ: ''كِتَابُ اللهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللهُ وَهُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ وَهُوَ الَّذِیْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

لَا یَزِیْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا یَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا یُخْلَقُ عَنْ کَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا یَنْقَضِی عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰی قَالُوْا: ﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ﴾ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَکَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَیْهِ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ". (رواہ الترمذی)

''حارث [1] اعور نامی ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں ایک روز اچانک مسجد میں داخل ہوا میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ فضول بیکار باتوں میں بحث مباحثہ کر رہے ہیں۔ میں نے حضرت علیؓ پر داخل ہو کر یہ ماجرا بیان کیا انہوں نے تعجب سے پوچھا کہ کیا واقعی لوگ ایسی حرکت کر رہے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بات بالکل صحیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ خبردار میں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ لوگو! خبردار ہو جاؤ جلدی ہی فتنے فساد شروع ہو جائیں گے میں نے کہا اے اللہ کے رسول ان فتنوں سے بچنے کی صورت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا! ان سے بچنے کی صورت کتاب اللہ قرآن مجید پر عمل کرنا ہے۔ (قرآن مجید کی تعلیم ہے کہ جہاں تک ہو سکے صبر سے کام لو اور دشمنوں کیساتھ بھی نیکی کرو جیسا کہ آیت کریمہ ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾﴾ (فصلت) میں صاف مذکور ہے۔ یعنی ''دشمن کا دفعیہ احسان اور سلوک کے ساتھ کرو اس سے تمہاری عداوت میں بھرپور دشمن بھی تمہارا گاڑھا دوست بن جائے گا۔'' اللہ کی کتاب وہ ہے جس میں تم سے پہلے کی خبریں اور تمہارے بعد کی خبریں سب موجود

---

① فائدہ: حارث اعور کذاب راوی ہے۔ تذکرۃ الحفاظ للذہبی۔ الکامل لابن عدی۔ میزان الاعتدال۔ (از مقصود احمد سلفی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور یہ تمہارے آپس کے جھگڑوں کے فیصلے کرنے والی کتاب ہے کوئی ٹھٹھا مذاق نہیں ہے۔ جس نے اس کتاب کو فخر وتکبر سے حقیر جان کر چھوڑ دیا اللہ پاک اسے خود توڑ کر رکھ دے گا۔ اور جو کوئی راہ ہدایت اس کے سوا اور کسی کتاب میں ڈھونڈے گا اللہ پاک اسے گمراہ کر دے گا۔ یہی اللہ کی مضبوط رسی ہے' یہی عقل وحکمت سے بھرپور ذکر الٰہی ہے۔ یہی کتاب صراط مستقیم پر چلاتی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے کہ اپنے نفسوں کے پجاری اسے اپنی من مانی باتوں کی طرف نہیں موڑ سکتے اور زبانیں کتنی بھی مختلف ہوں مگر اس کے پڑھنے میں ان سے کوئی بھی مقام خلط ملط نہیں ہو سکتا اور علمائے کرام اس کے مطالعہ اور تلاوت سے سیراب نہیں ہو سکتے۔ اور یہ وہ کتاب ہے جو زیادہ پڑھی جانے کے باوجود پرانی نہیں ہوتی بلکہ جب بھی پڑھو ایک نیا ذوق پیدا ہوتا ہے اور اس کے اندر بیان کردہ عجائبات کی کوئی حد نہیں ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے سننے کے بعد جنوں نے فوراً ہی پکارا کہ آج ہم نے ایک کتاب سنی ہے جس نے اس کے ساتھ کلام کیا اس نے سچ بولا اور جس نے اس پر عمل کیا وہ ثواب کا حقدار ہوا اور جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے بالکل انصاف کیا اور جس نے اس پر ایمان لانے کی دعوت قبول کی اس نے سیدھے سچے راستے کو پالیا۔

قرآن مجید کے فدائیو!

اس خطبہ میں رسول کریم ﷺ نے قرآن مجید سے متعلق بہت سی باتیں بتلا دی ہیں اور صحیح معنوں میں حضور ﷺ نے قرآن مجید کا تعارف کرایا ہے۔

خطاب پاک بالکل صحیح اور حقیقت پر مبنی ہے جس کے ہر لفظ کی شرح کیلئے کافی وقت کی ضرورت ہے مگر افسوس یہ ہے کہ قرآن مجید کو سمجھنے کی حد تک عام طور پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے اس پاک کلام کو ایک معمہ سمجھ کو اس میں غور وغرض کرنا چھوڑ دیا۔ مسلمان اگر قرآن سمجھ لیتے تو کبھی آج کی بدعات وتوہمات میں گرفتار نہ ہوتے' کبھی قبروں پر جاکر سر نہ جھکاتے اور نہ کبھی شرک کرتے۔ مگر یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جو مسلمان نمازوں میں پانچوں وقت ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ کی رٹ لگاتا ہے وہی عام طور پر قبروں پر جاکر وہاں بھی ان دفن شدہ بزرگوں کی پرستش کرتا ہے۔ ان کو حاضر و ناظر جان کر ان سے خطاب کرتا ہے اور اپنی حاجتیں ان کے سامنے رکھتا ہے۔ یہ اسی وجہ سے ہے کہ مسلمان نے قرآن مجید کو سمجھنا اس میں غور کرنا اس کی رشنی میں راہ ہدایت ڈھونڈھنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ﴿اِلَّا مَن رَّحِمَ الله﴾ مگر جس پر اللہ رحم کرے۔

ایک اور پاکیزہ ارشاد سنئے اور غور فرمایئے کہ کس قدر فضیلت اللہ پاک نے قرآن مجید کو عطا فرمائی ہے اور کیوں نہ ہو جب کہ یہ اس کا پاکیزہ کلام ہے۔ بادشاہوں کا کلام بھی کلاموں کا بادشاہ ہوا کرتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: "مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ". (رواۃ الترمذی)

یعنی ''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے جس کو میری یاد کرنے سے میرے سے دعا مانگنے سے قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے اندر غور وخوض نے مشغول کر دیا میں اسے دعا کرنے والوں سے بھی زیادہ دے دیتا ہوں اور سارے کلاموں پر اللہ کے کلام کی فضیلت ایسی ہی ہے جیسی خود اللہ پاک کو اپنی ساری مخلوق پر فضیلت اور برتری حاصل ہے''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آخر میں ہوشِ گوش سے ایک ارشادِ نبوی اور سن لیجئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ". (مسلم)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ پاک بہت سی قوموں کو اس قرآن مجید پر عمل کرنیکی برکت سے عزت کے آسمان پر چڑھا دے گا اور بہت سی قوموں کو اس قرآن پاک پر عمل کرنا چھوڑ دینے سے ذلت کے گڑھے میں ڈال دے گا''۔

مسلمانو!

آج ہماری ذلت کی وجہ یہی ہے کہ حقیقی معنوں میں ہم نے قرآن مجید پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ آؤ اللہ عہد کریں کہ یا اللہ تیرا کلام اور ترے رسول کا کلام سچا ہے۔ ہم ضرور ضرور ان پر عمل کریں گے۔ پروردگار تو ہم کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرما اور برائیوں سے بچا۔ آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فضائلِ حدیث سے متعلق

قرآن وحدیث کے پاکیزہ خطبات

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ﴿وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۳ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝۴﴾ (الجمعة)

وَعَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَیْنَا اَبَا سَعِیْدٍ قَالَ: مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قُلْنَا وَمَا وَصِیَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِنَّهٗ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ یَسْئَلُوْنَكُمُ الْحَدِیْثَ عَنِّیْ فَاِذَا جَآؤُكُمْ فَالْطِفُوْا بِهِمْ وَحَدِّثُوْهُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ سَیَاْتِیْكُمْ شُبَّانٌ مِّنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ یَطْلُبُوْنَ الْحَدِیْثَ فَاِذَا جَآؤُكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَیْرًا وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَاَی الشَّابَ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُوَسِّعَ لَكُمْ وَنُفَهِّمَكُمُ الْحَدِیْثَ فَاِنَّكُمْ خُلُوْفُنَا وَاَهْلُ الْحَدِیْثِ بَعْدَنَا". (شرف اصحاب الحدیث)

برادرانِ اسلام!

آج کا خطبہ فضائلِ حدیث کے عنوان پر ہے۔ حدیث رسول کریم ﷺ کے ارشاداتِ گرامی آپ کے خطبات عالیہ آپ کی ہدایات طیبہ کا نام ہے جو آپ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے یا وہ عملی کام جو آپ سے ثابت ہیں یا آپ کے سامنے کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کوئی کام اچھا کام جو کسی صحابی نے کیا اور اس پر آپ ﷺ نے اعتراض نہیں فرمایا وہ بھی حدیث ہی میں داخل ہے۔ حقیقت میں رسول کریم ﷺ کی عملی زندگی کا نام اصطلاح میں سنت قرار پایا ہے جسے علمائے اسلام نے حدیث سے تعبیر کیا ہے۔ اور رسول کریم ﷺ کی عملی زندگی قران کی تفسیر ہے۔ اس طرح سے حدیث و قرآن کا اتنا گہرا تعلق ہے جتنا تعلق سر اور دھڑ کا ہے یا جتنا تعلق جسم اور روح کا ہے آج کل کچھ نئے قسم کے لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں جو بڑی ہی سخت غلطی ہے۔ قرآن سے حدیث کو الگ کر دیا جائے تو قرآنِ پاک صرف ایک معمہ بن کر رہ جاتا ہے اس لیے حدیث کا انکار کرنا قرآن مجید ہی کے انکار کے برابر ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے اماموں پیروں کے شیدائی ہیں کہ وہ ان کی باتوں اور ان کے فتاووں کے سامنے حدیث نبوی کا صاف انکار کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں۔

اماموں بزرگوں نے ہرگز ایسی تعلیم نہیں دی بلکہ ان بزرگوں کے دلوں میں قرآن و حدیث کا بڑا احترام تھا۔ حضرت امام بو حنیفہ رحمۃ اللہ کا صاف ارشاد ہے جسے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ میرے کسی فتوے کو حدیث کے خلاف دیکھو تو حدیث پر عمل کرنا اور میرے فتوے کو چھوڑ دینا' وہ صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے۔ دوسرے اماموں اور بزرگوں نے بھی خصوصیات سے یہی ہدایتیں فرمائی ہیں۔ اللہ پاک ان سارے اماموں اور بزرگوں کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم بزرگو، دوستو!

عنوانِ خطبہ میں آیت قرآنی آپ نے سنی ہے وہ سورہ جمعہ کی آیت ہے۔ اللہ پاک نے اس سے پہلی آیت میں رسالت مآب ﷺ کی پاکیزہ تعلیم و تربیت کا ذکر فرمایا ہے ساتھ ہی پیشین گوئی دی ہے جو اس آیت میں مذکور ہے جس کا ترجمہ یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ''ابھی تعلیم محمدی کی حفاظت کیلئے دوسرے لوگ اور پیدا ہونے والے ہیں جو ابھی (نزول قرآن کے وقت میں) موجود نہیں ہیں۔ اللہ بڑا ہی غالب اور حکمت والا ہے۔ یہ (نعمت اسلام) اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے یہ توفیق دیتا ہے اللہ بڑا ہی فضل وکرم والا ہے۔

قرآن مجید کی اس پیشین گوئی کا تعلق ان علمائے محدثین کرام و مجتہدین عظام سے ہے جنہوں نے بعد کے زمانوں میں احادیث نبوی کی جمع وحفاظت کا بیڑا اٹھایا تھا اور اس سلسلے میں وہ علمی کارنامے انجام دیئے جن پر آج بہت سے غیر مسلم علماء بھی ان کو تبریک و تحسین پیش کرتے ہیں۔ محدثین کرام کے سرگروہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ہیں جن کو امیر المحدثین کا لقب دیا گیا ہے۔ اللہ پاک نے اس آیت مذکورہ کا مصداق بنا کر ان بزرگوں کو پیدا فرمایا تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ ان کے ملک فارس سے ایسے ایسے بندگان حق پیدا ہوں گے کہ اسلامی علوم ثریا ستارے کی دوری پر ہوں گے تو وہ لوگ ان کو وہاں سے بھی ڈھونڈ نکالیں گے۔

"لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالثُّرَيَّا لَيَنَالُهُ رِجَالٌ مِّنْ الِ فَارِسٍ. اَوْكَمَا قَالَ ﷺ. [بخاری، مسلم بالفاظ مختلفة]

محدثین کرام زیادہ تر فارسی النسل ہی ہوئے ہیں اور صحیح معنوں میں یہی لوگ اس پیش گوئی کے مصداق ہیں۔ حضرت مولانا حالی مرحوم نے ان ہی لوگوں کے بارے میں کہا ہے۔

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا ۔۔۔ لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا ۔۔۔ کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملا کو چھوڑا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرات!

خطبہ میں جو ارشاد رسول کریم ﷺ آپ نے سنا ہے اسکا مختصر ترجمہ عرض کرتا ہوں تاکہ آپ سمجھ سکیں کہ حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کا رسول کریم ﷺ کی نظروں میں کیا مقام ہے۔ جناب ابو ہارون عبدی جو ایک مشہور تابعی ہیں کہتے ہیں کہ جب ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو آپ خوش ہو ہو کر مرحبا فرماتے اور یہ خوش خبری سناتے کہ تمہارے لئے رسول کریم ﷺ نے وصیت فرمائی ہے" ہم نے کہا وہ وصیت کیا ہے؟ بتلایا کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد میری حدیثوں کے شوقین امتی تمہارے پاس میری حدیثیں حاصل کرنے کیلئے آئیں گے جب اس قسم کے لوگ آئیں تو تم ان کے ساتھ نہایت شفقت سے پیش آنا اور ان کو شوق سے میری حدیثیں بتلانا' سنانا' ہر ممکن طور سے ان کی دلجوئی کرنا۔ بعض روایات کی بنا پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے نوجوان امتی زمین کے دور دور کناروں سے تمہارے پاس علم حدیث حاصل کرنے کیلئے آئیں گے جب وہ آئیں تو ان کی ہر طرح خیر خواہی کرنا۔ چنانچہ جب بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ حدیث کے نوجوان طلبہ کو دیکھتے تو بیساختہ فرماتے کہ "اے مشتاقانِ حدیث نوجوانو! اللہ کے رسول کریم ﷺ کی وصیت کے مطابق میں تم کو مرحبا کہتا ہوں۔ حضور نے ہم سے تاکید فرمایا کہ ہم تم کو فراخی کے ساتھ اپنی مجلسوں میں جگہ دیں تم کو علم حدیث سکھلائیں تم لوگ ہمارے جانشین بننے والے ہو اور حدیث والے ہمارے بعد تم ہی لوگ ہو"۔

برادرانِ اسلام!

آپ اس خطاب نبوی سے حدیث پڑھنے والوں کا درجہ معلوم کر سکتے ہیں جن کی خدمت کیلئے خود رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو وصیت فرمائی اور صحابہ کرام نے حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کو اپنا خلیفہ قرار دیا ہے۔ ایک مسلمان کیلئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو علم حدیث سے شغف رکھتا ہو یہ بہت بڑی عزت ہے۔

دوسری روایت میں رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

"مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِىْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِى السُّنَّةِ كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ".
(شرف اصحاب الحديث)

"جو شخص میری امت کو سنانے پڑھانے کیلئے کم از کم چالیس حدیثیں میری سنت سے یاد کر لے تو میں قیامت کے دن اس کی شفارش کروں گا"۔

دوسری روایت میں الفاظ ہیں۔

"مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِىْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِّنْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا".
(شرف اصحاب الحديث)

"جس نے میری امت میں سے ایسی چالیس حدیثیں یاد کر لیں جو ان کے دین اسلام کے بارے میں ہوں تو قیامت کے دن ان کو اللہ پاک فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائے گا"۔

اور فرمایا:

"نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِىْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا".
(ابن ماجه)

"اللہ پاک اس بندے کے چہرے کو ہشاش بشاش رکھے جس نے میری حدیث کو سن کر حفظ کر لیا پھر اسے دوسروں تک پہنچایا اور اس پر خود بھی عمل کیا"۔

پیارے بھائیو!

رسول کریم ﷺ کی یہ وہ مبارک دعا ہے جس کا تجربہ امت اسلام نے پورے چودہ سو برسوں سے کیا ہے جس نے بھی حدیث کی قدر کی اور خدمت حدیث پر اپنے جان و مال اور وقت کو خرچ کیا اللہ پاک نے اسے دین و دنیا میں بہت کچھ نوازا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بزرگانِ امت کا تجربہ ہے کہ حدیث پڑھنے پڑھانے' لکھنے لکھانے والوں کی عمریں دراز ہوتی ہیں ۔ وہ آخر وقت تک تندرست اور باہوش رہتے ہیں ۔ یہ محض رسول کریم ﷺ کی پاکیزہ دعاؤں کا ثمرہ ہے اللہ پاک ہر مسلمان کو حدیث سے محبت عطا کرے ۔ حدیث والوں سے محبت بخشے اور قرآن و حدیث کو ہمارا دستور العمل بنائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے ۔

اور سنئے مشہور خادم رسول ﷺ صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ۔

"اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَجِيْءُ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَمَعَهُمُ الْمَحَابِرُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ اَنْتُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُبُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اِنْطَلِقُوْا اِلَى الْجَنَّةِ". (القول البدیع للسخاوی)

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت کے دن حدیث لکھنے والے اس حالت میں آئیں گے کہ ان کے ساتھ دواتیں بھی ہوں گی ۔ اللہ پاک ان سے فرمائے گا کہ تم لوگ ہمیشہ ہمارے رسول کریم ﷺ پر درود لکھتے رہے اس لیۓ آج اس درود کی برکت سے تم جنت میں داخل ہو جاؤ"

اللہ پاک ہر مسلمان ہر حدیث والے کو یہ درجہ عطا کرے اور حدیث کی محبت کو ہمارے لئے ذریعہ سعادت دارین بنائے ۔ آمین ۔

آیت شریفہ ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۝﴾ کے تحت میں حقیر ادنیٰ خادم بخاری شریف آپ کے سامنے موجود ہوں ۔[1] میں نے جس دن سے اس مبارک کتاب کی خدمت کو اپنا رات و دن کا مشغلہ بنایا ہے الحمد اللہ اللہ پاک نے

① مولانا داود راز نے صحیح بخاری کی جو شرح اردو میں لکھی ہے وہ لاہور سے شائع ہو چکی ہے ۔ (محمد انور زاہد)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنے فضل وکرم سے ایمان میں ترقی بخشی ہے اور اپنے محبوب رسول کریم ﷺ کی پاکیزہ دعا کے بہت سے نیک ثمرات مجھ کو دکھلائے ہیں اور بڑی بڑی مصیبتوں کو اللہ پاک نے حل فرمایا ہے جو محض دعائے رسول کریم ﷺ کی برکت ہے۔ یہ بات بالکل یقینی ہے کہ حدیث نبوی کی خدمت کرنے والے' اسے پڑھنے پڑھانے' لکھنے لکھوانے والے رسول کریم ﷺ کے سچے جانشین اور خلیفہ ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے خصوصیات کے ساتھ اپنے ایسے خلفاء کو دعاؤں کے ساتھ نوازا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے۔

"اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ. قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: "اَلَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ بَعْدِیْ يَرْوُوْنَ اَحَادِيْثِیْ وَسُنَّتِیْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ. (شرف اصحاب الحدیث)

یعنی "اے اللہ تو میرے خلفاء پر رحم فرمائیو۔ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا کہ میرے خلفاء وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے اور میری حدیثوں اور سنتوں کو آئندہ نسلوں کیلئے روایت کریں گے اور اسے لوگوں کو سکھلائیں گے"۔

سبحان اللہ! مبارک ہو یہ بشارت نبوی ﷺ ان حضرات علماء کرام کیلئے جو درس حدیث شریف قائم کرتے اور نوجوانانِ امت کو قال قال رسول اللہ ﷺ کے پاکیزہ کلمات پڑھاتے ہیں وہ امراءِ امت بھی قابل مبارک باد ہیں جو اپنی کمائی سے ایسے علماء کی خدمت کرتے ہیں اور دارالحدیث کھولتے ہیں۔ وہ خدام حدیث بھی قابل صد مبارک باد ہیں جو حدیث کی کتابوں کی اشاعت کرتے اور اس عظیم صدقہ جاریہ میں حصہ لیتے ہیں۔ اور قرآن وحدیث کی مستند کتابیں چھپوا کر تقسیم کرتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسے سارے مسلمان اللہ کے رسول ﷺ کی ان پاکیزہ دعاؤں کے حقدار ہیں ۔ اسی جماعت کیلئے رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ۔

"لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ". (ترمذی شریف)

یعنی "میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ منصور رہے گی یعنی اللہ ان کی ہمیشہ مدد کرتا رہے گا ان کے مخالف بہت ہوں گے مگر وہ ان کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو"۔

امام یزید بن ہارونؒ کہتے ہیں کہ اس پیش گوئی سے حدیث والے ہی مراد ہیں ۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کے مصداق حدیث والے ہی ہیں ۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس سے حدیث والے مراد نہ ہوں تو اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا ۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے دریافت کیا گیا ایک شخص نفلی نمازوں اور نفلی روزوں میں مشغول ہے اور دوسرا صرف حدیث کے پڑھنے اور لکھنے میں مشغول ہے ان میں سے کونسا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حدیث شریف لکھنے والا اس نفلی عبادت کرنے والے سے افضل ہے ۔ حضرت ابوبکر احمد بن علی فرماتے ہیں کہ حدیث شریف کا پڑھنا لکھنا ہر قسم کی نفلی عبادت سے بہتر ہے ۔

پیارے بھائیو!

یہ خطبہ سن کر آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ حدیث اور حدیث والوں کا اللہ اور اس کا رسول کی نگاہوں میں کتنا بڑا درجہ ہے ۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو پکا سچا حدیث کا دوست رکھنے والا' حدیث والوں سے محبت کرنے والا بنائے ۔ درحقیقت یہ محبت حدیث خود رسول کریم ﷺ سے محبت رکھنے کے برابر ہے ۔ مشہور شعر اسی معنی میں ہے ۔

أهل الحديث هم أهل النبي
وإن لم يصحبوا نفسه أنفاسه صحبوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث والے رسول کریم ﷺ کے اہل میں داخل ہیں اگرچہ انہوں نے آپ کی ظاہری صحبت نہیں پائی مگر وہ ہر وقت آپ کے پاکیزہ ارشادات پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں۔ اس طرح گویا وہ آپ کے انفاس مبارکہ کی صحبت حاصل کر رہے ہیں۔

آخر میں ہم آپ کو مشہور محدث حضرت یزید بن ہارون واسطیؒ کا واقعہ سناتے ہیں جن کو ان کے انتقال کے چار دن بعد ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ انہوں نے خواب میں ہی جواب دیا کہ اللہ پاک نے میرے سارے گناہ معاف کر دیئے اور نیکیوں کو قبول فرمالیا اور مجھ کو جنت میں داخل کر دیا۔ بزرگ نے پوچھا کہ آپ کا اتنا اکرام کس نیکی پر ہوا؟ کہا ذکر اللہ کی مجلسوں میں شریک ہونے سے جس سے مراد قرآن و حدیث کے درس کی مجالس تھیں۔ اور حق گوئی اور سچی باتوں کی وجہ سے لمبی نمازوں وفقر و فاقہ کی مصیبتوں کو بخوشی برداشت کر لینے کی وجہ سے یہ سارا اکرام ہوا۔ پھر خواب دیکھنے والے بزرگ نے پوچھا' کیا منکر ونکیر حق ہیں؟ جواب دیا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں منکر ونکیر بالکل حق اور سچے ہیں۔ انہوں نے مجھے بٹھا کر مجھ سے سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرے نبی کون ہیں؟ میں اپنی سفید داڑھی سے مٹی جھاڑنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھ جیسے شخص سے بھی یہ سوالات کئے جائیں گے۔ میں یزید بن ہارون واسطی ہوں۔ ساٹھ سال تک لوگوں کو حدیث پڑھاتا رہا ہوں۔ فرشتوں نے میری بات سن کر ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہا ہاں سچ ہے یہ یزید بن ہارون ہے۔ پھر وہ بولے آپ بے فکری سے دولہا کی طرح سو جائیں۔ آج کے بعد آپ پر کوئی خوف ڈر نہیں ہے۔ اللہ پاک ہم کو بھی ایسے بزرگوں کے ساتھ جنت میں جمع کرے اور قبر میں ثابت قدمی عطا فرمائے۔ آمین۔

بزرگو! عزیزو! دوستو!

آپ نے حدیث اور حدیث والوں کے متعلق آج بہت سے ارشادات نبوی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو سنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو سچا عاشق حدیث بنائے اور قیامت کے دن رسول کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک سے جام کوثر نصیب فرمائے۔ آپ کے مبارک جھنڈے کے نیچے ہمارا بھی حشر فرمائے۔ ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ محض نام رکھنے سے کام نہیں چلے گا اللہ کے ہاں عمل کی ضرورت ہے۔ اگر قرآن وحدیث پر ہمارا ایمان اور عمل ہوگا تو یہ سارے فضائل ہم کو حاصل ہوں گے اور اگر عمل و اخلاق وعقائد قرآن و حدیث کے مطابق نہ ہوں گے تو محض اہل حدیث نام رکھ لینے سے کچھ نہ بن سکے گا۔

اللہ پاک ہم سب کو سچا مسلمان' موحد اور متبع سنت حدیث کا فدائی بنائے۔ آمین یارب آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ ھٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ وَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نصیحتوں سے بھرپور ایک مبارک خواب سے متعلق
رسول کریم ﷺ کا ایک پاکیزہ خطبہ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ① مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ② وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ③ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ④﴾ (النجم)

''ستارے کی قسم ہے جب وہ جھکے' تمہارا یہ ساتھی (حضرت محمد ﷺ) نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے یہ جو بھی کچھ بولتا ہے اللہ کی طرف سے ہونے والی وحی کے ساتھ بولتا ہے''۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کی شان بیان فرمائی ہے کہ دین سے متعلق آپ کی زبان مبارک سے نکلنے والا ہر ہر لفظ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ آپ خود بنا کر ایک لفظ بھی اپنی زبان مبارک سے نہیں نکالتے ہیں۔

برادرانِ اسلام!

آج رسول کریم ﷺ کا ایک بہترین نصیحتوں سے بھرپور خواب آپ کو سنایا جا رہا ہے غور سے سنئے اور لفظ لفظ کو یاد رکھئے اور سوچئے کہ موت کے بعد کے حالات کس قدر خطرناک ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو اس وعظ کو یاد رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

حضرت سمرہ بن جندب صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عادت شریفہ تھی کہ آپ نماز فجر کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاتے آپ نماز غلس یعنی اندھیرے ہی میں پڑھ لیا کرتے تھے پھر آپ ہم سے پوچھتے تھے کہ تم میں سے کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرو۔ خواب اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو وہ بیان کر دیتا اور آپ اُس کی تعبیر بیان فرماتے ایک دن اسی طرح ہم سے پوچھا میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کا چہرہ مبارک ورق قرآن کریم کی طرح چمک رہا تھا۔ ہم نے جواب دیا کہ حضور آج رات ہم میں سے کسی نے کوئی خواب نہیں دیکھا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا خواب مبارک بیان کرنا شروع کر دیا۔

رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخَذَا بِیَدِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَّرَجُلٌ قَائِمٌ بِیَدِهٖ کُلُوْبٌ مِنْ حَدِیْدٍ یُدْخِلُهُ فِی شِدْقِهٖ فَیَشُقُّهُ حَتّٰی یَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ یَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ وَیَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا فَیَعُوْدُ فَیَفْعَلُ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا هٰذَا؟ قَالَا اِنْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰی قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِهٖ بِفَهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ یَشْدَخُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَیْهِ لِیَاْخُذَهٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلٰی هٰذَا حَتّٰی یَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ فَعَادَ اِلَیْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلٰی ثَقْبٍ مِّثْلَ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَیِّقٌ وَّاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ تُتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ اِرْتَفَعُوْا حَتّٰی كَادَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا. وَاِذَا خَمِدَتْ رَجَعُوْا فِیْهَا وَفِیْهَا رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ. فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِیْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی وَسَطِ النَّهْرِ وَعَلٰی شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَیْنَ

كتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِی فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰی فِی فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ. فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالاَ: اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی انْتَهَيْنَا اِلٰی رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّفِی اَصْلِهَا شَيْخٌ وَّصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِیَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلاَنِیْ دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَابٌّ وَنِسَاءٌ وَّصِبْيَانٌ. ثُمَّ اَخْرَجَانِیْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِیْ فَاَدْخَلاَنِیْ دَارًا هِیَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَابٌّ. فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِی اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِیْ عَمَّا رَاَيْتُ. قَالاَ: نَعَمْ. اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰی اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِیْ رَاَيْتَه يُشْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ مَا رَاَيْتَ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِیْ رَاَيْتَهُ فِی النَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِیْ رَاَيْتَهُ فِی النَّهْرِ اٰكِلُ الرِّبٰو وَالشَّيْخُ الَّذِیْ رَاَيْتَهُ فِی اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَاَوْلاَدُ النَّاسِ وَالَّذِیْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ. وَالدَّارُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ دَخَلتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ. فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ وَفِیْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَآءِ. قَالاَ: ذَاكَ مَنْزِلُكَ. قُلْتُ: دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ. قَالاَ: اِنَّهُ بَقِیَ لَكَ عُمُرٌ لَّمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوْ اِسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ. (رواه البخاری رحمه الله. والسيوطی فی تفسيره)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی آج رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے میرا ہاتھ پکڑ کر وہ مجھے پاک زمین (شام) کی طرف لے چلے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اسکے پاس ایک فرشتہ کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک آنکڑا ہے جس سے وہ اس شخص کی ایک طرف کا گلہ چیرتا ہے پھر دوسری طرف سے چیرنا شروع کرتا ہے۔ تو پہلا گلہ درست ہو جاتا ہے۔ پھر پہلے کو چیرتا ہے تو دوسری طرف کا گلہ درست ہو جاتا ہے۔ یہی عذاب اسے ہو رہا ہے میں نے پوچھا اسے یہ سزا کیوں ہو رہی ہے؟ میرے ساتھیوں نے مجھ سے کہا۔ ابھی آگے چلئے آگے چل کر دیکھا کہ ایک شخص چت لیٹا ہوا ہے اس کے سرہانے ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں بہت بڑا پتھر لئے ہوئے ہے جو اس کے سر پر پھینکتا ہے جس سے اس کے سر کا قیمہ قیمہ ہو جاتا ہے وہ فرشتہ پتھر کو اٹھانے جاتا ہے تب تک اس کا سر پھر جڑ جاتا ہے۔ پھر وہ اسے پتھر مارتا ہے یہی عذاب اسے برابر ہو رہا ہے میں نے پوچھا اس کے عذاب کا کیا سبب ہے؟ ان دونوں نے کہا ابھی آگے چلئے اب آگے جا کر دیکھتا ہوں کہ ایک تنور جیسا گڑھا ہے جو اوپر سے تنگ ہے نیچے سے کشادہ ہے اس میں آگ سلگ رہی ہے اس میں کچھ مرد اور کچھ عورتیں ہیں جو ننگے ہیں اور جل رہے ہیں آگ کی تیزی کا یہ حال ہے کہ اس کے شعلوں کیساتھ یہ لوگ اوپر کو آ جاتے ہیں یہاں تک کہ اب گویا باہر بالکل جائیں گے۔ پھر اس کے شعلوں کے مدھم ہونے پر وہ نیچے گر جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا اور آگے چلئے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ خون کی ایک نہر ہے جس کے درمیان ایک شخص کھڑا ہے اس نہر کے کنارے ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں پتھر لئے کھڑا ہے جب وہ وہاں سے آتا ہے اور باہر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ میں پتھر ٹھونس دیتا ہے اور اسے دھکے دیکر پھر وہیں واپس کر دیتا ہے یہی عذاب ہوتا رہتا ہے میں نے اس کی حقیقت دریافت کی تو پھر بھی دونوں نے مجھے یہی کہا کہ اور آگے چلیے۔ اب ہم ایک باغ میں پہنچے جو بہت ہی ہرا بھرا ہے لہلہا رہا ہے۔ اس میں ایک بہت ہی بڑا درخت ہے جس کے پاس ایک بڑی عمر کے بزرگ ہیں ان کے پاس بہت سے بچے ہیں وہیں قریب ہی ایک اور صاحب ہیں جو آگ جلا رہے ہیں۔ دونوں ساتھیوں نے مجھے درخت کے درمیان ایک بلند محل میں پہنچایا۔ میری نگاہ میں تو اس سے پہلے زیادہ بھلا اور اس سے زیادہ بہترین کوئی اور گھر گزرا ہی نہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں بڈھے بھی ہیں جوان بھی ہیں اور بچے بھی ہیں پھر وہاں سے باہر آئے اور آگے گئے۔ ایک اور درخت پر چڑھایا اور ایک اور محل میں لے گئے جو پہلے سے بھی زیادہ احسن وافضل تھا۔ اس میں صرف بڈھے اور جوان مرد ہی تھے۔ اب میں نے ان دونوں سے کہا کہ اس رات تو تم نے مجھے خوب سیر کرائی اب جو میں نے دیکھا ہے اس کی تفصیلی کیفیت تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا ہاں اب سنئے۔

جسے باچھیں چیرنے کا عذاب ہو رہا تھا۔ وہ جھوٹا انسان تھا جو ایک جھوٹ بات اڑا دیتا تھا اور وہ دنیا میں پھیل جاتی تھیں۔ قیامت تک اسے یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ جس کا سر کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالی نے قرآن کریم سکھایا تھا لیکن وہ رات کو سو جایا کرتا اور دن کو عمل نہیں کرتا تھا۔ اسے قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ جن ننگے مرد و عورتوں کو آپ نے تنور جیسے گڑھے میں جلتے جھلتے دیکھا ہے یہ بدکار مرد و عورت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ جسے خون کی نہر میں غوطہ کھاتے دیکھا ہے وہ سود خور لوگ ہیں۔ جن شیخ کو آپ نے درخت کے پاس دیکھا ہے جن کے اردگرد بچے تھے وہ بزرگ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور وہ بچے لوگوں کی وہ اولادیں ہیں جو بچپن ہی میں مر جاتی ہیں آگ سلگاتے ہوئے جنہیں آپ نے دیکھا ہے وہ دوزخ کے داروغہ مالک ہیں پہلے جس جنتی محل میں آپ تشریف لے گئے وہ عام مومنوں کا درجہ ہے اور یہ دوسرا محل شہیدوں کا درجہ ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ میرے ساتھی حضرت میکائیل ہیں۔ اب آپ ذرا اپنا سر اٹھا کر نظر ڈالئے۔ میں نے جو دیکھا تو مثل سفید ابر بلکہ تہ بہ تہ نورانی ابر کی طرح دکھائی دیا۔ فرمایا یہ آپ کا جنتی محل ہے۔ میں نے کہا' پھر مجھے چھوڑ دیجئے میں یہاں چلا جاؤں۔ ان دونوں نے فرمایا کہ ابھی نہیں۔ ابھی آپ کی کچھ دنیوی عمر باقی ہے۔ جب آپ اسے پوری کرلیں گے، آپ اپنے اس محل میں پہنچ جائیں گے"۔

پیارے بھائیو!

آپ نے محبوب رسول کریم ﷺ کا خواب مبارک سن لیا اسے علماء نے روحانی معراج کہا ہے۔ آپ ﷺ کو جسمانی معراج بھی ہوئی اور روحانی بھی جو لوگ جسمانی معراج کا انکار کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں بہرحال اس خواب میں جو جو مناظر آپ نے دیکھے ان کی تفصیل کیلئے خطبہ کا مختصر وقت کافی نہیں ہے۔ خطبہ مختصر ہونا رسول کریم ﷺ کی سنت ہے۔ مگر اتنا سمجھ لیجئے کہ رات کو جو حافظ' قاری' مولانا لوگ نماز سے غافل ہو کر سو جاتے ہیں اور دن میں بھی وہ یہ فرض ادا نہیں کرتے ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے ایسے بے عمل حافظ و قاریوں کا یہ حال ہوگا جو آپ نے سنا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس طرح جھوٹ بات کو پھیلانے والے جھوٹی حدیثوں کی اشاعت کرنے والے بھی بہت لوگ ہیں اور سود بیاج کھانے والے اور زنا کرنے والے سب لوگوں کا حال آپ نے خوب سنا ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسے لوگوں کو محبت سے گناہوں کے چھوڑنے کی ہدایت کی جائے۔

حاضرین کرام!

اللہ کی رحمت سے توبہ قبول ہونے کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اب تم میں سے جو بھی ان بری عادتوں میں گرفتار ہوا سے فوراً اللہ سے ڈر کر اپنی موت کو یاد کر کے توبہ کر لینی چاہئے اور توبہ کرنے میں دیر ہرگز نہ کرنی چاہیے۔ نہ معلوم کب موت کا پیغام آ جائے اور ہم دیکھتے ہی دیکھتے رہ جائیں۔ ہر ہر نصیحت جو آپ نے سنی ہے آپ کے عمل کے قابل ہے۔ خاص طور پر نوجوانانِ اسلام کو بہت زیادہ سوچنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے جو دن کے نو بجے تک سوتے رہتے ہیں اور رات کو زیادہ وقت ہوٹلوں میں گزار کر اپنی تندرستی بھی خراب کرتے ہیں اور نماز بڑا ان کو پہاڑ معلوم ہوتا ہے۔ ایسے نوجوانوں کو غور کرنا چاہیے۔ یہ جوانی ہمیشہ نہیں رہے گی اور یہی عمر دنیا اور آخرت بنانے کی ہے اس ضروری ہے ملت کے نوجوان سنبھلیں اور دوسروں کو سنبھالنے کی کوشش کریں۔

نوجوانوں کو اقبال مرحوم کا یہ پیغام یاد ہوگا۔

کبھی اے نوجوان مسلم تدبر بھی کیا تو نے
کہ ہے تو کونسے گردوں کا ایک ٹوٹا ہوا تارا

مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی بہت زیادہ سنبھلنے کی ضرورت ہے جن میں یہ بری اور یہ برائیاں بڑی کثرت سے پھیل رہی ہیں ہمارے لیے ضروری ہے کہ عورتوں کو دین کی باتیں سنائیں، سمجھائیں ان کی نگرانی کریں۔ ان کو جھوٹی باتوں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھیلانے سے روکیں۔ اکثر بے بنیاد باتیں عورتوں سے چلتی ہیں اور وہ سارے محلے میں پھیل جاتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو سمجھانا بہت ضروری ہے۔ اللہ پاک ہم کو نیک سمجھ عطا کرے اور ہر وقت وہ اپنے سچے رسول ﷺ کا یہ مفصل خواب ہم کو یاد رکھنے کی توفیق دے اور عمل کرنے کی ہمت بخشے۔ آمین، یارب آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت رسول کریم ﷺ کی
چند پاکیزہ بابرکت دعاؤں کا بیان

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ﴿وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾﴾ (غافر)

''اور تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ اے میرے بندو اپنی ہر ضرورت کے لیے مجھ سے دعا کرو میں ضرور تمہاری دعائیں قبول کروں گا بلاشک جو لوگ میری بندگی سے از راہِ تکبر منہ موڑتے ہیں جلد ہی وہ دوزخ میں اوندھے منہ داخل ہوں گے''۔

اللہ پاک کی حمد وثناء اور اس کے پیارے رسول کریم ﷺ پر درود وسلام کے بعد:

حضرات!

خطبہ میں آج جو آیت کریمہ آپ کو سنائی گئی اللہ پاک نے اس میں اپنے بندوں کو دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے ساتھ ہی بشارت بھی دی ہے کہ جو بندے دل سے دعائیں کرتے ہیں ان کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ آج اس سائنس کے الحادی دور میں بڑے بڑے منکرین الہ۔ دہریے لوگوں نے بھی یہ تسلیم کرلیا ہے کہ اچھے سچے پختہ کار انسان کی دعاؤں میں ضرور تاثیر ہوتی ہے اور بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ دعاؤں سے قسمتیں بدل گئی ہیں۔ حدیث شریف میں دعا کو مومن کا ہتھیار قرار دیا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے رب سے دعاؤں کیلئے ہر وقت دل و دماغ کو حاضر رکھیں اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کے سامنے رو رو کر ہاتھ پھیلائیں وہ ضرور ہماری سنے گا اور وہ ہماری ہر حاجت کو پورا کریگا۔

بھائیو!

اس پاک مقصد کے تحت آج جناب رسول کریم ﷺ کی چند پاکیزہ دعائیں آپ کو سنائی جاتی ہیں جن سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ دنیا میں آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کوئی اللہ کا عارف پیدا نہیں ہوا۔ آپ ﷺ کی دعاؤں ہی کی تاثیر تھی کہ بہت ہی ناسازگار حالات کے باوجود آپ کو اللہ پاک نے عرب میں کامیابی عطا فرمائی اور آپ چند سالوں کی محنت سے لاکھوں سعید انسانوں کو راہ مستقیم پر لگا کر دنیا میں ایک عظیم الشان اور عظیم قوم کے بانی کی حیثیت سے حیات جاوداں پا گئے۔ اللہ پاک آپ پر ہمیشہ درود وسلام نازل فرمائے۔ آمین۔ یوں آپ ہر وقت ہر لمحہ ہر آن یاد الٰہی میں مصروف رہا کرتے تھے آپ کی دعاؤں کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ آپ کو اللہ پاک پر کس قدر ایمان و یقین حاصل تھا اور آپ کے قلب مبارک میں یقین کا نور کس طرح جگمگا رہا تھا اور اللہ پاک کو آپ اپنے سے کس قدر قریب جان کر اس سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ دنیا و آخرت میں ہر قسم کی کامیابی کیلئے آپ بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ	"اے اللہ تو میرے دین کی اصلاح فرما
عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ	جو میرے ہر کام کے سدھار کا ذریعہ اور
الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ	بہتر کام کی حفاظت کرنے والی چیز ہے۔
آخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ	اور میرے گھر و بار کی حالت بھی سدھار
الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ	دے جس سے میرا گذران متعلق ہے۔
وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ	اور میری آخرت کو درست کر دے جہاں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شَرٍّ". (مسلم) مجھ کو مر کر جانا ہے اور میری زندگی کو میری ہر ایک بھلائی کی زیادتی کا سبب بنا دے۔ اور موت کو ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنا دے تاکہ موت کے بعد ہر برائی سے راحت نصیب ہو"۔

بخیلی اور بزدلی جیسی برائیوں سے بچنے کیلئے آپ کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا". (مسلم، نسائی)

"اے اللہ میں کمزوری سے، کاہلی سے اور بخیلی اور بزدلی اور ذلت آمیز بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما اور اسے تمام عیبوں اور برائیوں سے پاک کر دے، تو سب سے اچھا پاک صاف کرنے والا ہے۔ تو ہی اس نفس کا مولا، مالک اور آقا ہے۔ اے اللہ! میں ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو آسودہ ہی نہ ہو۔ اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ ان سب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ مجھ کو ان تمام برائیوں سے محفوظ رکھیو"۔

بزرگو اور بھائیو!

آپ نے غور کیا ہوگا کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کس کس طرح سے اللہ پاک رب العالمین کو یاد فرمایا کرتے تھے اور کس قدر ایمانی و روحانی شان کے ساتھ اللہ پاک سے دعاؤں میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرح اپنے اللہ سے تعلق مضبوط کریں۔ اور ان دعاؤں کو ہم بھی یاد کریں اور ہر وقت پڑھا کریں تا کہ ہم کو بھی ان برے خصائل سے پاکی حاصل ہو صرف یہی نہیں کہ جو آپ سن رہے ہیں بلکہ ہمارے رسول کریم ﷺ کھانا کھانے سے فارغ ہونے پر، بستر پر سونے کو جانے پر، صبح کو بستر سے اٹھنے پر، حتی کہ فراغت کو جانے اور باہر آنے کے موقعہ پر بڑی پیاری دعائیں کرتے تھے۔ اللہ تعالی ہم کو بھی شوق عطا کرے۔ کہ ہم بھی آپ کی سکھلائی ہوئی موقعہ موقعہ کی سب دعاؤں کو یاد کر کے بطور وظیفہ ان کو پڑھا کریں تا کہ دونوں جہاں کی برکتوں سے ہم بھی مالا مال ہوں۔ آمین یارب العالمین۔

آنحضرت ﷺ بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

"بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ". (بخاری، مسلم)

"اے اللہ میں تیرے ہی نام کی برکت سے اپنی کروٹ بستر پر رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام کی برکت سے کروٹ کو بستر سے اٹھاتا ہوں۔ یااللہ! اگر تو میری جان سوتے میں ہی روک لے تو تو اس پر رحم فرمائیو اور اگر تو اس کو واپس دنیا میں بھیج دے کہ میں سونے سے خیریت کے ساتھ جاگ کر اٹھوں تو میری جان کی حفاظت کیجیو جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے"۔

آپ صبح جب بستر سے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ". (بخاری)

یعنی "سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مارنے کو مارنے کے بعد زندہ کر ڈالا اور آخر میں سب کو اس کی طرف لوٹ جانا ہے"۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بھائیو!

قربان جاؤ ایسے محبوب الٰہی سردار انبیاء ﷺ پر جن کی ہر ادا سے اللہ پاک کی محبت ٹپکتی ہے جو سوتے جاگتے گھر میں باہر ایک ایک لمحہ کیلئے بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ کاش آج مسلمان اپنے مقدس رسول ﷺ کے نقش قدم پر چلنے لگ جائیں تو ان کی سوئی ہوئی قسمت پھر جاگ سکتی ہے۔ وہ دونوں جہاں میں کامیاب ہو سکتے ہیں کامرانی پھر ان کے قدموں کو چوم سکتی ہے۔ یا اللہ تو مسلمانوں کو یہ شان عطا فرما۔

بزرگو' عزیزو' سنو اور بغور سنو!

طائف میں کفار رحمتِ عالم ﷺ پر پتھراؤ کرتے ہیں ہمارے ماں باپ اور جانیں آپ پر قربان ہوں آپ لہولہان ہو کر واپس آتے ہیں راستے میں انگور کی بیل کے نیچے بیٹھ کر اللہ پاک کی جناب میں ایسی پاک دعا کرتے ہیں جو بہت ہی توجہ سے پڑھنے اور یاد کرنے کے قابل ہے۔

''اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ اَشْکُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّةَ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی عَدُوٍّ یَتَجَھَّمُنِیْ اَمْ اِلٰی قَرِیْبٍ مَلَّکْتَهٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ تَکُنْ سَاخِطًا عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ غَیْرَ اَنَّ عَافِیَتَكَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِكَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ

''یا اللہ! اپنے ضعف قوت' قلت صبر اور لوگوں میں اپنی خواری کی تیری بارگاہ عظمت میں فریاد لے کر آیا ہوں کہ تو سب رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ مجھے تو ایسے دشمن سے پناہ دے جو میری صورت دیکھتے ہی ناراض ہو جائے اور دوست سے بھی جو میرے کاموں پر غلبہ پالے۔ (مولا!) اگر تو مجھ پر (آزمائش میں) غصہ نہیں ہے تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَصَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَتُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ".
(زاد المعاد ۳/۳۱، ابن هشام ۱/۲۶۰-۲۶۲، المجمع للهیثمی ۶/۳۵)

پھر مجھے کچھ پرواہ نہیں کیونکہ میرے لئے تیری رحمت بڑی وسیع ہے اور میں نے تیرے بزرگ چہرے کے نور میں پناہ لی ہے جس کے باعث آسمان روشن ہو گئے اور تاریکیاں نور بن گئیں اور دین و دنیا کے کام سنور گئے (الٰہی) پناہ چاہتا ہوں کہ تو اپنا غصہ اور خفگی مجھ پر نازل کرے (پیارے مولا!) مجھ سے راضی ہو جا کیونکہ مجھ کو (محض) تیری مدد سے ہر طرح کی قوت اور طاقت حاصل ہے"۔

یہ دُعا ایسے وقت میں زبان مبارک سے نکل رہی تھی کہ طائف والے آپ پر پتھر برسا رہے تھے اور پہاڑوں کا فرشتہ اجازت مانگ رہا تھا کہ وہ پل بھر میں طائف والوں کو دونوں پہاڑوں کے درمیان پیس کر آٹا بنا دے۔ مگر رحمۃ للعالمین ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دعا نکل رہی تھی۔

"اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ". (سيرة ابن هشام)

"اے میرے اللہ! میری قوم کو ہدایت کر دے یہ میری حقیقت سے ناواقف ہیں اسی لئے نادانی کر رہے ہیں"۔

اسی موقعہ پر آپ نے دعا فرمائی جس کے الفاظ آپ نے پچھلی سطروں میں ملاحظ فرمائے ہیں۔

حضور اکرم علیہ السلام سب کی باہمی محبت قائم ہونے اور ہدایت پانے کیلئے یوں دعا فرماتے ہیں۔

"اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ

"اے اللہ ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈال دے اور ہمارے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا". (ابو داؤد)

حال کی اصلاح فرما' ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور بداخلاقی کے اندھیروں سے نکال کر اخلاق حسنہ کی روشنی میں لے جا۔ ہمیں ہر قسم کی کھلی و پوشیدہ بے حیائیوں سے دور رکھ ہمارے کانوں، آنکھوں اور دلوں کو اپنی برکت سے نواز۔ اور ہماری بیویوں اور بچوں کو برکتوں اور بھلائیوں سے بہرہ ورفرما۔ ہم کو ایک بار اپنی رحمتوں کی قدردانی' شکرگزاری اور ان کے حصول کی قابلیت وتوفیق عطا فرما۔ اور از راہِ بخشش، ہم پر اپنی نعمتوں کی پوری بارش برسا"۔ (درحقیقت سب تعریفوں کا تو ہی مالک ہے)

نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ مانگنے کیلئے سرور کائنات ﷺ یوں دعا کرتے تھے جو ہر کام میں کامیابی کیلئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے۔ میرے استاد محترم بیہقی زمان حضرت مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی مرحوم کی خاص تاکید تھی کہ میں اسے ہر وقت پڑھا کروں۔

"اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلاَ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ" (ابوداؤد)

"یا اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، پس نہ سونپ مجھ کو میرے نفس کی طرف ایک لحظہ بھی، اور میرے سب کاموں کو درست کردے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے"۔

بھائیو!

ان پاکیزہ دعاؤں کو یاد کر کے ان کو بطور وظیفہ پڑھ کر دنیا و دین کی خوبیاں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرلو۔ رحمت الٰہی کے دروازے ہر وقت کھلے ہوئے ہیں جو سچے دل کے ساتھ اس در کا بھکاری بنتا ہے وہ کبھی محروم نہیں رہتا۔

یا اللہ! ہم سب کو اپنے حبیب رسول کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہجرت کے بعد رسول کریم ﷺ کا اولین تاریخی خطبہ جمعۃ المبارک

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۞ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۞ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۞﴾ (فصلت)

ترجمہ: ''بے شک جن لوگوں نے دل سے کہا کہ ہمارا رب صرف ایک اللہ تبارک وتعالیٰ ہے پھر اسی قول پر قائم رہے ان پر فرشتے یہ بشارتیں دینے کے لیے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کھاؤ، غم نہ کرو بلکہ اس جنت کی بشارت سن کر خوش ہو جاؤ جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تمہارے مددگار ہیں اور آخرت میں جو تمہارے دل چاہیں گے وہ تم کو ملے گا اور جس چیز کی تم کو خواہش ہوگی وہ چیز تم کو دی جائیگی یہ اللہ پاک کی طرف سے تمہاری مہمانی ہے وہ اللہ جو بخشنے والا مہربان ہے''۔

برادرانِ اسلام!

آیتِ کریمہ جو آپ نے سنی ہے اس کے سب سے پہلے مصداق رسول کریم ﷺ ہیں آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں جس استقلال، ثابت قدمی، صبر بردباری،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توکل سے کام لیا دوسرے نبیوں، رسولوں میں اس کی مثال ملنی محال ہے۔ کچھ رسول کریم ﷺ کے پیارے حالات آپ کو سنائے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے اور ذہن میں بٹھا لیجئے۔ اور اپنے رسول کی اتباع کو کبھی نہ چھوڑیئے۔

ہمارے نبی کریم ﷺ موسم بہار میں پیر کے دن ۹ ربیع الاول ۱ عام الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء مطابق یکم جیٹھ سمت بکرمی ۶۲۸ کو مکہ شریف میں صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے دنیا میں تشریف لائے تھے۔ آپ ﷺ کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب پہلے ہی انتقال کر چکے تھے، بزرگوار دادا نے ساتویں دن آپ ﷺ کا عقیقہ کیا اور آپ کا نام مبارک ''محمد'' (ﷺ) کا اعلان کیا۔ اور والدہ ماجدہ آمنہ نے فرشتوں سے بشارت پا کر آپ کا نام ''احمد'' (ﷺ) رکھا تھا۔ آپ ﷺ کی عمر چھ سال کی تھی کہ حضرت والدہ ماجدہ آمنہ کا انتقال ہو گیا۔ اور جب عمر شریف آٹھ برس دس دن کو پہنچی تو آپ کے دادا عبدالمطلب بھی دار فانی سے کوچ کر گئے' بعد میں آپ کی تربیت ابو طالب نے اپنے ذمہ لی جو آپ ﷺ کے حقیقی چچا اور والد عبداللہ کے حقیقی بھائی تھے۔

شروع جوانی میں آپ ﷺ نے تجارت کیلئے سفر فرمائے اور پچیس سال کی عمر شریف تھی کہ مکہ کی ایک نہایت شریف خاندانی مالدار بیوہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی شادی ہوئی جن کی عمر چالیس سال کی تھی' یہ رسول کریم ﷺ کے نکاح میں پچیس سال زندہ رہیں اور اس قدر وفادارانہ زندگی گزاری کہ آپ ساری عمر اس محترمہ خاتون کو یاد فرماتے رہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت خدیجہ ہی کی بطن سے پیدا ہوئی تھیں' قریش مکہ میں یہ زمانہ آپ ﷺ کا بہت ہی مقبول و محبوب زمانہ تھا۔ قریش کا ہر آدمی مرد' عورت آپ ﷺ کو صادق اور امین (سچا امانتدار) کہہ کر پکارا کرتا تھا اب آپ ﷺ کی عمر شریف چالیس سال کے قریب پہنچ رہی تھی آپ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نے اب وقت کا زیادہ حصہ یادالہٰی میں بسر کرنا اور شہر وشہر والوں سے دور ایک ''حرا'' نامی غار میں گزارنا آپ کا معمول بن گیا تھا۔

برادرانِ اسلام!

آپ کی عمر چالیس سال قمری پر ایک دن زیادہ ہوئی تو نو ربیع الاول ۴۱ھ میلادی بارہ فروری ۶۱۰ء بروز پیر غار حرا میں تھے کہ آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اللہ کا رسول ہونے کی بشارت دی اور قرآنی آیات ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ...... الخ﴾ کا آپ ﷺ پر نزول ہوا اور بعد میں آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے اسلام کی تبلیغ کیلئے کمر ہمت باندھی اور مشرکین مکہ کے اعمال و اخلاق کی سدھار کا بیڑا اٹھایا۔ مگر مکہ والے جو عرصہ سے بت پرستی واخلاق بد کے شکار ہو چکے تھے وہ زیادہ تر آپ کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے آپ کی دعوت کو ناکام بنانے کی بھرپور کوششیں کیں۔ مگر آپ ﷺ تیرہ برس تک مکہ والوں کی ہر مخالفت کے باوجود کلمہ اسلام ''**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**'' کی پوری پوری تبلیغ فرماتے رہے اسی دوران ۱۰ھ نبوی میں آپ ﷺ کے محترم چچا ابوطالب کا انتقال ہوگیا اور ان کے تین دن پیچھے آپ کی بیوی محترمہ خاتون حضرت خدیجہؓ بھی اس دار فانی کی طرف سفر کر گئیں۔ (**انا للہ وانا الیہ راجعون**)۔

ان صدموں کا آپ ﷺ کے دل ودماغ پر بہت کافی اثر ہوا۔ مگر تبلیغ اسلام میں آپ ﷺ نے کوئی فرق نہیں آنے دیا۔ مشرکین مکہ نے مخالفت میں اور بھی سختی شروع کردی اور ہر ہر طرح سے اسلام کی آواز کو دبانا چاہا۔ مگر اللہ کا ارشاد تھا کہ ''یہ چراغ ساری دنیا کو روشن کرے گا'' اور دشمنوں کے ارادے سب فیل ہو جائیں گے۔ ایسا ہی ہوا جیسا کہ تاریخ گواہ ہے آخر اللہ کے حکم سے اللہ کے محبوب نبی کریم ﷺ نے ستائیس صفر ۱۳ نبوت اور پنج شنبہ مطابق ۱۲ ستمبر ۶۲۱ء کو مکہ شریف چھوڑ کا مدینہ کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سفر شروع فرمایا۔ تین دن رات آپ ﷺ مکہ کے قریب ''غارِ ثور'' میں رہے۔ آخر آپ ﷺ یہ طویل سفر طے کرتے رہے ۸ ربیع الاول ۱۳ نبوی بروز دوشنبہ (پیر) مطابق ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء کو مدینہ کے قریب ایک قبا نامی بستی میں پہنچ گئے یہاں قیام فرما کر ۱۲ ربیع الاول ۱ھ کو جب کہ جمعہ کا دن تھا رسول اللہ ﷺ قبا سے سوار ہو کر بنی سالم کے گھروں تک پہنچے تھے کہ نماز جمعہ کا وقت ہو گیا یہاں سو آدمیوں کے ساتھ آپ ﷺ نے جمعہ ادا فرمایا۔ یہ اسلام میں پہلا جمعہ تھا۔

حاضرین کرام!

اس جمعۃ المبارک میں آپ ﷺ نے جو خطبہ پیش فرمایا وہ تاریخی حیثیت سے بڑا مقام رکھتا ہے۔ اور عنوان خطبہ کے تحت آج ہم آپ کو یہی مبارک خطبہ سنانا چاہتے ہیں۔ بغور سنئے' سمجھئے اور یاد رکھنے کی کوشش کیجئے۔ اللہ آپ کو یہ خطبہ سننا مبارک فرمائے۔ (آمین)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهُ وَاَسْتَعِيْنُهُ وَاَسْتَغْفِرُهُ وَاَسْتَهْدِيْهِ وَاُؤْمِنُ بِهٖ وَلَا اَكْفُرُهُ وَاُعَادِيْ مَنْ يَّكْفُرُهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَالنُّوْرِ وَالْمَوْعِظَةِ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَقِلَّةٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَضَلَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَانْقِطَاعٍ مِّنَ الزَّمَانِ وَدُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَةِ وَقَرِيْبٍ مِّنَ الْاَجَلِ. مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى وَفَرَّطَ وَضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا. اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ خَيْرًا مَّا اَوْصٰى بِهِ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ اَنْ يَّحُضَّهٗ عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنْ يَّاْمُرَهٗ بِتَقْوَى اللّٰهِ، فَاحْذَرُوْا مَا حَذَّرَكُمُ اللّٰهُ مِنْ نَفْسِهٖ وَلَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ نَصِيْحَةً وَّلَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ذِكْرًا وَّاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ لِمَنْ عَمِلَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ عَلٰی وَجَلٍ وَّمَخَافَةٍ مِّنْ رَبِّهٖ عَوْنَ صِدْقٍ عَلٰی مَا یَبْغُوْنَ مِنَ الْاَمْرِ الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ یُّصْلِحُ الَّذِیْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اللّٰهِ مِنْ اَمْرِهٖ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَّةِ لَا یَنْوِیْ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ، یَکُنْ لَّهٗ ذِکْرًا فِیْ عَاجِلِ اَمْرِهٖ وَذُخْرًا فِی مَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِیْنَ یَفْتَقِرُ الْمَرْءُ اِلٰی مَا قَدَّمَ. وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِكَ یَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اَمَدًا بَعِیْدًا وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ. وَالَّذِیْ صَدَّقَ قَوْلَهٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَهٗ لَا خُلْفَ لِذٰلِكَ فَاِنَّهٗ یَقُوْلُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ۝﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِکُمْ وَآجِلِهٖ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَّةِ، فَاِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُکَفِّرْ عَنْهُ سَیِّآتِهٖ وَیُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا. وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا، وَاِنَّ تَقْوَی اللّٰهِ یُوْقِی مَقْتَهٗ وَیُوْقِیْ عُقُوْبَتَهٗ وَیُوْقِی سَخَطَهٗ وَاِنَّ تَقْوَی اللّٰهِ تُبَیِّضُ الْوُجُوْهَ وَیُرْضِی الرَّبَّ وَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ. خُذُوا حَظَّکُمْ وَلَا تُفَرِّطُوْا فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ قَدْ عَلَّمَکُمُ اللّٰهُ کِتَابَهٗ وَنَهَجَ لَکُمْ سَبِیْلَهٗ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَیَعْلَمَ الْکَاذِبِیْنَ. فَاَحْسِنُوْا کَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْکُمْ وَعَادُوْا اَعْدَاءَ اللّٰهِ وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبَاکُمْ وَسَمَّاکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ لِیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰ مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَةٍ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا لِمَا بَعْدَ الْیَوْمِ فَاِنَّهٗ مَنْ یُّصْلِحُ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اللّٰهِ یَکْفِهُ اللّٰهُ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّاسِ. ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ یَقْضِیْ عَلَی النَّاسِ وَلَا یَقْضُوْنَ عَلَیْهِ وَیَمْلِكُ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَمْلِکُوْنَ مِنْهُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ.

(رحمة للعالمین ۱/۹۲-۹۳، بحوالہ تاریخ طبری ۲/۲۵۵)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

برادرانِ ملت وفدائیانِ سنت:

کتنا مبارک جمعہ تھا اور کس قدر مبارک تقریب تھی کہ قیامت تک کیلئے یہ نیک ہفتہ واری عید کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ ایک سو فرشتہ خصلت مسلمان جن کو اس تاریخی جمعہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آج بھی محلّہ بنو سالم موجود ہے جو قبا جانے آنے کے راستہ میں پڑتا ہے جہاں حضور کریم ﷺ نے یہ خطبہ دیا تھا اور نماز جمعہ ادا فرمائی تھی وہاں ایک عظیم الشان مسجد بنی ہوئی ہے جو اپنی تاریخی ماضی کی یاد دلا رہی ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو سعادت زیارت حرمین شریفین نصیب کرے۔ اب آیئے اس پاکیزہ خطبہ کا ترجمہ بھی آپ کو سنا دیا جائے۔ اللہ ہم کو یاد رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ترجمہ: حمد اور تعریف اللہ کیلئے ہیں میں اس کی حمد کرتا ہوں اور مدد اور بخشش اور ہدایت اسی سے مانگتا ہوں' میرا ایمان اسی پر ہے میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا بلکہ اس کی نافرمانی کرنے والوں سے دشمنی رکھتا ہوں۔ میری گواہی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اسی نے محمد کو ہدایت نور اور نصیحت کے ساتھ ایسے زمانے میں بھیجا ہے جبکہ مدتوں سے کوئی رسول دنیا میں نہیں آیا تھا اور علم گھٹ گیا اور گمراہی بڑھ چکی تھی۔ اسے آخری زمانہ میں قیامت کی نزدیکی کے وقت بھیجا گیا ہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتا ہے وہی راہ پانیوالا ہے اور جو نافرمانی کرتا ہے اور حکم نہیں مانتا ہے وہ بھٹک گیا درجہ سے گر گیا اور سخت گمراہی میں پھنس گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مسلمانو!

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں وصیت جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو کر سکتا ہے وہ یہی وصیت ہے کہ اسے آخرت کیلئے آمادہ کرے اور اللہ سے ڈرنے کیلئے کہے۔

لوگو! جن باتوں سے اللہ نے تم کو پرہیز کرنے کیلئے کہا ہے ان سے پرہیز کرو اس سے بڑھ کر نہ کوئی نصیحت ہے اور نہ کوئی اس سے بڑھ کر ذکر ہے۔ یاد رکھو کہ حالات آخرت میں اس شخص کیلئے جو اللہ سے ڈر کر کام رہا ہے تقویٰ بہت ہی بہتر مددگار ثابت ہوگا اور جب کوئی شخص اپنے اور اللہ کے درمیان کا معاملہ خفیہ وظاہر میں ٹھیک ٹھاک رکھے گا اور ایسا کرنے میں اس کی نیت بھی خالص ہوگی تو ایسا کرنا اس کیلئے دنیا میں ذکر اور موت کے بعد اس کیلئے ذخیرہ بن جائے گا۔ لیکن اگر کوئی ایسا نہیں کرتا اس کے بارے میں اللہ کا یہ ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے'' انسان پسند کرے گا کہ اس کے اعمال بد اس سے دور ہی رکھے جائیں) تاکہ وہ ان کو دیکھ کر شرمندہ نہ ہو) اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ تو اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان''۔

اور جس نے اللہ کے حکم کو سچ جانا اور اس کے وعدوں کو پورا کیا تو اس کی بابت یہ فرمان الٰہی موجود ہے کہ'' ہمارے ہاں بات نہیں بدلا کرتی اور میں اپنے بندوں پر ناحق ظلم کرنے والا بھی نہیں ہوں''۔

مسلمانو!

اپنے موجود اور آئندہ ظاہر اور باطن کاموں میں اللہ کا ڈر سامنے رکھو کیونکہ تقوی والوں کی برائیاں معاف کر دی جاتی ہیں انکا ثواب بڑھا دیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جاتا ہے تقویٰ والے لوگ وہ ہیں جو اپنی بہت بڑی مراد کو پہنچ جائیں گے۔ یہ تقویٰ ہی تو ہے جو اللہ کی بیزاری خفگی اور اس کے عذاب کو دور کر دیتا ہے' یہ تقویٰ ہی تو ہے جو چہرے کو درخشاں چمکیلا پروردگار کو خوش اور درجات کو بلند کر دیتا ہے۔

مسلمانو!

دنیا میں حلال طور پر خوب خوب مزے حاصل کرو مگر اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں کمی نہ کرو اللہ نے اسی لئے تم کو اپنی کتاب سکھائی اور اپنا راستہ دکھلایا ہے کہ سچے لوگوں اور جھوٹے لوگوں کو الگ الگ کر دیا جائے۔

لوگو! اللہ نے تمہارے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا ہے تم بھی لوگوں کے ساتھ احسان کا سلوک کرو اور جو اللہ کے دشمن ہیں ان کو اپنا دشمن جانو اور اللہ کے راستے (اسلام) میں پوری ہمت اور توجہ سے کوشش کرو۔ اسی نے تم کو اپنا پیارا بندہ بنایا ہے اور تمہارا نام ''مسلمان'' رکھا ہے تا کہ جو اسلام قبول نہ کرے وہ روشن دلیلیں دیکھتا ہوا ہلاک ہو جائے اور اسلام قبول کر کے جو زندگی پانے والا ہو وہ روشن دلائل پر زندگی پائے اور سب نیکیاں اللہ کی مدد سے ہوتی ہیں۔

لوگو! اللہ کا ذکر کیا کرو اور آخرت کیلئے نیک عمل کرو کیونکہ جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان معاملہ درست رکھتا ہے اللہ پاک اس کے اور لوگوں کے معاملات کے درمیان درستگی پیدا کر دیتا ہے بے شک اللہ پاک کا حکم بندوں پر چلتا ہے ہر وقت جاری ہے اور اس پر کسی کی حکومت نہیں ہے۔ اور اللہ بندوں کا مالک ہے اور بندوں کو اللہ کے سامنے کچھ بھی اختیار حاصل نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگو! آخر میں یاد رکھو! اللہ پاک سب سے بہت ہی بڑا ہے اور ہم کو نیک کاموں کی طاقت صرف اس کی عظمت والے فضل سے ملتا ہے۔

مبارک ہیں وہ بندے بندیاں جو اللہ کے سچے رسول کریم ﷺ کے اس پاکیزہ خطبہ کو سن کر خوب یاد رکھیں اور اس پر عمل کریں۔ آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حجۃ الوداع کی عظیم الشان تقریب پر رسول کریم ﷺ کا عظیم تاریخی خطاب

اَمَّا بَعۡدُ: فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ○ ﴿اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا...... ۝٣﴾ (المائدة)

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت (اسلام) پورے طور پر تم کو دے چکا اور اسلام کو میں تمہارے لیے دین مقرر کرنے پر راضی ہو چکا''۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد:

برادرانِ اسلام!

یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول کریم ﷺ حجۃ الوداع میں ایک لاکھ اور چوالیس ہزار مسلمانوں کی جماعت دیکھ کر بہت ہی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے خطاب عام سے فارغ ہو رہے تھے' حجۃ الوداع سے وہ حج مراد ہے جو آپ ﷺ کی عمر کے آخری حصہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی اس کے بعد آپ ﷺ کی عمر شریف ختم ہوگئی اور آپ ﷺ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس طرح اسی حج کے موقع پر آپ ﷺ نے فدائیاں اسلام کو اپنے سے رخصت فرما دیا تھا۔ یہ سنہ ۱۰ھ کا واقعہ ہے مدینہ شریف کے اطراف میں منادی کرا دی گئی تھی اس لئے مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد مدینہ میں آپ ﷺ کے ہمراہ مکہ شریف چلنے کیلئے جمع ہوگئی۔ جس میں ہر درجہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ہر طبقہ کے لوگ شریک سفر تھے پھر راستہ میں لوگ اس قافلہ میں بڑھتے ہی چلے گئے نعرہ تکبیرہ کی گونج میں مسلمان مکہ کے قریب پہنچے پھر رسول کریم ﷺ ان سارے لوگوں کے ساتھ مکہ کے بالائی حصہ سے شہر میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر تشریف لے گئے ان کی چوٹیوں پر چڑھ کر کعبہ کی جانب رخ کر کے کلمات توحید و تکبیر کے نعرے بلند فرمائے' جو یہ تھے۔

"لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. (مسلم)

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے ملک اسی کا اور تعریف بھی اسی کیلئے زیبا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اسی نے خود (دشمنان اسلام کی) ساری فوجوں کو نیچا دکھلایا''۔

مسلمان بھائیو!

تاریخ کا یہ بہت ہی عجیب واقعہ ہے کہ ایک دن تو وہ تھا کہ آپ کو مکہ میں زندگی گزارنا دشوار نظر آ رہا تھا اور ایک دن آج ہے کہ آپ ﷺ کے فدائی ڈیڑھ لاکھ کے قریب موجود ہیں اور نعرہ ہائے تکبیر سے سارا مکہ گونج رہا ہے۔ اتنی تھوڑی مدت میں اتنا بڑا روحانی انقلاب آپ ﷺ کی سچائی کی ایسی روشن دلیل ہے جس سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔

اب آپ ﷺ نویں ذوالحجہ کو عرفات تشریف لے گئے ڈھلنے کے بعد نہ صرف آپ ﷺ بلکہ آپ کے ساتھی ایک لاکھ چالیس ہزار کی تعداد میں سب دعاؤں میں مشغول تھے اور اللہ پاک کی حمد و ثنا کے گیت گا رہے تھے۔ اس عظیم موقعہ پر جو آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے عظیم خطبہ پیش فرمایا وہ آپ کو سنایا جا رہا ہے۔ یہ آپ ﷺ کی پاک زندگی کا آخری عظیم خطبہ ہے جس کا ایک ایک لفظ لفظ ہمیشہ کیلئے باعث صدر شد و ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسے یاد رکھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

رسول اللہ ﷺ نے پہاڑی پر چڑھ کر اور اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہو کر اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

❶ ”یَا اَیُّهَا النَّاسُ لاَ اَرَانِیْ وَاِیَّاکُمْ نَجْتَمِعُ فِی هٰذَا الْمَجْلِسِ اَبَدًا“.

❷ ”اِنَّ دِمَائَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا، فِی بَلَدِکُمْ هٰذَا، فِی شَهْرِکُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْئَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلاَّلاً یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ“.

❸ اَلاَ کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمِیَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَاءُ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَاءِنَا دَمُ اِبْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِی بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَیْلٌ وَّرِبَا الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ“.

❹ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَآءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ وَلَکُمْ عَلَیْهِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُوْشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَّلَهُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُهُنَّ وَکِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ“.

❺ ”وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ کِتَابَ اللّٰهِ (وَفِی رِوَایَةٍ قَالَ) تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّتِيْ''.

6 يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلاَ اُمَّةَ بَعْدَكُمْ اَلاَ فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسُكُمْ وَتَحُجُّوْنَ بَيْتَ رَبِّكُمْ وَاَطِيْعُوْا وُلاَةَ اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ''.

7 ''وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ. فَقَالَ: بِاِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ ''اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.. اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.. اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ'' ثَلاَثَ مَرَّاتٍ اَلاَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلِّغُهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ''. (منقول از رحمۃ للعالمین)

مسلمان بھائیو!

رسول کریم ﷺ نے اس عظیم الشان تاریخی موقع پر جو کچھ ارشادات عالیہ فرمائے ان سب کو مختلف کتابوں میں نقل کیا گیا ہے اس مذکورہ خطبہ میں آپ ﷺ کے فرامین عالیہ پر نمبر ڈالدیئے گئے تاکہ آپ حضرات کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ ہر ہر نمبر ایک مستقل عنوان کی حیثیت رکھتا ہے جن کی پوری وضاحت کیلئے دفاتر بھی ناکافی ہے اب غور سے ان فرامین عالی شان کا مطلب سنئے اور یاد رکھئے اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ وضاحت بھی نمبر وار پیش کی جارہی ہے۔

1 اے لوگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ اب اس جگہ ہم اور آپ پھر کبھی جمع نہ ہوسکیں گے۔

آپ نے یہ فرما کر اپنی جدائی کا اعلان فرما دیا کہ سورہ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ ○﴾ نازل ہوچکی تھی۔ جس میں اللہ پاک نے خبر دیدی تھی کہ اے نبی اب دین اسلام کے متعلق ہمارا وعدہ پورا ہوگیا' اسلام اب عرب میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چاروں طرف پھیل چکا ہے۔ آپ ﷺ کا مشن پوراہ ہوگیا آپ ﷺ اب سفر آخرت کی تیاری کریں۔ اسی ہی خبر کی بنا پر آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی جو پوری ہوئی اور آپ ﷺ کچھ ہی دنوں بعد دنیا سے رخصت ہو گئے۔

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ".

❷ بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں اتنی ہی حرمت اور عزت رکھتی ہیں جتنی آج تمہارے اس دن کو تمہارے اس مہینے کو تمہارے اس شہر مکہ کو حاصل ہے۔ خبردار! آپس میں خون ریزی نہ کرنا' آپس کے مال نہ لوٹنا' کسی بھائی کی بے عزتی نہ کرنا' قریب ہے کہ اللہ پاک سے تم بھی ملو گے وہ تمہارے عملوں کی بابت تم سے پوچھے گا خبردار! میرے بعد بھٹک نہ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد اس قابل تھا کہ ہر مسلمان اسے اپنے ذہن و دماغ میں جگہ دیتا اور اس کا احترام کرتا مگر افسوس کہ تھوڑے دنوں بعد مسلمان اس ارشادگرامی کو بھول گئے، تاریخ میں جتنی بھی مسلمانوں کی خانہ جنگیاں موجود ہیں ان کو پڑھتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ مسلمان اس قدر اپنے محبوب رسول کریم ﷺ کے ارشاد گرامی کو فراموش کر بیٹھے اور صد افسوس کہ ابھی تک ہماری یہ آپس کی لڑائیاں جاری ہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو سمجھ عطا کرے۔ آج دشمنانِ اسلام دن بدن ان کے سینوں پر سوار ہو رہے ہیں بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں ہے اور مسلمان آپس کے اختلافات میں غرق ہو کر انجام سے غافل ہو رہے ہیں اللہ پاک نیک سمجھ عطا کرے۔ آمین یارب العالمین۔

❸ لوگو! سن لو اور خبردار ہو جاؤ! میں نے جاہلیت کی ہر بری بات کو اپنے پیروں کے نیچے کچل دیا ہے اور جاہلیت میں جو ہمارے آپس میں خون ہوئے سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com
کو بھلا دیا ہے جن میں سب سے پہلا خون ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جو بنو سعد قبیلہ میں ایک دایہ کے ہاں دودھ پیتا ہوا ہذیل کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اب میں اس خون کا قصاص معاف کرتا ہوں اور ساتھ ہی جاہلیت کا سود بیاج جو لوگوں پر چڑھا ہوا ہے وہ بھی سب معاف کرتا ہوں جس میں پہلا بیاج حضرت عباس بن عبدالمطلب کا ہے مگر میں اسے بھی اپنے پیروں کے نیچے کچل دیتا ہوں۔

ہر دو باتوں میں امن عام کی طرف اشارہ تھا عرب کی لڑائیوں میں ایسی ہی چیزوں کا دخل ہوا کرتا تھا آپ ﷺ نے لڑائی کا دروازہ بند کرنے کیلئے جاہلیت کی ہر دو یادوں کو پیروں کے نیچے کچل کر امن عالم کا اعلان فرما دیا۔

برادرانِ ملت!

غور کیجئے آخری خطابِ عام میں رسول کریم ﷺ کس ذمہ داری کے ساتھ نہ صرف عرب کو بلکہ ساری بنی نوح انسان کو امن امان کا پیغام پیش فرما رہے ہیں۔ قتل وغارت کا کس طرح سد باب کر رہے ہیں۔ اور سرمایہ داری سود خوری کا کس طرح دنیا سے نام ونشان مٹا رہے ہیں۔ بے شک آپ ﷺ نے اپنا فرض رسالت پورا کر دیا اب آگے معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ پاک آپ پر ہماری طرف سے بے شمار درود وسلام نازل فرمائے۔ آمین

4 اے لوگو! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو تم نے اللہ کے امان کے ساتھ ان کو بیوی بنایا ہے۔ اللہ کا نام لے کر ان کو اپنے گھروں میں اللہ کے عہد کے ساتھ داخل کیا ہے اس عہد کو پورا کرو۔ اور اللہ پاک کا کلام پڑھ کر سن کر تم نے انکی شرم گاہوں کو اپنے لئے حلال کیا ہے۔ اور ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ تمہارے پیٹھ پیچھے کسی بھی غیر آدمی کو وہ تمہارے گھر کے اندر قدم نہ رکھنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیں کیونکہ وہ تمہارے گھروں اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرنیوالی ہیں۔ اس بارے میں اگر وہ تمہاری مرضی کے خلاف کریں تو تم کو ان کے دھمکانے اور مارنے کا اختیار ہے مگر اس مار پیٹ کا چرچا گھر سے باہر نہ جانا چاہیے اور یاد رکھو ان کا تم پر حق ہے کہ کپڑے اور خوراک میں ان کا پورا خیال رکھو وہ بھوکی نہ رہیں اور نہ ننگی۔ یہ ان کا تم پر حق ہے عورتوں سے متعلق پیغمبر ﷺ نے جس قدر نیک وصیتیں فرمائی ہیں واقعہ ہے کہ اس بنیاد پر دنیا میں عورتوں کو وہ مقام حاصل ہوا ہے جو اسلام سے پہلے نہ کسی مذہب نے ان کو دیا اور نہ دنیا کے کسی قانون نے' اسلام کی برکت ہے کہ آج عورت اپنی ذات کی مالک ہے مختار ہے آزاد ہے۔ اسلام نے عورت کو گھر کی مالکہ قرار دیا ہے ترکہ میں ان کا حق رکھا ہے۔

5. لوگو! یاد رکھو میں تمہارے اندر اللہ کی کتاب ''قرآن مجید'' چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک روایت کے مطابق یہ کہ میں تم کو دو چیزیں دے کر جا رہا ہوں۔ جب تک ان پر عمل کرو گے ہرگز گمراہ نہ گے ایک اللہ کی کتاب ''قرآن مجید'' ہے اور دوسری چیز میری ''سنت'' ہے۔ ان دونوں پر چنگل مار کر عمل کرنا' ان کو اپنا مذہب و مشرب بنانا اس طرح تم ٹھیک رہو گے ان کو چھوڑ دو گے گمراہ ہو جاؤ گے۔ واقعہ ہے کہ جب تک مسلمان صرف مسلمان رہے قرآن سنت ان کے سامنے رہا وہ چاردانگ عالم میں سیلاب بن کر پھیلتے رہے اور جب ان سے ہٹ کر وہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے اپنے اپنے امام الگ الگ تجویز کر کے الگ الگ ٹکڑیوں میں بٹ گئے ان کی ہوا اکھڑ گئی اور نتیجہ وہ ہوا جو آج چودھویں صدی کے خاتمہ پر امت اپنی ذلت پس ماندگی کی صورت میں دیکھ رہی ہے۔ تقلید جامد کا مرض ان کی رگ و ریشہ میں ایسا لگا ہوا ہے کہ نکلنے کا نام ہی نہیں لیتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

6. اے لوگو! خوب غور سے سن لو! اب قیامت تک میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں اور نہ تمہارے بعد اور کوئی نئی امت دنیا میں قیامت تک پیدا ہونے والی ہے۔ خبردار! خالص اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور پانچوں وقت کی نماز پابندی کے ساتھ ادا کرتے رہو اور ماہ رمضان کے روزے رکھتے رہو اور اپنے مالوں کی جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں زکوۃ ادا کرتے رہو۔ یہ زکوۃ تم کو نہایت خوش دلی کے ساتھ ادا کرنی چاہیے دل میں کسی تنگی کا دخل نہ ہو اور اپنے رب کے گھر کا حج کرتے رہو اور اپنے خلفائے اسلام کے ساتھ وفاداری کا معاملہ رکھو کبھی بھی امت میں بغاوت کو راہ نہ دو ان نصیحتوں پر عمل کرو گے تو مرنے کے بعد تم ضرور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

7. لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت سوال ہوگا بتلاؤ تم کیا کہو گے اس سوال کے جواب میں ایک لاکھ چوالیس ہزار زبانوں نے با آواز بلند نعرہ لگایا کہ بے شک وشبہ اے اللہ کے محبوب رسول آپ ﷺ نے پورے طور پر ہم کو اسلام پہنچا دیا اپنا حق ادا کر دیا ہماری خیر خواہی میں آپ ﷺ نے کوئی دقیقہ اٹھا کر نہیں رکھا' ہم قیامت کے دن بھی بآواز بلند یہی کہیں گے۔ یہ سن کر اللہ کے محبوب رسول کریم ﷺ نے آسمان کی طرف اپنی انگلی بلند کی اور ہجوم کی طرف بھی اشارہ فرمایا اور بآواز بلند کہا اے اللہ! تو گواہ رہیو، اے اللہ! تو گواہ رہیو، اے اللہ! تو گواہ رہیو۔

8. آخر میں آپ نے بتاکید فرمایا کہ لوگو جو حاضر ہو تمہارا فرض ہے کہ جو مسلمان یہاں حاضر نہیں ہیں ان تک یہ میرے پیغامات پہنچا دو اس لئے کہ بعض دفعہ حاضر ہونے والے اس قدر یاد نہیں رکھ پاتے جس قدر غیر حاضر والے بعد میں سن کر یاد رکھ پاتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس میں آپ ﷺ کا اشارہ تھا کہ میرا خطبہ یا میری تعلیمات قیامت تک آنے والی نسلوں کو معلوم ہونی ضروری ہیں وہ اس طرح کہ ہر موجود شخص آئندہ آنے والوں کو یہ تعلیمات پیش کرتا رہے ان کو سکھاتا پڑھاتا رہے تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے۔

اسلامی بھائیو!

جی تو چاہتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے اس آخری عظیم خطبہ پر دل کھول کر کچھ کہوں مگر وقت کی تنگی اجازت نہیں دے رہی ہے۔ بہرحال جو بھی کہا گیا ہے سمجھنے کیلئے بہت کافی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پر غور کریں اسے یاد رکھیں اور اس پر عمل کرنے کا اللہ سے عہد کریں۔ اسی سے ہم دنیا و آخرت میں عزت حاصل کرسکیں گے۔

یا اللہ! تو ہماری یہ دعائیں قبول فرمائیو۔ آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خطبہ ماہ صفر

اور بدعاتِ مروّجہ کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾﴾ (الشوریٰ)

''کیا ان مشرکوں کے لیے کچھ ایسے (اللہ کے ساتھ) بناوٹی شریک ہیں جنہوں نے دین کے اندر ان کے لیے ایسی ایسی باتیں داخل کر دی ہیں جن کی اللہ پاک نے کوئی اجازت نہیں دی اور اگر اللہ کی طرف سے ایک فیصلہ کا وقت نہ مقرر ہوتا (یعنی قیامت) تو ان (دین کے نام پر نت نئی بدعات جاری کرنے والوں) کا دنیا ہی میں جلد فیصلہ کر دیا جاتا (مگر قانون قدرت یہ ہے کہ ایسے سارے فیصلے قیامت کے دن طے کیے جائیں گے لہٰذا سن لو! بیشک ظالموں کے لیے بہت ہی دردناک عذاب تیار کیا گیا ہے۔''

اللہ پاک کی شایانِ شان حمد اور اس کے محبوب رسول کریم ﷺ پر بیشمار درود وسلام کے بعد۔

بزرگانِ اسلام اور نوجوانانِ ملت!

قرآن شریف کی آیتِ شریفہ جو آپ نے ترجمہ کے ساتھ خطبہ میں سنی ہے یہ سورہ شوریٰ کی آیت ہے جو مکہ میں نازل ہوئی۔ مکی سورتیں وہ کہلاتی ہیں جو ہجرت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے نازل ہوئی ہیں اور ہجرت کے بعد نازل ہونے والی سورتوں کو مدنی کہا گیا ہے۔ مکہ والوں نے شریعت ابراہیمی کے نام پر بہت سی بدعات بلکہ شرک و کفر کی باتوں کو دین ابراہیمی میں داخل کر دیا تھا' اللہ پاک نے ان کی اس حرکت پر سخت ڈانٹ پلائی اور بتلایا کہ یہ حرکت اتنی بری ہے کہ اگر قیامت کا دن فیصلہ کیلئے مقرر نہ ہوتا تو ہم فوراً ہی ان کی ایسی حرکتوں کی سزا ان کو دنیا ہی میں دیدیتے۔ ان کی حرکات بد میں سے ایک یہ حرکت بھی تھی کہ اپنے مطلب کیلئے مہینوں کا الٹ پھیر کر لیا کرتے تھے محرم میں لڑنا جھگڑنا حرام تھا لیکن اگر ان کو لڑائی کرنی ہوتی تو محرم کو صفر بنا دیتے اور صفر کو محرم تصور کر لیتے اور ایسے حیلوں حوالوں سے دین ابراہیمی کو الٹ پلٹ کر لیا کرتے تھے۔

حضرات!

ماہ صفر المظفر محرم کے بعد سنہ ہجری کا دوسرا مہینہ ہے۔ صفر کے معنی خالی کے ہیں اسی سے اردو میں لفظ ''صفر'' نقطہ کیلئے ایجاد ہوا ہے۔ مشرکین کا خیال تھا کہ یہ مہینہ خیر و برکت سے خالی ہے بلکہ اسے وہ منحوس جانا کرتے تھے اس میں شادی بیاہ نہ کرتے اور نہ ہی کوئی بڑا کام کرتے تاکہ اس میں نحوست نہ آجائے رسول کریم ﷺ نے صاف لفظوں میں اعلان میں فرمایا۔

''لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَّةَ وَلَا صَفَرَ''. (بخاری)

یعنی'' بغیر اللہ کے حکم کے کسی کی بیماری کسی دوسرے کو نہیں لگتی نہ برے شگون لینا درست ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے''۔

مکہ والے عموماً اس ماہ صفر میں لوٹ مار لڑائی بھڑائی' ڈاکہ زنی وغیرہ کیلئے سفر میں نکل جاتے گھر خالی چھوڑ دیتے اور کہتے ''صَفَرَ الْمَكَانُ'' یعنی'' ماہ صفر آیا اور مکان خالی ہو گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے ان سارے خیالات کی تردید فرمائی اور ارشاد ہوا کہ صفر کو منحوس جاننا غلط ہے۔

صد افسوس! کہ ماہ صفر کے بارے میں نام ونہاد مسلمانوں نے بھی ایسے غلط خیالات کو دل میں جما لیا ہے صفر کیلئے ''تیرہ تیزی'' کی اصطلاح لوگوں میں مشہور ہے یعنی یہ خیال کہ اول کے تیرہ دن بہت تیز ہیں' منحوس ہیں ان میں شادی بیاہ وغیرہ نہ ہونا چاہیے بلکہ ان دونوں کی نحوست دور کرنے کیلئے چنے ابال کر تقسیم کرتے ہیں اور اس طرح تیرہ دونوں کی نحوست دور کرتے ہیں۔ (**نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ**)

دوستو!

یہ ان لوگوں کا حال ہے جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ سنی بنتے ہیں اسی مہینے کی آخری بدھ کو کونڈے بھرنے کا تہوار بنا رکھا ہے سمجھتے ہیں کہ اس آخری بدھ کو رسول کریم ﷺ صحت پا کر باہر سیر وتفریح کیلئے نکلے تھے ان کے اس طرح خوش ہونے پر یہ تقریب منائی جاتی ہے۔ حالانکہ تاریخ کی رو سے یہ خیال بالکل غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ماہ صفر کے آخری ہفتہ سے رسول کریم ﷺ کا مرض الموت شروع ہوا تھا پس کونڈے کرنے والوں کا تاریخ کی رو سے بھی خیال غلط بلکہ من گھڑت ہے۔ ایسی ہی حرکتوں کیلئے لفظ بدعت بولا گیا ہے جو لوگ صفر کو منحوس جانتے ہیں اور شروع تیرہ تیزی مناتے ہیں اور آخر میں کونڈوں کا تہوار مناتے ہیں۔ شریعت کی رو سے ایسے لوگ یقیناً بدعتی ہے اور بدعتی کیلئے جو جو وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں ان سب کے مصداق ایسے ہی لوگ ہیں اللہ پاک ہر مسلمان کو بدعت سے بچا کر سنت پر چلنے کی توفیق بخشے اور بجائے اہل بدعت کے ہم کو سچے اہل سنت بنائے۔ آمین۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز بھائیو!

جیسا کہ آپ نے سنا ہے مسلمانوں میں ہر ماہ بہت سی بدعات جاری ہوگئی ہیں جن کا چھوڑنا ضروری ہے، مرنے والوں پر تیجہ، فاتحہ، چہلم کرنا، پیدا ہونے پر بجائے عقیقہ کے چھٹی کرنا' محرم میں تعزیہ داری' شعبان میں شب برات منانا اور کتنے ہی میلے' قبروں پر عرس ایجاد کر لئے گئے ہیں جو سراسر بدعت ہیں، بدعت کی مذمت کیلئے یہی کافی ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے ہر خطبہ میں فرمایا کرتے تھے۔

اَمَّا بَعْدُ: "فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ".

حمد وثنا کے بعد:

"لوگو یاد رکھو! بہترین کتاب تمہارے لئے اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور بہتر سے بہتر طریقہ تمہارے لیے وہ ہے جو حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو دین میں نئے نکالے جائیں گے ایسے سب نئے کام بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے"۔

معلوم ہوا کہ بدعت وہ عمل ہے جو دوزخ میں جلنے کا سبب بنے گا لہذا ضروری ہے کہ ہر مسلمان بندہ بدعت سے ہر وقت بچتا رہے۔ ایک اور ارشاد نبوی سنئے جو بدعت کی تردید میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے نزدیک تین قسم کے لوگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ".
(رواہ البخاری)

بہت ہی بڑے ملعون ہیں جن پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے؛ پہلا وہ شخص جو حرم شریف بیت اللہ میں ظلم زیادتی گناہ بے دینی کے کام کرنے والا ہو۔ دوسرا جو اسلام میں جاہلیت کی باتیں جاری کرنا چاہے جس سے بدعت مراد ہے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے کسی مسلمان بھائی کا ناحق خون بہائے۔" یہ تینوں قسم کے لوگ اللہ کے نزدیک بہت ہی بدتر ہیں بلکہ ملعون ہیں۔

بزرگو، دوستو اور عزیزو!

ماہ صفر اور دوسرے مہینوں کی بدعات نے اقتصادی طور پر بھی مسلمانوں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے' کیونکہ ان بدعات کو انجام دینے میں کافی پیسے خرچ کرنے پڑتے ہیں جس بدعت کو دیکھو صندل کو عرس کو دیکھو مولود مروجہ کو دیکھو گیارہویں' سترہویں کو دیکھو ہر ہر بدعت انجام دینے میں کافی خرچہ ہوتا ہے اگر یہی پیسہ مسلمانوں کے تعلیمی تبلیغی کاموں میں خرچ کیا جاتا تو کتنے بہتر نتائج نکل سکتے تھے مگر مسلمان ہیں جو آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے بلا سوچے سمجھے لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں کوئی خلوص سے سمجھائے تو اسے وہابی لامذہب وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ آج مسلمان قوم جہالت و ضلالت کی ٹی بی میں چوتھے درجے کو پہنچی ہوئی ہے اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، کی مصداق ہو رہی ہے لہٰذا برادرانِ ملت کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان بیماریوں سے نجات دلائیں ان کو صحیح راستے پر لانے کی کوشش کریں جس پر سلف صالحین اور بزرگان دین گزرے ہیں اور رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یاد دلائیں جو آپ ﷺ نے اپنے آخری وقت میں مسلمانوں کو وصیت کے طور پر فرمایا تھا۔

"تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان پر عمل درآمد کرو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَسُنَّتِيْ". (مؤطا امام مالك) گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک اللہ کی کتاب ''قرآن مجید'' اور دوسری چیز میری ''سنت'' ہے۔

پس کتاب وسنت کو ہر وقت سامنے رکھنا بال برابر بھی ان سے ادھر ادھر نہ ہونا کیونکہ یہی صراط مستقیم ہے اسی راہ پر چلنے سے اللہ کی رضا حاصل ہوگی۔

دینی بھائیو!

صفر کے علاوہ ربیع الاول میں عید میلاد کرنا' بارہ وفات' کا تہوار منانا میلاد مرّوجہ کی مجالس کرنا گیارہویں کے نام سے حضرت خواجہ بغدادی رحمہ اللہ کی نذر و نیاز کرنا سترھویں کرنا یہ سارے کام ایسے ہی ہیں جن کا شریعت اسلامیہ میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔سلف صالحین میں ان رسوم کا کوئی رواج نہیں تھا۔عہد رسالت وعہد صحابہ تابعین کے مسلمان ان رسموں کا نام بھی نہیں جانتے تھے۔نہ ائمہ مجتہدین حضرت امام حنیفہ' حضرت امام شافعی وغیرہم رحمہم اللہ سے ان کاموں کا کوئی ثبوت ہے اس لئے از خودنئی نئی چیزیں نکال کر اسلام کا حلیہ بگاڑنا یہ شریعتِ اسلامی کے ساتھ غداری ہے۔ جس میں کتنے ہی مسلمان نام نہاد وعلماء صوفیاء وغیرہ گرفتار ہیں ان خلاف شریعت رسموں کو مٹانا بہت بڑا جہاد ہے۔سنت اور بدعت میں یہی امتیاز ہے جو آگ اور پانی میں ہے۔لہٰذا سنت کو جاری کرنا اور بدعت کو مٹانا بہت ہی بڑا کارِثواب ہے۔

برادرانِ اسلام!

دوسروں کو تبلیغ کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لو بھائیوں کو سدھاروان کو سچے مسلمان بناؤ۔یہ اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے اوران خرافات پر زبان نہ کھولنا بلکہ خاموشی کیساتھ ان میں شرکت کرنا بہت بڑا جرم ہے۔

اللہ پاک ہر مسلمان کو بدعت اور خرافات کے کاموں سے بچائے اور سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو سچی توحید اور سنت والا بنائے اور نوجوانان اسلام کو توفیق دے کہ وہ ان فضول کاموں کے خلاف عام بغاوت کر کے از سرِ نو استحکامِ دین کی کوشش کریں۔ امین یا رب العالمین۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ آپس کے اتفاق اور بھائی چارہ کی فضیلت کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا۝﴾ (ال عمران)

اللہ کی تعریف اور رسول کریم ﷺ پر درود وسلام کہ بعد۔ آیتِ خطبہ کا ترجمہ۔

''اے ایمان والو! اللہ سے ایسا ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور مت مرو مگر مسلمان ہو کر اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور آپس میں پھوٹ مت ڈالو اور اللہ کے احسان اور انعام کو یاد رکھو کہ آپس میں تم دشمن تھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل ملا دیئے کہ آپس میں تم بھائی بھائی ہو گئے''۔

حضرات!

آج کا خطبہ آپس کے اتفاق کی ضرورت پر ہے۔ آیتِ خطبہ مدینہ کے قبائل اوس اور خزرج کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو اسلام سے پہلے آپس میں لڑتے چلے آ رہے تھے جس کی وجہ سے دونوں قبیلوں کے بیشمار لوگ موت کے گھاٹ اتر چکے تھے اللہ نے جب ان قبیلوں کو اسلام کی دولت بخشی تو یہ آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہی قبیلے وہ ہیں جو تاریخ اسلام میں انصار کے معزز لقب سے یاد کئے گئے ہیں۔
مسلمانوں کیلئے باہمی اتفاق بہت ہی ضروری ہے۔ آج کل جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں ان میں اس ضرورت کا احساس ہر دردمند مسلمان کے دل میں ہونا چاہیے۔ قرآن و حدیث میں بہت سے مقامات پر مسلمانوں کو آپس میں متفق رہنے کی تاکید کی گئی ہے اور آپس کے لڑائی جھگڑے سے روکا گیا ہے جیسا کہ سورہ انفال میں ہے:

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾﴾ (الانفال)

یعنی ”اللہ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو۔ اگر آپس میں پھوٹ ہوگی تو کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور اللہ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے“۔

یعنی یہ بات صبر کے ساتھ بن سکتی ہے مثلاً کبھی کوئی شخص جہالت کر بیٹھا تو دوسرے نے صبر کر لیا پھر بگاڑ نہ ہوگا۔ اس لئے بدسلوکی کے بدلے میں اگر سلوک و مہربانی کی جائے تو کیسا ہی سخت دل انسان ہو وہ بھی نرم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ حم سجدہ میں فرمایا ہے۔

﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾﴾ (فصلت)

یعنی ”کوئی تجھ کو ستائے اس کے بدلے میں اس کو مت ستا بلکہ سلوک کر وہ تیرا گہرا دوست بن جائے گا“۔

اور سورۂ بقرہ میں ہے۔

﴿وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٧﴾﴾ (البقرة)

یعنی ”تم آپس میں سلوک اور مہربانی کرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے“۔

یعنی اگر ایسا کبھی اتفاق ہو جائے کہ کوئی احسان فراموش ہو کر سلوک کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بدلے بدسلوکی کرے تو بھی تم اس کے ساتھ سلوک کرنا مت چھوڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ جو اس کے کام دیکھتا ہے وہ احسان فراموش کو ہدایت کرسکتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حٰم سجدہ میں فرمایا۔

﴿وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ (فصلت)

''اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر والے ہیں اور جو بہت خوش نصیب لوگ ہوتے ہیں''۔

اور رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

''تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى''.

(مشکوۃ) [بخاری، مسلم. البر والصلة]

یعنی ''مسلمان ان کو جانو جو آپس کی محبت اور خیر خواہی میں ایک جسم کی مانند ہوں جس طرح جسم کے ایک حصہ میں تکلیف ہونے سے سارے جسم کو درد پہنچتا ہے اسی طرح ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمانوں کو اس کا درد پہنچے''۔

اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

''لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ''. (ترمذی)

یعنی ''آپس میں میل ملاپ ترک نہ کرو ایک سے ایک خفا یعنی ناراض مت رہو اور آپس میں بغض اور حسد نہ کرو سب مل کر اللہ تعالیٰ کے بندے اور آپس کے بھائی بھائی بنے رہو اور کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان سے تین دن سے زیادہ خفگی رکھے''۔

اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لاَ یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ".
(مشکوۃ) [احمد، بخاری الایمان، ومسلم. الایمان]

یعنی "اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص پورا ایمان دار نہ ہوگا جب تک اس میں یہ صفت نہ ہو کہ جیسا اپنا بھلا چاہتا ہے ویسا ہی اپنے بھائی مسلمان کا بھلا چاہے"۔

اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلاَةِ؟ قُلْنَا بَلٰی! قَالَ: اِصْلاَحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ".
(مشکوۃ) [ترمذی. صفة القیامة، ابوداؤد. الادب واحمد]

یعنی "فرمایا کہ میں تم کو ایسی چیز نہ بتلا دوں کہ جس کا درجہ نفلی روزوں، خیرات اور نفلی نمازوں سے بھی بڑھ کر ہو؟ ہم نے کہا ہاں ضرور بتلایئے۔ فرمایا: کہ وہ چیز آپس کا سلوک ہے اور آپس کی پھوٹ ایسی بلا ہے کہ نیکیوں کو ایسا برباد کر دیتی ہے جیسا استرہ بالوں کو مونڈ ڈالتا ہے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑتا"۔

برادرانِ اسلام!

اللہ پاک نے قرآن مجید کی سورۂ فتح میں سچے مسلمانوں کی کچھ نشانیاں بتلائی ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ ﴿٢٩﴾﴾ (الفتح)

یعنی "محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اور جو آپ کے سچے ساتھی ہیں ان کی شان یہ ہے کہ وہ کافروں کے مقابلہ پر بڑے ہی سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے پر رحم کھاتے ہیں"۔

مندرجہ ذیل خطبہ نبوی ﷺ میں ان حقائق کو بڑی شان کے ساتھ بیان کیا گیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہے جو غور سے سننے کے قابل ہے۔

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَآءَ وَلَا شُهَدَآءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَآءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ". قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○﴾". (رواہ ابو داؤد)

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ اللہ کے بندے اس شان والے ہیں کہ وہ نبی اور رسول ہوں گے نہ شہید ہوں گے مگر اجر وثواب اور درجات کے لحاظ سے قیامت کے دن انبیاء اور شہدا بھی ان کو دیکھ کر رشک کریں گے اللہ کے ہاں ان کو بہت بڑی جگہ ملے گی لوگوں نے کہا یارسول اللہ وہ کون خوش نصیب ہوں گے؟ ان کی ذرا خبر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ کی محبت میں غرق ہو کر اللہ والوں سے بھی خلوص محبت رکھتے ہیں اور ان کے درمیان آپس میں کوئی رشتہ ناطہ نہ ہوگا نہ لین دین کا تعلق ہوگا مگر پھر بھی وہ آپس میں انتہائی پیار و محبت رکھنے والے بندے ہوں گے۔ قسم اللہ کی ان کے چہرے پر نور ہوں گے اور اس دن کوئی خوف نہیں کریں گے جس دن سارے لوگ خوف زدہ ہوں گے نہ ان کو اس دن کوئی غم وفکر ہوگا جس دن لوگ غم وفکر میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اس وقت آنحضرت ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے "خبردار سن لو! بیشک اولیاء اللہ پر قیامت کے دن نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے"۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محض اسلامی اخوت و محبت کی بنا پر آپس میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مخلصانہ تعلقات رکھنا اللہ کے ہاں بہت ہی بڑا کارثواب ہے اور اسلام کا نام لیتے ہوئے پھر آپس میں حسد بغض رکھنا نا اتفاقی پیدا کرنا' جھگڑے فساد برپا کرنا اس کے بارے رسول کریم ﷺ کا ارشادگرامی بھی سن لو۔ اللہ پاک عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ''یُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَآءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا''. (رواه مسلم)

یعنی'' حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیر وجمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کو بخش دیا جاتا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو مگر وہ آدمی نہیں بخشے جاتے جن کے دلوں میں آپس میں حسد و بغض بھرا ہوا ہے کہا جاتا ہے ان کو چھوڑ دو جب تک یہ آپس میں صلح صفائی نہ کرلیں''۔

مسلمان بھائیو!

قرآن مجید کی آیات اور رسول کریم ﷺ کی احادیث تو آپ سن چکے ہیں اب خود سوچنے کا مقام ہے کہ آج آپس کے اتفاق کی کس قدر ضرورت ہے جب کہ آج ساری دنیا میں مسلمان نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ دشمنانِ اسلام نے چاروں طرف سے نرغے میں لے رکھا ہے یہودی' عیسائی' مشرکین نت نئے ہتھیاروں سے لیس ہو ہو کر اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے درپے ہیں ان حالات کا مقابلہ صرف اس طرح ہوسکتا ہے کہ مسلمان متفق ہو جائیں۔ ان میں آپس میں میل ملاپ ہو جائے' شیعہ سنی وہابی وغیرہ سب ایک ہو کر کام کریں۔ اپنے اندرونی' فروعی اختلاف کو باہر نہ آنے دیں' اسلام کی حفاظت اور ملت کی بقا کیلئے سب کو مل کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سینہ سپر ہونا ہے ورنہ ایسا نہ ہو کہ ہمارا یہ باہمی اختلاف اور بھی تباہی و بربادی کا موجب بن جائے جیسا کہ دیکھا جا رہا ہے۔

بزرگانِ ملت و نونہالانِ اسلام!

اسلام آپ کو قدم قدم پر متفق منظم دیکھنا چاہتا ہے نماز باجماعت کا سلسلہ اسی لئے قائم کیا گیا ہے تاکہ مسلمان پانچوں وقت خانہ خدا میں جمع ہو کر محبت باہمی کا مظاہرہ کریں اور ایک امام کی اقتدار میں منظم ہونا سیکھیں۔ اسلامی تنظیم و اتحاد مسجد سے شروع ہوتے ہیں اس لئے اہل سنت کا فیصلہ ہے کہ نماز ہر امام کے پیچھے جائز ہے اگرچہ وہ فاسق فاجر ہی کیوں نہ ہو۔ [1] اس لیے کہ نماز میں تفرقہ اندازی بہت بڑا گناہ ہے اور یہ اسلامی تنظیم و اتحاد کیلئے زہر قاتل ہے۔ پانچ وقت کی نماز باجماعت کے بعد اسلامی اتفاق کی مشق ہفتہ واری عید یعنی نماز جمعہ میں کرائی جاتی ہے جبکہ اطراف اور محلہ کے سارے مسلمان مسجد میں جمع ہو کر اپنے اتفاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہی منظر عیدین کے میدانوں کا ہے پھر مسلمانوں کا عالمی اتحاد تقریب حج پر دنیا کے سامنے آتا ہے جہاں مسلمان دنیا کے کونے کونے سے سمٹ کر بیت اللہ شریف میں ایک ہو جاتے ہیں۔ اسلامی اتفاق کا یہ ایسا شاندار مظاہرہ ہے جس کی دنیا کے تمام مذاہب میں نظیر نہیں مل سکتی۔ اس قدر پختہ تنظیم کے باوجود مسلمانوں میں اتفاق نہ ہو' ایک کلمہ گو مسلمان دوسرے کلمہ گو مسلمان سے نفرت کرے' ایک بھائی دوسرے بھائی سے حسد بغض رکھے، ایک کا سلام دوسرے سے نہ ہو یہ ساری باتیں بہت ہی افسوسناک ہیں۔

---

① مگر بدعقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں جو خود شرک یا بدعت کا مرتکب ہو اور دوسروں کو شرک اور بدعت کی طرف دعوت دیتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے بچنا چاہیے اس لئے کہ امام کا صحیح العقیدہ ہونا از حد ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ اس سلسلے میں علامہ بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ کی تصنیف ''امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے'' اور پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ کی کتاب مفید تر ہے۔ (یوگوی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میرے سمجھدار مسلمان بھائیو!

وقت آپ کو پکار رہا ہے کہ آپس میں اتفاق پیدا کرو قرآن مجید دعوت دے رہا ہے کہ مومن آپس میں سب بھائی بھائی ہیں۔ احادیث نبوی پکار رہی ہیں کہ۔

"لاَ تَحَاسَدُوْا وَلاَ تَبَاغَضُوْا وَلاَ تَقَاطَعُوْا وَلاَ تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا".
[صحیح بخاری ومسلم]

"آپس میں بغض نہ رکھو، آپس کے تعلقات کو نہ کاٹو، آپس میں ایک دوسرے کو پیٹھ دیکر نہ چلو، اے اللہ کے بندو! سب بھائی بھائی بن جاؤ"۔

ان سب پکاروں کا اثر لیکر اگر اتفاق نہ پیدا کرو تو اس گھر کا اللہ ہی حافظ ہے۔ سن لو اور غور سے سن لو۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پیارے[1] مسلمانو!
تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

یا اللہ مسلمانوں کو اتفاق پیدا کرنے کی سعادت عطا فرما۔ ہمارے آپس کے جھگڑے مٹا دے، ہم کو قرآن، کعبہ وکلمہ پر ایک کر دے، دشمنوں کے مقابلہ پر ہم کو سیسے کی دیوار بنا دے۔ آمین یارب العالمین۔

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

① علامہ اقبال کے شعر میں لفظی تغیر ہے۔ (الاثری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ رسول کریم ﷺ کی نماز کا نقشہ

دس صحابیوں کے اجتماع میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ ﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ﴿۴۵﴾﴾ (العنکبوت)

اللہ پاک کی حمد وثناء اور اس کے محبوب دلارے نبی پر بہت بہت درود وسلام۔

حضرات!

نماز اسلام کا جس قدر اہم رکن ہے وہ آپ سب کو معلوم ہے۔ یہ اسلام کی بنیاد ہے پہلا ستون ہے جس پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ یہ پہلا وہ عمل ہے جس کے متعلق قیامت کے دن بلاشک سب سے پہلے حساب وکتاب ہوگا اس لئے اس فرض پر پوری طرح توجہ دے کرانے پورے پورے آداب وشرائط کے ساتھ بجالانا بہت ہی ضروری ہے ورنہ قرآن مجید میں کچھ ایسے نمازیوں کا بھی ذکر ہے جن کی نماز ان کو دوزخ کی سیر کرائیگی جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾﴾ (الماعون)

''کچھ نمازیوں کیلئے دوزخ کا وہ گڑھا ہے جس کا نام ''ویل'' ہے جس کی آگ سے دوزخ کے دوسرے طبقات روزانہ اللہ پاک سے ستر ستر دفعہ پناہ مانگتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ وہ آگ ان نمازیوں کیلئے تیار کی گئی ہے جو محض دکھاوے کیلئے نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی حقیقت کو بھولے ہوتے ہیں۔ اور ان کے دلوں کی سختی کا حال یہ ہے کہ وہ مخلوقات الٰہی پر رحم کرنا جانتے ہی نہیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نفع کی معمولی چیزیں بھی روک کر رکھ دیتے ہیں''۔

معلوم ہوا کہ نماز وہی مقبول ہے جو پوری توجہ سے ادا کی جائے۔

پیارے بھائیو! www.KitaboSunnat.com

خوب یاد رکھو نماز کے ظاہری ارکان کا سنت نبویؐ کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے اور باطنی ارکان کا بھی پورے طور پر خیال رکھنا ہے جس سے مراد خشوع اور خضوع ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا ہے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝٢﴾ (المومنون)

''وہ مومن لوگ کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں کو خشوع خضوع کے ساتھ دل لگا کر اللہ کو حاضر ناظر جان کر پورے حضور دل کے ساتھ ادا کرتے ہیں''۔

حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ سے درجہ احسان کے بارے میں سوال ہوا تھا جس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اپنے رب کی عبادت اس یقین کے ساتھ کرو کہ گویا تم اس کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ حاصل نہ ہو سکے تو اتنا یقین تو بے حد ضروری ہے کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ یہ باطنی حال ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو صحیح معنوں میں نمازی بنائے اور پورے حضور دل سے نماز ادا کرائے۔

خطبہ کی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے رسول! جو کتاب آپ کی طرف بذریعہ وحی نازل کی جا رہی ہے اسے لوگوں کے سامنے پڑھو تا کہ وہ بھی اسے سیکھیں اور اس پر عمل

کتاب و سنت کی روشنی مین لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کریں۔ اور نماز قائم کرو۔ بیشک نماز ایک سچے نمازی کو برے کاموں سے خود روک دیتی ہے۔ اور اللہ کی یاد بہت بڑا کام ہے۔ کاش لوگ اس کی قدر و قیمت جان لیں۔

کچھ نمازی ایسے بھی ہوتے ہیں جو رکوع وسجود کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے وہ نماز نہیں پڑھتے بلکہ ورزش کرتے ہیں ایک ہی منٹ میں ساری نماز ختم کر ڈالتے ہیں ایسے نمازیوں کو نماز کا چور کہا گیا ہے نماز وہی ہے جو اطمینان کیساتھ ادا کی جائے سجدے تسلی سے جم کر ادا کیے جائیں قیام رکوع اور نماز کا کے ہر رکن پورے طور پر ادا ہو۔

نمازی بھائیو!

رسول کریم ﷺ کا ایک عظیم خطبہ نماز سے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا ہے جو اس قابل ہے کہ اس کا ایک ایک لفظ دل و دماغ کے اندر محفوظ رکھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے تاکہ ہماری نمازیں صحیح طور پر ادا ہو کر مقبول ہوسکیں۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا۔

''مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاَسْبَغَ لَهَا وُضُوْءَهَا وَاَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَآءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِيْ وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ وُضُوْءَهَا وَلَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَآءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا

کہ رسول اللہ کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جس شخص نے نماز ٹھیک وقت پر پڑھی اور وضو بھی ٹھیک کیا اور اس کا قیام اچھا کیا اور حضور دل سے پڑھا اور رکوع سجدہ اچھی تسلی سے ادا کیا تو وہ نماز اس نمازی کے پاس سے جب رخصت ہوتی ہے تو وہ چمکتی ہوئی ہوتی ہے اور نمازی سے کہتی ہے کہ تجھ کو بھی اللہ تعالیٰ سلامت رکھے جیسا تو نے مجھے سلامت رکھا اور جس شخص نے نماز کو اس کا وقت ٹال کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ضَيَّعْتَنِيْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلِقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهُهٗ".
(رواه الطبرانی فی الاوسط)

پڑھا اور وضو بھی ٹھیک طور سے نہ کیا اور دل بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع اور سجود کو بھی اطمینان سے ادا نہ کیا تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بھجنگی ہوتی ہے یعنی اس میں نور نہیں ہوتا اور اس نمازی سے کہتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھ کو برباد کیا اسی طرح اللہ تعالیٰ تجھ کو بھی برباد کرے۔ یہاں تک کہ جب وہ تھوڑی سی اوپر کو جاتی ہے جس قدر کہ اللہ کو منظور ہو' پھر اس نماز کو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دیتے ہیں۔

اور صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی منقول ہے۔

"اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ يُبْقِىْ مِنْ دَرَنِهٖ شَىْءٌ. قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا".
(بخاری)

یعنی رسول ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ "بھلا بتاؤ تو اگر کسی شخص کے دروازے پر کوئی نہر ہو اور وہ شخص ہر روز اس نہر میں پانچ بار غسل کرتا ہو تو تمہارے خیال میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرنا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل چھوڑے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کچھ میل کچیل نہیں چھوڑے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بس پانچ وقت کی نمازوں کی یہی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے سب گناہوں کو مٹا دے گا"۔

اور ترغیب وترہیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِىْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَا بَنِىْ آدَمَ قُوْمُوْا اِلٰى نِيْرَانِكُمْ

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الَّتِیْ اَوْقَدْتُّمُوْهَا فَاطْفِئُوْهَا". (رواه الطبرانی)

جو پکارتا ہے ہر ایک نماز کے وقت پکارتا ہے کہ اے آدم علیہ السلام کی اولاد اس آگ کے بجھانے کو اٹھو جس کو تم نے گناہوں سے بھڑکایا ہے"۔

یعنی آدمی سے جب کوئی گناہ ہوتا ہے تو دوزخ کی آگ بھڑکتی ہے اور تیز ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ پاک کے غضب اور غصہ کا گھر ہے جب کسی نماز کا وقت آتا ہے تو رحمت اور بخشش کے خزانے کھولے جاتے ہیں اس لئے وہ فرشتہ پکارتا ہے کہ لوگو اب بخشش اور رحمت کا وقت آیا ہے ایسے وقت میں اللہ کی عبادت اور استغفار کر لو تاکہ کہ تمہارے گناہ معاف ہوں اور دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ یہ نماز وہ چیز ہے کہ آنحضرت ﷺ وفات کے وقت جب تک کہ آپ کی زبان مبارک جاری رہی اس وقت تک برابر اس کی تاکید فرماتے رہے جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ: "اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى مَا يُفِيْضُ بِهَا لِسَانُهٗ". [ابن ماجه الجنائز]

یعنی "ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول کریم ﷺ اس بیماری کی حالت میں جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی فرماتے تھے کہ نمازوں کی حفاظت کرنا اور لونڈیوں غلاموں کی رعایت کرنا۔ یعنی ان پر ظلم نہ کرنا جب تک آپ کی زبان مبارک جاری رہی تب تک برابر اسی طرح فرماتے رہے"۔

اور ابوداؤد میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَهُنَّ

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جو پانچ وقت کی نمازیں ہیں ان کو اللہ پاک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ"۔

[ابو داؤد. الصلاة، ابن ماجه. اقامة الصلاة، احمد]

نے فرض کر دیا ہے۔ جس شخص نے ان کا وضو اچھی طرح کیا اور ٹھیک وقتوں پر پڑھا اور رکوع اور سجود اچھی طرح ادا کئے۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا ذمہ یہ ہے کہ اسے بخشے اور جس شخص نے ایسا نہ کیا اس کے واسطے اللہ پاک کا کوئی وعدہ نہیں چاہے اس کو بخش دے چاہے عذاب دے"۔

یعنی جس نے پنج وقتہ نماز کو قاعدوں کی پابندی اور انتظام سے ادا کیا اس کے واسطے تو اللہ پاک نے بخشش کا وعدہ فرما لیا ہے اور جس نے ایسا نہیں کیا یعنی نماز کو درست اور ٹھیک کر کے نہیں پڑھا تو ایسے نمازی کے واسطے کوئی عہد اور وعدہ نہیں ہے جیسے اور گنہگار ہیں ویسا ہی وہ بھی اللہ پاک چاہے بخش دے اور چاہے عذاب کرے

اور ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"اَلْكَفَّارَاتُ: اَلْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ"۔ ①

[ترمذی. كتاب التفسير]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "گناہوں کو مٹانے والی یہ چیزیں ہیں۔ مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرنا یعنی گھبرا کر جلدی نہ بھاگے بلکہ اطمینان سے نماز کے بعد کچھ ذکر الٰہی میں یا دعا میں مصروف رہے۔ یا دوسرے وقت کی نماز کے انتظار میں ٹھہرا رہے۔ اور نماز باجماعت کے واسطے پیدل چلنا اور وضوء کا وقت ناگوار ہونے کے پورے کرنا یعنی

① اسناده ... تحفۃ الاحوذی ...

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعض وقت سردی کے سبب یا اور کسی وجہ سے پانی میں ہاتھ پاؤں وغیرہ بھگونے کو جی نہیں چاہتا ایسے وقت میں اچھی طرح اور پورا وضو کرنا۔ جس شخص نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور بھلائی کے ساتھ مرا۔ اور گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا وہ اس وقت تھا جب کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا"۔

یعنی ایسے نمازیوں کا وہ مرتبہ ہے کہ ان کی زندگی بھی اچھی ہے اور موت بھی اچھی۔ اور گناہوں سے پاک جاتے ہیں۔ اور ترمذی میں بریدہ اسلمی سے روایت ہے۔

"بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [ترمذی. الصلاة، ابو داؤد]

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جو لوگ اندھیری راتوں میں جماعتوں کی خاطر مسجدوں میں جاتے ہیں ان کو خوش خبری سنا دے کہ قیامت کے دن ان کو پورا اور کامل نور ملے گا"۔

آیت:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۝۴۵﴾ (العنكبوت)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے رسول کو کہ "تیرے اوپر جو کتاب وحی کے ذریعہ سے آئی ہے اس کو پڑھ اور نماز کے بارے میں خوب کوشش کر۔ کیونکہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ اور یہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے"۔

اس آیت کے تحت جامع البیان میں یہ حدیث منقول ہے۔

قِيْلَ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ فُلَانٌ يُّصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَاِذَا اَصْبَحَ سَرِقَ قَالَ: سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ".

یعنی "آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے صبح چوری کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ نماز اس کو یہ عادت چھڑا دے گی"۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اب اکثر لوگ ایسے دیکھنے میں آتے ہیں کو مدتوں نماز پڑھتے رہتے ہیں اور جس گناہ کی عادت ہوگئی ہے اس کو بھی کیے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے نماز کو سنوار کر نہیں پڑھا۔ کیونکہ جب قرآن شریف و حدیث سے صاف صریحا معلوم ہو کہ نماز برے کاموں کو چھڑا دیتی ہے تو ضرور نماز کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔ اور جس کی نماز میں یہ اثر ظاہر نہیں اس کو سمجھنا چاہیے کہ میری نماز میں کچھ قصور ہے۔

اور تفسیر جامع البیان میں یہ منقول ہے۔

"مَنْ لَّمْ تَنْتَهِهِ الصَّلَاةُ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ لَمْ يَزِدْ مِنَ اللهِ اِلَّا بُعْدًا".

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص نماز پڑھتا ہے اور اس کی بری خصلتیں دور نہ ہوئیں تو نہیں زیادہ ہوا وہ شخص اللہ سے مگر دوری میں"۔

یعنی اس نے نماز تو پڑھی لیکن وہ نماز نہیں جس سے اللہ پاک کے نزدیک قرب کا مرتبہ حاصل ہوتا فی الحقیقت بہت لوگ ایسی نماز پڑھتے ہیں جس میں کچھ ثواب نہیں ملتا۔ چنانچہ ابو قتادہ سے روایت ہے۔

"اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ". قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ؟ قَالَ: "لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا".

[الدارمی فی الصلاۃ، احمد]

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "سب چوروں سے بدتر وہ چور ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! نماز میں چوری کرنا کیا ہے؟ فرمایا کہ جو شخص رکوع اور سجود پورا نہیں کرتا"۔

اور طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں ہے کہ "اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف قبولیت کی نظر نہیں ڈالتا جو اس کے رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا"۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اور ابو داؤد جلد اول میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس شخص کے پاس اذان کی آواز آ جاتی ہے پھر اس کو کوئی عذر شرعی نہ ہو اور گھر میں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام نے پوچھا کہ عذر سے کیا مراد ہے فرمایا کہ جان وغیرہ کا خوف یا ایسی کوئی بیماری ہو کہ مسجد میں جانا دشوار ہے''۔

اور صحیح بخاری باب فضل صلاة الجماعة میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرا یہ ارداہ ہوتا ہے کہ لکڑیوں کے گٹھے جمع کراؤں پھر کسی شخص کو اپنی جگہ امامت کیلئے قائم کر کے لوگوں کے گھروں میں جا کر دیکھوں جن لوگوں نے بلا عذر نماز (گھروں میں) پڑھ لی ہے۔ ان کے گھروں میں آگ لگا دوں مگر عورتوں اور بچوں کے خیال سے پھر ایسا کرنے سے رک جاتا ہوں۔

محترم بزرگو!

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی نماز نہیں ہوتی جو بلا عذر گھر میں نماز پڑھ لیتے ہیں مگر یہ خاص حکم مردوں کے واسطے ہے عورت کے واسطے نہیں ہے۔ عورت کے واسطے یہی افضل ہے کہ گھر میں نماز پڑھ لے۔ جیسا کہ ابو داؤد میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورت کے حق میں وہ نماز بہتر ہے جو اس نے گھر کے صحن میں پڑھی ہو اور جو نماز اس نے سب سے اندر کی کوٹھی وغیرہ میں پڑھی ہو وہ نماز اس نماز سے بہتر ہے جو اس نے دالان وغیرہ میں پڑھی ہو۔

مطلب یہ ہے کہ جس قدر پردہ زیادہ ہوگا اسی قدر ثواب زیادہ ہوگا حضرت عبد اللہ ابن عمر کی روایت میں یہ لفظ آئے ہیں کہ عورت کے حق میں مسجد کی نماز سے گھر کی نماز افضل ہے اگر کچھ عورتیں پورے پردے کے ساتھ مسجد میں نماز کیلئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جانا چاہیں تو ان کو روکنا نہیں چاہیے۔ جمعہ کیلئے بھی اسی طرح پردے کی پابندی کے ساتھ عورتیں مسجد میں جاسکتی ہیں۔ اور عیدین میں شریک ہونے کیلئے عورتوں کو خاص تاکید ہے یہاں تک کہ حیض والی عورتیں بھی نکلیں۔ وہ نماز میں شریک نہ ہوں مگر دعا میں شریک ہوں۔

برادرانِ اسلام!

آخر میں آپ کو ایک حدیث سناتے ہیں جس میں دس صحابیوں کے مجمع میں رسول کریم ﷺ کی نماز کا نقشہ بیان کیا گیا ہے اسے غور سے سنئے اور سوچئے کہ آپ کی نماز ظاہری نماز ظاہر طور پر اس نقشہ کے مطابق ہے یا نہیں ہے اگر کچھ کمی ہے تو فوراً توجہ کیجئے اور نماز اول سے آخر تک اس نقشہ کے مطابق ادا کرنے کی عادت ڈالئے۔ اللہ پاک ہم سب کی نمازوں کو ظاہر و باطن کے لحاظ سے قبول فرمائے اور ہماری کمزوریوں کو دور کرے۔ آمین۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ ِ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ عَشْرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالُوْا: فَاعْرِضْ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ ثُمَّ یُكَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُكَبِّرُ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ ثُمَّ یَرْكَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْهِ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ وَلَا یُصَبِّیْ رَأْسَهٗ وَلَا یَقْنَعُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَیَقُوْلُ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ مُعْتَدِلاً ثُمَّ یَقُوْلُ: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" ثُمَّ یَهْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا فَیُجَافِیْ یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ وَیَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلاً ثُمَّ یَسْجُدُ ثُمَّ یَقُوْلُ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ" وَیَرْفَعُ وَیُثْنِیْ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِهٖ ثُمَّ یَنْهَضُ ثُمَّ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِكَ فِیْ بَقِیَّةِ صَلَاتِهٖ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِیْ فِیْهَا التَّسْلِیْمُ اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالُوْا: صَدَقْتَ هٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ. (رواہ ابو داؤد، والدارمی، وروی الترمذی، وابن ماجه فی معناہ وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح)

"رسول کریم ﷺ کے دس صحابہ رضی اللہ عنہم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے ایک مشہور صحابی ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول کریم ﷺ کی نماز کو تم سب میں زیادہ جاننے والا میں ہوں۔ وہ حضرات بولے کہ پھر یہاں بیان فرمائیے کہ ہم کو بھی آپ کی نماز کا نقشہ پورے طور پر معلوم ہو سکے۔ چنانچہ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے نماز نبوی کا نقشہ ان لفظوں میں بیان کرنا شروع کیا کہ" جب نبی کریم ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو آپ پہلے دونوں کندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے (پھر بروایت صحیح ابن خزیمہ آپ ﷺ سینے پر ہاتھ باندھتے اور دعائے استفتاح یعنی "اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ ......" آخر تک یا "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ". آخر تک پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھتے اور ساتھ ہی سورت ملاتے) پھر رکوع کیلئے تکبیر کہتے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔ یعنی رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے پھر رکوع میں دونوں ہاتھوں کو دونوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گھٹنوں پر خوب جما کر رکھتے پھر اعتدال کے ساتھ رکوع میں جھکتے نہ سر کو زیادہ جھکاتے اور نہ اوپر کو اٹھاتے بلکہ پورے طور پر رکوع میں پیٹھ کو سیدھا رکھتے۔ اور رکوع کی دعائیں پڑھتے پھر "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور بالکل سیدھے کھڑے ہوکر "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" دعا پڑھتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے جاتے جس میں اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کروٹوں سے جدا رکھتے اور پیچھے سے پیروں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے ان کو بھی قبلہ رخ موڑ لیتے اور سجدہ بالکل صحیح طور پر ادا کرتے جس میں سجدے کی دعائیں پڑھتے ۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھا کر جلسہ استراحت میں بیٹھتے اور اپنے بائیں پیر کو موڑ کر اس پر بیٹھتے اور نہایت اطمینان کے ساتھ اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے کہ سب ہڈیاں اپنے اپنے ٹھکانوں پر ہوتیں (اس حالت میں دعائے استراحت پڑھتے پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرے سجدے میں چلے جاتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے سے سر اٹھاتے اور آرام و اطمینان سے پورے طور پر بیٹھ جاتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔ جب آپ ﷺ دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے ہوئے رفع الیدین کرتے اس طور پر جیسے شروع نماز میں رفع الیدین کرتے ہوئے ہاتھ باندھتے تھے۔ پھر باقی نماز بھی اسی طرح ادا کرتے اور آخری رکعت میں تورک کرتے، یعنی اپنا بایاں پیر نکال دیتے اور بائیں جانب کے کولھے پر بیٹھ جاتے، پھر التحیات درود اور دوسری دعاؤں سے فارغ ہوکر سلام پھیر دیتے۔ نماز نبوی کا یہ نقشہ سن کر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو وہاں موجود تھے متفقہ طور پر کہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ بیشک آپ سچے ہیں۔ واقعی رسول کریم ﷺ کی نماز اسی طرح سے ہوتی تھی''۔

مسلمان بھائیو!

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے بڑے اچھے سچے صحابی ہیں۔ اور ان کی تصدیق کرنے والے دس بزرگ صحابہ کرام بھی بڑے ہی معزز سچے اور اچھے اسلام کے واقعی فدائی لوگ ہیں۔ ان سب کی تصدیق نے رسول کریم ﷺ کی نماز کا جو نقشہ آپ نے سنا ہے آپ اپنی نمازوں کو اس نقشے سے ملالو۔ اگر پورے طور پر ملتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے آپ کو پیارے رسول کریم ﷺ جیسی نماز ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور اگر نقشے میں کچھ فرق نظر آتا ہے تو اس کو نکال دو تاکہ قیامت کے دن حوض کوثر پر رسول اللہ ﷺ کی رضا حاصل ہو اور آپ کے مبارک ہاتھ سے آب کوثر نصیب ہو۔ آمین۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تردید مجالس میلادِ مروّجہ

اور سیرت نبوی ﷺ کا بیان

أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾﴾ (الاحزاب)

''اے نبی! ہم نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور عذاب الٰہی سے ڈرانے والا اور سیدھی راہ کی طرف دعوت دینے والا جو اللہ کی رضا مندی تک پہنچانے والی راہ ہے۔ یہ دعوت اللہ ہی کے اِذن سے دی جارہی ہے اور اے نبی ہم نے آپ کو چمکتا ہوا چراغ بنا کر بھیجا ہے''۔

حمد وثنا کے بعد!

برادرانِ اسلام!

آیتِ قرآنی جو آپ نے سنی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں پاک سیرت نبوی کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور یہ بتلایا ہے کہ رسالت محمدیہ ایک ایسی صداقت ہے جس کے ساتھ بہت سی سچائیاں وابستہ ہیں۔ آپ ﷺ نوع انسانی کی فلاح بہبود کیلئے ایک چمکتا ہوا چراغ بن کر دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ یہ کس قدر سچائی ہے کہ اسلام پر چودہ سو برس گزر جانے کے باوجود پیغمبر اسلام علیہ السلام کا نام نامی دنیا کے ہر کونے میں خشکی میں تری میں شہروں میں دیہاتوں میں چودھویں رات کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چاند کی طرح چمک رہا ہے، جہاں بھی دو مسلمان ہیں فضائے آسمانی دن و رات میں پانچ دفعہ "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ" کے نعرہ حق سے گونج رہی ہے یہ عمل بلا ناغہ رات دن چوبیس گھنٹے جاری ہے۔ یہی سراج منیر کی تفسیر ہے۔ دنیا میں ادیان و مذاہب کی آج بھی کثرت ہے مگر کسی دین و مذہب کے بانی کو یہ شرف حاصل نہیں خواہ تعداد کے لحاظ سے اس کے ماننے والے کتنے ہی ہوں مگر زندہ جاوید ہونے کا مقام محمدی سب سے اعلیٰ و اشرف ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

حضرات!

رسول کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ و اخلاق فاضلہ سے متعلق مختصر بیانات آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں امید ہے۔ کہ گوش ہوش سے سن کر نہ صرف دل میں جگہ دیں گے بلکہ ان کے مطابق عمل کر کے محبت رسول کا سچا ثبوت پیش کریں گے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ، وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَا صَنَعْتَ؟ (بخاری ومسلم)

خادمِ خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے پورے دس سال رسول کریم ﷺ کی خدمت میں گزارے مگر اس طویل عرصہ میں کوئی موقعہ ایسا نہیں آیا کہ آپ نے مجھے کبھی کسی بات پر لفظ اف بھی فرمایا ہو یا کبھی یوں فرمایا ہو کہ اے انس تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا"۔

ہمارے رسول کریم ﷺ کے اخلاق مبارکہ یہ تھے کہ اپنے خادموں پر آپ نے کبھی غصہ نہیں فرمایا یہاں سے ان لوگوں کو سبق لینا چاہیے جو بات بات پر اپنے ماتحتوں کو ڈانٹتے ہیں اور ان کو گالیاں سناتے بلکہ مارتے پیٹتے ہیں ایسے لوگ محبت رسول کے دعوے میں بالکل جھوٹے ہیں اور سنئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ. قَالَ: "اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً". (رواہ مسلم)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ مشرکین کیلئے بددعا فرمائیں آپ نے جواب دیا کہ میں کسی پر لعن طعن کرنے کیلئے مبعوث نہیں ہوا ہوں۔ میں تو کائنات عالم کیلئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔

چنانچہ قرآن مجید میں آپ کے بارے میں واضح طور پر کہا گیا ہے۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانبیاء)

''اے رسول ہم نے آپ کو سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

اسلامی بھائیو!

اپنے مقدس رسول کی یہ شان مبارک ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ آپ سراپا رحمت بن کر دنیا میں تشریف لائے۔ اگر ہم مسلمان بھی آپس میں رحمت بن جاتے بلکہ غیروں کے دلوں پر بھی اپنے اخلاق حسنہ سے قبضہ کر لیتے تو ہمارا دعوی محبت رسول کا سچا ہوتا مگر افسوس یہ ہے کہ عملی طور پر مسلمانوں نے اپنے پاکیزہ رسول کی سیرت کو فراموش کر دیا ہے۔ اللہ کے پیارے رسول کریم ﷺ کے کتنے شاندار الفاظ ہیں۔

"مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَلَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا". [ترمذی، البر والصلة، احمد]

''جو چھوٹا آدمی ہمارے بڑے آدمیوں کی عزت نہ کرے اور جو بڑا آدمی ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ ہماری امت میں سے خارج ہے''۔

اس لئے بڑوں اور چھوٹوں سب کو اپنا فرض ادا کرنا اور سیرت نبوی کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو یہ توفیق عطا کرے۔ آمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور سنئے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ ﷺ فَاحِشًا وَّلاَ مُتَفَحِّشًا وَّلاَ سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلاَ يُجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ. (رواہ احمد)

یعنی ''رسول اللہ ﷺ کوئی فحش بولنے والے نہیں تھے نہ جان بوجھ کر بدگو تھے نہ بازاروں میں بے تحاشا چیخنے چلانے والے اور کسی برائی والے کے ساتھ بدلے میں برائی نہیں کرتے تھے بلکہ ہر حال میں معاف اور درگزر کرتے تھے''۔

آپ ﷺ کے یہی اخلاق فاضلہ تھے جن کی وجہ سے آپ نے سرکشوں کو اپنی مٹھی میں لے لیا اور آپ نے دشمنوں تک کے دل جیت لئے جیسا کہ اللہ پاک نے قرآن پاک میں فرمایا۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۝١٥٩﴾ (آل عمران)

''اے نبی! آپ اللہ کی رحمت سے ان عربوں کیلئے نرم دل ہو گئے ہیں جس کے نتیجے میں یہ آپ کے مخلص فدائی بن گئے اگر آپ بدمزاج سخت دل والے ہوتے تو یہ عرب لوگ آپ کے اردگرد سے بھاگ جاتے''۔

محترم بھائیو!

اخلاقِ محمدی پیدا کرو تا کہ دوسرے لوگ تمہارے اخلاق سے تمہارے دوست بن جائیں۔ ہم کو خود آپس میں بھی اپنے اندر اخلاق و محبت سے کام کرنا چاہیے۔ مسلمان آپس میں ایک دل ایک جان ایک جسم ہوتے ہیں۔ کاش مسلمان اگر ایسا نمونہ پیش کرتے تو آج دنیا کا کچھ نقشہ ہی اور ہوتا مگر اس دور میں مسلمانوں نے سیرت محمدی کو عملی طور پر فراموش کر کے کچھ ایسی نت نئی رسمیں ایجاد کر لی ہیں جن کی وجہ سے مسلمان اصلی اسلام سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ ان ہی میں مجالس میلاد مروجہ بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں یعنی آنحضرت کا ذکر خیر کرنے کیلئے میلاد کے نام سے مجلس کرتے ہیں جس میں رسول کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر کرتے ہوئے قیام بھی کیا جاتا ہے۔ اس تصور کی بنا پر کہ اس مجلس میں رسول کریم ﷺ کی روح مبارک حاضر ہوتی ہے۔ لہٰذا قیام کر کے اس کا ادب بجالاتا ہے۔ یہ کس قدر بھول ہے بھلا کہاں رسول کریم ﷺ کی روح مبارک اور کہاں یہ مجالس جن میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

مجلس میلاد کب سے جاری ہوئی اس میں کیا کیا خرابیاں ہیں ان سب کی تفصیلات کیلئے ہم حضرت مولانا عبدالسلام صاحب شیخ الحدیث بستوی دہلوی کا ایک مفصل بیان درج ذیل کرتے ہیں جس سے ناظرین کو بہت کچھ فائدہ پہنچے گا اللہ پاک غور سے سننے اور سمجھنے اور عمل کرنے اور یاد رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

پیغمبر خدا ﷺ اپنی نبوت کے بعد دنیا میں تئیس سال تک زندہ رہے ہر سال ربیع الاول آتا رہا اور ہر ربیع الاول میں بارہویں تاریخ بھی آتی رہی لیکن نہ تو آپ نے کوئی مجلس مروجہ منعقد کی' نہ اس کا حکم دیا اور رحلت سے پہلے فرما گئے کہ میرے بعد اس دین میں جو نیا کام نکلے میں اس سے بیزار ہوں اور اس کام اور اس کام کے نکالنے والے کو مردود کہتا ہوں۔ (بخاری)

اور یہ میلاد ساتویں صدی یعنی ۶۰۴ھ میں ایجاد ہوا۔ ملاؤں میں سے اسے ایجاد کرنے والا شیخ عمرو بن محمد ہے جو ایک مجہول شخص ہے۔ نہ محدثین میں سے ہے نہ فقہاء میں سے نہ ائمہ مجتہدین میں سے۔ بادشاہوں میں سب سے پہلے اسے رواج دینے والا ابوسعید کوکبوری بن ابوالحسن علی ...... ترکمانی ہے جس کا لقب ملک المعظم مظفر الدین تھا جسے ۵۸۶ھ میں سلطان صلاح الدین نے بال شہر کا جو موصل کے قریب ہے گورنر مقرر کیا تھا اور جس کا انتقال ۶۳۰ھ میں ہوا (تاریخ ابن خلکان وقاموس)

پس چونکہ یہ آپ کے بعد کی چیز ہے اور مروجہ میلاد کو دینی کام سمجھا جاتا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس لئے یہ بدعت ہے صحابہ کبار وآل اطہار سے بھی بعد از وصال نبی مجلس مروجہ میلاد منقول نہیں ہوئی اس کی وجہ یا تو سمجھنی چاہیے کہ اس وقت ربیع الاول کا مہینہ آتا ہی نہ ہو یا آتا ہو مگر اس میں بارہویں تاریخ نہ آتی ہو۔ یا آتی ہو لیکن ان حضرات کو ہم جیسی محبت عقیدت آنحضور ﷺ سے نہ ہو۔ یا بخیلی کی وجہ سے یا کام کے ڈھنگ نہ جاننے کی وجہ سے اس کار خیر سے وہ محروم رہ گئے ہوں یا ان کے بزرگوں نے اس کام کو بدعت اور ناجائز سمجھا ہو اور باوجود اس ماہ اور تاریخ کے آنے کے' باوجود بخیلی اور لاعلمی نہ ہونے کے ان حضرات نے بھی دیدہ دانستہ اس کام سے احتراز کیا ہو اور اسے پسند نہ فرمایا ہو۔ اب ظاہر بات ہے کہ پہلی وجہیں بالکل باطل ہیں تو اب یہی بات حق ہے باوجود محبت وعقیدت کے اندر بڑھے ہوئے ہونے کے نیکیوں اور بھلے کاموں کی طرف پوری طرح راغب ہونے کے اس نئی چیز یعنی بدعت نکالنے سے وہ بچے رہے تو جس کام کو ان بزرگوں نے اپنے اجتماع سے برا جانا پچھلے والے کوئی حق نہیں رکھتے کہ ان حضرات کے بعد اس طرح کی باتیں ایجاد کر کے ﴿وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ میں داخل ہو کر غضب الٰہی کے مستحق ہوں۔

اور تابعین، تبع تابعین اور چاروں اماموں کا بھی وقت گزر جاتا ہے لیکن بزرگان اس کام کو نہیں بلکہ ان حضرات کی کتابیں اور ان کے منقول ارشادات اس سے بالکل خالی نظر آتے ہیں تو گویا اس زمانے میں اس فعل کے کم از کم ترک پر اجماع رہا ہے غرض چاروں اماموں کے نزدیک یہ عمل باطل ہے اسی واسطے امام احمد بصری اپنی کتاب ''قول معتمد'' میں لکھتے ہیں۔

قَدِ اتَّفَقَ عُلَمَاءُ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ عَلٰى ذَمِّ الْعَمَلِ بِهٖ.

یعنی ''چاروں مذاہب کے علماء کا مجلس میلاد کی برائی پر اجماع ہے''۔

اب سوائے اس کے یہ مجلس میلاد مروجہ ناجائز ہے اور اس کو کرنے کیلئے کوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صورت باقی نہیں اسی لئے علمائے سلف اسے کھلم کھلا بدعت مکروہ، حرام اور ممنوع لکھتے ہیں اور اقوال بھی ملاحظ فرمائیں۔

شیخ تاج الدین فاکہانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

هُوَ بِدْعَةٌ اَحْدَثَهَا الْبَطَّالُوْنَ وَشَهْوَةُ نَفْسٍ اِعْتَنٰى بِهَا الْاَكِلُوْنَ.

یعنی ''مجلس مروجہ باطل پرست لوگوں کی ایجاد کردہ بدعت ہے اور پیٹ کے پجاریوں کی نفس پرستی کو پورا کرنے کی ایک مشین ہے''۔

تحفۃ القضاۃ میں ہے۔

لاَ يُنْعَقَدُ لِاَنَّهُ مُحْدَث وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ ضَلاَلَةٌ وَكُلُّ ضَلاَلَةٍ فِي النَّارِ.

یعنی ''یہ مجلس میلاد منعقد نہ کی جائے اس لئے کہ یہ دین میں ایک نئی گھڑنت ہے اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

ذخیرۃ السالکین میں ہے کہ:

"چیزے نام آں مولود نامند بدعت است"۔ یعنی مولود بدعت ہے۔

نور الیقین میں حضرت مجدد الف ثانی اپنے دوسو تہترویں مکتوب میں لکھتے ہیں۔

"اگر فرضاً حضرت ایشان دریں اوان در دنیا زنده بودند، وایں مجلس واجتماع منعقد می شد آیا بایں امر راضی می شدند وایں اجتماع را می پسندیدند یا نه۔ یقین فقیر آنست که هر گز ایں معنی را تجویز نه می فرمودند، بلکه انکار می نمودند"۔

یعنی ''بالفرض اگر نبی کریم ﷺ اس زمانہ میں زندہ موجود ہوتے اور میلاد کی ان مجلسوں کو ملاحظ فرماتے تو ہرگز اسے پسند نہ فرماتے بلکہ قطعاً آپ اس سے روک دیتے''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابوبکر بغدادی رحمہ اللہ الشہیر بابن نقطہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں۔

اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلُوْدِ لَمْ يُنْقَلْ عَنِ السَّلَفِ وَلَا خَيْرَ فِيْ مَا لَمْ يَعْمَلِ السَّلَفُ.	یعنی ''مجلس مولود سلف سے منقول نہیں اور اس کام میں کبھی خیر و برکت نہیں ہوتی جسے سلف نے نہ کیا ہو''۔

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''تحفہ اثنا عشریہ'' میں لکھتے ہیں۔

"روز تولد هيچ نبى عيد گردانيدن". ''کسی پیغمبر کی وفات یا تولد کے دن کو عید کی طرح منانا جائز نہیں ہے۔''

اسی طرح علمائے متاخرین میں سے مولانا رشید احمد گنگوہی فتاویٰ مولود عرس میں لکھتے ہیں۔

> ''ایسی مجالس ناجائز اور ان میں شریک ہونا گناہ ہے اور خطاب فخر عالم علیہ السلام کو کرنا اگر حاضر و ناظر جان کرے تو کفر ہے اور ایسی مجالس میں جانا شریک ہونا ناجائز ہے''۔ اس پر مولانا محمود صاحب دیوبندی، مولانا محمد ناظر صاحب دیوبندی اور مولوی عبد الخالق صاحب دیوبندی وغیرہ کے دستخط ہیں۔

جب یہ مجلس مولود ثابت ہوگئی کہ یہ بدعت ہے تو قیام جو کہ اس کے ضمن میں تھا وہ بھی ممنوع ثابت ہوگیا علاوہ ازیں قرآن پاک میں صاف موجود ہے، ﴿قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ یعنی قیام باداب صرف اللہ ہی کیلئے کیا کرو۔

آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے اپنی زندگی میں اپنے صحابہ کرام کو قیام کرنے سے منع فرما دیا تھا چنانچہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لکڑی ہاتھ میں لئے ہوئے ہمارے مجمع میں تشریف لائے ہم آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا۔

"لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا". (ترمذی)

یعنی "مجھے دیکھ کر کھڑے نہ ہو جایا کرو جیسے عجمی لوگ ایک دوسرے کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے ہیں"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ باوجود کہ ہم کو آنحضرت ﷺ سے زیادہ محبت کسی سے نہ تھی لیکن چونکہ جانتے تھے کہ آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانا آپ کو برا معلوم ہوتا ہے اور آپ نے اس سے منع فرمایا ہے اس لئے کبھی بھی حضور ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ایک بزرگ صحابی ہیں ایک مرتبہ ایک مجلس میں آتے ہیں انہیں دیکھ کر ایک شخص کھڑا ہو جاتا ہے آپ اس پر ناراض ہو جاتے ہیں اور فرماتے ہیں "اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ذَا" یعنی آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

برہان شرح مواہب الرحمٰن میں لکھا "تُكْرَهُ الْقِيَامُ لِتَعْظِيْمٍ" یعنی تعظیم کے طور پر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

چلپی حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔ "لَمْ يُذْكَرِ الْقِيَامُ تَعْظِيْمًا لِّغَيْرِهٖ" یعنی کسی کی تعظیم کیلئے قیام کرنا مذکور نہیں ہے۔

تعظیم وہ کرتا ہے جو حاضر ہو اور اس کے سامنے کوئی بڑا جلیل القدر شخص آجائے کیا ولادت کے وقت کوئی موجود ہوتا ہے یعنی جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے کیا اس کی پیدائش پر دیکھنے کیلئے کوئی جماعت وہاں ہوتی ہے اگر نہیں، سچ مچ ولادت کے وقت جب قیام نہیں ہوا تو اب اس کے ذکر کے وقت کیوں کیا جائے۔ فقیر محمد شامی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی کتاب ''سیرت شامی'' تہنیہ دوم باب ششم میں لکھا ہے۔

جَرَتْ عَادَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنَ الْمُحِبِّيْنَ اِذَا سَمِعُوْا بِذِكْرِ وَضْعِهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْمُوْا لَهٗ تَعْظِيْمًا وَهٰذَا الْقِيَامُ بِدْعَةٌ لَا اَصْلَ لَهٗ.

یعنی ''لوگوں کی عادت ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت کا بیان سن کر کھڑے ہو جایا کرتے ہیں یہ قیام بدعت ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے''۔

تحفۃ القضاۃ میں ہے۔

وَيَقُوْمُوْنَ عِنْدَ تَوَلُّدِهٖ ا وَيَزْعَمُوْنَ اَنَّ رُوْحَهٗ تَجِيْءُ وَحَاضِرَةٌ فَزَعْمُهُمْ بَاطِلٌ هٰذَا الْاِعْتِقَادُ شِرْكٌ وَّقَدْ مَنَعَ الْاَئِمَّةُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا.

یعنی ''لوگ آپ کی ولادت کا ذکر سن کر کھڑے ہو جایا کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ آپ کی روح تشریف لائی ہے اور آپ اس وقت حاضر ہوتے ہیں۔ یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ یہ اعتقاد شرک ہے اور چاروں اماموں نے ان جیسی باتوں سے منع فرمایا ہے''۔

بہر حال مروجہ میلاد کا ثبوت نہیں۔ اب بجائے لفظ میلاد کے سیرت النبی ﷺ کے جلسے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ سیرت کے جلسے دراصل میلاد النبی کے جلسے ہی ہیں۔ ناموں کا فرق ہے کام ایک ہی ہے۔ عوام بڑے ذوق وشوق سے شرکت کرتے ہیں۔ اور علمائے کرام شعرائے عظام بھی خوب داد تحسین وصول کرتے ہیں۔

سیرت مقدسہ کے جلسوں کا انعقاد فی ذاتہ بغیر رسم ورواج اور بغیر تخصیص ماہ ودن کے بہت ہی نیک عمل ہے بشرطیکہ صحیح سچی باتیں بیان کی جائیں جبکہ اس میں اللہ کے رسول کا ذکر خیر ہوتا ہے جو عبادت میں داخل ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو بدعتوں سے بچائے اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فضیلتِ شکرِ الٰہی اور بنی اسرائیل کے تین آدمیوں پر ایک عبرتناک خطبۂ نبوی ﷺ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ﴿وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝﴾ (ابراھیم)

تعریفوں کا مستحق صرف وہ اللہ پاک رب العالمین ہے جو کائنات کا پیدا کرنے والا، زمینوں و آسمانوں اور ہر چیز کا سنبھالنے والا، موت اور زندگی پر پورا پورا اختیار رکھنے والا ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ جس کے اصول وقونین سے وابستہ ہے جو ایسا بادشاہ ہے کہ کوئی اس کے سامنے دم مارنے والا نہیں جو اول ہے اور آخر ہے، جو ظاہر ہے اور باطن ہے جو اپنی ذات سے عرش اعظم پر مستوی ہے جس کا علم و قبضہ ہر چیز کو شامل ہے اسی پروردگار کیلئے ساری تعریفیں زیبا ہیں۔ درود وسلام اس پیارے رسول کریم ﷺ پر جو دنیا میں ہدایت کا چراغ بن کر تشریف لائے جنہوں نے اپنی کوششوں سے اللہ کے فضل سے عرب وعجم میں خدا پرستی کا جھنڈا لہرا دیا، اس نبی پر بار بار بے حد و بے عدد درود وسلام۔

برادرانِ ملت! ونونہالانِ اسلام!

آج کا خطبہ شکر الٰہی کی فضیلت اور ناشکری کی سزاؤں کے عنوان پر ہے۔ اللہ پاک کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا زبان اور عمل ہر دو سے ضروری ہے زبان سے الحمد للہ کہنا اور عمل سے اس نعمت کی قدر وحفاظت کرنا اسی کا نام شکر ہے۔ جس پر اللہ پاک نے ترقی کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ آپ نے خطبہ کی آیت کریمہ میں پڑھا ہے۔ آیت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق ہے جنہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے لوگو! اللہ پاک نے تم کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اب اللہ کا یہ علان ہے کہ اگر تم اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو گے تو وہ تم کو اور زیادہ ترقی دے گا اور اگر اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرو گے تو اللہ کا ارشاد ہے کہ میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے جس کا مطلب صاف ہے کہ وہ نعمت چھین لی جائے گی اور اس جگہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا پڑے گا۔ مثلاً جو لوگ اپنی صحت کی قدر کرتے ہیں اور ان کاموں سے بچتے ہیں جو صحت کو خراب کرتے ہیں اللہ ان کی توانائی میں ترقی دیتا ہے اور جو صحت سے غفلت برتتے ہیں وہ بیماری میں مبتلا ہو کر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جاتے ہیں اللہ پاک نے انسان کو جس قدر نعمتیں دی ہیں سب کا یہی حال ہے اسلام اور ایمان بھی اللہ کی نعمتیں ہیں۔ قرآن مجید بھی اللہ کی نعمت ہے مگر یہ ان لوگوں کیلئے جو ان کی قدر و قیمت سمجھتے ہیں اور ان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ایسے خوش نصیبوں کیلئے یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت ترقی ملتی ہے اور ناقدری کرنیوالے کفر میں مبتلا ہو کر عذاب دوزخ کے مستحق بن جاتے ہیں۔

بزرگو، دوستو، عزیزو!

بخاری شریف میں ایسے ہی تین آدمیوں کا ایک واقعہ رسول کریم ﷺ کی زبان پاک سے بیان ہوا ہے جو بنی اسرائیل کے تین آدمیوں سے متعلق ہے جن میں سے دو آدمیوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی اللہ نے ان سے ان نعمتوں کو چھین لیا اور ایک خوش نصیب نے اللہ کا شکر ادا کیا اللہ نے اسے ترقی عطا کی۔ اللہ پاک کا یہ قانون آج بھی جاری ہے۔ انسان اس قانون کے تحت ترقی و تنزل پا رہا ہے ایسے قوانین کو اللہ کی حدیں کہا گیا ہے۔ اللہ پاک ہم کو ہر نعمت کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ناشکری و ناقدردانی سے بچائے اور اللہ پاک ہر مسلمان کو دین و دنیا کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترقیاں عطا کرے۔ اب ہم آپ کو رسول کریم ﷺ کی زبان سے بنی اسرائیل کے ان تین آدمیوں کا مفصل واقعہ سناتے ہیں۔

غور سے سنئے یاد رکھئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: "اِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى بَدَا اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ: اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ. قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ: اَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْاِبِلُ اَوْ قَالَ: اَلْبَقَرُ هُوَ شَكَّ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ الْاَبْرَصَ وَالْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ. فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا وَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ: اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ. قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا. فَقَالَ: اَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَلْبَقَرُ. فَاَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا وَّقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا وَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ: اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ. قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ. قَالَ: فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْغَنَمُ. فَاَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوُلِّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنْ اِبِلٍ وَّلِهٰذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَّلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ. ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مِسْكِيْنٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِيْ فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ اِلاَّ بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ. فَقَالَ لَهُ اِنَّ الْحُقُوْقَ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ! اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ. فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ اِلاَّ بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِيْ وَفَقِيْرًا فَقَدْ اَغْنَانِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ مَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ. فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا اُبْتُلِيْتُمْ. فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ. [بخاری کتاب احادیث الانبیاء حدیث ٣٤٦٤-٦٦٥٣، مسلم الزهد والرقائق]

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک کوڑھی، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی چمڑی کیونکہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں بیان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا کہ فرشتہ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہوگئی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہوگیا اور چمڑی بھی اچھی ہوگئی فرشتہ نے پوچھا کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا اس نے گائے کہا۔ اسحاق بن عبداللہ کو اس سلسلے میں شک تھا کہ کوڑھی اور گنجے دونوں میں سے ایک نے اونٹ کی خواہش کی دوسرے نے گائے کی۔ چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا عمدہ بال اور موجودہ عیب میرا ختم ہو جائے کیونکہ اس کی وجہ سے لوگ مجھ سے پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا اور اس کے بجائے عمدہ بال آ گئے۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا گائے۔ بیان کیا کہ فرشتہ نے اسے حاملہ گائے دیدی اور کہا اللہ تمہیں اس میں برکت دے گا۔ پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا اور اس سے کہا تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ مجھے آنکھوں کی روشنی دیدے تا کہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے واپس دیدی۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا بکریاں۔ فرشتے نے اسے حاملہ بکری دیدی۔ پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی گنجے کی گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین اور فقیر آدمی ہوں سفر کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمام سامان واسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے حاجت پوری ہونے کی امید نہیں۔ لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور مال عطا کیا۔ ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر پورا کرسکوں اس نے فرشتے سے کہا کہ میرے ذمہ اور بہت سے حقوق ہیں۔ فرشتے نے کہا کہ غالباً میں پہچانتا ہوں کیا تمہیں کوڑھ کی بیماری نہیں تھی؟ جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کیا کرتے تھے؟ تم ایک فقیر اور قلاش تھے۔ پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں۔ اس نے کہا ساری دولت تو میرے باپ دادا سے چلی آ رہی ہے۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی پہلی شکل آیا اور اس سے بھی وہی درخواست کی اور اس نے بھی وہی کوڑھی والا جواب دیا۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں تمہاری پہلی حالت پر لوٹا دے۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اپنی اسی صورت میں، اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں سفر کے تمام سامان ختم ہو چکے ہیں۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی سے حاجت پوری ہونے کی توقع نہیں۔ میں تم سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بینائی واپس دی ہے صرف ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کرسکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بینائی عطائی فرمائی ہے اور واقعی میں محتاج اور فقیر تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا۔ تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم جب تم نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے لو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا۔ فرشتہ نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے''۔

محترم بزرگو' عزیز' دوستو!

جو کچھ آپ نے سنا ہے اسے محض قصہ نہ سمجھنا۔ یہ ایسی حقیقت کا اظہار ہے جس کی سچائی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ لینے اور دینے ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے کوئی انسان کبھی یہ نہ سمجھے کہ وہ ہمیشہ کسی مصیبت میں ہی گرفتار رہے گا۔ ممکن ہے کل اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اور وہ مصیبت ایک بھولی بسری بات ہو کر رہ جائے اسی طرح کوئی انسان یہ نہ سمجھے کہ اس کی تندرستی' اسکی جوانی اس کی دولت ہمیشہ اس کی شامل حال رہے گی۔ تندرستی کو خراب ہوتے ایک منٹ نہیں لگتا جوانی ایک آندھی کا جھونکا ہے جو بڑے زوروں سے آتا ہے اور منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ مال و دولت ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے جسے کبھی ثبات و قرار نہیں ہے واقعہ مذکورہ میں پہلے دو شخص وہ تھے جنہوں نے اللہ کی نعمت کی ناقدری کی انہوں نے اپنی پہلی حالت کو بھلا دیا وہ کوڑھ اور گنج جیسے مرضوں میں مبتلا تھے لوگ ان سے نفرت کر کے دور بھاگتے تھے ان کی بیماری بہت خطرناک تھی بلکہ بیماری نہ تھے اللہ پاک کا امتحان تھا اللہ پاک نے فرشتہ کو ان کا ممتحن بنا کر بھیجا وہ اس امتحان میں فیل ہو گئے۔ آیت کریمہ ﴿وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ﴾ کا وہ مصداق ہوئے کہ اگر میری نعمتوں کو بھول جاؤ گے اور ناقدری کرو گے تو میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان کو ناقدری کی یہ سزا ملی کہ وہ پھر پچھلی حالت پر آ گئے۔ کوڑھی تندرستی کے بعد پھر کوڑھی ہو گیا اور گنجا بھی تندرست ہونے کے بعد پھر گنجا ہو گا اور ناشکری کا بدلہ ان کو فوراً مل گیا۔ تیسرے شخص نے جو پہلے نابینا اور اندھا تھا اللہ کا شکر ادا کیا اپنی پچھلی حالت کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یاد کر کے اللہ کا شکر بجا لایا اللہ پاک نے اس کی بینائی کو قائم رکھا اور اس کی بکریوں میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوئی۔ انسان کی یہ پوری زندگی ایک امتحان گاہ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝﴾ (الملك)

''اللہ وہ ہے جس نے موت و حیات کو پیدا فرمایا تا کہ وہ تم کو آزمائے کہ کون تم سے اچھے نیک کام کرتا ہے''۔

کتنے لوگ زندگی کے اس مقصد کو سمجھ کر اس چند روزہ زندگی میں نیک عملوں کا ذخیرہ جمع کر کے جاتے ہیں' کتنے ڈھور ڈنگروں کی طرح زندگی گزار کر آخرت کی زندگی کیلئے خالی ہاتھ دنیا سے واپس جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے قرآن مجید میں بار بار انسان کو پہلی حالت یاد دلائی ہے۔

﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا ۝﴾ (الدهر)

''انسان پر ایک ایسا وقت گزر چکا ہے کہ وہ دنیا میں یاد آنے والی کوئی بھی چیز نہیں تھا''۔

ہم نے اسے ایک نطفہ سے پیدا کر کے اس کو کیا سے کیا بنا دیا۔ اللہ کا فرمان بیشک درست اور صحیح ہے۔

برادران ملت ونونہالان اسلام!

خطبات نبوی ﷺ جو آپ نے سنے ہیں ان کا ہر لفظ دل میں اتار لینے کے قابل ہے یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہ ایسے جواہرات ہیں جن کی قیمت کوئی ادا نہیں کر سکتا جن کا لفظ لفظ ہیرے جواہرات سے تولنے کے قابل ہے ان کے سننے اور یاد رکھنے کا شوق ایمان کی علامت ہے اور محبت رسول کریم ﷺ کی دلیل ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ پاک ہم سب کو ایسے پاکیزہ ارشادات پر عمل کرنے اور اس کی نعمتوں کی قدر و شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سننے سنانے والوں کو عمل کی دولت سے مالا مال کرے۔ آمین یارب آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ شراب نوشی جوئے بازی اور بدکاری کی مذمت میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٩٠﴾﴾ (المائدہ)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا وَّلَمْ يَتُبْ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ". (رواہ الترمذی)

تمام خوبیوں، بڑائیوں کا مالک وہ اللہ پاک ہے جس کے ہاتھ میں زندگی اور موت ہے۔ جو عزت اور ذلت دینے والا ہے جو امیر کو غریب اور غریب کو امیر بنا دینے والا ہے، روزی رزق جس کے ہاتھ میں ہے زمین آسمان بادل ہوا' چاند سورج اور کائنات کی ہر چیز پر جو کنٹرول کر رہا ہے اس اللہ پاک کا جس قدر بھی شکر کیا جائے کم ہے اس نے ہماری ہدایت کیلئے اپنے محبوب رسول محمد مصطفی ﷺ کو ہمارا آخری قائد رہبر بنا کر مبعوث فرمایا اللہ پاک ان پر ہزار ہا ہزار درود و سلام نازل فرمائے اور ان کی آل اور ازواج مطہرات اور تمام صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محترم بھائیو!

حمد و نعت کے بعد آج کا خطبہ شراب نوشی، جوئے بازی، زنا کاری جیسے برے کاموں کی مذمت پر ہے۔ شراب ایسی مہلک اور خراب چیز ہے جو انسان کو حیوان بنا دیتی ہے جسے اللہ پاک نے حرام قرار دیا ہے اور اس کی برائی پر سارے ہی نیک لوگوں کا اتفاق ہے۔ دنیا کے سارے مذاہب اس سے روکتے ہیں تمام قوانین ملکی میں اس کی برائی تسلیم ہے۔ قرآن مجید نے بڑی سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ ﴾ (المائدہ)

''اے ایمان والو! یاد رکھو کہ شراب پینا، جوا کھلینا، بت پوجنا' تیروں سے فال نکالنا یہ سب شیطانی کام ہیں ان سے پورا پورا پرہیز کرو اگر دین و دنیا میں اپنی کامیابی چاہتے ہو''۔

مشرکین مکہ نے خانہ کعبہ کے بتوں کے ہاتھوں میں تیر دے رکھے تھے جن پر ''کر'' اور ''نہ کر'' کا لفظ لکھا ہوتا تھا وہ کوئی کام شروع کرنے سے پہلے وہاں جا کر ان بتوں کے ہاتھوں سے ایک تیر نکالتے اس پر اگر کرنے کا حکم لکھا ہوتا تو وہ کام کرتے اور اگر نہ کرنے کا ہوتا تو وہ کام نہ کرتے۔ ان تیروں سے منع کیا گیا۔ شراب اور جوئے کی برائیوں کے سلسلے میں آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴾ (المائدہ)

یعنی ''شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض پیدا کر دے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے غافل کرے ان خرابیوں کو معلوم کرنے کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعد کیا تم برے کاموں سے باز آنے والے نہیں ہو"۔

شراب اور جوئے سے کتنے فسادات اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں بعض دفعہ خونریزی تک نوبت پہنچ جاتی ہے ان سے عقلمند انسان واقف ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان نے ایک دفعہ شراب پی لی اللہ پاک چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا پھر اگر اس نے توبہ کی تو اللہ پاک بھی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اس کے بعد پھر اس نے توبہ توڑ دی اور شراب پی ڈالی تب بھی چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی پھر اگر اس نے توبہ کی تو اللہ پاک بھی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بد قسمتی سے اگر پھر اس نے شراب پی لی تو اللہ پاک پھر چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔ پھر اگر اس نے توبہ کی تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے پھر اگر چوتھی بار بھی اس نے توبہ کو توڑ ڈالا اور شراب پی ڈالی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا بلکہ دوزخ میں "نہر خبال" سے پیپ پلایا جائے گا۔

نہر خبال وہ ہے جس میں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہو کر سڑتا رہتا ہے وہ گند بد بودار خون و پیپ اس شرابی کو پلایا جائے گا۔ جوئے بازوں اور زنا کروں کیلئے بھی اللہ کے ہاں سخت ترین سزائیں مقرر ہیں۔

برادرانِ اسلام!

آپ نے اندازہ کیا ہوگا کہ شراب بری چیز ہے اور اس کی ایک مسلمان کیلئے کس قدر سنگین سزا ہے کہ وہ دربار رحمت سے دور کر دیا جاتا ہے اور آخر میں دوزخ میں داخل ہو کر اس کو وہ گندہ مواد پینے کو ملے گا جس کا ذکر آپ سن چکے ہیں جو لوگ ان نصیحتوں کو سن کر باز نہ آئیں اور وہ مسلمان بھی ہوں ان کیلئے اور سخت ترین فرمان نبوی ؐ سنئے اور غور فرمایئے کہ وہ کتنے سنگین مجرم ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ دَيْلَمِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدٍ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلاً شَدِيْدًا وَّاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلاَدِنَا قَالَ: هَلْ يُسْكِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَاجْتَنِبُوْهُ قُلْتُ: اِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ: اِن لَّمْ يَتْرُكُوْهُ قَاتِلُوْهُمْ. (رواہ ابوداؤد)

''ایک صحابی دیلم حمیری کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ حضور ہم ایک بہت ٹھنڈے ملک کے رہنے والے ہیں وہاں علاج ومعالجہ کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے اور ہم اس گیہوں سے شراب بناتے ہیں جس سے ہم کام کیلئے طاقت حاصل کرتے ہیں اور سردی سے محفوظ رہتے ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ میں نے کہا ہاں ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے بالکل پرہیز کرو۔ میں نے کہا لوگ اس کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر ایسے لوگوں سے لڑائی کرو''۔

بھائیو!

آنحضرت ﷺ کے اس ارشادِ گرامی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شراب کتنا بڑا گناہ ہے کہ جب ایک طبقہ اس سے باز نہ آئے تو ان کے خلاف ہتھیار اٹھانے کا حکم ہے حالانکہ لڑائی کرنا کوئی اچھا کام نہیں ہے۔ مگر شرابیوں کے خلاف لڑائی کو بھی جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ شراب نوشی کا جرم صرف شرابی ہی کو نہیں بلکہ اس کے پورے معاشرے کو تباہ کر دینے والا ہے کیونکہ عام طور پر شرابی لوگ بے حیا ہوتے ہیں اور فضول خرچ چور ڈاکو سب کچھ بن سکتے ہیں۔ وہ ناحق خون بہا سکتے ہیں اور وہ زنا کاری کے مرض میں پھنس کر ایسی بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں جو ان نسلوں میں مدت تک باقی رہ جاتی ہیں۔ اسی لئے ان سے لڑائی کی اجازت دی گئی ہے تاکہ ان کی خرابیاں عام نہ ہوسکیں۔ اس لئے شراب کو ''ام الخبائث'' کہا گیا ہے کہ یہ سارے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گندے کاموں کی جڑ ہے۔ ایک اور حدیث نبوی آپ کو سنائی جاتی ہے جو غور سے سننے اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَاقٌّ وَّلَا قَمَّارٌ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ". (رواہ الدارمی)

یعنی "حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ماں باپ کا نافرمان داخل نہ ہو سکے گا اور نہ جوئے باز جنت میں داخل ہو سکے گا اور نہ احسان جتلانے والا اور قطع رحمی کرنیوالا جنت میں داخل ہو سکے گا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں جا سکے گا"۔

ان برائیوں کی یہ سزا کم نہیں ہے کہ ان برائیوں میں گرفتار ہونیوالے جنت کی ہوا بھی نہ پا سکیں گے۔

برادرانِ اسلام!

آج دنیا میں ایسے ہی لوگوں کی کثرت ہے، اولاد بکثرت اپنے ماں باپ کی نافرمان ہو رہی ہے، جوئے بازی کا عام دھندا ہے جو کتنے ہی ناموں سے سیلاب کی طرح دنیا میں پھیل رہا ہے لاٹری، ریس، معمہ بازی یہ سب جوئے کی قسمیں ہیں جس میں کس قدر مخلوق تباہ ہے، بڑے بڑے خاندان اس جوئے کی لت میں پھنس کر برباد ہو چکے ہیں۔ بڑے بڑے سیٹھ ساہوکار جوئے کے مریض بن کر روٹی کے محتاج بن گئے ہیں اور شراب کی عادت ڈال لینے والے مسلمانوں میں آپ کو بکثرت ملیں گے غیر مسلموں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

افسوس تو نام کے مسلمانوں پر ہے کتنے لوگ سید، پٹھان کہلا کر شراب نوشی کے شیدائی ہیں۔ اور جوئے بازی اور لاٹری اور حرام کاری کے مرضوں میں مبتلا ہیں۔ ایسے لوگ ننگ اسلام ہیں۔ کاش ایسے بھائی اپنی عزت و آبرو کو بحال کرنے کیلئے ان برے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کاموں سے باز آ جائیں کیونکہ توبہ کیلئے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ پس ایسے مسلمانوں کو اللہ سے ڈر کر یہ بری چیزیں چھوڑ دینی چاہئیں ورنہ موت کے بعد عذاب سامنے آنے والے ہیں ان کو برداشت کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ ان برائیوں میں پھنسنے والوں کیلئے دنیاوی زندگی بھی دوزخ بن جاتی ہیں کیونکہ وہ افلاس، قرض بیروزگاری اور مختلف خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہوکر ذلیل وخوار ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے شریف لوگوں کی نگاہوں سے گر جاتے ہیں یہ عذاب کم نہیں ہیں۔

رسول کریم ﷺ کا ایک فرمان عالی شان سنئے اور دل میں جگہ دیجئے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: "اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَاَمْرِ الْجَاھِلِیَّةِ وَحَلَفَ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِعِزَّتِیْ لَا یَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَیْتُهُ مِنَ الصَّدِیْدِ مِثْلَھَا وَلَا یَتْرُکُھَا مِنْ مَخَافَتِیْ اِلَّا سَقَیْتُهُ مِنْ حِیَاضِ الْقُدُسِ"۔ (مسند احمد)

"حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ نے مجھ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور سارے جہاں والوں کیلئے راہ حق دکھانے والا بنایا ہے اور مجھے میرے رب نے حکم فرمایا ہے کہ میں گانے بجانے کے سارے آلات کو ملیامیٹ کردوں اور بتوں کو اور صلیب کو جو عیسائیوں کا مذہبی نشان بنا ہوا ہے ان سب کو مٹادوں اور زمانہ جاہلیت کی سب باتوں کو ختم کر دوں۔ اور میرے رب عزوجل نے قسم کھائی ہوئی کہ مجھ کو اپنی عزت کی قسم کہ جو کوئی بندہ دنیا میں ایک گھونٹ شراب بھی پئے گا اسے دوزخ کے لہو اور پیپ اور راد کی گھونٹ پلاؤں گا اور جو بھی میرا بندہ میرے ڈر سے دنیا میں شراب پینا چھوڑ دے گا اسے اخرت میں پاکیزہ حوض کا

www.KitaboSunnat.com

آب کوثر پلاؤں گا"۔

میرے معزز بھائیو!

اللہ پاک کے اس محبت بھرے ارشاد کو سن کر جو مسلمان مرد یا عورت گانے بجانے کے شیدائی بنے ہوئے ہیں جن کو ریڈیو سنے بغیر اور ٹیلی ویژن دیکھے بغیر نیند نہیں آتی ہے اور جو بھائی بہن شراب پینے کے بری عادت میں گرفتار ہیں ان کو چاہیے کہ جس طور پر ممکن ہو ان بری عادتوں کو اللہ کے خوف سے چھوڑ دیں پختہ توبہ کر لیں اور اللہ پاک کو راضی کر لیں تاکہ قیامت کے دن اللہ پاک کے ہاں حوض کوثر کا بہترین پانی نصیب ہو سکے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو اپنا خوف عطا کرے۔ آمین۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ".
(رواہ احمد، والنسائی)

"تین شخصوں پر اللہ نے جنت کو حرام کر دیا ہے ایک وہ شخص جو ہمیشہ شراب پیتا پیتا مر گیا دوسرا ماں باپ کا نافرمان تیسرا وہ دیوث جو اپنے گھر میں اپنے اہل وعیال میں گندے کاموں کو برقرار رکھتا ہے اور ان کو ختم نہیں کرتا"۔

ان تینوں پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے۔ دیوث وہ شخص ہے جس کی عورت بدکار ہے اور وہ اس پر غیرت نہیں کرتا۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ایسے گندے کاموں سے بچائے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ہمیشہ شراب پینے والا اور رشتے ناتوں کو توڑنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والا اور جادو ٹونے ٹوٹکوں کو سچا جاننے والا۔

اور حدیث عبداللہ بن عباس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ". (راوہ احمد)

یعنی "شراب پیتے پیتے مر جانے والا اللہ سے ایسا ہی ملے گا جیسے بتوں کے پجاری ملیں گے"۔

معلوم ہوا کہ شراب نوشی اتنا بڑا جرم ہے کہ مرنے والا اللہ پاک سے بت پرستوں کی سی حالت میں ملاقات کرے گا اس لئے اس نے اپنے نفس کو خدا بنا کر زندگی گزاری اور مرتے دم تک اپنے نفس کے بت کو پوجتا رہا۔

اللہ اکبر! اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ شراب پینے والے اللہ کے ہاں کتنے بڑے مجرم ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ شراب نوشی کے بہت برے نتائج میں سے زنا کاری کا ہونا بھی ایک بدترین نتیجہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ شراب نوشی اور زنا کاری کا بہت قریب کا تعلق ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ اسلام میں زنا کاری کی سزا کس قدر سخت ہے اگر زنا کار مرد و عورت شادی شدہ ہوں تو ان کو رجم کیا جائے گا یعنی چھاتی برابر ایک گڑھا کھود کر اس میں بدکار مرد کو اتار دیا جائے گا اور حاضرین اس پر اس قدر پتھر ماریں گے کہ وہ ختم ہو جائے گا یہی سزا شادی شدہ عورت کیلئے ہے اس بارے میں صرف ایک حدیث نقل کی جاتی ہے سارے بھائیوں بہنوں اور مردوں اور عورتوں کو عبرت حاصل ہو۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةُ الرَّجْمِ. رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلا شک اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو اپنا سچا رسول بنا کر بھیجا اور آپ کے اوپر اپنی پاک کتاب قرآن مجید کو نازل فرمایا جس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبْلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ.
(بخاری ومسلم)

میں رجم کے بارے میں بھی آیت نازل فرمائی تھی جس پر عمل کرنے کیلئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات میں رجم کیا ور آپ کے بعد ہم نے بھی اپنے عہد خلافت میں ایسے مجرمین کو رجم کیا اور رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں بالکل حق اور سچ ہے جب کوئی شادی شدہ مرد یا عورت زنا کرے اوراس پر قانون شریعت کیمطابق چار گواہ بھی گزر جائیں یا عورت کوزنا کا حمل ٹھہر جائے یا وہ خود اقرار کرلیں تو قانونِ شریعت میں ان کو رجم کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔''

مگر حدود الٰہی کا قائم کرنا یہ صرف اسلامی حکومت کا کام ہے۔قرآنی عدالت میں چار سچے مسلمان حلفیہ ایسی گواہی دیں کہ انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے ان کو یہ بدفعلی کرتے دیکھا ہے اگر ایک گواہ بھی کم ہوتو عدالتِ قرآنی اس کیس کو خارج کر دیتی ہے کیونکہ جیسی سنگین سزا ہے ویسا ہی اسے ثابت کرنے کیلئے بھی پختہ ثبوت کی ضرورت ہے۔

برادرانِ اسلام!

یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ اس لادینی زمانے میں بھی ایک حکومت ایسی موجود ہے جوقرآنی قوانین کے اوپر اپنی حکومت چلا رہی ہے جن کے ہاں شرعی حدود قائم ہیں جس سے مراد حکومت سعودیہ عربیہ ہے اللہ پاک اسے ہمیشہ قائم ودائم رکھے اور حدود شرعیہ کوقائم رکھنے میں اللہ اس حکومت کی مدد فرمائے۔

مسلم نوجوانو!

آج کے بدترین حالات میں برے اخلاق کا سدھار بہت ضروری ہے اور یہ وقت کا بہت بڑا جہاد ہے جس کیلئے ہتھیاروں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آپ کے عزم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وحوصلہ کی ضرورت ہے شراب نوشی زنا کاری جیسے خبیث کاموں کو مٹانے کیلئے کچھ نوجوان جمع ہوکر کمر ہمت باندھ لیں اور اس جہاد کیلئے وہ اپنے کو وقف کردیں۔ ان برے اڈوں پر جاکر مسلمانوں کو ان سے روکیں۔ خوش اخلاقی اور نرمی سے ان کی برائیاں واضح کریں۔ اس جہاد کیلئے زبان اور قلم سے کام لیں تو نتائج بہت بہتر نکل سکتے ہیں اگر آپ کی کوشش سے ایک انسان بھی گندے کاموں سے بچ گیا تو آپ کیلئے یہ نیک عمل ذریعہ نجات آخرت کا بن سکتا ہے۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ.
وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ علامات اور حالاتِ قیامت کا بیان

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ﴿اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ ① وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ ② وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ③ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ④ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ⑤﴾ (التکویر)

تمام حمد وثنا تسبیح وتحمید وتکبیر اور کائنات کی ساری خوبیاں' بڑائیاں اس پاک پروردگار کیلئے زیبا ہیں جو ساری کائنات پر حقیقی حکمرانی کر رہا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے جس کے حکم کن سے حیرت انگیز چیزیں وجود میں آ جاتی ہیں۔ اور جس کے حکم سے بڑی سے بڑی مخلوق ایک دم میں فنا کے غار میں چلی جاتی ہے۔ تعریف الٰہی کے بعد بیشمار درود وسلام اس سچے برگزیدہ نبی پر جو ختم نبوت کا تاج۔ پہن کر عالم وجود میں تشریف لائے جنہوں نے بنی نوع انسان کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سہارا دیا اور انسان کو تعمیر وترقی کی ڈگر پر لگایا اس سچے برگزیدہ رسول ﷺ پر ان گنت درود وسلام کے بعد:

برادرانِ اسلام!

آج کا خطبہ علامات اور حالات قیامت کے بیان میں ہے۔ درحقیقت قیامت کا قائم ہونا برحق ہے جو شخص قیامت کے قائم ہونے کو تسلیم نہ کرے وہ اسلامی نقطہ نظر سے ایمان سے بالکل کورا ہے۔ قیامت کے وقوع کو اللہ پاک نے قرآن مجید کی کئی آیتوں میں قسم کھا کر بیان فرمایا ہے خطبہ میں جو آیت آپ نے سنی ہے اس کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ترجمہ یہ ہے کہ:

''جب سورج لپیٹ دیا جائے گا اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے ...... آخر تک ...... انسان اس دن عملوں کا نتیجہ خود جان لے گا''۔

ان آیات میں نظام عالم کے برباد ہونے کا نقشہ بیان کیا گیا ہے پہلے سورج کی بربادی جس سے ظاہر ہے کہ اس کائنات کا دارومدار سورج پر ہے جو سورج برباد ہوگیا تو سارے عالم کی تباہی یقینی ہے۔ اللہ پاک نے ایک نقشہ آیت ذیل میں پیش فرمایا ہے۔

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۞ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِآيْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۞ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۞﴾ (الزمر)

''اس دن صور پھونک دیا جائے گا پس آسمانوں اور زمینوں والے بے ہوش ہو ہو کر گر پڑیں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا وہ بیہوشی کا شکار نہ ہوں گے۔ پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا پس سارے اہل محشر ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔ محشر کا نظارہ یہ ہوگا کہ محشر کی ساری روئے زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی اس دن لوگوں کے اعمال کی کتابیں دفتروں کی شکل میں موجود کر دی جائیں گی۔ اور نبیوں اور دیگر گواہوں کو عدالت عالیہ میں لایا جائے گا اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے صادر کئے جائیں گے اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا بلکہ جس شخص نے نیک اور بد جو بھی عمل کئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان کا پورا پورا بدلہ ان کو دیا جائے گا اور اب دنیاوی زندگی میں جو کچھ بھی نیک و بد عمل کر رہے ہیں اللہ پاک ان سب کو خوب جانتا ہے''۔

قیامت کے بارے میں اور بھی بہت سی آیات قرآنی ہیں، سورہ ''ق'' کا خلاصہ یہی قیامت کا مدلل بیان ہے اور مخالفین کے خیالات باطلہ کی تردید ہے۔

بھائیو!

قیامت کے واقع ہونے سے پہلے کچھ علامتیں ظاہر ہوں گی جن کے بارے میں رسول کریم ﷺ کا ایک خطبہ مبارک آپ کو سنایا جا رہا اللہ پاک سننے اور عمل کرنے اور یاد رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دُوَلاً وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّکَاةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلُهُمْ وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِیْحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفًا وَّمَسْخًا وَّقَذْفًا وَّاٰیَاتٍ تَتَابَعُ کَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْکُهٗ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیاں یہ ہیں جب حاکم لوگ لگان کو دولت بنا کر گھروں میں رکھنا شروع کر دیں اور مستحقین پر خرچ نہ کریں اور لوگ امانت کو مال غنیمت جان کر ڈکارنے لگ جائیں اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھنے لگیں اور دینی علوم کو لوگ دنیاوی عزت و جاہ حاصل کرنے کے خیال سے پڑھیں اور مرد اپنی بیوی کا تابعدار بن جائے اور اپنی ماں کا نافرمان ہو جائے اور اپنے دوستوں کے قریب رہنے کو پسند کرے اور اپنے باپ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَتَتَابَعَ. (رواہ الترمذی)

دور بھاگے اور مساجد میں لوگ چیخنے چلانے لگ جائیں یا مسجدوں میں لوگ جھگڑے بازی اور شوروغل کرنے لگ جائیں اور قبیلہ کا یا محلے کا یا گاؤں کا سردار ایسے شخص کو بنایا جائے جو ان میں بدترین فاسق فاجر آدمی ہے اور قوم کا نمائندہ یا ممبر وہ شخص بن جائے جو ان میں سے سب سے زیادہ رذیل ہو اور برے لوگوں کی عزت ان کے شر کے خوف سے کی جائے اور گانے والیاں اور گانے بجانے کے آلات دنیا بھر میں پھیل جائیں (جیسا کہ آج کل ریڈیو' سینما' ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے ہو رہا ہے [1] اور شراب کھلم کھلا پی جائے اور اس امت کے پچھلے لوگ اپنے پہلے سلف صالحین کو لعن طعن کرنے لگ جائیں۔ جب یہ علامات ظاہر ہوں تو اس وقت سرخ آندھیوں کے آنے کا انتظار کرو جو غضب الٰہی کا نشان ہے اور بھونچالوں کا اور زمینوں میں دھنس جانے کا اور صورتوں کے بدل جانے کا اور آسمانوں سے پتھروں کے برسنے کا انتظار کرو۔ یہ قیامت کے قریب ہونے کی نشانیاں ہیں جو وجود میں آ رہی ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی نشانیاں ظاہر ہوں گی پے در پے جس طرح ایک لڑی کا دھاگا ٹوٹ کر اس کے دانے پے در پے گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پے در پے علامات قیامت کا ظہور ہوگا۔

حضرات!

یہ ساری نشانیاں آج وجود میں آ چکی ہیں آنحضرت ﷺ نے اس خطبہ مبارکہ میں چودہ نشانیاں بتلائی ہیں جو سب کی سب ہمارے آپ کے سامنے ہیں اب صرف بڑی بڑی نشانیوں کا وجود میں آنا اور باقی ہے جیسے دجال کا آنا حضرت امام

① جیسا کہ آج کل ریڈیو' سینما' ٹیلی وژن' تھیٹر اور انٹرنیٹ جیسے مواصلاتی ذرائع اور میوزیکل گروپ کے ذریعہ گھر گھر گلی گلی محلہ محلہ میں موسیقی اور گانا عام ہو رہا ہے۔ (یوگوی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مہدی کا ظاہر ہونا آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا یہ علامات بھی ضرور اپنے وقت پر ظاہر ہو کر رہیں گی جن کے بعد فوراً ہی قیامت قائم ہو جائے گی۔

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ نَارٍ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ. وَفِي رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ. (رواہ مسلم)

''اے لوگو! بیشک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو جن میں اول نشانی ایک دھواں ہوگا (جسے قحط کے زمانے میں بھوک سے لوگ آسمان میں دھوئیں کی شکل میں دیکھیں گے جو بھوک کا دھواں ہوگا یہ رسول کریم کے زمانہ میں بھی ہو چکا ہے اور بعد کے زمانوں میں بھی) دوسری علامت دجال کا نکلنا تیسری علامت دابۃ الارض کا پیدا ہونا جو ساری زمین پر دورہ کرے گا جو شان قدرت کا ایک عجیب شاہکار ہوگا اور جس کا دورہ مومنوں اور کافروں میں امتیاز پیدا کرنے کیلئے ہوگا۔ چوتھی علامت مغرب سے سورج کا طلوع ہونا پانچویں علامت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا چھٹی علامت یاجوج ماجوج کا نکلنا ساتویں علامت دنیا میں تین جگہ زمین کا دھنسنا ایک مشرق میں ایک مغرب میں آٹھویں علامت ایک آگ کا نکلنا جو یمن کی طرف سے نکلے گی اور لوگوں کو مقام حشر یعنی ملک شام تک لے جائے گی۔ نویں علامت ایک اور آگ ہوگی جو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عدن کے گڑھوں سے نکلے گی اور ارض شام کی طرف لوگوں کو لے جائے گی۔ دسویں علامت آندھی چلے گی جو لوگوں کو اڑاتے اڑاتے سمندر میں غرق کر دے گی۔ دس کی گنتی یوں بھی پوری ہو سکتی ہیں کہ علامات خسف کو تین شمار کیا جائے اور دسویں علامت آگ کو گنا جائے جو روایت میں مذکور ہے"۔

پیارے بھائیو!

اللہ کے سچے رسول کریم ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حق ہے اور بالکل حق ہے ان میں کچھ نشانیاں وجود میں آ چکی ہیں اور باقی اپنے اپنے وقتوں میں ضرور وجود میں آ کر رہیں گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام کا آسمان سے نازل ہونا بھی برحق ہے یہ نزول اپنے وقت پر ہوگا کچھ لوگ آج کل بہت سی چیزوں کا انکار کرتے ہیں وہ لوگ سراسر گمراہی میں مبتلا ہیں۔ ان کی بات ہرگز نہیں سننی چاہیے ایک صاحب پنجاب میں پیدا ہوئے اور وہ خود مسیح بن بیٹھے۔ مسیح ابن مریم کا انکار کیا ختم نبوت کا انکار کر کے ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کیا یہ سب گمراہی ہے اور کتاب وسنت کے خلاف باتیں ہیں۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ان فتنوں سے محفوظ رکھے۔ علامت قیامت سے متعلق رسول کریم ﷺ کا ایک اور مبارک خطبہ سنئے جو دل و دماغ میں اتار لینے کے قابل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً قِبَلَ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَیْهِ حَتّٰی تَقْبِضَهُ قَالَ فَیَبْقٰی اَشْرَارُ النَّاسِ فِیْ خِفَّةِ الطَّیْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا یَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا یُنْکِرُوْنَ مُنْکَرًا فَیَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ فَیَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَیَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَیْشُهُمْ، ثُمَّ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَا یَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا وَّیَرْفَعُ لِیْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ یَّسْمَعُهٗ رَجُلٌ یَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَیَصْعَقُ وَیَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا کَاَنَّهُ الطَّلُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ﴾ فَیُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَیُقَالُ مِنْ کَمْ فَیُقَالُ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ قَالَ فَذٰلِكَ ﴿یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا﴾ وَذٰلِكَ ﴿یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ (مسلم)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے دجال نکلے گا پس وہ زمین میں چالیس دن یا مہینے یا سال ٹھہرا رہے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھ کو صحیح طور پر یاد نہیں رہا کہ رسول کریم ﷺ نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا۔ (دوسری روایت کی بنا پر تطبیق یہ ہے کہ زمین پر دجال کے شر وفساد کا زمانہ چالیس روز تک رہے گا جن میں سے ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن معمولی کے برابر ہوں گے اس موقع پر صحابہ کرام نے پوچھا حضور جو دن ایک سال کے برابر ہوگا تو اس میں ایک دن کی نماز پڑھنی ہوگی یا سال بھر کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اندازہ تخمینہ کرکے ایک سال ہی کی نمازیں ادا کرنی ہوگی) اس کے متصل اللہ پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا وہ حضرت عروہ بن مسعود کے مشابہ ہوں گے۔ پس آپ دجال کو ڈھونڈیں گے اور وہ اس کو ہلاک کر دیں گے پھر سات سال تک اس قدر امن وامان ہوگا کہ دو آدمیوں کے درمیان بھی عداوت باقی نہ رہے گی۔ پھر اللہ پاک ملک شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس سے روئے زمین پر ہر وہ آدمی ختم ہو جائے گا جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا یہاں تک اگر کوئی آدمی ان میں سے پہاڑ کے غار میں بھی گھسا ہوا ہوگا تو وہ ہوا سے وہاں پر ہی ختم کر دے گی۔ پس بدترین قسم کے لوگ دنیا میں باقی رہ جائیں گے جو شرارتوں میں اور فساد برپا کرنے میں پرندوں اور درندوں سے بھی زیادہ تیز رفتار ہوں گے جو نیکی کو نیکی نہ سمجھیں گے اور نہ برائی کی ان کو کچھ تمیز ہوگی ان کیلئے شیطان مثالی صورت میں ظاہر ہوگا اور کہے گا کہ تم اپنی اس بے دینی پر شرم نہیں کرتے۔ لوگ کہیں گے کہ پھر آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ شیطان ان کو بت پرستی میں لگا دے گا وہ لوگ اپنی اس حالت میں فراخی کی زندگی گزاریں گے ان کو اچھا عیش نصیب ہوگا (جو اللہ کی طرف سے ان کیلئے آزمائش ہوگی) وہ اس حالت میں مگن ہوں گے کہ اچانک صور میں پہلا نفخہ پھونکا جائیگا جس سے سننے والوں کی گردن مڑ جائیں گی (جیسی کیفیت فالج والوں کی ہوتی ہے) ان کے سر بھی مڑ کر فالج زدوں کی طرح ہو جائیں گے۔ اس نفخ کو پہلے ایک ایسا شخص سنے گا جو اپنے اُونٹ کو پانی پلانے کیلئے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا وہ سنتے ہی بے ہوش ہو جائے گا اور سب ہی لوگ بیہوش ہو جائیں گے پھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ پاک شبنم کی شکل میں بارش نازل کرے گا جس سے لوگوں کے اجسام زمین سے نکلیں گے۔ پھر دوسرا پھونکا جائے گا پس اچانک سب لوگ میدان حشر میں کھڑے ہوں گے اور حشر کا نظارہ دیکھ رہے ہوں گے پھر کہا جائے گا اپنے رب کی طرف چلو اور فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ان محشر والوں کو روک لو ان سے آج حساب لیا جائے گا جس سے فراغت کے بعد کہا جائے گا کہ فرشتو! دوزخ والوں کی فوج نکالو اور دوزخ میں لے جا کر ڈال دو۔ فرشتے پوچھیں گے کہ کس تعداد میں سے کتنے لوگ دوزخ کیلئے نکالے جائیں تو حکم ہوگا کہ ہر ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ کیلئے اور صرف ایک ان میں سے جنت کیلئے یہ اعلان سن کر لوگوں کو بے حد صدمہ ہوگا یہی دن ہوگا جو بچوں کو غم وفکر سے بوڑھا سفید بالوں والے بنا دے گا اور یہی وہ دن ہوگا جس دن پنڈلی کھولی جائے گی''۔ (جسے دیکھ کر سارے توحید والے اللہ کے سامنے سجدہ میں گر جائیں گے)

مسلمان بھائیو!

قیامت کا عقیدہ برحق ہے جس کی تفصیلات قرآن مجید میں کثرت کے ساتھ مذکور ہوئی ہیں اور احادیث نبوی کے دفاتر قیامت کے حالات سے بھرے ہوئے ہیں۔ قیامت کے دن کی حاضری کا خیال رکھنا ہر مومن مرد وعورت کا اہم ترین فریضہ ہے اس دن ذرہ ذرہ نیکی اور بدی کا حساب دینا ہوگا۔ اور پل صراط پر سے گزرنا ہوگا اس دن اعمال کا تولا جانا برحق ہے۔ شفاعت ہونا برحق ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو اس دن ثابت قدمی عطا کرے اور اپنے حبیب رسول کریم ﷺ کی سب کو شفاعت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نصیب کرے اور آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ سے سب کو جام کوثر نصیب ہو اور جنت کا داخلہ نصیب ہو۔

یا اللہ! ہم سب حاضرین کو قیامت کے دن عزت عطا فرمائیو سرخ روئی نصیب کیجیو اور اس دن کی ذلت اور رسوائی سے بچائیو۔ امین

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شفاعت کبریٰ اور ایک جنتی انسان کے متعلق

رسول کریم ﷺ کا ایک ایمان افروز خطبہ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ﴿وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَّلَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''اے رسول میرے ایمان والے بندوں کو جنہوں نے نیک عملوں میں زندگی گزاری ہے بشارت دید یجئے کہ ان کیلئے آخرت میں بلاشبہ جنت تیار کی گئی ہے جس کے کئی ایک درجے ہیں انکے درختوں کے نیچے سے میٹھے اور ٹھنڈے پانی کی نہریں جاری ہیں اور اس میں ہر قسم کے میوے تیار ہیں جب کبھی ان جنتیوں کو جنت کے پھل رزق کے طور پر دیے جائیں گے کہیں گے کہ یہ ان ہی پھلوں جیسے ہیں جو پہلے ہم کو دنیاوی زندگی میں دیئے جا چکے ہیں مگر جب ان کو کھائیں گے تو ان کے مزے کے آگے دنیا کے پھلوں کو بھول جائیں گے ہاں یہ صحیح ہے کہ وہ پھل دنیاوی پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے اور ان کیلئے جنت میں صاف ستھری پاک بیویاں ہوں گی اور وہ جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے''۔

حمد وثناء کے بعد:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برادرانِ کرام!

آج کا خطبہ شفاعت کبریٰ اور ایک جنتی کے متعلق ہے اللہ پاک نے اپنے نیک مومن بندوں اور بندیوں کیلئے مرنے کے بعد آخرت کی زندگی میں جو جگہ تیار کی ہے اس کا نام جنت ہے جس کا موجود ہونا حق ہے جس کے متعلق شک وشبہ کرنے والے کا ایمان ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لاکھوں انبیاء و رسولوں نے جنت اور دوزخ کے موجود ہونے کی خبر دی ہے خاص طور پر قرآن مجید کی بہت سی آیات میں ان کا ذکر موجود ہے بلکہ جنت کی بہت سی تفصیلات قرآن پاک میں بیان کی گئی ہیں جو لوگ مسلمان کہلا کر جنت کو محض وہم وگمان کی حد تک تسلیم کریں وہ اسلام کی روشنی اور ایمان کی چاشنی سے محروم ہیں۔

قرآن مجید میں جنت کی نعمتوں کا بیان سورہ رحمٰن میں خاص طور پر فرمایا گیا ہے۔ وہاں کے باغ باغیچوں، درختوں میں پھلوں اور مکانات کے عیش وآرام کو بڑی تفصیل سے قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک جگہ اہل جنت کا قول نقل ہوا ہے وہ جنت میں داخل ہو کر ان لفظوں میں اللہ کا شکر ادا کریں گے۔

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ﴾ (الزمر)

یعنی ”جنتی کہیں گے سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہم کو آزادی کیساتھ جنتوں کا وارث بنایا۔ ہم جہاں چاہیں جنت میں بلا روک ٹوک آزادی کے ساتھ اپنی اپنی جگہ بنا لیتے ہیں پس نیک عمل کرنیوالوں کا کیا ہی بہتر بدلہ ہے“۔

یہ آیت صاف بتلا رہی ہے کہ جنت محض کسی خواب وخیال کا نام نہیں ہے بلکہ وہ اسی طرح موجود ہے جس طرح یہ مادی عالم موجود ہے اسی طرح ایک جنتی عالم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وجود میں آ چکا ہے اللہ پاک نے اسے اپنے نیک بندوں کیلئے ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے۔ وہ ابدی جگہ ہے جو فنا نہ ہوگی۔ قرآن مجید میں اہل جنت کیلئے بار بار خلود کا لفظ آیا ہے یعنی وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ہم سب کو جنت نصیب کرے۔ آمین

حضرات!

جنت ایک ایسی جگہ ہے جس کے متعلق ارشاد ہے۔

''مَا لاَ عَيْنٌ رَّاَتْ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ''. (الحديث) [بخاری بدء الخلق، تفسیر، دارمی. الرقاق]

یعنی ''جنت ایک ایسی جگہ ہے جس کا نمونہ کسی آنکھ نے یہاں نہیں دیکھا نہ کسی نے سنا اور نہ کسی کے دل میں اس کا صحیح تصور آ سکا ہے''۔

وہ ایسی پیاری جگہ ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو جنت نصیب کرے۔ آمین

اس بارے میں رسول کریم ﷺ کا ایک جامع خطبہ غور سے سن کر اس کے لفظ لفظ یاد رکھیں اور عبرت حاصل کریں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر نماز کی جگہ آپ بیٹھے رہے یہاں تک ظہر کی نماز ادا کی پھر عصر کی پھر مغرب کی پھر عشاء کی۔ اس عرصے میں نہ تو آپ اپنی جگہ سے اٹھے نہ کسی سے کوئی بات کی پھر آپ عشاء پڑھ کر گھر کو جانے لگے تو اصحاب کرام نے ابو بکر صدیق سے کہا کہ آپ حضور سے دریافت کریں کہ آج کیا بات تھی؟ آج کی طرح آپ کبھی اس طرح نہیں بیٹھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوچھنے سے پہلے ہی آپ نے اس مجمع میں ایک خطاب عام شروع فرمایا جس کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عُرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَجُمِعَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ فِي صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ حَتّٰى انْطَلَقُوْا اِلٰى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْعَرَقُ يَكَادُ يُلْجِمُهُمْ فَقَالُوْا يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ اِصْطَفٰكَ اللّٰهُ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ. فَقَالَ: قَدْ لَقِيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ لَقِيْتُمْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اَبِيْكُمْ بَعْدَ اَبِيْكُمْ اِلٰى نُوْحٍ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوْحًا وَآلَ اِبْرَاهِيْمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ. فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَاَنْتَ اِصْطَفٰكَ اللّٰهُ وَاسْتَجَابَ لَكَ فِي دُعَائِكَ فَلَمْ يَدَعْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا. فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِيْ فَانْطَلِقُوْا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَهٗ خَلِيْلًا. فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِيْ فَانْطَلِقُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ اللّٰهَ كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا. فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامَ فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِيْ وَلٰكِنِ انْطَلِقُوْا اِلٰى عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَاِنَّهٗ كَانَ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُحْيِ الْمَوْتٰى. فَيَقُوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِيْ وَلٰكِنِ انْطَلِقُوْا اِلٰى سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ انْطَلِقُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلَيَّ وَاٰتِيْ جِبْرِيْلَ فَيَاْتِيْ جِبْرِيْلُ رَبَّهٗ فَيَقُوْلُ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهٖ جِبْرِيْلُ فَيَخِرُّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَيَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَاِذَا نَظَرَ اِلٰى رَبِّهٖ خَرَّ سَاجِدًا قَدْرَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جُمُعَةٍ اُخْرٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَیَذْهَبُ لِیَقَعَ سَاجِدًا فَیَاْخُذُ جِبْرِیْلُ بِضَبْعَیْهِ وَیَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیْهِ مِنَ الدُّعَآءِ مَا لَمْ یَفْتَحْ عَلٰی بَشَرٍ قَطُّ. فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ جَعَلْتَنِیْ سَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ وَاَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ. حَتّٰی اِنَّهٗ لَیَرِدُ عَلَی الْحَوْضِ اَکْثَرُ مَا بَیْنَ صَنْعَآءَ وَاَیْلَةَ. ثُمَّ یُقَالُ ادْعُوْا الصِّدِّیْقِیْنَ فَیَشْفَعُوْنَ ثُمَّ یُقَالُ ادْعُوا الْاَنْبِیَآءَ فَیَجِیْءُ النَّبِیُّ مَعَهُ الْعِصَابَةُ وَالنَّبِیُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالنَّبِیُّ لَیْسَ مَعَهُ اَحَدٌ. ثُمَّ یُقَالُ ادْعُوْا الشُّهَدَآءَ فَیَشْفَعُوْنَ فِیْ مَنْ اَرَادُوْا فَاِذَا فَعَلَتِ الشُّهَدَآءُ ذٰلِكَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّوَعَلَا. اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَدْخِلُوْا جَنَّتِیْ مَنْ کَانَ لَا یُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی. اُنْظُرُوْا فِی النَّارِ هَلْ فِیْهَا اَحَدٌ عَمِلَ خَیْرًا قَطُّ فَیَجِدُوْنَ فِی النَّارِ رَجُلًا فَیُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ خَیْرًا فَیَقُوْلُ لَا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُسَامِحُ النَّاسَ فِی الْبَیْعِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اِسْمَحُوْا لِعَبْدِیْ کَاِسْمَاحِهٖ اِلٰی عَبِیْدِیْ. ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ آخَرُ فَیُقَالُ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ خَیْرًا قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ لَا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اَمَرْتُ وَلَدِیْ اِذَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ بِالنَّارِ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ مِثْلَ الْکُحْلِ اِذْهَبُوْا بِیْ اِلَی الْبَحْرِ فَذَرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ. فَقَالَ اللّٰهُ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ مَخَافَتَكَ ...... الخ [مسند احمد]

یعنی ''آج میرے سامنے دین و دنیا کے تمام کام پیش کئے گئے سارے اگلے پچھلے انسان ایک چٹیل میدان میں جمع کئے گئے اس حال میں کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پسینے انکے منہ تک پہنچنے کو تھے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس گئے اور
جا کر کہا اے آدم آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے
برگزیدہ بندے ہیں آپ اللہ کے پاس ہماری سفارش کریں۔ لیکن
حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ آج میں بھی تمہاری طرح مبتلا ہوں۔ تم
اپنے اس باپ کے بعد کے باپ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ اللہ
تعالیٰ نے آدم کو اور نوح کو آل ابراہیم کو آل عمران کو برگزیدہ بنایا ہے اور
سارے جہاں پر انہیں فضیلت بخشی ہے اب یہ سب حضرت نوح علیہ السلام
کی طرف چلے ان سے شفاعت کی درخواست کی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے
پیارے ہیں آپ کی دعا قبول فرما کر اللہ تعالیٰ نے کفار کو غرق کر دیا تھا
لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس قابل نہیں، تم حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے پاس جاؤ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے چنانچہ سب
لوگ حضرت خلیل علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب
دیں گے کہ میں اس قابل نہیں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن
سے اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ بات چیت کی تھی۔ سب اہلِ محشر حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس
منصب کے لائق نہیں تم حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ
مادر زاد اندھے اور کوڑھیوں کو بحکم خدا اچھا بھلا کر دیتے تھے لیکن حضرت
عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی یہی جواب دیں گے اور وہ فرمائیں گے تم اولاد
آدم کے سردار کے پاس جاؤ جو سب سے پہلے اپنی قبر سے نکلے ہیں یعنی
جاؤ حضرت محمد ﷺ کے پاس چنانچہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے
میں حضرت جبریل کے پاس جاؤں گا جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پاس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا جاؤ انہیں شفاعت کی اجازت دیدو۔ اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ حضرت جبریل علیہ السلام سے یہ خوشخبری سن کر میں سجدے میں گر پڑوں گا اور ایک ہفتے تک سجدے میں پڑا رہوں گا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ سے فرمائیں گے اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھاؤ کہو جو چاہو تمہاری سنی جائے گی، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ آپ اپنا سر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف نظر کر کے پھر سجدے میں چلے جائیں گے بقدر جمعہ سے جمعہ تک پھر سجدے میں پڑے رہیں گے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا۔ اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھایئے کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی ۔ میں اس نعمت پر پھر سجدے میں جانا چاہوں گا لیکن جبریل علیہ السلام میرے بازو تھام لیں گے اب اللہ تعالیٰ مجھے وہ دعا سکھائے گا جو کسی انسان کو نہیں سکھائیں پس آپ کہیں گے اے اللہ تو نے مجھے تمام اولاد کا سردار بنایا میں فخر یہ نہیں کہہ رہا ہوں مجھے تو نے سب سے پہلے قبر سے اٹھنے والا بنایا اس پر بھی مجھے کوئی فخر نہیں (چنانچہ اب میں شفاعت کروں گا) اس کے بعد لوگ میرے حوض پر آنے شروع ہوں گے جو صنعاء سے لیکر ایلہ تک سے بھی زیادہ فراخ اور وسیع ہوگا۔ پھر کہا جائے گا صدیقین لوگوں کو بلاؤ وہ بھی شفاعت کریں پھر کہا جائے گا نبیوں کو بلاؤ۔ انبیاء آنے شروع ہوں گے کسی کیساتھ تیں چالیس آدمی ہوں گے کسی کے ساتھ پانچ کسی کے ساتھ چھ کسی نبی کے ساتھ ایک بھی نہ ہوگا پھر شہیدوں کو شفاعت کیلئے بلایا جائے گا یہ بھی جس کی چاہیں گے شفاعت کریں گے۔ پھر اللہ پاک فرمائے گا کہ میں ارحم الراحمین ہوں حکم دیتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ جن لوگوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا ان سب کو جنت میں لیجاؤ۔ پھر فرمائیگا کہ جہنم میں کوئی ایسا آدمی بھی ہے جس نے کبھی بھی کوئی بھلا کام کیا ہو؟ دیکھیں گے تو ایک شخص کو پائیں گے اس سے سوال ہوگا کہ کبھی تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ وہ کہے گا ہاں صرف یہ کہ میں تجارت میں بہت نرمی کیا کرتا تھا کسی پر میرا حق رہ بھی جاتا تو معاف کر دیتا تھا اللہ تعالی فرمائے گا میرے اس بندے سے بھی نرمی کرو جیسے یہ میرے بندے سے نرمی کیا کرتا تھا۔ اس سے درگزر کر دو اور اسے بھی جنت میں داخل کر دو۔ اتنے میں ایک اور آدمی نکلے گا اس سے بھی پوچھے جائے گا تو نے بھی کبھی کوئی نیک عمل کیا تھا؟ وہ کہے گا نہیں سوائے اس کے کہ میں نے اپنی اولاد سے کہا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر میری خاک کو پیس ڈالنا بالکل سرمہ جیسی کر دینا پھر سمندرے کے کنارے جا کر جب تیز ہوائیں چل رہی ہوں اڑا دینا۔ اللہ تعالی فرمائے گا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کہے گا فقط تیرے ڈر سے۔ جناب باری تعالی فرمائے گا دیکھو سب سے بڑا ملک دیکھ لو تیرے لئے وہ بھی اور ویسے ہی دس ملک اور تو وہ کہے گا الٰہی تو مجھ سے مذاق کیوں کر رہا ہے؟ تو تو مالک ہے اس سے اللہ تعالیٰ ہنس دے گا اسی چیز نے صبح مجھ کو بھی ہنسا دیا تھا۔

محترم بھائیو!

آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ لین دین کے معاملات میں غریبوں سے نرمی کرنا کتنا بڑا کارِثواب ہے۔ آج سرمایہ داری کی دنیا میں یہ صفت عنقا ہو چکی ہے ایک سرمایہ دار کسی غریب کے پیچھے لگ جائے تو جب تک سود در سود کے چکر میں پھانس کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے بالکل ختم نہ کر دے اسے صبر نہیں آتا۔ اللہ پاک ایسے ظالموں سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ آمین!

اسی طرح خوف خدا بھی کتنی بڑی چیز ہے کہ اللہ پاک نے اس بندے کو بالکل بخش دیا۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو اپنا خوف عطا کرے اور دین و دنیا میں کامیابی بخشے۔

اے اللہ! تو ہم کو اتفاق اور محبت اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

اَقُوْلُ قَوْلِیْ ھٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرَ الْمُسْلِمِیْنَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ رمضان المبارک کے فضائل و مسائل کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝١٨٣ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ...... ۝١٨٤﴾ (البقرة)

یعنی ''اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ اور وہ روزے خاص گنتی کے دنوں میں ہیں اگر ان دنوں میں کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو جب صحت ہو جائے یا سفر سے واپس آئے تب ان کے بدلے روزے رکھ لے''۔

برادرانِ اسلام!

بے حد خوشی کا مقام ہے کہ اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو پھر ماہ رمضان المبارک نصیب فرمایا جس کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا رکن ہے کہ اس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ دعا ہے اللہ پاک ہر مسلمان کو یہ مہینہ مبارک نصیب کرے اور بار بار نصیب فرمائے۔ آمین۔

رسول کریم ﷺ نے شعبان کے آخر میں ایک خطبہ دیا تھا جو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا ہے اس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا ...... الى آخره''. [1]

''اے لوگو! ایک بہت بڑے عظیم الشان مہینے نے تم پر سایہ ڈالا ہے جو بہت ہی برکت والا مہینہ ہے جس میں ایک رات کی عبادت اللہ پاک نے ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر قرار دی ہے۔ جس کے دنوں میں اللہ پاک نے روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں میں بطور نفل قیام کرنا بڑے ہی اجر وثواب کا موجب ہے''۔

آیت خطبہ جو آپ نے ترجمہ کے ساتھ سنی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف رمضان کے روزوں کی فرضیت کا اعلان فرمایا ہے بلکہ ساتھ ہی یہ بھی بتلایا ہے کہ تم سے پہلے مذاہب میں بھی روزہ رکھنا فرض قرار دیا گیا تھا چنانچہ موجودہ مذاہب عالم میں روزہ آج بھی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے پس تم سمجھ لو کہ یہ کوئی تمہارے لئے ہی نیا حکم نہیں ہے ساتھ ہی اللہ پاک نے روزے کی غرض وغایت بھی بتلائی ہے کہ اس کے ادا کرنے سے تمہارے اندر تقوی پیدا ہوگا یہ روزہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ تمہارے دلوں میں اللہ پاک کی حکومت کا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔ ایمان سے تمہارے دل روشن ہیں ان بہت سی خوبیوں کا مجموعہ یہ مبارک مہینہ ہے اور اس ماہ کے روزہ رکھنا اسلام کا تیسرا عظیم الشان رکن ہے۔

حضرات!

رمضان کے فضائل اور مسائل سے متعلق کچھ ارشادات نبوی ہیں جو آپ کو سنائے جا رہے ہیں غور سے سننا اور یاد رکھنا اور ان کے مطابق عمل کرنا آپ کا فرض

---

① اس کی سند ضعیف ہے البتہ اس کے بعض اطراف صحیح سند کے ساتھ ثابت ہیں۔ (الاثری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے اللہ پاک ہر مسلمان کو ماہ رمضان کی برکتوں سے نوازے اور ایمان میں ترقی کرے۔ آمین

پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ آیت خطبہ میں جو فرمایا روزے ہیں چند گنتی کے اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ بہت نہیں ہیں گنتی کے چند روز ہیں پس گھبراؤ نہیں بلکہ خوشی خوشی روزے رکھو۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ مقرر دن ہیں یعنی رمضان کا مہینہ ہے جب کبھی یہ مہینہ آوے تب ہی روزہ رکھو ہاں اگر بیماری ہو یا کوئی ضروری سفر ہو تو جائز ہے کہ رمضان میں روزے نہ رکھے جب صحت ہو جائے یا سفر سے واپس آئے تب جتنے روزے رہ گئے ہیں اسی قدر روزے رکھ لے اور حمل والی اور دودھ پلانے والی عورتوں کو بھی اجازت ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ لِلْحُبْلٰی الَّتِیْ تَخَافُ عَلٰی نَفْسِهَا اَنْ تُفْطِرَ وَلِلْمُرْضِعِ الَّتِیْ تَخَافُ ...... الخ. [ابن ماجه الصيام]

یعنی ”رسول کریم ﷺ نے اجازت دی ہے کہ اس حمل والی عورت کو جسے اپنی جان کا خوف ہو اور اس دودھ پلانے والی کو جس کو اپنے بچے کی تکلیف کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھیں“۔

اب یہ بات کہ حمل والی اور دودھ پلانے والی ان ضرورتوں میں روزہ افطار کریں تو پھر اس کی قضا رکھیں یا صرف فدیہ دیں۔ اس بارے میں ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ”اِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحَامِلِ اَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِ الصِّيَامَ“. [الترمذی. الصوم ٦٤٩، نسائی، احمد]

یعنی ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے ذمہ سے آدھی نماز اور حمل والی عورت یا دودھ پلانے والی کے ذمہ سے روزہ معاف کر دیا ہے“۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حمل والی یا دودھ پلانے والی کیلئے نہ قضا ہے اور فدیہ ہے کیونکہ مسافر کو جس قدر نماز معاف ہوتی ہے اس کی قضا نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:

قَالَ: "عُرَى الْإِسْلَامِ وَقَوَاعِدُ الدِّيْنِ ثَلَاثَةٌ عَلَيْهِنَّ أُسِّسَ الْإِسْلَامُ مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ: شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِرٌ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَقَدْ حَلَّ دَمُهُ وَمَالُهُ". [مسند ابی یعلی، ترغیب و ترهیب ۲/۱۱۰]

کہ "رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی رسی اور دین کے ستون تین چیزیں ہیں انہیں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے جس شخص نے ان میں سے ایک چیز کو بھی چھوڑ دیا وہ کافر ہوگیا اور اس کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں پر واجب نہیں رہی وہ تین چیزیں یہ ہیں ایک گواہی دینی اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ دوسری پانچ وقت کی نماز، تیسرے رمضان مبارک کے روزے اور ایک روایت میں یہ لفظ آئے ہیں کہ جس نے ان تینوں چیزوں میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ اللہ کا منکر ہوگیا پھر نہیں قبول کیا جاتا اس کا فرض نہ نفل اور اس کی جان و مال کی حفاظت بھی اللہ پر فرض نہیں رہی"۔

مطلب یہ ہے کہ قصرِ اسلام ان تین بنیادوں پر قائم ہے ان ہی کے بجالانے سے ایک انسان عزت و احترام اسلامی کا مستحق بن جاتا ہے جس طرح ایک مزدور اپنی ڈیوٹی بجالانے کے بعد اپنی مزدوری کا حق دار ہو جاتا ہے اگر کوئی مزدور بغیر ڈیوٹی ادا کئے مزدوری کا مطالبہ کرنے لگ جائے تو وہ مزدور نکال دیا جاتا ہے ہو بہو یہی حال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ان اسلامی ارکان چھوڑنے والے کا ہے پس جو مسلمان نماز یا روزہ چھوڑ دے یا توحید وسنت کا منکر ہو جائے اللہ پاک کے نزدیک اس کے جان ومال کی کچھ قدرو قیمت اور عزت نہیں رہتی اور حدیثوں میں ان تین چیزوں کے علاوہ زکوۃ اور حج کا بھی ذکر ہے لیکن وہ دونوں چیزیں ہر ایک شخص پر واجب نہیں ہیں صرف مالداروں پر واجب ہیں اسی واسطے کسی کسی حدیث میں ان کا تذکرہ نہیں آتا ہے۔ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ. قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لاَ عِدْلَ لَهُ". قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ. قَالَ: "عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لاَ عِدْلَ لَهُ". قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ. قَالَ: "عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لاَ عِدْلَ لَهُ". [نسائي. الصيام، احمد]

یعنی "ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی بہتر عمل بتلایئے۔ فرمایا: روزے رکھا کرو کیونکہ روزے کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھ کو کوئی بہتر عمل بتلایئے۔ فرمایا: روزے رکھا کرو کیونکہ روزے کے برابر عمل کوئی نہیں ہے۔ میں نے پھر عرض کیا یارسول اللہ! مجھ کو کوئی بہتر عمل بتلایئے۔ آپ نے فرمایا: روزے رکھا کرو کیونکہ روزے کے برابر کوئی عمل نہیں ہے"۔

یعنی بہت بڑا درجے والا اور نہایت ثواب والا عمل روزہ ہے اور ابن ماجہ میں روایت ہے۔

"مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ".
[ابن ماجه، الصيام، ابوداؤد، حمد]

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص نے بغیر اس عذر کے جس کا شریعت میں حکم آیا ہے ایک دن بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رمضان کا روزہ قضا کیا وہ اگر ساری عمر بھی روزہ رکھتا رہے گا تو بھی اس کے وبال سے بری نہ ہوگا''۔

اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ يَغْشَاكُمُ اللهُ فِيهِ فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ وَيَحُطُّ الْخَطَايَا وَيَسْتَجِيبُ فِيهِ الدُّعَاءَ يَنْظُرُ اللهُ تَعَالٰى تَنَافُسَكُمْ فِيهِ وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلٰئِكَتَهُ فَارُوا اللهَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيهِ رَحْمَةَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ''.

(رواہ الطبرانی، ورواتہ ثقات الا محمد بن قیس)

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''رمضان کا مہینہ تمہارے پاس آیا ہے جو برکت والا ہے اس میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تم کو ڈھانپ لیتا ہے اور اپنی رحمت نازل کرتا ہے گناہ بخشتا ہے دعائیں قبول کرتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ تم لوگ رمضان کیواسطے کیسا ذوق وشوق رکھتے ہو اور ثواب کے کاموں میں اس مہینے میں کیسی محنت کرتے ہو اور فرشتوں کے سامنے تمہاری تعریف کرتا ہے کہ دیکھو میرے بندے بھوک اور پیاس کی تکلیف اٹھا کر اور اپنی ضرورتوں کو چھوڑ کر میری عبادت میں کیسے لگے ہوئے ہیں۔ سو تم کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی اچھی کارگزاری دکھلاؤ۔ وہ شخص بڑا بدنصیب اور بڑا ہی بدبخت ہے جو اس برکت والے مہینے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہ گیا''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهُ

کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ ہر ایک عمل ابن آدم کا بڑھایا جاتا ہے ایک نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے بھی زیادہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَطَعَامَهُ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ". [مسلم. الصیام، ترمذی. الصوم]

یہاں تک کہ سات سو تک مگر روزہ کا ثواب اتنا ہے کہ اس کی حد کو میں ہی جانتا ہوں اور اس کا بدلہ اپنے بندوں کو میں ہی خود دوں گا۔ روزہ دار کے واسطے دو وقت خوشی کے ہیں ایک خوشی افطار کے وقت ہوتی ہے اور ایک خوشی اس وقت ہوگی جب کہ قیامت میں اللہ پاک سے ملاقات ہوگی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود اپنے ہاتھ سے انعام دے گا۔

صد مبارک بادی کے قابل ہیں وہ روزہ دار جو یہ مقدس انعام حاصل کریں گے۔

برادرانِ ملت!

روزہ کھولتے وقت کی خوشی صرف اس لئے نہیں ہوتی کہ روزہ ختم ہوا اور کھانے پینے کا وقت آ گیا بلکہ اس لئے بھی خوشی ہوتی ہے کہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جسے ہر روز دار کو یاد رکھنا ضروری ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک روزہ دار افطار کے وقت دعا کرتا ہے تو وہ رد نہیں ہوتی بلکہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

افطار کیلئے وقت حدیث میں وقت کی پہچان صاف طور پر آئی ہے صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ روایت افطار کیلئے فتوے کا حکم رکھتی ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سورج پچھم میں چلا جائے اور رات یعنی سیاہی پورب کی طرف نمودار ہو جائے اور آفتاب غروب ہو پس روزے دار کے افطار کا وقت ہوگیا سو جو شخص جنگل میں یا کسی بلند جگہ میں ایسے موقع پر ہو کہ آفتاب غروب کے وقت نظر آتا ہے تو کچھ جھگڑا ہی نہیں اور اگر ایسی جگہ میں ہے کہ آفتاب نہیں نظر آتا ہے تو بھی یہ بات ہے کہ سیاہی آسمان کے کناروں پر آبادی میں نظر آجاتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے جسے افطار میں دیر کرنے والوں کو بغور سن لینا چاہیے یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ برابر اس دین کا غلبہ رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاری افطار میں دیر کرتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ افطار میں تاخیر کرنے میں یہود و نصاری سے مشابہت ہے اور ان کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے کیونکہ ان لوگوں نے اپنے دین و شریعت کو ردو بدل کر کے رکھ دیا ہے۔

اور اسلام میں روزہ کے واسطے سحری کا کھانا سنت ہے۔ صحیح مسلم میں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو سحری کھانے کی تاکید میں کافی وافی ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور یہود و نصاری کے روزے میں فرق یہی ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے۔

اور ترغیب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچھ لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں کہ سحری کھا کر روزہ رکھا تو کیا کمال ہوا کمال تو یہ ہے کہ بغیر سحری روزہ رکھا جائے۔ یہ حدیث ایسے لوگوں کو بغور سن لینا چاہیے یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سحری کا کھانا سراسر برکت ہے پس سحری کھانا ترک نہ کرو اگر کچھ بھی نہ ہو تو ایک گھونٹ پانی ہی پی لیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانیوالوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو لوگ سحری بہت سویرے کھا لیتے ہیں اور سو جاتے ہیں ان کو غور کرنا چاہیے کہ انکی سحری خلاف سنت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر فجر کی نماز میں ہم کھڑے ہو گئے۔ انس کہتے ہیں کہ میں نے زید سے پوچھا کہ سحری کھانے اور نماز شروع کرنے کے درمیان کتنی دیر کا فاصلہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ زید نے کہا جتنی دیر پچاس آیتیں پڑھی جائیں اور صبح سے مراد صبح صادق ہے۔ صبح کاذب پر کھانا پینا منع نہیں ہے بلکہ صبح کاذب کے بعد جو سفیدی ہوتی ہے جس کی سفیدی آسمان کے کناروں پر پھیلی ہوتی ہے اس کے نکلنے پر کھانا پینا منع ہوتا ہے۔ رمضان شریف کے مسائل آئندہ خطبہ میں بیان کئے جائیں گے۔

بزرگو، عزیز و دوستو!

ماہ رمضان المبارک کی مثال سنار کی بھٹی جیسی ہے جس میں سونے کو تپا تپا کر کندن بنایا جاتا ہے۔ یہ مہینہ بھی آپ کو کندن بنانے کیلئے آیا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ مسلمان ہر سال ماہ رمضان بڑے ٹھاٹھ باٹھ سے گزارتے ہیں مگر رمضان کی اصل روح جس کا نام تقویٰ ہے وہ پیدا نہیں ہوتی الا ماشاء اللہ۔ لہٰذا ہم کو اپنی محنت کا پھل تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اللہ پاک ہم سب کو ماہ رمضان کی حقیقی روح سے آشنا فرمائے۔ آمین

یااللہ! یہ مبارک مہینہ گزرا چلا جا رہا ہے اس میں ہم کو ایمان کی ترقی نصیب فرما۔ اور اپنے خوف اور اپنی محبت سے ہمارے دلوں کو بھرپور فرما دے۔ اور ہم میں آپس میں اتفاق، محبت پیدا کر دے۔ ہمارے روزوں کو جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ ہر قسم کی بیماری سے بچائیو اور درجہ قبولیت عطا فرمائیو۔ آمین یارب العالمین

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. وَاسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فضائل ومسائل

رمضان المبارک سے متعلق دوسرا خطبہ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ...... ﴿۱۸۵﴾﴾ (البقرة)

''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا جو لوگوں کیلئے سراپا ہدایت ہے اور ہدایت کے معنی روشن دلائل کے ہیں جو اس میں موجود ہیں اور یہ کتاب سچ اور جھوٹ میں فرق بتانے والی ہے پس جس کو بھی یہ مبارک مہینہ ملے اس پر لازم ہے کہ اس میں روزہ رکھے''۔

اللہ پاک رب العالمین کی حمد و ثناء اور اس کے محبوب رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ پر بے حد درود وسلام۔

اسلامی بھائیو!

رمضان المبارک کی بہت سی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ قرآن مجید کا نزول اسی مہینے میں شروع ہوا۔ اس لئے رمضان اور قرآن ہر دو کا خاص تعلق ہے۔ گویا رمضان نزول قرآن کی سالگرہ ہے غالباً یہی وجہ تھی کہ ہر رمضان المبارک میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ حضرت جبریل امین قرآن شریف کا دور فرمایا کرتے تھے اور آج تک پوری امت میں اس مبارک ماہ میں تلاوت وسماعت قرآن شریف کا عمل جاری ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

آپ فضائل و مسائل رمضان شریف سے متعلق کئی خطبات سن چکے ہیں اور آج کے خطبہ میں آپ کو اللہ اور رسول کریم ﷺ کے مزید ارشادات سنائے جا رہے ہیں۔ اللہ پاک یاد رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرات!

صیام رمضان کے ساتھ قیام رمضان کی بھی بہت بڑی فضیلت ہے اگرچہ یہ قیام فرض نہیں ہے مگر ثواب اور درجات کے اعتبار سے اس کا درجہ روزوں کے برابر ہے۔ قیام سے مراد وہ قیام ہے جو نماز تراویح ادا کرنے اور قرآن مجید سننے کیلئے عشاء کے بعد کیا جاتا ہے۔ اس کی فضیلت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".
[بخاری. صلاۃ التراویح]

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جو کوئی رمضان کی عظمت پر ایمان رکھ کر اور ثواب سمجھ کر رغبت سے روزے رکھے اور اسی طرح قیام بھی کرے اس کے سب پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"۔

اور قیام رمضان مبارک کے مہینے کے بارے میں ایک دفعہ آخر عشرہ میں ایسا ہوا کہ آنحضرت ﷺ عشاء کی نماز کے بعد اعتکاف کی جگہ داخل ہو کر نماز پڑھنے لگے بعض لوگ بھی آپ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ دوسری رات کو بہت لوگ شامل ہوئے تیسری رات کو اور بھی زیادہ لوگ جمع ہوئے مگر اس رات کو آپ نے جماعت نہیں کرائی اور فرمایا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے پھر تم مشکل میں پڑ جاؤ۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ جو آپ نے ہم کو نماز پڑھائی تھی وہ آٹھ رکعتیں تھیں۔ یہ حدیث صحیح ابن خزیمہ اور ابن حبان میں ہے۔

پس تراویح کی سنت آٹھ رکعات اور وتر تین رکعات ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول کریم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ رمضان میں یہی نماز تراویح ہے اور غیر رمضان میں تہجد کے نام سے مشہور ہے اللہ پاک ہر مسلمان کی تراویح اور روزے قبول فرمائے اور یہ نماز بطور نفل بیس، چالیس رکعات ادا کی جا سکتی ہے۔ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ حُدُوْدَهُ وَتَحَفَّظَ مِمَّا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَّتَحَفَّظَ كَفَّرَ مَا قَبْلَهُ". [احمد]

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص نے رمضان مبارک کے روزے رکھے اور اس کی شرطوں کو پہچانا اور جس جس کام سے بچنا چاہیے اس سے بچا تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں"۔

اور ترغیب وترہیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ الطَّبَرَانِيِّ هٰذَا رَمَضَانُ قَدْ جَآءَ تُفَتَّحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ". (الحديث)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ مبارک مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اس میں ایک رات ایسی فضیلت والی آتی ہے جس کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے جو اس کی خیر وبرکت سے محروم رہا وہ تمام برکتوں سے محروم رہا۔

اور اس کی خیر و برکت سے وہی محروم رہے گا جو بالکل بدنصیب ہے اور طبرانی کی روایت یوں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رمضان تمہارے پاس آ پہنچا اس میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور درجات جنت روزہ داروں کیلئے سجائے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو قید کیا جاتا ہے ہے نامراد ہو وہ شخص جس نے رمضان مبارک کا مہینہ پایا پھر اس کو بخشش

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نصیب نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی''۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَلْاَعْمَالُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعٌ عَمَلَانِ مُوْجِبَانِ وَعَمَلٌ بِاَمْثَالِهِمَا وَعَمَلٌ بِعَشْرِ اَمْثَالِهِ وَعَمَلٌ بِسَبْعِ مِائَةٍ وَّعَمَلٌ لَا يَعْلَمُ ثَوَابَ عَامِلِهِ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ". فَاَمَّا الْمُوْجِبَانِ فَمَنْ لَقِيَ اللّٰهَ يَعْبُدُهُ مُخْلِصًا لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ لَقِيَ اللّٰهَ قَدْ اَشْرَكَ بِهٖ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً جُزِيَ بِهَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا جُزِيَ مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً جُزِيَ عَشْرًا وَمَنْ اَنْفَقَ مَالَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ضُعِفَتْ لَهُ نَفَقَتُهُ الدِّرْهَمُ بِسَبْعِ مِائَةٍ......".

(الحدیث) [ابن ماجه الصیام]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندوں کے عمل اللہ پاک کے نزدیک سات درجوں پر ہیں۔ دو عمل تو ایسے ہیں کہ دو چیزوں کو واجب کرتے ہیں اور دو ایسے ہیں کہ ان میں ایک کا بدلہ ایک ہے اور ایک وہ ہے کہ اس کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بعض عمل ایسے ہیں کہ اس کے بدلے سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک عمل ایسا ہے کہ اس کے ثواب کی حد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا نہ کسی فرشتے کو اس کے لکھنے کی طاقت ہے دو عمل دو چیزیں واجب کرنے والوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس شخص نے شرک نہ کیا اور توحید پر مرا اس کے واسطے جنت واجب ہوئی ہے اور دوسرا یہ کہ جو شخص شرک پر مرا اس کے واسطے دوزخ واجب ہوئی اور ایک کا ایک ہی بدلہ لکھے جانے والوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس کسی نے ایک گناہ کیا تو اس کا ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر کسی نیک کام کا ارادہ کیا پھر عمل کرنا نہ ہوا تو صرف نیت ہی کی برکت سے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور دس گنا ثواب ملنے والی تمام نیکیاں یعنی جب مسلمان کسی قسم کا نیک کام کرتا ہے تو کم سے کم دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وہ عمل جس کا بدلہ سات سو تک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے دین کی اشاعت وترقی پر مال کو خرچ کرے تو اس کا ایک ایک (روپے) کا ثواب سات سات سو (روپوں) تک لکھا جاتا ہے۔ اور وہ عمل جس کے ثواب کی حد سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا وہ روزہ ہے۔ کیونکہ روزہ ایسا عمل ہے جس کا تعلق اللہ پاک سے براہ راست ہے روزہ تنہائی میں مردمومن کے دل کو خوف الٰہی وحکومت کی تلقین کرتا ہے اس لئے اس کا درجہ بہت بڑا ہے اور اس کے ثواب کا بھی یہی حال ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَمَّا كَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیٰطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَّیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ ...... الخ".

[ترمذی. الصوم، ابن ماجه. الصیام]

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جب رمضان مبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو بڑے بڑے سرکش جن اور شیطان قید کئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی دروازہ کھلنے نہیں پاتا اور جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے بھلائی اور خیر کے چاہنے والے آگے بڑھ یعنی اب وقت ہے کہ جو کچھ مانگنا ہو وہ مانگ اور اے گناہ کرنے والے اب ٹھہر جا یعنی اس خیر وبرکت کے وقت شرم کر اور گناہوں سے باز آ اور واسطے اللہ تعالیٰ کے آزادی پانے والے ہیں"۔

یعنی آج اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد کر رہا ہے اور تمام رمضان میں ہر ایک رات کو یہی معاملہ ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت ابوسعید غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قَالَ: "لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِيْ رَمَضَانَ تَمَنَّتْ اُمَّتِيْ اَنْ تَكُوْنَ السَّنَةُ كُلُّهَا رَمَضَانُ".

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''رمضان مبارک جیسا کچھ مرتبہ اللہ پاک کے نزدیک ہے اگر وہ بندوں کو معلوم ہو جاتا البتہ میری امت کے لوگ یہ تمنا کرتے کہ تمام سال رمضان ہی رہا کرے''۔

رسول کریم ﷺ کا ایک اور خطبہ مبارک بغور سننے کے لائق ہے۔

وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ". (الحديث)
[احمد، طبرانی]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''روزہ اور قرآن مجید قیامت میں بندہ کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے رب میں نے اس بندہ کو دن میں کھانے اور خواہش کی چیزوں سے روکا تھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر اور قرآن مجید کہے گا کہ میں نے اس کو رات میں نیند سے روکا تھا یعنی میرے پڑھنے میں اس نے نیند کھوئی تھی پس اس کے حق میں میری سفارش قبول کر پس اللہ پاک دونوں کی سفارش کو قبول کرلے گا۔ اور اس شخص کو بخش دے گا''۔

اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مَّا لَمْ يَخْرِقُهَا". قِيْلَ: وَبِمَا يَخْرِقُهَا؟ قَالَ: "بِكَذِبٍ اَوْ غِيْبَةٍ". رواه النسائى وابن خزيمة والطبرانى باسناد حسن.

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''روزہ ڈھال ہے یعنی دوزخ کے عذاب سے حفاظت کرنیوالا ہے جب تک کہ اس کو پھاڑ نہ ڈالے عرض کیا گیا کہ کونسی چیز اسکو پھاڑ دیتی ہے؟ فرمایا کہ جھوٹ اور غیبت کیساتھ یعنی روزہ دار اگر جھوٹ اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غیبت وغیرہ سے نہیں بچتا تو وہ روزہ دوزخ سے بچانے والا نہیں ہوتا''۔

اور صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روزہ جیسے پاک عمل کے ادا کرنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ روزہ کو اللہ کے ہاں قبول کرانے کیلئے اس حدیث کو یاد کرلیں۔

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہوا کرے پس نہ بیہودہ بکے اور نہ فحش کلام کرے اور لڑائی جھگڑا نہ کرے پھر اگر اس کو کوئی برا کہے یا اس سے لڑنے لگے تو اس سے کہدے کہ میں روزے سے ہوں لڑ نہیں سکتا۔

محترم بھائیو!

غور کرنا چاہیے کہ آنحضرت ﷺ نے روز کی حالت میں لڑنے جھگڑنے سے کس قدر منع فرمایا ہے سو ایسے لوگوں کو محض بھوکا پیاسا مرنے سے اور کچھ حاصل نہیں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''مَن لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَن يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ......''. [بخاری]

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس شخص نے رمضان میں ناجائز کلام کو نہ چھوڑا تو اللہ پاک کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کچھ پرواہ نہیں ہے''۔

اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''كَم مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَكَم مِّنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ''.

[احمد، الدارمی. الرقاق، ابن ماجه]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''کتنے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو روزہ رکھنے سے سوائے بھوک کی تکلیف اٹھانے کے اور کچھ حاصل نہیں اور کتنے رات کی تراویح اور تہجد وغیرہ پڑھنے والے ایسے ہیں کہ سوائے ان کو نیند کھونے کے اور کچھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاصل نہیں ہے''۔

اس کے بعد اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو روزہ نہیں جاتا۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس میں اللہ پاک کی ایک مہربانی کا بیان ہے...... کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ رکھنے والا جو شخص بھول کر کچھ کھا جائے یا پی جائے وہ اپنا روزہ پورا کرے سوائے اس کے نہیں کہ اس اللہ تعالی نے کھلایا اور پلایا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

اور روزہ دار کو مسواک کرنی جائز ہے جب چاہے کرے۔

صحیح بخاری میں عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَّا لاَ اُحْصِیْ. [بخاری. تعلیقاً]

یعنی میں نے رسول کریم ﷺ کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے بہت دفعہ دیکھا ہے۔

اور ابر وغیرہ کے سبب غروب سے پہلے روزہ افطار ہو جائے تو قضا لازم ہے۔

بخاری شریف اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَتْ: اَفْطَرْنَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ. قِیْلَ لِهِشَامٍ: اُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: فَلاَ بُدَّ مِنْ ذٰلِكَ. [بخاری. کتاب الصوم]

کہ ''نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک روز ابر تھا روزہ افطار ہو گیا پھر آفتاب نکل آیا۔ راوی نے ہشام سے پوچھا کہ روزے کی قضا کا حکم ہوا یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ قضا کرنا تو ضروری تھا قضا کیوں نہ کرتے''۔

اور خوشبو کا لگانا یا سونگھنا روزے دار کو جائز ہے کیونکہ ترمذی میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ... الحدیث [ترمذی. الصوم]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کیلئے تیل اور خوشبو تحفہ ہے''۔

یعنی بے روزہ والا کسی کی ملاقات کو آئے تو اس کی خاطر تواضع یہ ہے کہ کچھ کھلائے اور اگر اس کا روزہ ہے تو اس کی خاطر تواضع یہ ہے کہ عطر یا خوشبو کا تیل یا خوشبو دار دھونی اس کو دے اور سرمہ لگانا بھی جائز ہے۔ ابن ماجہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

اِكْتَحَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ. [ابن ماجه. الصيام]

کہ ''رسول اللہ ﷺ نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا ہے''۔

اور منتقی کتاب الصوم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ''. {ترمذی. الصوم، ابوداؤد، ابن ماجه}

کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جس کو خود بخود قے آ جائے جو خواہ تھوڑی ہو یا بہت اس کا روزہ نہیں گیا اور جو کوئی اپنے ارادے سے قے کرے اس کو قضا لازم آتی ہے''۔

اور ترمذی جلد اول میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

''ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ''. [ترمذی. الصوم]

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ان تینوں سے روزہ نہیں جاتا۔ پچھنے لگوانے سے اور قے آنے سے یعنی خود بخود قے آنے سے یا روزے دار سو گیا اور سوتے میں نہانے کی حاجت ہوگی''۔

یعنی احتلام سے بیماری کی وجہ سے پچھنے اور بھری سینگی لگوائی تو ان سے روزہ نہیں جاتا اور کسی نے روزے کی حالت میں سفر کیا اور راستہ میں زیادہ تکلیف ہونے لگی تو اس وقت بھی روزہ دار افطار کر لینا جائز ہے خواہ کوئی وقت ہو اور سفر کے درمیان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز.

www.KitaboSunnat.com

کسی جگہ شہر یا گاؤں میں کسی ضرورت سے ٹھہر گیا اور کوئی ارادہ مقرر نہیں کہ کتنے دن ٹھہرنا ہوگا تو جائز ہے کہ برابر روزہ نہ رکھے جب تک کہ اپنے واطن واپس نہ پہنچے۔

حضرات!

رمضان المبارک کا یہ مہینہ مسلمانوں کیلئے بڑی نعمت الٰہی ہے۔ اس کے تمام دن اور راتیں رحمت اور بخشش سے بھری ہوئی ہیں خصوصا آخر کا عشرہ یعنی اکیسویں تاریخ سے لیکر مہینے کے ختم تک بہت ہی زیادہ بزرگی والا ہے۔ اس عشرہ کی عبادت میں بہت ہی زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

مشکوۃ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاَحْيٰ لَيْلَهُ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ".
[بخاری. صلاۃ التراویح]

یعنی "رسول اللہ ﷺ کا یہ دستور تھا کہ جب رمضان کا پچھلا عشر ہوتا تو آپ کمر مضبوط باندھتے اور راتوں کو زیادہ جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے، اور دس دن تک برابر اعتکاف میں رہتے"۔

چنانچہ ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ.
[ترمذی. الصوم، مسند احمد]

کہ تحقیق نبی کریم ﷺ رمضان میں پچھلے عشرہ کا اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ قبض کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو یعنی وفات کے زمانہ تک آپ کا برابر دستور رہا کہ دس دن کا برابر اعتکاف کیا کرتے تھے۔

اور مشکوۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْزٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا.

[ابن ماجه. الصيام]

یعنی ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعتکاف کرنے والے کے حق میں کہ وہ اعتکاف میں بیٹھنے کے سبب گناہوں سے بچا رہتا ہے تو اس کے واسطے وہ سب نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں جو دوسرے نیکیاں کرنے والوں کے واسطے لکھی جاتی ہیں۔''

مثلاً کوئی بیمار کو پوچھنے کو جائے یا جنازے کے ساتھ جائے یا غریبوں محتاجوں کا کام کرنے جائے۔ اعتکاف والا ان کاموں میں نہیں جا سکتا، اعتکاف کی برکت سے ان سب نیکیوں کا ثواب بھی اس کے اعمال نامہ میں لکھا جاتا ہے۔

اور اعتکاف والے کے واسطے بغیر سخت ضرورت کے باہر نکلنا درست نہیں ہے۔

ابوداؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ امْرَاَةً وَّلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ.

[ابو داؤد. الصوم]

یعنی ''اعتکاف والے کیلئے سنت یہ ہے کہ بیمار پرسی کو اور جنازے کی ہمراہی کو نہ جائے اور عورت سے صحبت نہ کرے اور سوائے ایسی ضرورت کہ جس سے لاچاری ہے جیسے پیشاب' پاخانہ یا غسل جنابت وغیرہ مسجد سے باہر نہ نکلے اور بغیر روزے کے اعتکاف درست نہیں ہے اور سوائے ایسی مسجد کے جس میں پانچوں وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز ہوتی ہو اعتکاف درست نہیں۔

یعنی رمضان کی راتوں میں اپنی عورت سے صحبت کرنی درست ہے، لیکن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف کے دنوں میں رات کو بھی درست نہیں ہے۔ اعتکاف کے واسطے ایسی مسجد چاہیے جس میں پنج وقتی نماز اور جمعہ ہوتا ہو اور اعتکاف میں سنت تو ہمیشہ کی یہی ہے کہ دس دن کا ہو' لیکن جائز کم بھی ہے یعنی ایک روز کا بھی دو روز کا بھی اعتکاف جائز ہے اور اعتکاف کے واسطے مسجد میں کسی طرف کو کسی کپڑے یا بوریئے وغیرہ سے کچھ آڑ بطور پردہ کر کے اس کے اندر رہنا سنت ہے۔

اعتکاف کی جگہ میں رمضان کی بیسویں تاریخ کو مغرب سے داخل ہونا مناسب ہے اور چاند دیکھنے پر یہ قیام ختم ہو جاتا ہے اس طرح پورے دس دن کا اعتکاف ہو جاتا ہے اگر پیشاب یا پاخانہ یا ضروری غسل کے واسطے مسجد سے باہر جائے اور راستے میں کوئی بیمار مل جائے تو چلتے چلتے اس کو پوچھ لینا' یا کوئی شخص کچھ بات کہے تو چلتے چلتے اس کا جواب دینا درست ہے۔ اس کی خاطر ٹھہرنا یا راستے سے پھر کر اس کی طرف جانا درست نہیں ہے۔

ابوداؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُرُّ بِالْمَرِيْضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلاَ يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ.

[ابو داؤد. الصوم]

یعنی "نبی کریم ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تھے اور راہ میں کوئی بیمار ہوتا تو اپنا راستہ چلتے ہوئے اس کو پوچھ لیتے راستہ سے ہٹ کر اس کی طرف کو نہیں جاتے تھے"۔

محترم بھائیو!

شب قدر بھی اسی آخری عشرہ میں ہوتی ہے کچھ لوگوں نے ماہ شعبان کی پندرہویں رات کو شب قدر کا درجہ دے رکھا ہے یہ صحیح نہیں ہے اس رات کو لوگ شب برات سے موسوم کرتے ہیں حلوہ بناتے ہیں چراغاں کرتے ہیں آتش بازی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چھوڑتے ہیں، قبرستان میں میلہ لگاتے ہیں اور گھروں کو مزین کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس رات کو مردوں کی روحیں گھروں میں آتی ہیں یہ سب بے ثبوت کام ہیں ان سے بچنا چاہیے۔

مشکوٰۃ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

''تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ......''.

[بخاری. صلاة التراويح، مسلم الصيام، ترمذی. الصوم]

یعنی ''رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی اکیسویں اور تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات میں تلاش کرو''۔ یعنی جاگو اور عبادت کرو۔

اور ترغیب و ترہیب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ''.

[بخاری، مسلم]

یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھ کر شب قدر میں قیام کیا اس کے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں''۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ''.

(رواه ابن ماجة واسناده حسن)

یعنی ''رمضان مبارک کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے کہ اس میں عبادت کرنی ہزار مہینے کی عبادت سے بھی بہتر ہے جو شخص اس مبارک رات کی برکت سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محروم رہا وہ سب ہی برکتوں سے محروم رہا۔ اور نہیں محروم رہتا اس کی برکتوں سے مگر وہی جو بے نصیب ہو"۔

اسلامی بھائیو!

یہ مبارک مہینہ جلد ہی ختم ہونے کو جا رہا ہے یاد ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس مہینے کا پہلا عشرہ رحمت ہے اور دوسرا عشرہ بخشش کے خزانوں کی تقسیم کا عشرہ ہے اور تیسرا عشرہ دوزخ سے آزادی اور جنت میں داخلہ کے پروانوں کی تقسیم کا عشرہ ہے دعا کرو کہ اللہ پاک ہم سب کو اپنی رحمت اور بخشش سے نوازے اور دوزخ سے آزادی عطا کرے اور جنت نصیب کرے اور اللہ پاک ہمارے روزوں کو قبول کرے اور جو بھی غلطیاں ہم سے ہوئی ہیں ان کو معاف کرے۔ حسد اور بغض سے ہمارے دلوں کو پاک فرمائے۔ آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ ھٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسرا خطبہ لیلۃ القدر اور
صدقۂ فطر کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ② لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ③﴾ (القدر)

یعنی اللہ پاک نے فرمایا کہ ”تحقیق اتارا ہے ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں اور تم جانتے بھی ہو کہ لیلۃ القدر کیسی چیز ہے لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔

حضرات!

آج کا خطبہ لیلۃ القدر اور صدقۂ فطر وغیرہ کی تفصیلات سے متعلق ہے لیلۃ القدر وہ مبارک رات ہے جو اللہ پاک نے خاص اس امت کو اس رمضان مبارک میں عطا فرمائی ہے، قرآن مجید مجموعی طور پر لوح محفوظ سے نقل ہو کر اس مبارک رات میں آسمان دنیا پر لایا گیا وہاں سے حسب ضرورت تیئس سال نازل ہوتا رہا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اس نے اللہ پاک کی راہ میں جہاد کے واسطے کمر باندھی تو برابر جہاد کرتا رہا یہاں تک کہ ایک ہزار مہینے کے بعد کمر کھولی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت میں ایسے لوگوں کے مقابلہ میں ہماری نیکیوں کی کیا قدر و قیمت ہوگی کیونکہ نہ ہماری ایسی عمر ہوتی ہے نہ ایسی طاقت ہے اس پر اللہ پاک نے شب قدر اس امت کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دی کہ لو ایک ہی رات میں اس سے زیادہ ثواب حاصل کر سکتے ہو جتنا کہ ان کو ہزار مہینے کی محنت میں ملتا تھا۔

آنحضرت ﷺ کو جب اس رات کی خوشخبری ملی اور یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آخر عشرہ میں ہوتی ہے تو آپ نے اس کی تلاش میں تمام مہینے اعتکاف کیا چنانچہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اِعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّۃٍ تُرْکِیَّۃٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ: ''اِنِّیْ اَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُوْتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ اِعْتَکَفَ مَعِیَ فَلْیَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اُنْسِیْتُھَا وَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِیْنٍ مِّنْ صَبِیْحَتِھَا فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْھَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَعَلٰی جَبْھَتِہٖ اَثَرُ الْمَاءِ

یعنی ''رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر دوسرے کا اعتکاف کیا اور اعتکاف کے واسطے مسجد میں ایک چھوٹا سا تنبو لگایا تھا اس میں بیٹھے تھے جب دوسرا عشرہ گزر گیا تو آپ نے اس تنبو سے چہرہ مبارک نکال کر فرمایا کی میں نے شب قدر کی تلاش میں پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا پھر دوسرے عشرہ کا اعتکاف کیا پھر مجھ کو یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ رات آخر کے عشرہ میں ہوتی ہے پس جن لوگوں نے میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ آخر عشرہ کا اعتکاف کریں تحقیق وہ رات مجھ کو دکھلائی گئی پھر بھلائی گئی اور تحقیق میں نے اس رات کی صبح کو اپنے آپ کو کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا ہے پس تم اس رات کو آخر کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وَالطِّیْنِ مِنْ صُبْحَةِ اِحْدٰی وَّعِشْرِیْنَ"۔ (متفق علیه)

کہا پھر اس رات کو بارش ہوئی اور مسجد ٹپکی کیونکہ مسجد نبوی کی چھت بوریا اور پھونس وغیرہ سے بنی ہوئی تھی ۔ پس میری آنکھوں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی مبارک پر کیچڑ لگی ہوئی تھی کیونکہ سجدہ کی جگہ میں مسجد کی زمین تر تھی اور وہ صبح اکیسویں تاریخ کی تھی۔

اس حدیث میں تو اکیسویں شب کا بیان ہے اور اکثر روایتوں میں ستائیسویں شب کا بیان ہے اور سوا اس کے اور روایتیں ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ رات کسی خاص تاریخ پر مقرر نہیں ہے بلکہ آخر عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے کسی رمضان میں کوئی رات اور کسی رمضان میں کوئی رات ہو جاتی ہے۔

شب قدر کی راتوں میں اس دعا کو بکثرت پڑھنا سنت ہے۔

"اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ"۔

[ابن ماجه. الدعاء. ترمذی، الدعوت]

ترجمہ: اے اللہ! بیشک تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے، پس تو مجھے معاف کردے۔"

حضرات!

اب اس مبارک مہینے کا بہت سا حصہ گزر چکا ہے تھوڑا سا باقی ہے رحمت اور بخشش کے خزانے کھلے ہوئے ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وقت یوں ہی ہاتھ سے نکل جائے پھر افسوس کرنا پڑے ۔ پھر خوب شوق اور رغبت کے ساتھ عبادت کرو لیکن عبادت میں بدعت کا دخل نہ ہو کیونکہ بدعت بری بلا ہے بدعت سے تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں' آخر جمعہ کے واسطے لوگوں نے ایک یہ بات مقرر کر رکھی ہے کہ خطبہ میں الوداع' الوداع پڑھا کرتے ہیں، یاد رکھنا چاہیے کہ یہ کام بدعت ہے کیونکہ حدیث اور قرآن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے کہیں اس کا ثبوت نہیں اور جس چیز کا ثبوت قرآن اور حدیث سے نہ ہو اس کو ثواب جان کر کریں وہی بدعت ہے ساری خوبی اور بھلائی تو سنت کی پیروی میں ہے اور خوش قسمت وہی لوگ ہیں جن کو سنت کی پابندی نصیب ہو۔

پس سنت اسی قدر ہے کہ اس مبارک رات کو تلاش کرنے کی پوری کوشش کریں تلاش کرنے سے آخر عشرہ طاق کی راتوں سے ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ رات کو جاگنا مراد ہے اب خطبہ مبارک سنئے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كُبْكُبَةٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمُ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ: يَا مَلٰٓئِكَتِيْ مَا جَزَآءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ. قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهُمْ. قَالَ: يَا مَلٰٓئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَآءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ بَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ. قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل فرشتوں کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور جو لوگ اس وقت عبادت میں لگے ہوتے ہیں ان کیواسطے دعائے خیر کرتے ہیں پھر عید کے دن اللہ پاک فرشتوں کے روبرو ان کی بڑائی بیان کر کے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو جو مزدور اپنی محنت پوری کر دے اس کا بدلہ کیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے رب ہمارے اس کا بدلہ یہ ہے کہ اس کی مزدوری ملے اللہ پاک فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور لونڈیوں نے وہ فرض ادا کر دیا جو میں نے ان پر فرض کیا تھا پھر اب میرا نام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لَهُمْ ......". لیتے ہوئے دعا کرتے ہوئے نماز کے واسطے نکلے ہیں سوقسم ہے مجھ کو اپنی عزت [شعب الایمان للبیھقی] ❶ کی قسم ہے مجھ کو اپنے جلال کی، قسم ہے مجھ کو اپنی بخشش کی، قسم ہے مجھ کو اپنی بزرگی کی، قسم ہے مجھ کو اپنے بلند مرتبہ کی، انکی دعائیں ضرور قبول کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندو! تم بخشے ہوئے اپنے گھر کو لوٹ جاؤ بیشک میں نے تمہارے گناہ بخش دیئے اور تمہاری خطاؤں کو نیکیوں میں بدل ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پس وہ گناہوں سے صاف ستھرے ہو کر گھر کو واپس آتے ہیں۔

اور عید کے دن سنت ہے کہ غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے جو بھی میسر ہوں اور میسر ہو تو خوشبو بھی لگائے اور کچھ (طاق عدد) کھجور وغیرہ کھائے۔

اور صدقۂ فطر بھی نماز سے پہلے ادا کرے نماز کو جائے اور راستے میں تکبیر کہتا جائے یعنی تھوڑی تھوڑی آواز سے تھوڑی تھوڑی دیر بعد یوں کہتا جائے۔

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ".

اور عید گاہ میں بیٹھا ہوا بھی تکبیر کہتا رہے جب نماز یا خطبہ شروع ہو اس وقت (تک) تکبیر کہتا رہے اور عید کی نماز کیوقت موقوف کر دے۔

اور صدقۂ فطر کی مقدار ایک صاع ہے، جس کا وزن انگریزی تول کے حساب سے کچھ کم پونے تین سیر ہے۔ ❷ اور یہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے یہاں تک کہ بچوں کی طرف سے بھی نکالنا چاہیے جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ظاہر ہے۔

---

① یہ روایت ضعیف ترین ہے۔

② موجودہ حساب سے اڑھائی کلو ہے۔ کیونکہ ایک حجازی صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل آدھا کلو کے برابر ہے۔ اور یہ کہ جنس دینا بہتر ہے اور اگر اس کی قیمت لگا کر نقدی دے تب بھی جائز ہے۔ (یوگوی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ. (متفق علیه)

یعنی ''فرض کر دیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو اور وہ ایک صاع ہے' کھجور ہو یا جو ہوں، اور ہر ایک مسلمان پر ہے غلام ہو یا آزاد مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور حکم کیا ہے کہ یہ صدقہ عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کریں''۔

اگرچہ بعض فقہا نے نصاب کی شرط لگائی ہے لیکن کسی حدیث میں نصاب کی قید نہیں ہے بلکہ ایک حدیث میں غنی اور فقیر کا لفظ موجود ہے چنانچہ ابوداؤد میں ابوصُعیر کی روایت میں ہے۔

''اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰى''.
[ابوداؤد. کتاب الزکاۃ]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''فطرانہ دینے والا غنی ہے تو وہ فطرانہ دینے میں بخیلی نہ کرے اور یوں سوچے کہ میرے گناہ بخشے جائیں گے اور اگر غریب ہے تو بھی فطرانہ دینے میں دل تنگ نہ کرے اور اپنے دل کو یوں سمجھائے کہ گناہ بھی بخشے جائیں گے اور جتنا بھی دوں گا اللہ تعالیٰ اس کا اچھا بدل دے گا''۔

حضرات!

اب عید الفطر قریب ہے جس کے آنے سے پہلے آپ کو غرباء و مساکین کی صدقہ فطر سے امداد کر دینا ضروری ہے تاکہ وہ بھی خوشی خوشی عید منا سکیں۔ اور وہ عید کی ضروریات پوری کر سکیں۔ اگر صدقہ فطر عید کی نماز کے بعد ادا کریں گے تو وہ معمولی صدقہ ہوگا صدقہ فطر نہ ہوگا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آخر پھر غور کر لیجئے کہ رمضان کے ختم ہونے سے پہلے آپ کو رحمت اور دوزخ سے آزادی حاصل ہوئی ہے یا نہیں۔ اس کا جواب خود آپ کا نفس دے گا آپ کے اعمال دیں گے۔ اللہ پاک سب کو رمضان شریف پھر عید الفطر مبارک فرمائے۔ آمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ ھٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسلامی عظیم الشان تقریب

عید سعید پر ایمان افروز خطبہ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾﴾ (الاعلی)

''اس شخص کو یقیناً کامیابی مل گئی جس نے اپنے آپ کو بالکل پاک صاف بنالیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز ادا کی''۔

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ''.

اسلامی بھائیو!

آج عید الفطر ہے پوری اسلامی دنیا کیلئے انتہائی مسرت اور خوشی کا دن ہے۔ خدا پرستی و وفا شعاری کے مظاہرہ کا دن ہے اسلامی اخوت و محبت کی تجدید کا دن ہے، غریبوں، مسکینوں، رانڈ بیوہ اور محتاجوں کے ساتھ احسان اور سلوک کا دن ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو یہ دن مبارک کرے اور زندگی میں بار بار عید سعید نصیب فرمائے۔

آپ حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ قول بار بار سنا ہوگا۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِيْدَ
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِيْدَ

یعنی ''عید اس شخص کیلئے نہیں ہے جس نے نئے نئے کپڑے پہن لئے' بلکہ عید کی خوشی صرف اسی مومن مرد و عورت کیلئے ہے جس کے دل میں قیامت کا ڈر خوف پیدا ہو گیا''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھائیو!

یہ کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ اسلامی تہوار بھی ایک عجیب روحانی شان رکھتے ہیں دیگر مذاہب کے تہواروں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگ ان میں نشہ بازی کرتے ہیں جوئے بازی میں مشغول ہوتے ہیں۔ کھیل تماشوں میں وقت گزارتے ہیں بہت سے لوگ ایسے مواقع پر بہت کچھ حیوانیت کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر اسلامی تہواروں کی شان عجیب وغریب ہے جس کو تصور میں لاکر ایک روحانی مسرت پیدا ہوتی ہے مسلمانوں کی عید اپنے خالق مالک سے عہد وفا کی استواری کا دن ہے اللہ کا خوف دل میں مضبوط بٹھانے کا دن ہے۔ باہمی محبت وخلوص کے اظہار کا دن ہے۔ اللہ پاک کی بڑائی اور بزرگی بیان کرنے کا دن ہے اسی لئے آج بہت بڑی نیکی یہ ہے کہ اللہ پاک کی بزرگی ان لفظوں میں بآواز بلند بیان کی جائے۔

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ".

اللہ پاک ہی کو ہر قسم کی کبریائی زیبا ہے وہ اللہ بہت ہی بڑا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ پاک بہت بڑا ہے اور اللہ بہت بڑا ہے تمام تعریفیں خاص کر اسی اکیلے کیلئے زیبا ہیں۔

دنیا کے متکبرین، مغرور انسانوں کے گھمنڈ وغرور توڑنے کیلئے یہ ایک انقلابی نعرہ ہے جس نے کتنے ہی فرعون ہامان وشداد جیسے لوگوں کے گھمنڈ وغرور کے محلوں کو پاش پاش کر دیا ہے یہ انسانی مساوات و برابری کا اظہار ہے اور اس بات کا اعلان کہ دنیا میں انسان سب یکساں ہیں۔ بزرگی اور بڑائی صرف اس انسان کیلئے ہے جس نے اپنے خالق و مالک سے اپنا رشتہ درست کر لیا اس کے سوا اور کسی کیلئے بڑائی نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

حضرات!

خطبہ میں جو آیات آپ نے سنی ہیں بعض مفسرین نے ان کو عید الفطر سے متعلق قرار دیا ہے یہاں آیت میں پاکیزگی سے مراد صدقہ فطر کی ادائیگی ہے جس کے ادا کرنے سے روزے گناہوں اور غلطیوں سے پاک صاف ہو جاتے ہیں اور اللہ کا نام یاد کرنے سے مراد تکبیریں ہیں جو بآواز بلند پڑھی جاتی ہیں جو پہلے بیان کی جا چکی ہیں اور نماز سے عید کی نماز مراد ہے بہرحال آیت قرآن عام ہے جس سے عید الفطر کو بھی مراد لیا جا سکتا ہے آپ کو یہاں میدان میں اس لئے بلایا گیا ہے کہ آپ سارے مرد و عورت اس دن کو یاد کریں۔ جس دن ایک میدان میں اللہ پاک کے سامنے حاضر ہونا ہوگا جہاں کوئی بھائی دوست کام نہیں آئے گا اس حاضری سے پہلے اس عظیم حاضری کو یاد کرو اور آخرت کیلئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرنے کا عزم و ارداہ لے کر یہاں سے واپس گھروں کو لوٹنا اولین مقصد ہے اللہ پاک اس پاکیزہ مقصد کے تحت ہم سب کو عید الفطر منانے کی سعادت عطا کرے۔ آمین

ابھی آپ نے جس مبارک مہینہ کو ختم کیا ہے اس کے متعلق رسول کریم ﷺ کا ایک عظیم الشان خطبہ سناتے ہیں جس سے اندازہ ہو سکے گا کہ آخر رمضان شریف کتنی خوبیوں کا مہینہ تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول کریم ﷺ نے رمضان شریف کے فضائل سے متعلق یہ مبارک خطبہ سنایا۔

"أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي؛ أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کو رمضان کے مہینے میں پانچ چیزیں ایسی ملی ہیں کہ پہلے کسی نبی کی امت کو نہیں ملیں ایک تو یہ کہ جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِلَیْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَیْهِ لَمْ یُعَذِّبْهُ اَبَدًا. وَاَمَّا الثَّانِیَةُ فَاِنَّ خَلُوْفَ اَفْوَاهِهِمْ حِیْنَ یُمْسُوْنَ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ، وَاَمَّا الثَّالِثَةُ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ وَّاَمَّا الرَّابِعَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُ جَنَّتَهٗ فَیَقُوْلُ لَهَا اِسْتَعِدِّیْ وَتَزَیَّنِیْ لِعِبَادِیْ اَوْشَكَ اَنْ یَّسْتَرِیْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْیَا اِلٰی دَارِیْ وَكَرَامَتِیْ. وَاَمَّا الْخَامِسَةُ فَاِنَّهٗ اِذَا كَانَ آخِرُ لَیْلَةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمْ جَمِیْعًا. فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَمَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ لَا اَلَمْ تَرَ اِلَی الْعُمَّالِ یَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ اَعْمَالِهِمْ وُفُّوْا اُجُوْرَهُمْ“.

(رواہ البیهقی واسنادہ مُقَارِبٌ)

[ترغیب و ترہیب ۲/۹۲]

رمضان مبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس امت کی طرف دیکھتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر فرماتا ہے اس پر عذاب نہیں فرماتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ شام کے وقت روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہر ایک رات اور دن میں روزہ داروں کے واسطے فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے کہ تو میرے بندوں کے واسطے تیار اور آراستہ ہو جا قریب ہے کہ میرے بندے دنیا کی تکلیفوں سے نجات پا کر میری بخشش اور رحمت میں آرام اور راحت حاصل کریں گے پانچویں بات یہ ہے کہ جب رات کا پچھلا وقت ہوتا ہے تو اللہ پاک سب کو بخش دیتا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ اس سے لیلۃ القدر مراد ہوگی؟ فرمایا کہ نہیں کیا تم نے مزدوروں کو نہیں دیکھا کہ جب وہ کام کر لیتے ہیں تو مزدوری مل جاتی ہے یعنی دن کو روزہ رکھا اور رات کو کچھ قرآن اور تراویح وغیرہ پڑھی تو اسی وقت اجر و ثواب ملنا چاہیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیلۃ القدر کا انتظار کیوں کیا جائے پس یہ بخشش ہر رات کو ہوتی ہے روزہ داروں کے واسطے رمضان مبارک کا مہینہ بڑی خیرو برکت کا زمانہ تھا اور آج ان کو خوشی اور سرخ روئی ہے اور روزہ چھوڑنے والوں کو بڑی حسرت اور ندامت کا دن ہے کیونکہ وہ بڑی خیر اور رحمت سے محروم اور بے نصیب رہ گئے۔

برادرانِ اسلام وخواتینِ ملت!

آج آپ یہاں دنیا میں جشن منا رہے ہیں اور اللہ رب العزت کے ہاں عالم بالا میں جشن منایا جا رہا ہے۔ اس بارے میں سچوں کے سچے جناب رسول کریم ﷺ کا ایک اور عظیم خطبہ آپ کو سنایا جا رہا ہے۔

اللہ پاک عمل کی سعادت فرمائے اور ہم کو ان بشارتوں کا مصداق بنائے جو خطبہ میں بزبان رسالت مآب ﷺ پیش کی گئی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

"فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰئِكَتَهُ فَقَالَ يَا مَلٰئِكَتِيْ مَا جَزَآءُ أَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهُ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهُ أَنْ يُّوَفّٰى أَجْرُهُ قَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَإِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ". [1]

یعنی رسول اللہ نے فرمایا کہ" جب روزہ داروں کی عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالی فرشتوں میں ان کی بڑائی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو اس مزدور کا بدلہ کیا ہے جس نے اپنا کام پورا کر دیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے رب ہمارے اس کا بدلہ یہ ہے کہ اس کی مزدوری دی جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو ! میرے غلاموں اور لونڈیوں نے وہ فرض ادا کر

[1] یہ ضعیف روایت ہے۔ (الاثری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیا جو میں نے ان پر فرض کیا تھا پھر اب میرا نام لیتے ہوئے یعنی تکبیر کہتے ہوئے اور مجھ سے دعا کرتے ہوئے وہ نماز کیواسطے نکلے ہیں' سو قسم ہے مجھ کو اپنی عزت کی' قسم ہے مجھ کو اپنے جلال کی' قسم ہے مجھ کو اپنی بخشش کی' قسم ہے مجھ کو اپنی بزرگی کی' اور بلند مرتبہ کی میں ان کی دعاؤں کو ضرور قبول کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! میں نے تم کو بخش دیا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیئے اور تمہاری خطاؤں کو نیکیوں سے بدل دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۵﴾﴾ (البقرة) کے تحت فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر حق ہے کہ جس وقت عید کا چاند دیکھیں اللہ پاک کی بڑائیاں بیان کریں یعنی تکبیر کہتے رہیں جب تک کہ عید کی نماز ہو تکبیر کہنا سنت ہے تکبیر میں خواہ یہی کہا کریں۔

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ''.

خواہ یوں کہیں:

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا''.

چاند دیکھنے کے سلسلے میں عید کے لیے دو مسلمانوں کی گواہی کافی ہے اگر ابر ہو تو پورے تیس روزے رکھنا ضروری ہیں۔ شروع رمضان میں ایک مسلمان کی گواہی پر بھی روزہ رکھا جا سکتا ہے مگر شک کے دن اور استقبالی روزہ رکھنا منع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَغْدُوْ یعنی ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمُصَلّٰى ثُمَّ يُكَبِّرُ بِالْمُصَلّٰى حَتّٰى اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ تَرَكَ التَّكْبِيْرَ.	عید کی نماز کے واسطے سورج نکلتے ہی عیدگاہ کو جایا کرتے تھے اور راستے میں بھی تکبیر کہتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا تب موقوف کرتے''۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ عید کی نماز سویرے اشراق کے وقت پڑھنی چاہیے اور تکبیر آواز کے ساتھ راستے میں بھی کہنی چاہیے اور عیدگاہ میں بھی جب تک نماز شروع نہ ہو خواہ عید الاضحیٰ ہو یا عید الفطر ہو تکبیروں کا سلسلہ برابر جاری رہنا چاہیے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ. (رواه الترمذی وغیرهم) [1]	کہ ''آنحضرت ﷺ عید الفطر میں نماز سے پہلے کچھ کھاتے تھے اور عید الاضحیٰ کو جب تک نماز نہ پڑھ لیتے تھے کچھ نہ کھاتے تھے''۔

اور سنیے:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ يَرْجِعُ فِيْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ خَرَجَ فِيْهِ.	کہ ''نبی کریم ﷺ ایک راستے سے عید کی نماز کو جاتے تھے اور دوسرے سے واپس آتے''۔

(رواه احمد وغیرهم) [احمد، بخاری. الجمعة. مقارب المعنی ترمذی

---

① [ترمذی الجمعة ٤٧٩، مشكاة ٤٥٢/١ ح ١٤٤٠، وفيه ايضا رواه الدارمي. قال الالباني: قال الترمذی حديث غريب، قلت: واسناده صحيح ورجاله ثقات معروفون غير ثواب بن عتبة وقد روى عنه جماعة، ووثقه غير واحد من الائمة فلا مبرر للتوقف عن قبول حديثه] (الاثری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كتاب الجمعة. ابن ماجه. اقامة الصلاة والسنة]

اور عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنی سنت ہے جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

یعنی ”نبی کریم ﷺ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھا کرتے تھے“۔

(رواه الجماعة الا ابا داؤد) [مسلم. صلاة العيدين، بخاري. الجمعة، ترمذي. الجمعة، نسائي. صلاة العيدين، ابن ماجه]

اور دونوں عیدوں کی نماز میں تکبیرات کی صحیح روایت یہ ہے کہ بارہ تکبیریں ہیں جیسا کہ ترمذی میں جد کثیر کی روایت میں ہے۔

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

[ترمذي. الجمعة، ابن ماجه. اقامة الصلاة والسنة فيها]

یعنی ”نبی کریم ﷺ نے دونوں عیدوں کی نماز اس طرح پڑھی کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات دفعہ اللہ اکبر کہا پھر قراءت شروع کی اور دوسری رکعت میں پانچ دفعہ اللہ اکبر کہا پھر قراءت پڑھی“۔

ترمذی نے کہا ہے کہ تکبیروں کے بارے میں سب روایتوں سے افضل اور بہتر یہ روایت جد کثیر کی ہے۔ پس پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔

اور عیدین کی نماز کے واسطے اذان یا تکبیر نہیں ہے اور عیدین کی نماز سے پہلے یا پیچھے عید گاہ میں کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔

اور اگر عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جائیں تو اس روز جمعہ کا وجوب نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رہنا چاہیے پڑھے نہ پڑھے۔نماز کے بعد خطبہ سننا چاہیے پھر دعاؤں میں شریک ہونا چاہیے۔اس کے بعد "تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکُمْ" کہتے ہوئے ایک دوسرے کو عید مبارک پیش کریں۔

بزرگو' دوستو' بھائیو' اور بہنو!

عید الفطر کا یہ اجتماع مبارک آپ کیلئے بہت سے پیغام دے رہا ہے خاص طور پر نوجوانانِ اسلام کو یہ مسلمانوں کی گزشتہ شان وشوکت یاد دلا کر مستقبل کیلئے عزت کا راستہ دکھلا رہا ہے اسلام اور مسلمانوں کی عزت و آبرو جاہ، اقبال، خدا پرستی، اسلام دوستی آپس کے اتحاد کے اندر ہے اگر مسلمان آج پھر ان نسخوں کو آزمانا شروع کر دیں تو وہ بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔

اسلام دوستی کا مطلب عملی زندگی ہے جو توحید وسنت پر مشتمل ہے کلمہ طیبہ "لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" میں یہی درس پوشیدہ ہے مسلمانوں پر آج کس قدر غلط رسوم اور اوہام نے ڈیرہ جما لیا ہے جن کی تفصیل بہت زیادہ ہے۔

ضرورت ہے کہ نوجوانانِ اسلام اور ہمدردانِ ملت کمر باندھ کر کھڑے ہوں اور غلط رسم و رواج اور بدعات کا قلع قمع کر کے مسلمانوں کو صحت مند زندگی کیلئے راہنمائی فرمائیں۔آپس کا اتفاق آج کتنا ضروری ہے یہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔آج کے جمہوری دور اور اس آزادی کے ماحول میں اگر آپ متفق ہو جائیں تو آپ کی وہ پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں جن کو آپ ۱۹۴۷ء کے بعد سے آج تک برداشت کر رہے ہیں۔

اس موقع پر میں اپنی محترم خواتین اسلام سے بھی عرض کروں گا کہ اللہ نے آپ کیلئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ' حضرت عائشہ' حضرت میمونہ' حضرت فاطمہ جیسی خواتین اسلام رضی اللہ عنہن کو نمونہ عمل بنایا ہے آپ کا سدھار ملت کا سدھار ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ گھروں کی ملکہ ہیں آپ کا فرض ہے کہ آپ گھروں میں باادب رہ کر اپنی اولاد کی اسلامی تربیت کریں بچوں کو شروع ہی سے نیک راستے پر ڈالیں نماز کی باقاعدہ مشق کرائیں پاکی ناپاکی کے عملی مسائل بتلائیں۔ قرآن مجید و حدیث نبوی ﷺ کے مطالعہ کا ذوق پیدا کریں اگر خواتینِ اسلام اپنے فرض کو ادا کریں تو آج ملت اسلامیہ کا سدھار بہت آسانی سے ہوسکتا ہے۔

دوستو!

آؤ اس عظیم تقریب پر اللہ پاک کو حاضر ناظر جان کر اسکے سامنے جھولیاں پھیلائیں اور جو بھی کچھ مانگنا ہے آج اللہ سے دل کھول کر مانگ لیں وہ ضرور سنے گا اور ہماری مرادوں کو ضرور پورا کرے گا۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! ہم تیرے گنہگار بندے اور بندیاں اس زمین پر اور اس آسمان کے نیچے تجھ کو وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ جان کر تیرے رسول برحق احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے پر ایمان ویقین کا اظہار کرتے ہوئے تیرے سامنے دست سوال دراز کرتے ہیں ہم کو یہاں سے مایوس نہ لوٹائیو' ہماری دعائیں قبول فرمائیو' آج جن پریشانیوں میں ہم مبتلا ہیں ان سب کو دور کردے ہم کو امن و اطمینان کی زندگی عطا فرما۔ ساری ملت اسلامیہ کو عزت عطا فرما۔ بیت المقدس کو یہودیوں کے قبضے سے آزادی عطا فرما ہم کو اتفاق باہمی عطا فرما' ہماری ساری پریشانیوں کو دور کردے بیماروں کو شفا بخش دے مقروضوں کو قرض سے نجات دلا اور بیروزگاروں کو حلال روزگار عطا فرما۔ ہم سب کو پختہ توحید والے، سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنیوالے بنادے۔ ہمیں نماز پنج وقتہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

محترم بھائیو' بہنو!

عید الفطر کے بعد شوال میں چھ روزے رکھنے سنت ہیں ان کو ''شش عید'' کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روزے کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص عید الفطر کے بعد لگا تار یہ چھ روزے رکھ لے اس کو اتنا ثواب ملے گا کہ گویا وہ سال بھر روزے رکھتا رہا۔ (صحیح مسلم) کیونکہ رمضان شریف کو ملا کر یہ ۳۶ دن بن جاتے ہیں اور نیکی کا دس گنا ثواب ہونے سے اس کی ۳۶۰ نیکیاں ہو جاتی ہیں کیونکہ سال اکثر ۳۶۰ دنوں کا ہوتا ہے لہٰذا مبارک ہیں وہ بہن بھائی جو عید الفطر کے بعد لگا تار یہ روزے رکھ کر سال بھر کے روزوں کا ثواب حاصل کریں۔ ❶

اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاخْذُلِ الْكَفَرَةَ وَالْفَجَرَةَ وَالْمُبْتَدِعِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَالصَّابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

① شوال کے روزے لگا تار رکھنا اولیٰ ہے لازمی نہیں بلکہ ضروری یہ ہے کہ ماہ شوال میں رکھے جائیں خواہ متفرق کیوں نہ ہوں کیونکہ متفرق طور پر رکھنا جائز ہے۔ کسی صحیح حدیث میں لگا تار رکھنے کی تاکید نہیں ہے۔ لہٰذا ثواب میں فرق نہیں آئے گا۔ ان شاء اللہ۔ (یوگوی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ فضائل ومسائل زکوٰۃ وصدقات کے بارے میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝﴾ (التوبة)

''بے شک جو لوگ سونا اور چاندی کا خزانہ بنا بنا کر زمین میں گاڑتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں (اس کے دین کی ترقی کیلئے) خرچ نہیں کرتے (نہ مستحقین کو دیتے ہیں) ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ قیامت کے دن وہ سونا اور چاندی گرم کر کے ان کے چہروں اور ان کی کروٹوں پر اور ان کی کمروں پر اس سے داغ لگائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ لو چکھو یہ وہ دولت ہے جس کو تم اپنے لئے زمین میں گاڑ گاڑ کر رکھا کرتے تھے۔ پس آج اپنے خزانہ کا مزہ سخت ترین عذاب کی شکل میں چکھو''۔

اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ پر ہزار ہا ہزار درود وسلام کے بعد۔

برادرانِ اسلام!

آج کا خطبہ زکوٰۃ وصدقات پر ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا چوتھا عظیم الشان رکن ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے ساتھ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید بھی فرمائی ہے۔ اور ایسی قرآن مجید میں بیاسی آیات ہیں اس لئے زکوٰۃ کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی وہ سزا ہے جو آپ نے خطبہ کی آیت میں سنی ہے اس کے بارے میں ہم نبی کریم ﷺ کا ایک مبارک خطبہ آپ کو سناتے ہیں۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو یاد رکھنے اور عمل کرنے کی سعادت عطا کرے۔ آمین۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ''مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلاَ ﴿وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾''. [بخاری. الزکوة]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس شخص کو اللہ پاک نے مال دیا ہے اور وہ اس کی زکوٰۃ نہیں دیتا تو وہ مال قیامت کے دن بہت زہریلا اور بری شکل کا سانپ بنایا جائیگا پھر وہ سانپ اس شخص کے گلے میں طوق کی طرح لپٹ کر اس کی باچھوں کو کاٹے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں میرا مزہ چکھ۔ پھر آپ ﷺ نے یہ (مذکورہ) آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہرگز گمان نہ کریں وہ لوگ جو کہ اللہ کے دیے ہوئے مال میں بخیلی کرتے ہیں کہ یہ بخیلی انکے حق میں اچھی ہے بلکہ بخیلی ان کے حق میں بری چیز ہے کہ وہ مال جس میں بخیلی کرتے ہیں ان کے گلے کا طوق بنایا جائے گا۔

اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ مال کی محبت میں وہ آخرت کو نہ بھولیں اور جہاں تک ہو سکے قیامت کی ذلت اور رسوائی سے بچنے کی کوشش کریں اور جس وقت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ اس مال میں اگر میں خرچ کروں گا تو محتاج اور لاچار ہو جاؤں گا۔ اپنے دل کو یوں سمجھا وے۔ کہ یہ مال ہمیشہ میرے پاس نہیں رہنے کا بہر حال یا تو میں اس کو چھوڑ کر چلا جاؤں گا یا یہ مجھ کو چھوڑ کر چلا جائے گا پھر اس فانی اور بے حقیقت مال کو اس چیز کے حاصل کرنے میں خرچ کیوں نہ کروں جس کو کبھی فنا نہیں اور ہمیشہ فائدہ اور ترقی ہوتی چلی جائے گی۔

اور ان آیتوں اور حدیثوں میں غور کرے جن میں زکوٰۃ اور خیرات کیلئے بے انتہا اور بے شمار اجر اور درجے مذکورہ ہیں۔

سورہ بقرہ کے چھتیسویں رکوع میں ہے۔

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ...... ﴿۲۶۱﴾﴾ (البقرۃ)

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''مثال ان لوگوں کی جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی مانند ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر بال میں سو دانے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا اور زیادہ کرتا ہے جس کے واسطے چاہے۔ اللہ پاک فراخی دینے والا ہے سب کچھ جانتا ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے۔

''مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فُلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ''۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس شخص نے ایک کھجور کے برابر چیز اللہ پاک کی راہ میں خرچ کی اور اللہ تعالیٰ حلال ہی قبول کرتا ہے۔ پس تحقیق اس خیرات کو اللہ تعالیٰ عزت سے قبول فرماتا ہے اس کو اس شخص کے واسطے پالتا ہے جس طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوئی اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ کھجور کی مقدار خیرات بڑھتے بڑھتے پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے''۔

یعنی قیامت کے دن جب نیکی بدی کی تول ہوگی تو وہ کھجور کی مقدار خیرات پہاڑ کے برابر کر کے نیکیوں کے پلے میں رکھی جائے گی۔

اور ترمذی کتاب الزکوٰۃ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ''. [ترمذی. الزکوۃ]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''تحقیق صدقہ بجھاتا ہے یعنی ٹھنڈا کرتا ہے پروردگار کے غصہ کو اور بچاتا ہے موت کی سختی اور برائی سے''۔

حضرات!

بعض آدمی ایسے ہیں کہ سال بھر تک تمام خیر کے کاموں میں صرف اسی قدر خرچ کرتے ہیں جس قدر زکوٰۃ کا حساب ہو اس سے زیادہ یا اور کسی چیز میں سے خیرات نہیں کرتے اور یوں سمجھتے ہیں کہ بس زکوٰۃ ہی واجب ہے اور کچھ واجب نہیں ہے۔ سو یہ بات غلط ہے کیونکہ زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی سب قسم کے مال و اسباب میں مسکینوں اور ہمسایوں وغیرہ کا حق ہے۔

شرح تفسیر جامع البیان میں آیت ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ○﴾ کے تحت میں ابن ابی حاتم کی روایت ہے ''فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ''.

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''مال میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی حق ہیں''۔

یعنی مثلاً کسی کے ہاں گائے بھینس وغیرہ دودھ کے جانور ہیں یا سواری اور کھیتی وغیرہ کے جانور یا کھانے پکانے وغیرہ کے برتن یا پیشہ اور کھیتی وغیرہ کا اسباب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

داوزار برتن وغیرہ ہوں تو کبھی کبھی حسب ضرورت وموقع ان سب چیزوں سے بھی مسکینوں اوراپنے ہمسایوں وغیرہ کو فائدہ پہنچانا ایسا ہی واجب ہے کہ اگر یہ اس کو ادانہ کرے گا تو اس کے واسطے بھی قیامت میں پکڑ ہوگی اور بعض لوگ زکوٰۃ اور خیرات تو سب طرح کی کرتے ہیں لیکن جن کو دیتے ہیں ان کو احسان جتاتے ہیں سو اس سے ثواب بالکل جاتا رہتا ہے جیسا کہ سورہ بقرہ کے چھبیسویں رکوع میں ہے۔

﴿لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى......﴾ (البقرة: ۲۶۴)

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''تم اپنی خیرات کو احسان جتلا کر اور غریب ومسکین جس کو تم نے خیرات دی ہے اس کو تکلیف پہنچا کر برباد نہ کرو''۔

اور ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''اِذَا اَعْطَيْتُمُ الزَّكٰوةَ فَلَا تَنْسَوْا ثَوَابَهَا اَنْ تَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مَغْنَمًا. [وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْرَمًا]''.
[ابن ماجه. الزكوة]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم زکوٰۃ وغیرہ دیا کرو تو اس کے ثواب کو مت بھولو یعنی دیتے وقت یہ دعا کرو۔ کہ یا اللہ اس کو غنیمت کر اور مت کر اس کو تاوان۔

چونکہ مال کا خرچ کرنا نفس پر مشکل ہے اگر زبان سے بھی کچھ نہ کہے تو شاید دل میں کچھ وسوسہ آئے اس واسطے آنحضرت ﷺ نے دعا سکھائی کہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو کہ وہ ایسی مدد کرے جس سے تمہاری ہمت مضبوط ہو اور دین کے کام میں خرچ کرنا بھاری نہ ہو بلکہ اس میں اپنا فائدہ اور نفع معلوم ہو اور بعض لوگ تو عمر بھر دولت کو گن گن کر زمین میں گاڑ کر رکھتے ہیں۔ جب مرنے لگتے ہیں تو اس وقت وارثوں سے کہتے ہیں کہ اتنا وہاں دینا اور اتنا وہاں' سو یہ بھی خوب نہیں ہے بلکہ خرچ کرنے کی خوبی یہ ہے کہ تندرستی اور صحت کی حالت میں خرچ کرتا رہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرح جامع البیان میں آیت ﴿وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ کے تحت منقول ہے۔

''اِنْ تُعْطِيَهٗ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ تَاْمَلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ''.

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک کی محبت میں خرچ کرنا تو یہ ہے کہ تو اس وقت خرچ کر جب کہ تندرست اور صحیح وسلامت اور زندگانی کی امید اور فقر کا خوف رکھتا ہو۔

اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ''.
[ابو داؤد. الوصایا]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر آدمی اپنی صحبت وسلامتی کے وقت ایک چونی اللہ پاک کی راہ میں خرچ کر دے تو مرتے دم کی سو چونیاں خرچ کرنے سے بہتر ہے''۔

برادرانِ اسلام!

زکوۃ ادا کرنے کا مسئلہ یہ کہ جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی گھر میں رکھی ہو اور اس پر پورا ایک سال گھر میں رکھے ہوئے گزر گیا ہو اس پر ایک روپیہ پانچ آنہ بھر چاندی نکالنا فرض ہے۔ روپوں کا بھی حساب یہی ہے۔ نوٹ بھی چاندی ہی کے حکم میں ہیں چاندی کا یہی نصاب ہے۔ اس سے کم میں زکوۃ فرض نہیں ہے اگر نصاب میں سال کے اندر کمی ہوتی رہے گی تو اس تعداد پر زکوۃ واجب نہ ہوگی۔ پھر جس قدر جمع زیادہ' سیدھا حساب یہ ہے کہ ڈھائی روپیہ فی سیکڑہ نکالے سونے کے بارے میں نصاب یہ ہے کہ جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا ہو اس میں سوا ماشہ سونے کی قیمت جو کچھ اس وقت کے بھاؤ کے مطابق ہو دینا فرض ہے چاندی کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نصاب الگ ہے اور سونے کا الگ ہے دونوں کو ملا کر نصاب پورا کرنے کا ثبوت نہیں ہے۔ جو کھیتی برسات سے تیار ہو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ میں دیں مثلاً بیس من غلہ پیدا ہو تو اس میں سے دو من غلہ زکوٰۃ میں دیں اور جو کنویں کے پانی سے تیار ہو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ کا فرض ہے۔ مثلاً بیس من غلہ پیدا ہوا تو من بھر غلہ زکوٰۃ میں دینا چاہیے۔ سونے چاندی اور غلہ کے علاوہ تجارتی جانوروں میں بھی زکوٰۃ ہے اور مال تجارت میں بھی۔ لہذا ایسے حضرات کا فرض ہے کہ ان مسائل کی تحقیق علماء سے فرمالیں اور عمل کریں یا بڑی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

معزز بھائیو!

زکوٰۃ کے مصارف یعنی وہ مقامات جہاں یہ مال خرچ ہو اللہ پاک نے قرآن مجید میں خود بتلا دیے ہیں جو آٹھ ہیں جیسا کہ آیت ذیل میں ہے۔

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَٰكِينِ وَالْعَٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾﴾ (التوبة)

''زکوٰۃ کا مال ❶ فقیروں کیلئے ہے ❷ مسکینوں کیلئے ہے ❸ اور تحصیل داران زکوٰۃ کیلئے جن کو بیت المال سے تنخواہ دی جائے گی ❹ اور ان نو مسلم لوگوں کیلئے جن کی اسلام میں ہمت افزائی منظور ہو ❺ اور غلاموں کو آزادی دلانے کیلئے ❻ اور ایسے قرضداروں کا قرض چکانے کیلئے جو قرض نہ اتار سکتے ہوں ❼ اور اللہ کے دین کی ترقی و اشاعت کیلئے ❽ مسافروں کیلئے ہے''۔

اگر اس قسم کے کل لوگ جمع نہ ہوں تو اگر ان میں سے کسی شخص کو بھی دیں گے تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائیگی زکوٰۃ کے وصول کرنے والے اور مسافر اور غازی اگرچہ اپنے گھروں میں مالدار ہوں تب بھی ان کو زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ بہتر ہے کہ عورت اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مال سے محتاج خاوند اور بچوں کو صدقہ دے اور ان کو لینا بھی درست ہے مگر خاوند اپنی بی بی اور نابالغ بچوں کو نہیں دے سکتے اس واسطے کہ ان کا نان نفقہ اس پر فرض ہے اور جس کو محتاج وغریب اور حاجت والا دیکھے دیدے' زکوٰۃ ادا ہو جائے گی' بھیک مانگنے والے لوگ مسکین نہیں، تونگر، غنی، قوی، صاحب روزگار کو زکوٰۃ نہ دینا چاہیے۔

اگر پیشہ والا آدمی تندرست اور مفلس ولاچار ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا درست ہے غنی وہ ہے جو صاحبِ نصاب ہو' اور فقیر وہ ہے جو صاحب نصاب نہ ہو' اور مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو، زکوٰۃ کا مال مسلمان غریبوں کو دینا چاہیے کافروں کو دینا جائز نہیں ہے۔ ہاں مگر فاسق مسلمان کو دنیا جائز ہے۔ غیر مستحق کو جان بوجھ کر زکوٰۃ دے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی دوبارہ دینی پڑے گی اور اگر اس شخص کو جو زکوٰۃ کا مستحق نہیں ہے بغیر جانے دیدی تو کچھ حرج نہیں۔

حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کو خاوندوں کے مال سے بغیر ان کی اجازت کے خرچ نہ کرنا چاہیے۔ اگر خاوند کی اجازت سے خرچ کریں گی تو دونوں کو ثواب ہوگا بشرطیکہ فضول خرچی نہ ہو زکوٰۃ میں سے جو مال دیدیا پھر واپس اس کو خریدنا سخت منع ہے بلکہ کتے کی طرح قے کر کے چاٹ لینا ہے۔ زکوٰۃ کا دیا ہوا مال اگر ورثہ میں آوے تو لینا درست ہے۔

برادرانِ اسلام!

آخر میں ناحق سوال کرنے کے متعلق رسول کریم ﷺ کا یہ خطبہ سننے کے قابل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ''مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْأَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَكْثِرْ''.

(مشکوۃ) [مسلم. الذکاۃ، ابن ماجہ]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے لوگوں سے مال جمع کرنے کے واسطے سوال کیا تو گویا وہ شخص آگ کے انگارے مانگتا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چاہے ان کو زیادہ جمع کرے یا کم جمع کرے''۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے'' صرف تین قسم کے آدمیوں کو سوال کرنا درست ہے ایک تو وہ شخص کہ جو کسی نیک کام میں خرچ کرنے سے قرض دار ہوگیا، دوسرا وہ شخص کہ جس کا مال کسی آفت سے ہلاک ہوگیا ہو۔ اور تیسرا وہ شخص کہ جس کی فاقہ کشی پر تین آدمی گواہی دیں اور جو کوئی دولت جمع کرنے اور مال بڑھانے کو مانگے گا اس کے چہرے پر قیامت کے دن گوشت نہ ہوگا''۔

فرمایا ہے کہ سوال کرنیوالے کی عزت نہیں رہتی' اس کو چاہیے کہ جنگل سے لکڑیاں لاکر بیچے اور مزدوری کر کے گزارہ کرے۔

فرمایا بغیر مانگے جو کچھ ملے لے لیوے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو نفس کے لالچ سے مانگتا ہے اس میں برکت نہیں ہوتی۔

ہدیہ قبول کرنا اور بدلہ میں ہدیہ دینا ثابت ہے۔

دفن کیا ہوا مال جو کسی کو ملے تو اس میں سے پانچواں حصہ زکوٰۃ کا ہے مثلاً سو روپیہ کا مال ہے تو زکوٰۃ کے بیس روپیہ ہوں گے کان کی آمدنی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا ہے۔

برادرانِ اسلام!

زکوٰۃ سے متعلق یہ چند باتیں آپ کو بتلائی گئی ہیں زیادہ معلومات کیلئے کتب احادیث وغیرہ کا مطالعہ ضروری ہے اسلام کی حفاظت و بقا کیلئے زکوٰۃ مالی حیثیت سے بڑی اہم چیز ہے جس کا تعلق اسلامی نظام سے ہے صد افسوس کہ آج کل اسلام غریب ہے اور کوئی صحیح نظام اسلام برپا نہیں ہے اس لئے انفرادی طور پر دیکھ بھال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر کے زکوۃ نکالنے اور مستحقین میں تقسیم کرنے سے فرض الٰہی ادا ہو جائے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حقیقی نظام اسلام قائم کرنے کی توفیق عطا کرے اور مسلمانوں سے اللہ اپنے دینی اسلامی فرائض پورے طور پر ادا کرائے۔ زکوۃ کے علاوہ وقتاً فوقتاً غریبوں کی امداد عطیہ بطور صدقہ خیرات کرنے کی بھی ہمت اور اس حدیث کو یاد رکھنے کی توفیق دے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا نیچے کا ہاتھ یعنی لینے والے کے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. أَقُوْلُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خطبہ اسلامی صورت اور سیرت کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝﴾ (الاعراف)

''اے آدم کے بیٹو! نماز کے وقت اپنی سجاوٹ کا لباس پہنا کرو اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے''۔

ساری خوبیاں بڑائیاں اس ذات والا صفات کیلئے زیبا ہیں جو ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے جس کے ایک لفظ کن سے بڑی بڑی چیزیں وجود میں آتی ہیں اور اپنے مقررہ وقت تک دنیا میں رہ کر اسی کے حکم سے پھر وہ عالم عدم میں چلی جاتی ہیں قرآن مجید کا بیان ہے۔

﴿وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۝﴾ (بنی اسرائیل)

یعنی ''کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا میں مصروف نہ ہو مگر تم ان کی تسبیح پڑھنے اور حمد وثنا کرنے کو سمجھ نہیں سکتے ہو''۔

درود وسلام اس برگزیدہ نبیوں کے سچے رسول کریم ﷺ پر جنہوں نے کائنات کو راہ مستقیم دکھلائی اور اس عالم وجود کو صحیح معنوں میں اپنے پاکیزہ اخلاق اور نیک ترین ہدایات کے انوار سے منور فرمایا۔ اللہ پاک ان پر بے شمار درود وسلام نازل فرمائے۔ آمین!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

برادرانِ اسلام!

اسلام سے پہلے عرب میں بہت سی خرابیوں کے ساتھ لباس کے بارے میں کئی غلط تصورات قائم تھے۔ بہت سے عرب جب حج کو آتے تو خانہ کعبہ کا طواف مادر زاد ننگے ہو کر کیا کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ ہمارے روزمرہ کے لباس گندے ہوتے ہیں لہذا ان میں طواف کرنے سے بہتر یہ ہے کہ ننگے ہو کر طواف کیا جائے۔ اللہ پاک نے ان کی تردید میں آیت بالا نازل فرمائی اور بتاکید حکم فرمایا کہ نمازوں کے وقت زینت کا لباس ضروری پہنا کرو۔ زینت سے مراد یہاں پاکیزہ لباس ہے جس سے شرعی طور پر ستر عورت ہو سکے نماز کے علاوہ بھی مرد عورت سب کیلئے بقدر ستر عورت پر لباس پہننا واجب ہے۔

رسول کریم ﷺ نے اپنے وعظ میں فرمایا تھا:

"اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّىْ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَّا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِى الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ".
[ترمذی. الادب]

یعنی "مسلمانو! خبردار ننگے مت رہنا کسی حال میں بھی کیونکہ تمہارے ساتھ اللہ کی ایک ایسی مخلوق ہر وقت رہتی ہے جو تم کو نظر نہیں آتی اور وہ اللہ کے فرشتے ہیں وہ تم سے جدا نہیں ہوتے مگر قضائے حاجت کے وقت اور اس وقت جب مرد اپنی عورت سے صحبت کرتا ہے ان دو وقتوں کے علاوہ فرشتے ہر وقت تمہارے ساتھ ہیں پس ان سے شرم کیا کرو اور ننگے نہ ہوا کرو"۔

مردوں کیلئے کرتا، پائجامہ تہ بند، ٹوپی عمامہ زینت کا لباس ہے۔ پاجامہ یا تہ بند کیلئے ضروری ہے کہ ٹخنوں سے نیچا نہ ہو۔ تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکانا تکبر کی علامت ہے اور جس انسان کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ مردوں کیلئے ریشمی لباس پہننا اور سونے کی انگوٹھی پہننا حرام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے، عورتوں کا لباس ایسا ہونا چاہیے کہ ان کا جسم کا ہر حصہ چھپ جائے چہرہ اور ہاتھوں اور قدموں کے علاوہ سارے جسم کو چھپانا ضروری ہے یہ مقصد لنگی پائجامہ یا ساڑھی جس چیز سے بھی حاصل ہو جائے جائز ہے۔ جو عورتیں باریک لباس پہنتی ہیں جن سے ان کا جسم نظر آئے وہ قیامت کے دن ننگی اٹھائی جائیں گی اور ان کا دوزخ میں بہت ہی خراب اور بہت ہی برا ٹھکانا ہوگا۔

حضرات!

مردوں کی زینت میں ڈاڑھی رکھنا اور مونچھوں کا پست کرنا بھی داخل ہے۔ ڈاڑھی رکھنا تمام انبیاء علیہم اسلام کی سنت ہے رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک میں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ. (مسلم)

یعنی ''رسول کریم ﷺ کی ڈاڑھی مبارک بہت گھنی تھی''۔

ایک خطبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

''اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِاِعْفَاءِ لِحْيَتِیْ وَقَصِّ شَوَارِبِیْ ......''. [تاریخ ابن جریر ۳/۹۱]

''میرے رب نے مجھ کو حکم فرمایا ہے کہ میں اپنی ڈاڑھی کو بڑھاؤں اور مونچھوں کو پست کروں''۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰی وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ''. [شرح معانی الاثار ۲/۳۳۳]

''مونچھوں کو خوب پست کراؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ اور یہودیوں جیسی صورت مت بناؤ''۔

معلوم ہوا کہ ڈاڑھی کا رکھنا اور مونچھوں کا پست کرنا سنت نبوی ﷺ اور اسلامی شعار اور مردانہ زینت ہے جو لوگ ڈاڑھی منڈاتے یا کترواتے ہیں ان کو غور کرنا چاہیے کہ وہ سنت نبوی ﷺ کے خلاف عمل کر رہے ہیں' اور زنانی صورت بنا رہے ہیں جن پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللہ کی لعنت ہے' کالا خضاب بھی شرعاً ناجائز ہے مہندی کا (استعمال) درست ہے۔

قرآن مجید میں قوم لوط کا ذکر یوں ہے۔

﴿وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ......﴾ (الانبیاء)

یعنی ''ہم نے لوط علیہ السلام کو علم و حکمت عطا فرمائی اور ہم نے ان کو اس بستی والوں سے نجات بخشی جو بہت ہی گندے کام کرتے تھے''۔

قوم لوط کے اٹھارہ گندے کام تھے جن میں اغلام بازی، کبوتر بازی، ڈاڑھی منڈانا، بھی تھا، پس ڈاڑھی منڈانا قوم لوط کا کام تھا پس ڈاڑھی نہ منڈانا چاہیے۔

علاوہ ازیں مردوں' عورتوں کیلئے بالوں میں کنگھی کرنا تیل لگانا آنکھوں میں سرمہ لگانا' ناخن تراشنا' زیرناف اور بغلوں کے بال صاف کرنا' خوشبو کا استعمال کرنا۔ عورتوں کیلئے مہندی کا استعمال کرنا یہ سب اسلامی لباس میں داخل ہیں۔ اللہ ہم کو اسلامی سیرت وصورت بنانے کی توفیق دے۔

معزز بھائیو!

اب ظاہری شکل وصورت کے علاوہ سیرت کا نمبر ہے اس سلسلہ میں دل کو بغض وحسد سے زبان کو جھوٹ، غیبت، چغلی تہمت تراشی، گالی گلوچ سے محفوظ رکھنا۔ کانوں کو کنسوؤں سے اور گانوں اور بجانے کی آوازوں سے محفوظ رکھنا یہ وہ سیرت طیبہ ہے جس پر نبی کریم ﷺ کو ہم دیکھتے ہیں۔ ایک آدمی کیسا ہی عالم فاضل کیوں نہ ہو قابل تعریف نہیں ہے اگر جھوٹ بولنا' امانت میں خیانت کرنا' وعدہ کو پورا نہ کرنا وغیرہ وغیرہ اس کی فطرت میں داخل ہے تو اس کے حج' نماز' علم وفضل اللہ کے ہاں اور لوگوں کے ہاں کوئی وزن نہیں رکھتے جیسا کہ روزہ کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"مَن لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي اَن يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ". [بخاري الصوم]

"جو شخص جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا روزہ کی حالت میں بھی نہ چھوڑے اس کے بارے میں اللہ پاک کو کوئی ضرورت نہیں ہے خواہ مخواہ بھوکا پیاسا مرے"۔ (اور روزہ داروں کو بھی بدنام کرے)

معلوم ہوا کہ نیک کاروں سے ایسے گناہوں کا سرزد ہونا بہت ہی برا ہے ایک عیب غیبت بھی ہے جو آج کل عام ہے عوام، علماء فضلاء سبھی اس مرض کا شکار ہیں۔

قرآن مجید میں غیبت کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے معراج والی حدیث میں آپ نے فرمایا کہ میرا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جس کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ جبریل علیہ السلام نے بتلایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے انکی غیبت کرتے ان کی عزت آبرو لیتے تھے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ دوزخ میں ایک گروہ کو مردہ لاشیں کھاتے دیکھا۔ آپ نے بتلایا کہ یہ لوگوں کی غیبت کر کے انکا گوشت کھاتے تھے۔ غیبت کے ساتھ چغل خوری بھی بدترین گناہ ہے۔ چغل خور آدمی دو آدمیوں کے تعلقات خراب اور جھگڑا کرا دیتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ". (ابوداؤد) "چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

اور قرآن مجید بتاکید ہدایت کرتا ہے۔

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝﴾ (القلم) "جھوٹی قسم کے کھانے والوں اور لوگوں پر آواز کسنے والوں اور چغلی کھانے والوں کی باتیں ہرگز نہ سنی جائیں گی اور نہ ان پر عمل کیا جائے گا کچھ لوگ منہ دیکھی باتیں کرتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں یہ منافقین کا شیوہ بتایا گیا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾﴾ (البقرة)

''منافقین جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب وہ اپنے پرانے شیطانوں یعنی بد ترین قسم کے ساتھیوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو ان سے محض ٹھٹھا کرتے ہیں حقیقت میں مسلمانوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے''۔

ایسے لوگ بھی آج کل بہت ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ''. (بخاری)

یعنی ''بدترین لوگ دیکھنا چاہو تو دوزخ والے کو دیکھو منہ دیکھی بات کرتا ہے اسی کو دوغا پن کہتے ہیں''۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ دو رخا شخص قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اس کے آگ کے دو منہ ہوں گے۔

ایک روایت میں فرمایا کہ دو غلے آدمی کیلئے قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ ان روایتوں سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو منہ دیکھی باتیں کر کے فتنہ وفساد برپا کرتے ہیں۔

برادرانِ ملت!

سیرت میں عیب پیدا کرنے والے اور بھی بہت سے گناہ ہیں جن سے بچنا ضروری ہے ایک برائی عجب ہے یعنی خود پسندی اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا بہت نام نہاد دینداروں میں ایسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں کہ کوئی ان کی تعریف کرے تو خوشی سے پھول جاتے ہیں اور اگر کوئی ان پر ذرا سی بھی روک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ٹوک کرے تو اس کے جانی دشمن بن جاتے ہیں ایک ایسا ہی مرض خود رائی یعنی ایسا شخص جو اپنی رائے پر چلتا ہو تو خواہ غلط ہو یا صحیح اور کسی کی بات نہیں سنتا خواہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو صرف اپنی ہی ہانکتا ہے بہت سی لوگوں میں اس قسم کی بیماریوں پیدا ہو جاتی ہیں۔

آخر میں ہم آپ کو ایک خطبہ نبوی ﷺ اور سناتے ہیں۔ اللہ پاک یاد رکھنے کی توفیق دے۔ حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دربارِ نبوی ﷺ میں درخواست کی تھی۔

اِعْهَدْ اِلَیَّ قَالَ: لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا شَاةً. قَالَ لَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ. وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ اِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُءٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ مِنْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّ وَبَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ". (ابوداؤد)

''یا رسول اللہ مجھ کو کچھ نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دو چنانچہ میں نے اس کے بعد نہ کسی آزاد اور نہ کسی غلام کو' نہ اونٹ کو نہ کسی بکری کو گالی دی۔ آپ نے فرمایا کہ کسی بھی نیکی اور بھلائی کو معمولی مت سمجھو اور مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کرو یہ بھی ایک نیکی ہے اور اپنی لنگی (تہ بند) آدھی پنڈلی تک رکھا کرو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرنا چاہو تو ٹخنوں تک اور ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ تکبر کو پسند نہیں کرتا اگر تمہیں کوئی عار و شرم دلائے اور گالی دے تو اس کے جواب میں اپنی معلومات کی بنا پر اسے شرم مت دلاؤ کیونکہ اس کا وبال اسی کے اوپر رہے گا''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بزرگو و دوستو!

اسلامی صورت اور سیرت ہی دین و دنیا میں ایک مسلمان کا بہت بڑا سرمایہ ہے یہ دنیاوی عزت اور آخرت میں نجات کا کامیاب وسیلہ ہے۔

اللہ ہر مسلمان کو اسلامی صورت اور سیرت سے نوازے۔ آمین

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. إِنَّهُ تَعَالَى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ. وَاسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واقعۂ معراج پر رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ایک خطاب عام

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَآ...... ①﴾ (بنی اسرائیل)

''وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی وہ مسجد جس کے اردگرد ہم نے بہت برکتیں رکھی ہیں۔ یہ سیر اس لئے کرائی کہ ہم اس کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھلائیں بیشک وہ اللہ دیکھنے والا' سننے والا ہے۔''

برادرانِ ملت!

اس آیت میں اللہ پاک نے نبی کریم ﷺ کی زندگی کے اس عظیم الشان واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے جسے معراج کے نام سے پکارا جاتا ہے معراج سے رسول کریم ﷺ کا زمین سے آسمان کی طرف چڑھنا اور عالم ملکوت کی سیر کرنا مراد ہے یہ آپ کا وہ معجزہ ہے جو کسی نبی کو نہیں دیا گیا اللہ پاک نے اپنے حبیب ﷺ کو (آسمانوں) پر بلایا اور وہاں بہت سے انعامات سے نوازا۔

معراج کا واقعہ ۲۷ رجب ۱۰ نبوی میں پیش آیا اور جسم کے ساتھ جاگنے کی حالت میں ہوا۔ اللہ پاک نے آپ کیلئے براق سواری کو بھیجا جس پر سوار ہو کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ پہلے بیت المقدس تشریف لائے گئے وہاں آپ نے انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی پھر آسمان کا سفر شروع ہوا جس کی تفصیلات حدیث معراج میں آپ سنیں گے۔ قرآن مجید کی سورہ النجم میں بھی معراج کی تفصیل موجود ہے اللہ پاک نے فرمایا:

﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ① مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ② وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ③ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ④﴾ الی آخر الآیات (النجم)

''ستارے کی قسم ہے جب وہ جھکے' تمہارا یہ ساتھی بھولا بھٹکا نہیں ہے اور نہ یہ اپنی خواہش سے بولتا ہے وہ قرآن مجید تو وحی ہے جو اللہ کی طرف سے اس پر نازل کی جاتی ہے۔ وہ قرآن اس کو پوری طاقت والے فرشتے نے سکھلایا ہے جو طاقت والا ہے وہ فرشتہ (جبریل) سیدھا کھڑا ہو گیا اور وہ بلند آسمانوں کے کناروں پر تھا پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا پس دو کمان برابر فاصلہ رہ گیا اس سے بھی کم پس اس نے اللہ کے بندے کو پیغام پہنچایا جو بھی پہنچایا پھر اس رسول نے جو کچھ حالات دیکھے ان کے بارے میں اس رسول کے دل نے جھوٹ نہیں بولا کیا تم جھگڑا کرتے ہو اس پر جو رسول نے دیکھا سدرۃ المنتہی کے پاس اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دکھایا تھا اس کے پاس جَنَّةُ الْمَاْوٰى ہے جبکہ سدرۃ (بیری کے درخت کو) چھپائے لیتی تھی جو چیز بھی چھپا رہی تھی نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی یقیناً اس رسول نے (معراج کی رات میں) اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برادرانِ اسلام!

سورۃ النجم کی آیات کا مختصر ترجمہ ہے ان کی تفسیر کیلئے بڑے وقت کی ضرورت ہے لہذا بخاری شریف سے آپ کو معراج کی پوری حدیث سنائی جارہی ہے اس میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ غور سے سننے اور یاد رکھنے کے قابل ہیں یہ پھر یاد رکھیئے کہ معراج جسمانی کا عقیدہ بالکل صحیح ہے اور جو لوگ جسمانی معراج کا انکار کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں ۔ حدیث معراج کو بہت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث کی بہت سی کتابوں میں موجود ہے ۔ اختصار کے پیش نظر صرف بخاری شریف کی روایت آپ کو سنائی جاتی ہے ۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ''بَيْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰى مَرَاقِ الْبُطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبُطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا وَّاُتِيْتُ بِدَابَّةٍ اَبْيَضَ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَلْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيْلَ حَتّٰى اَتَيْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: مَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ. فَاَتَيْتُ عَلٰى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ. فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ. فَاَتَيْتُ عَلٰى عِيْسٰى وَيَحْيٰى فَقَالَا: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ. فَاَتَيْنَا السَّمَآءَ الثَّالِثَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اُرْسِلَ اِلَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! قِیْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَاَتَیْتُ عَلٰی یُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِیٍّ. فَاَتَیْنَا السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ. قِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ. قِیْلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قِیْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! قِیْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ. فَاَتَیْتُ عَلٰی اِدْرِیْسَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِیٍّ. فَاَتَیْنَا السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ قِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ. قِیْلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قِیْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! قِیْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ. فَاَتَیْنَا عَلٰی هَارُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِیٍّ. فَاَتَیْنَا السَّمَآءَ السَّادِسَةَ قِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ. قِیْلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قِیْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! قِیْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ. فَاَتَیْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِیٍّ. فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰی فَقِیْلَ مَا اَبْكَاكَ؟ قَالَ: یَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِیْ بُعِثَ بَعْدِیْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَفْضَلُ مِمَّا یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیْ. فَاَتَیْنَا السَّمَآءَ السَّابِعَةَ ...... قِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ. قِیْلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قِیْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! قِیْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ. فَاَتَیْتُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِیٍّ. فَرُفِعَ لِیَ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَاَلْتُ جِبْرِیْلَ. فَقَالَ: هٰذَا الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ یُصَلِّیْ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ اِذَا خَرَجُوْا لَمْ یَعُوْدُوْا اِلَیْهِ آخِرُ مَا عَلَیْهِمْ وَرُفِعَتْ لِیْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی فَاِذَا نَبِقُهَا كَاَنَّهَا قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَاَنَّهٗ آذَانُ الْفُیُوْلِ فِیْ اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ

كتاب و سنت كی روشنی میں لكھی جانے والی اردو اسلامی كتب كا سب سے بڑا مفت مركز

www.KitaboSunnat.com

بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ. ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً. قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ. فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِيْنَ. ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَهُ عِشْرِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَهُ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا. فَأَتَيْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ. قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُوْدِيَ أَنِّيْ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا. [بخاری. بدء الخلق باب المعراج ۳۸۸۷)

''مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ بیت اللہ کے پاس نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان لیٹے ہوئے ایک تیسرے آدمی کا ذکر فرمایا اس کے بعد میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرپور تھا۔ میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا۔ پھر میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایسی سواری لائی گئی سفید، خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق میں اس پر سوار ہو کر جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ چلا۔ جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو پوچھا گیا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا جبریل! پوچھا کہ آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد ﷺ پوچھا گیا کہ کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انہیں بلانے کیلئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں ! اس پر جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا آؤ پیارے بیٹے اور اچھے نبی' اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے۔ یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبریل! پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں ؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کیلئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ! اب ادھر سے جواب آیا کی اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ اسکے بعد حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے ملا۔ ان حضرات نے بھی خوش آمدید اور مرحبا کہا اپنے بھائی اور نبی کو' اس کے بعد ہم تیسرے آسمان پر آئے۔ یہاں بھی یہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا جبریل! پوچھا کہ آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کیلئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! اب ادھر سے جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں میرے بھائی اور نبی، آنے والے کیا مبارک ہیں، یہاں یوسف علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا اچھی کشادہ جگہ آئے ہو۔ یہاں سے ہم چوتھے آسمان پر آئے۔ یہاں بھی یہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا جبریل! پوچھا کہ آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کیلئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ! اب ادھر سے جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ یہاں ادریس علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا مرحبا بھائی اور نبی' یہاں سے ہم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پانچویں آسمان پر آئے۔ یہاں بھی یہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا جبریل! پوچھا کہ آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! اب ادھر سے جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ یہاں ہم ہارون علیہ السلام سے ملے اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا مبارک میرے بھائی اور نبی' تم اچھی کشادہ جگہ آئے ہو۔ یہاں سے ہم چھٹے آسمان پر آئے۔

یہاں بھی یہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا جبریل! پوچھا کہ آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کیلئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! اب ادھر سے جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ یہاں موسیٰ علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا میرے بھائی اور نبی' اچھی کشادہ جگہ آئے۔ جب میں یہاں سے آگے بڑھنے لگا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا بزرگوار آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی اس کی امت سے جنت میں داخل ہونے والے میری امت کے جنت میں داخل ہونے والے لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ یہاں سے ہم ساتویں آسمان پر آئے۔ یہاں بھی یہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ انہوں کہا جبریل! پوچھا کہ آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کیلئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! اب ادھر سے جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ یہاں میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا میرے بیٹے اور نبی' اچھی کشادہ جگہ آئے ہو اسکے بعد مجھے بیت المعمور دکھایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے بارے پوچھا۔ بتلایا گیا کہ یہ بیت المعمور ہے اس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک پڑھ کر جو اس سے نکل جاتا ہے تو پھر کبھی داخل نہیں ہوا اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ بھی دکھایا گیا اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام ہجر کے مٹکے ہوتے ہیں اور پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں۔ دو نہریں باطنی اور دو ظاہری تھیں، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت میں ہیں اور جو دو ظاہری ہیں وہ نیل اور فرات ہیں۔ پھر جب میں واپس ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئی ہیں انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تجربہ ہو چکا ہے۔ تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی۔ اس لئے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دو اور کچھ تخفیف کی درخواست کرو۔ میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات یعنی تخفیف کرانے پر مصر رہے۔ اس مرتبہ تیس وقت کی رہ گئیں پھر انہوں نے وہی فرمایا تو اب بیس وقت کی اللہ تعالیٰ نے کر دیں پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا۔ میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اب بھی انہوں نے کم کرانے کیلئے اصرار جاری رکھا اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کر دیں۔ اب موسیٰ علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں۔ اس مرتبہ پھر انہوں نے کم کرانے کا اصرار کیا میں نے کہا کہ اب میں تو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا ہوں پھر آواز آئی میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) جاری کر دیا۔ اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا ہوں"۔

حضرات!

واقعہ معراج کا آغاز حطیم سے ہوا جہاں آپ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے درمیان سوئے ہوئے تھے وہاں سے آپ ﷺ کا یہ مبارک سفر براق کے ذریعہ شروع ہوا جو براق بمعنی بجلی سے مشتق ہے۔ معراج جسمانی برحق ہے اس کا منکر گمراہ اور خاطی ہے۔

آج کے دور میں حق تعالیٰ نے اپنی حبیب ﷺ کی صداقت ظاہر کرنے کیلئے بنی نوع انسان کے دماغ میں خلائی تسخیر کا خیال پیدا کیا ہے گویا قدرت کا اشارہ ہے کہ نوع انسانی کیلئے خلائی تسخیر کا آغاز آج سے چودہ سو سال پہلے پیغمبر اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے کرایا جا چکا ہے۔ جو لوگ معراج جسمانی کا انکار کرتے ہیں ان کو نہ بھولنا چاہیے کہ قدرت بندوں سے ایسے ایسے کام کرا دیتی ہے جو بظاہر ناممکن نظر آتے ہیں۔ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ﴾ میں "اَسْرٰی" سے جسمانی معراج پر صاف اشارہ ہے۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ اَجْمَعِیْنَ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جنگ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کا ایک نہایت عظیم الشان خطبہ

اَمَّا بَعۡدُ: فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۝ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمۡ بُنۡيَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ۝۴﴾ (الصف)

''بیشک اللہ پاک اپنے بندوں کو دوست رکھتا ہے جو اللہ کے دین کی خدمت واشاعت کیلئے سر جوڑ کر ظالموں اور باغیوں کا دفعیہ کرتے رہتے ہیں ان کا آپس کا میل ملاپ دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''۔

حمد وثنا کے بعد:

برادرانِ ملت!

آیت خطبہ معہ ترجمہ آپ نے سنی ہے اللہ پاک نے اپنے محبوب بندوں کے کچھ حالات بیان فرمائے ہیں کہ وہ اللہ کے دین کی خدمت کیلئے سرفروشانہ جدو جہد کرتے رہتے ہیں ان کے آپس کا پیار اور اتفاق نہایت ہی خلوص لئے ہوئے ہوتا ہے۔ پہلے زمانوں میں مسلمانوں کا یہی نقشہ تھا۔ خاص طور پر نبی کریم ﷺ کے زمانے کے مسلمان ہر وقت اسلام کی خدمت کیلئے سرشار رہتے اور آپس میں سب ماں جائے بھائی کی طرح معلوم ہوتے تھے۔ یہی سبب تھا کہ اللہ نے ان کو ہر میدان میں کامیابی بخشی اور بہت تھوڑی مدت میں وہ ترقی کے آسمان تک پہنچ گئے۔ ان کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شاندار کارنامے پڑھ پڑھ کر نہ صرف مسلمان بلکہ سارے سمجھدار لوگ حیران ہیں کہ وہ کتنے اچھے لوگ تھے جو اتفاق واتحاد کی زندہ تصویر تھے اللہ تعالی آج بھی مسلمانوں کو یہی اتفاق اور یہی جذبہ عطا فرمائے۔ آمین

آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کا ایک سفر جنگِ تبوک کے نام سے مشہور ہے ہم آج اپنے شائقین کرام کو اس کا کچھ حال اور نبی کریم ﷺ کا اس میں ایک پاکیزہ اور عظیم خطبہ سنانا چاہتے ہیں۔ اور گزارش کریں گے کہ حاضرین غور فرما کر کان لگا کر سنیں اور دل میں جگہ دیں۔

پیارے بھائیو!

۹ھ کا سال تھا مدینہ میں مسلمانوں کو خبر ملی کہ شاہ روم قیصر کی فوجیں مدینہ پر حملہ کی تیاریوں میں مشغول ہیں۔ اور عرب کے عیسائی قبیلے بڑی تعداد میں ان کے ساتھ ہو گئے ہیں اور وہ اس ہار کا بدلہ لینے کی تیاری کر رہے ہیں جو تھوڑے ہی دن پہلے مقام موتہ میں قیصر روم کی فوج کو ہو چکی تھی۔

رسول کریم ﷺ نے جب یہ خبر سنی تو آپ نے یہ خیال فرمایا کہ دشمن کا سرحد پر مقابلہ کیا جائے تاکہ دشمن ملک کے اندر داخل ہو کر بدامنی نہ پھیلا سکے۔ یہ مقابلہ ایسی طاقت سے تھا جو کہ آدھی دنیا پر حکومت کر رہی تھی اور جس کی فوج ابھی حال میں ایران کو نیچا دکھا چکی تھی۔ ادھر مسلمانوں کا اندرونی حال بہت ہی نازک تھا جو بے سرو سامان تھے سفر دور دراز کا تھا عرب کی مشہور گرمی زوروں پر تھی مدینہ میں کھجوروں کی فصل کا زمانہ تھا۔ فصل کا سمیٹنا مدینہ والوں کیلئے ضروری تھا ان سارے حالات کے باوجود رسول کریم ﷺ نے عام طور پر لام بندی کا اعلان فرما دیا تھا ساتھ ہی چندہ کی فہرست جاری کر دی گئی۔ یہی موقعہ تھا جس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نو سو اونٹ ایک سو گھوڑے اور ایک ہزار دینار چندہ میں دیئے۔ جس کے شکرانہ میں دربار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسالت سے آپ کو مجہز جیش العسر ہ (یعنی تنگ دست فوج کو سامان سے لیس کرنے والا) کا سرکاری خطاب ملا۔ (البدایہ والنہایہ)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار درہم پیش فرمائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں جو بھی تھا اس کا آدھا لے آئے جو کئی ہزار کی رقم بنتی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر کا سارا سامان ہی لے آئے تھے پوچھنے پر کہنے لگے "تَرَكْتُ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ" گھر میں صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑ کر آیا ہوں۔ ایک انصاری نوجوان ابوعقیل نامی نے دو سیر چھوارے لا کر پیش کیے جو رات بھر ایک کھیت میں پانی دینے کی مزدوری میں ان کو ملے کہنے لگے کہ حضور مزدوری میں چار سیر چھوہارے کما لایا تھا آدھے بچوں کے لیے رکھ کر آیا ہوں اور آدھے یہ حاضر ہیں۔ رسول کریم ﷺ بہت خوش ہوئے اور ان دو سیر چھوہاروں کو سارے اسباب اور سامان چندہ کے اوپر بکھروا دیا۔ (سیرت ابن ہشام)

جہاں مخلص مسلمان اسطرح بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے وہاں نام کے مسلمان جن کو منافق کہا گیا ہے وہ خلاف میں پروپگنڈہ کر رہے تھے جن میں عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار یہ بک رہا تھا کہ اس جنگ میں حضرت محمد ﷺ اور ان کے ساتھی واپس مدینہ نہیں آسکیں گے سب کا ادھر ہی خاتمہ ہو جائے گا۔ اور منافق شریک سفر نہ ہونے کے مختلف بہانے تلاش کر رہے تھے ان حالات میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تیس ہزار جان نثاروں کا لشکر عظیم لیکر عیسائیوں کی مدافعت کیلئے روانہ ہو گئے۔

پیارے مسلمانو!

لشکر میں سواریوں کی اس قدر کمی تھی کہ اٹھارہ آدمیوں کے درمیان صرف ایک اونٹ حصہ میں آیا۔ راشن کی اس قدر کمی تھی کہ راستے میں اکثر جگہ درختوں کے پتے کھا کھا کر گذارہ کیا گیا۔ پانی بالکل نایاب تھا اسی لئے اسکو جیش العسرۃ یعنی تنگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دستی کا لشکر بھی کہا گیا ہے راستے میں مسلمانوں کو بہت سی تکلیفیں ہوئی مگر اُن اللہ کے شیروں نے ساری تکلیفوں کو بخوشی برداشت کیا اور آخر تبوک کے مقام پر پہنچ گئے۔ مسلمانوں کی اس پیش قدمی سے شام کے عیسائیوں میں ایک تہلکہ برپا ہو گیا اور اس وقت انہوں نے عرب پر حملہ کرنے کا خیال چھوڑ دیا۔ رسول کریم ﷺ ایک ماہ تک ادھر مقیم رہے اطراف کے لوگوں میں آپ کے قیام سے آپ کی پاکیزہ تعلیم کا بہت اچھا اثر ہوا کئی حکومتوں نے آپ سے صلح کا معاہدہ کر لیا۔ تبوک کے ٹھہرنے کے زمانے میں آپ نے ایک عام خطاب فرمایا تھا جسے ہم آپ کو سنا رہے ہیں۔ ہر ارشاد گرامی پر نمبر ڈال دیا گیا ہے تاکہ اہل ایمان ہر ہر فقرہ کو دل میں جگہ دیکر ایمان کی لذت حاصل کریں۔ اور اپنے پیارے نبی کے پیارے پیارے ارشادات کو سن کر ایمان کی روشنی پیدا کریں۔

رسول کریم ﷺ نے حسب عادت شریفہ حمد وثناء کے بعد اپنے مبارک خطبہ کا آغاز فرمایا۔

اما بعد:

(۱) فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ (۲) وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى (۳) وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ (٤) وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ (٥) وَاَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ (٦) وَاَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ (۷) وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا (۸) وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا (۹) وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الْاَنْبِيَآءِ (۱۰) وَاَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَآءِ (۱۱) وَاَعْمَى الْعُمْيِ الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى (۱۲) وَخَيْرَ الْمَالِ مَا نَفَعَ (۱۳) وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا اتُّبِعَ (١٤) وَشَرَّ الْعُمْيِ عُمَى الْقَلْبِ (١٥) وَالْيَدُ الْعُلْيٰ خَيْرٌ مِّنَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْيَدِ السُّفْلٰى (١٦) وَمَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَنْفٰى (١٧) وَشَرَّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ (١٨) وَشَرَّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (١٩) وَمِنَ النَّاسِ مَن لَّا يَاْتِي الْجُمُعَةَ اِلَّا دُبُرًا (٢٠) وَمَنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا هَجرًا (٢١) وَمِنْ اَعْظَمِ الْخَطَآءِ اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ (٢٢) وَخَيْرَ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (٢٣) وَخَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (٢٤) وَرَاْسَ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (٢٥) وَخَيْرَ مَا وُقِرَ فِي الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ (٢٦) وَالْاِرْتِيَابَ مِنَ الْكُفْرِ (٢٧) وَالنِّيَاحَةَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ (٢٨) وَالْغُلُوْلَ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ (٢٩) وَالسُّكْرَ كَيٌّ مِنَ النَّارِ (٣٠) وَالشِّعْرَ مِنْ اِبْلِيْسَ (٣١) وَالْخَمرَ جُمَّاعُ الْاِثْمِ (٣٢) وَشَرَّ الْمَاْكَلِ مَاْكَلُ مَالِ الْيَتِيْمِ (٣٣) وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ (٣٤) وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ (٣٥) وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ (٣٦) وَشَرُّ الرُّؤْيَا رُؤْيَا الْكَذِبِ (٣٧) وَكُلُّ مَا آتٍ فَهُوَ قَرِيْبٌ (٣٨) وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ (٣٩) وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ (٤٠) وَاَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ (٤١) وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ (٤٢) وَمَنْ يَّتَاَلّٰى عَلَى اللّٰهِ يُكْذِبْهُ (٤٣) وَمَن يَّغْفِرْ يُغْفَرْ لَهٗ (٤٤) وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ (٤٥) وَمَن يَكْظِمِ الْغَيْظَ يَاْجُرْهُ اللّٰهُ (٣٦) وَمَن يَّصْبِرْ عَلٰى اَرْزِيَّةٍ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ (٤٧) وَمَن يَّتَّبِعِ السُّمْعَةَ يُسْمِعْهُ اللّٰهُ (٤٨) وَمَن يَّصْبِرْ يُضَعِّفُ اللّٰهُ لَهٗ (٤٩) وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ (٥٠) ثُمَّ اسْتَغْفَرَ ثَلاثًا.

[زاد المعاد ٥٤١/٣، اخرجه البيهقي، فيه نكارة. قال ابن كثير ٢٥/٤، هذا حديث غريب فيه نكارة وفي اسناده ضعف]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرات!

رسول کریم ﷺ کا یہ عظیم خطبہ ہے جس کا ہر ہر جملہ ایک اتھاہ سمندر ہے جن کی تفسیر کیلئے بڑے دفتر بھی ناکافی ہیں۔ ہم اسی طرح نمبروار ہر جملہ کے مختصر معانی ومطالب آپ کو سناتے ہیں۔ اللہ پاک یاد رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

۱- سچائی میں ہر ایک بات میں بڑھ چڑھ کر اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے جس کا ایک ایک حرف سچائی اور حقیقت سے بھرپور ہے۔

۲- بہت ہی پختہ مضبوط بھروسے کی چیز پرہیزگاری وتقوی کا کلمہ "لا الہ الا اللہ" ہے۔

۳- سارے دینوں سے بہترین دین اور سب سے بہترین ملت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے جس کی بنیاد ہی توحید اور اخلاق حسنہ پر ہے۔

۴- سب طریقوں سے بہتر طریقہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کا طریقہ ہے۔

۵- اللہ کے ذکر کے کلمات کو سب باتوں پر شرافت اور بزرگی حاصل ہے اور انسان کا فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ذکر الٰہی ہی میں زبان کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرے۔

۶- سارے بیانوں سے بہترین بیان قرآن پاک ہے۔

۷- بہترین طور پر وہ نیک کام پورے ہوتے ہیں جس میں انسان کے ارادہ کی پختگی شامل ہو جس کا نام اولوالعزمی ہے۔

۸- بدترین کام وہ ہے جو دین اسلام کے نام پر کوئی از خود نیا کام نکالے جس کا کوئی ثبوت قرآن مجید اور سنت سے نہ ہو۔

۹- انبیاء کی تہذیب وروش ساری دنیا کی تہذیب وروش سے بہتر ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com
۱۰- سب سے بزرگ موت شہیدوں کی موت ہے۔

۱۱- سب سے بڑی گمراہی وہ اندھا پن ہے جس میں انسان ہدایت پانے کے بعد دوبارہ مبتلا ہو جائے۔

۱۲- عملوں میں بہتر عمل وہ ہے جو نفع دینے والا ہو۔

۱۳- بہترین روش وہ ہے جس پر لوگ آسانی سے چل سکیں۔

۱۴- بدترین اندھا پن دل کا اندھا پن ہے۔

۱۵- بلند ہاتھ اوپر والا نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۱۶- تھوڑا اور قناعت والا مال اس زیادتی و کثرت سے اچھا ہے جو غفلت میں ڈال دے۔

۱۷- بدترین معذرت وہ ہے جو جان نکلنے کے وقت کی جائے پھر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

۱۸- بہت بڑی شرمندگی وہ ہے جو قیامت کے دن گنہگاروں کو ہوگی۔

۱۹- بعض لوگ وہ ہیں جو بظاہر جمعہ پڑھنے آتے ہیں مگر ان کے دل پیچھے گھر میں لگے ہوتے ہیں۔

۲۰- اور بعض لوگ ان میں سے وہ ہیں جو اللہ کا ذکر یوں ہی بے دلی کے ساتھ کبھی کبھار کر لیا کرتے ہیں۔

۲۱- سب گناہوں سے بڑا گناہ زبان سے جھوٹ بولنا ہے۔

۲۲- اور سب سے بڑی تونگری دل کی تونگری ہے۔

۲۳- سب سے بہترین توشہ پرہیزگاری کا ہے۔

۲۴- دانائی کی جڑ اللہ کا خوف ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۵- بہترین چیز جو دل میں اترنی چاہیے وہ یقین کامل ہے جو اللہ کی ذات پر حاصل ہو۔

۲۶- اسلامی باتوں میں شک وشبہ پیدا کرنا کفر سے ہے۔

۲۷- مرنے والے پر نوحہ زاری کرنا جاہلیت کا کام ہے۔

۲۸- خیانت اور چوری دوزخ کی جلن کا سبب ہے۔

۲۹- انسان کا نشہ بازی کرنا گویا خود آگ میں کود پڑنا ہے۔

۳۰- شریعت کے خلاف شعر بازی کرنا ابلیس کے کاموں میں سے ہے۔

۳۱- شراب نوشی سارے گناہوں کا مجموعہ ہے۔

۳۲- بدترین روزی یتیم کا مال کھانا ہے۔

۳۳- سعادتمند انسان وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت اور عبرت حاصل کرے۔

۳۴- اصل بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی سے بدبخت پیدا ہو۔

۳۵- بہترین انجام وہ ہے جس میں اعمال نیک کا سرمایہ شامل ہو۔

۳۶- بدترین خواب وہ ہے جو جھوٹا ہو۔

۳۷- ہر آنے والی گھڑی بہت ہی قریب ہے۔

۳۸- مومن کو گالی دینا سخت گناہ ہے۔

۳۹- مومن کا قتل کرنا کفر ہے۔

۴۰- مومن کا گوشت کھانا یعنی اسکی غیبت کرنا اللہ کی نافرمانی کرنا ہے۔

۴۱- مومن کا مال دوسروں پر ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ اس کا خون حرام ہے۔

۴۲- جو اللہ سے بے پرواہی کرتا ہے اللہ پاک خود اس کو جھوٹا کر دیتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۴۳- جو کسی کا عیب چھپائے اللہ اس کا عیب چھپاتا ہے۔

۴۴- جو اوروں کو معاف کر دیتا ہے اللہ اس کو معاف کر دیتا ہے۔

۴۵- جو غصہ کو پی جاتا ہے اللہ اس کو اجر دیتا ہے۔

۴۶- جو کوئی نقصان پر صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دیتا ہے

۴۷- جو چغلی کرتا اور برائی کو پھیلاتا ہے اللہ اسے عام طور رسوا کرتا ہے۔

۴۸- جو صبر کرتا ہے اللہ اس کو بڑھا دیتا ہے۔

۴۹- جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ اسے کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۵۰- پھر رسول اللہ ﷺ نے تین دفعہ استغفار پڑھ کر اپنے اس خطبہ کو ختم فرمایا۔

حاضرین!

دعا کرو اللہ پاک یہ عظیم خطبہ جس کا ایک ایک جملہ یاد رکھنے کے قابل ہے ہم سب کو یاد رکھنے کی توفیق بخشے اور اس کی روشنی میں ہم کو عمل کرنے کی ہمت عطا کرے۔ ہمارے دین و دنیا کو درست فرمائے اور ہم کو اپنے نیک بندوں میں شامل کرے۔ آمین یارب العالمین۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ اَجْمَعِیْنَ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فتح مکہ کی تقریب پر رسول کریم ﷺ کا عظیم الشان خطاب عام

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ ① وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللهِ اَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③﴾ (النصر)

''اے نبی جب اللہ کی مدد آ چکی اور شہر مکہ فتح ہو گیا تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہو رہے ہیں پس اب آپکا کام پورا ہو گیا۔ آپ کو چاہیے کہ اب اپنے رب کی تعریفوں کیساتھ اس کی پاکی بیان کریں اور استغفار زیادہ پڑھا کریں۔ بیشک وہ اللہ پاک توبہ قبول کرنے والا ہے''۔

حاضرین کرام!

حمد و نعت کے بعد آج کا خطبہ فتح مکہ کی تقریب پر ہے یہ صداقت اسلام کا وہ عظیم الشان معجزہ ہے جو قیامت تک دانشمندوں کے ذہنوں پر تازہ دم رہے گا۔ رسول کریم ﷺ جب مکہ شریف چھوڑ کر مدینے جا رہے تھے اس وقت اللہ پاک نے قسم کھا کر فرمایا تھا کہ جیسا کہ ''سورہ بلد'' میں ہے۔

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ① وَاَنْتَ حِلٌّ

''اے نبی میں اس شہر مکہ کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ ایک دن ضرور اسی شہر میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ (البلد) فاتحانہ شان سے داخل ہوں گے''۔

چنانچہ اللہ کا یہ وعدہ پورا ہوا اور ۸ھ ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالی کے رسول ﷺ مکہ میں بڑی شان وشوکت سے داخل ہوئے۔ مکہ پر اس چڑھائی میں خود مکہ والوں کی غداری کا دخل تھا۔ کیونکہ ۶ھ میں نبی کریم ﷺ اور مکہ والوں کے درمیان جو امن کا معاہدہ ہوا تھا جس کو ''صلح حدیبیہ'' کے نام سے پکارا جاتا ہے اس معاہدہ کو خود مکہ والوں نے توڑ دیا تھا مجبوراً نبی کریم ﷺ کو قدم اٹھانا پڑا۔ آج آپ ﷺ کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اسلام تھے جو آپ کے ادنیٰ اشارے پر اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار تھے۔ مدینے سے آگے دو منزلیں طے کی تھیں کہ راستے میں ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن ابو امیہ ملاقات کیلئے مکہ سے نکل کر آگئے یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو سخت تکلیفیں دی تھیں اور اسلام کو مٹانے میں ایڑی سے چوٹی تک زور لگایا تھا رسول کریم ﷺ کے سامنے پچھلے سارے حالات تھے آپ نے ان کو دیکھ کر اپنا رخ پھیر لیا اور ان پر کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ کی محترمہ زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سفارش کرتے ہوئے کہا کہ یارسول اللہ! ابوسفیان آپ کے حقیقی چچا کا بیٹا ہے اور عبد اللہ آپ کی حقیقی پھوپھی کا اکلوتا لڑکا ہے یہ آپ کے بہت قریبی رشتے دار ہیں ان پر آپ کی نظر کرم ہونی چاہیے۔ (سیرۃ ابن ہشام۔ رحمۃ للعالمین)

پیارے بھائیو!

یہ شانِ الٰہی کے کرشمے ہیں۔ ابوسفیان کو یہ گمان تک نہ تھا کہ ایک دن ایسا بھی آسکتا ہے وہ آخر وقت تک مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے خواب دیکھ رہے تھے مگر ارشادِ باری ہے۔

﴿كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً ''کتنی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ (البقرة) بڑی جماعتوں پر غالب آ جایا کرتی ہیں''۔

اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا آج ابوسفیان کی آنکھیں کھل رہی ہیں وہ اپنی گذشتہ غلطیوں کی معافی چاہنے کیلئے دربار رسالت میں حاضر ہو رہے ہیں لیکن ابھی رسائی نہیں ہو رہی ہے آخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو یہ ترکیب بتلائی کہ جن لفظوں میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ان کے بھائیوں نے معافی مانگی تھی آپ دونوں بھی حاضرِ دربار ہو کر ان ہی لفظوں میں معافی مانگیں۔ رسول کریم ﷺ بے حد رحم دل ہیں اللہ نے آپ کو رحمۃ للعالمین کا شرف عطا فرمایا ہے امید ہے کہ اس ترکیب سے حضور ﷺ تم کو معاف کر دیں گے۔ چنانچہ ان دونوں نے یہی راستہ اختیار کیا اور دربار نبوی میں حاضر ہو کر وہی برادران یوسف کے الفاظ ادا کیے۔

﴿تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ﴾ (یوسف) ''اللہ کی قسم آپ کو اللہ نے ہمارے اوپر بہت بڑا درجہ عطا کیا ہے اور بے شک ہم خطا کار تھے''۔

جو آج تک آپ کی مخالفت میں سرگرم رہے۔ اس میں اشارہ تھا کہ اب معافی مانگنے اور اسلام قبول کرنے حاضر ہوئے ہیں۔ آیت قرآنی سنتے ہی رسول کریم ﷺ کا دریائے رحمت جوش میں آ گیا اور فوراً ہی آپ کی زبان مبارک سے وہی الفاظ جاری ہوئے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان سے نکلے تھے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (یوسف) (البدایۃ والنهایۃ) یعنی ''آج تم پر کوئی پکڑ نہیں ہے جو ہوا وہ ہو چکا اب اللہ پاک تمہاری غلطیوں کو معاف کرے وہ بہت ہی رحم کرنے والا مہربان ہے''۔

اس موقعہ پر حضرت ابوسفیان نے اسلام قبول کرنے کے ساتھ جوش و مسرت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں ڈوب کر یہ اشعار خدمت نبوی میں پیش کئے۔

لعمرك إني حين أحمل رأية لِتغلبَ خَيْلُ اللات خيلَ محمد

لكا لمدلج الحيران اظلم ليلة فهذا اوانی حين اهدى فاهتدى

هدانی هاد غير نفسى ودلنى الى الله من طرددته كل مطرد

قسم ہے کہ میں جن دنوں لڑائی کا جھنڈا اس لئے اٹھایا کرتا تھا کہ لات بت کا لشکر حضرت محمد ﷺ کے لشکر پر غالب آ جائے میں ان دنوں اس خار پشت جیسا تھا جو اندھیری رات میں ٹکریں کھاتا ہو (خار پشت وہ جانور ہے جس کے بدن پر لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں) اب وہ وقت آ گیا ہے کہ میں ہدایت پاؤں اور سیدھے راستے پر چلنے لگ جاؤں مجھے اس شخص نے راستہ دکھلا دیا جسے میں نے اپنی کم عقلی سے دھتکارا اور چھوڑ دیا تھا۔

رسول کریم ﷺ نے یہ اشعار سن کر از راہ مسرت فرمایا کہ ہاں تم تو مجھے چھوڑ ہی دیا کرتے تھے مگر اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اور آپ کو ملا دیا۔

معزز بھائیو!

رسول کریم ﷺ کی خواہش تھی کہ مکہ والوں کی بے خبری میں ہم مکہ پہنچ جائیں تا کہ جنگ کی نوبت نہ آئے ایسا ہی ہوا۔ (صحیح بخاری) جب آپ مکہ پہنچ گئے ادھر شہر سے باہر ہی لشکر اسلامی نے ڈیرے لگا کر آگ کے الاؤ روشن کر دیئے تب مکہ والوں کو آپ ﷺ کے آنے کی خبر ہوئی۔ دوسری صبح رسول کریم نے حکم صادر فرمایا کہ مختلف راستوں سے فوج شہر میں داخل ہوا اور جو شخص ہتھیار پھینک دے اسے قتل نہ کیا جائے، جو شخص خانہ کعبہ میں پہنچ جائے اسے قتل نہ کیا جائے، جو شخص ابوسفیان کے گھر میں پناہ پکڑے اسے قتل نہ کیا جائے، جو شخص حکیم بن حزام کے گھر جا رہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسے قتل نہ کیا جائے۔ قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے۔ ان احکام سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ فاتحانہ داخلہ کس قدر امن وامان کے ساتھ تھا۔

محترم بزرگو اور دوستو!

اللہ کے پیارے پکے اور سچے رسول کریم ﷺ ۲۰ رمضان ۸ ھ کو اونٹ پر سوار سر جھکائے سورۃ فتح کی تلاوت فرماتے ہوئے بیت اللہ خانہ کعبہ کیلئے تشریف لے جا رہے تھے۔ عجب نظارہ تھا مکہ والوں پر عجیب ہیبت طاری تھی کوئی اف نہیں کر رہا تھا آپ خانہ کعبہ کے صحن میں تشریف لے گئے اور اسے بتوں سے پاک کیا۔ آپ اپنی کمان کی نوک سے ہر ایک بت کو گراتے جاتے تھے اور زبان پر یہ آیت تھی۔

﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ یعنی ''حق آ گیا ور باطل دور ہوا بے شک باطل کو دور ہونا ہی تھا''۔

(بنی اسرائیل)

اس وقت خانہ کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے سب کو ختم کیا اور آج کعبہ قیامت تک کیلئے بت پرستی سے پاک ہو گیا اس کام سے فارغ ہو کر آپ نے عثمان بن ابی طلحہ کو طلب فرمایا جن کے خاندان میں مدتوں سے کعبہ کی کنجی چلی آ رہی تھی۔ ایک دفعہ ہجرت سے پہلے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے لئے کعبہ کو کھول دو عثمان نے انکار کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اچھا نہ کھولو مگر یاد رکھو کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ یہ کنجی میرے ہاتھ میں ہو گی اور میں جسے چاہوں گا یہ کنجی اس کے حوالے کر دوں گا۔ عثمان نے کہا تھا کہ کیا اس روز قریش سب مر ہی جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ قریش اس دن اور بھی عزت واقبال والے ہو جائیں گے کیونکہ وہ اسلام قبول کر لیں گے۔ آج آپ کعبہ کے بادشاہ ہیں اور کعبہ کی کنجی آپ کے قبضے میں ہے عثمان بن ابی طلحہ کنجی کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

متولی کھڑے ہوئے یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں اور پرانی باتیں دماغ میں گھوم رہی ہیں۔
رسول کریم ﷺ نے کعبہ کا دروازہ کھولا اندر داخل ہوئے اور ہر ایک کونے میں نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند فرمایا۔ شکرانہ کی نماز پڑھ کر اللہ پاک کیلئے سجدہ کرتے ہوئے اس کی قدرت کا نظارہ دیکھا اس عرصہ میں مکہ کے بڑے بڑے سردار حرم شریف میں جمع ہو گئے تھے۔ آپ جب کعبہ سے باہر نکلے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ (آپ کے محترم چچا نے درخواست کی کہ اب یہ کنجی بنو ہاشم کو عطا فرمائی جائے آپ نے جواب میں فرمایا "اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْبِرِّ وَالْوَفَاءِ" آج کا دن تو سلوک کرنے اور وفا داری کرنے اور پورے عطیات دینے کا دن ہے۔

آپ نے اپنے محترم چچا کی درخواست پر توجہ نہیں فرمائی بلکہ عثمان بن ابی طلحہ ہی کو بلایا اور فرمایا کہ یہ کعبہ کی کنجی سنبھالو اور یہ قیامت تک تمہارے ہی خاندان میں رہے گی اور جو کوئی تم سے اسے چھینے گا وہ ظالم ہوگا۔

اس وقت آپ نے وہ عظیم خطاب فرمایا جو آج بھی سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہے ہم۔ آپ کے اس عظیم خطبہ کے کچھ کچھ مختلف احادیث کو سامنے رکھ کر نقل کر رہے ہیں۔ راوی حضرت ابی شریح العدوی کہتے ہیں۔

حَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا یَعْضُدُ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِیْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ

"آپ نے حمد وثناء کے بعد فرمایا: بیشک یہ شہر مکہ ایسا ہے کہ اسے اللہ نے حرمت اور عزت والا شہر قرار دیا ہے اس کی حرمت لوگوں کی قائم کی ہوئی نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حرمت ہے جو شخص اللہ اور رسول اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کیلئے ہرگز حلال نہیں ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. (بخاری شریف)

وہ یہاں خون بہائے یا کسی درخت کو اکھاڑے۔ اگر کوئی کہے کہ خود اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے اس شہر میں لڑائی کی ہے لہٰذا لڑائی جائز ہے تو اس سے کہہ دینا کہ اللہ نے اپنے رسول کے واسطے صرف ایک گھڑی کی لڑائی کیلئے اجازت دی تھی جو اسی وقت ختم ہو گئی اور اب اس کی حرمت قیامت تک کیلئے قائم ہو چکی ہے۔ اب کسی کیلئے یہاں لڑائی کرنا جائز نہیں ہے۔ چاہیے کہ جو لوگ حاضر ہیں وہ غائب لوگوں کو جو بعد میں آئیں گے قیامت تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں''۔

اس موقعہ پر آپ نے حاضرین کو خاص طور پر قریش کو مخاطب فرمایا۔

يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ ذَهَبَ عَنْكُمْ نِخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِالْاٰبَاءِ. اَلنَّاسُ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ. ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ﴾ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ.

[ترمذی. تفسیر. بالفاظ مختلفة]

یعنی ''اے قریش کے لوگو! اللہ پاک نے آج تمہارا جاہلانہ گھمنڈ وغرور اور باپ دادوں کے حسب ونسب پر اترانا سب خاک میں ملا دیا۔ سن لو کہ سب لوگ آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ پس یاد رکھو کہ تمہاری سب کی اصل مٹی ہے کسی خاندان پر غرور کرنا جائز نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔'' لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد اور عورت (آدم وحوا) سے پیدا کیا ہے اوگوت قبیلے سب صرف تمہاری آپس کی رشتہ داریوں کی پہچان کیلئے ہیں۔ اور سن لو اللہ کے ہاں صرف اس کی عزت ہے جو اللہ سے بہت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڈرنے والا ہے''۔ پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا۔ اے قریشیو! جاؤ آج تم سب آزاد ہو اگرچہ تمہارا ماضی بہت خون آلودہ ہے مگر آج تم سے کوئی پکڑ' بدلہ و انتقام کا خیال نہیں ہے۔ جاؤ تم سب آزاد تم سب کیلئے پورا پورا امن و امان ہے''۔

آپ کا یہ خطبہ سن کر نہ صرف قریش بلکہ جملہ باشندگان عرب میں مسرت اور خوشی کی لہر دوڑ گئی اور قبائل عرب دور و نزدیک سے آ آ کر اسلام میں داخل ہونے لگے جس کا ذکر سورہ والفتح میں سنا ہے۔ سچ ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس کے بعد آپ ﷺ اسلام قبول کرنیوالوں سے بیعت لینے کیلئے کوہ صفا پر بیٹھ گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو باری باری پیش کر کے اسلام قبول کروا رہے تھے۔ آج سارا مکہ مسرت سے بقعہ نور بنا ہوا تھا۔

برادرانِ اسلام!

اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم کو اسلام کی دولت عطا فرمائی ہے۔ اب فتح مکہ کا خطبہ سن کر عہد کر لو کہ ہمیشہ اسلام کے وفادار' تابعدار بن کر زندگی گزارو گے۔ اور اپنی طاقت کے موافق اسلامی ہدایات پر عمل کرو گے۔ اللہ پاک ہم سب کو یہی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ. اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خطبہ عورتوں سے متعلق ضروری نصیحتوں کا بیان

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمٰنُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱﴾ (النور)

’’اے رسول ایمان والی عورتوں سے کہدو کہ وہ اپنی نگاہیں غیر مردوں کے دیکھنے سے نیچی رکھا کریں اور اپنے بناؤ سنگار کو ظاہر نہ کریں سوائے زینت کے اس حصے کے جو خود بخود عموماً کھلا رہتا ہے۔ اور ان کو چاہیے کہ اپنے سینوں اور گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں۔ اور اپنی زینت کو کھلا نہ رکھیں مگر ان لوگوں کے سامنے کھلا رکھیں یعنی شوہروں باپ، خسر، بیٹے، سوتیلے بیٹے، یا بھائی' بھتیجے بھانجے' اپنی عورتیں اور اپنے لونڈی وغلام اور وہ مرد جو عورتوں کے کام کے نہیں ہیں۔ یا نابالغ لڑکے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جو ابھی عورتوں کے پردے کی باتوں سے واقف نہیں ہوئے ہیں۔ اور ان عورتوں کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ چلتے وقت اپنے پاؤں کو زمین پر اس طرح نہ ماریں جس سے پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اور ایمان والے مرد و عورتو! سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم دونوں جہاں میں کامیاب ہو جاؤ''۔

حمد و نعت کے بعد:

برادرانِ اسلام!

قرآنی آیت جو آپ نے سنی ہے اس میں اللہ پاک نے عورتوں کو وہ ساری ہدایات فرما دی ہیں جن کی پابندی کرنا مسلمان ایماندار شریف عورتوں کیلئے ضروری ہے۔ نگاہوں کو نیچا رکھنا اور غیر مرد کو نہ دیکھنا عورت کیلئے بہت ضروری ہے۔ پردہ کی یہی مصلحت ہے کہ کوئی عورت کسی غیر مرد کو نہ دیکھ سکے تا کہ کوئی فتنہ نہ کھڑا ہو۔ بدکاری سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ایک ایماندار شریف عورت کیلئے بہت ہی بڑا فریضہ ہے۔ بدکار زانیہ فاحشہ عورتیں اسلام کیلئے اپنے خاندان کیلئے باعث شرم ہوتی ہیں۔ اسی لئے اسلام میں زنا کی سنگین سزا رکھی گئی ہیں کہ شادی شدہ عورتوں اور مردوں کو زنا کا جرم ثابت ہونے پر زندگی سے محروم کر دیا جائے تا کہ اس سنگین جرم کا جڑ سے خاتمہ کیا جا سکے۔ عورت کیلئے اپنے جسم کو پردہ میں چھپانا اور کسی بھی زینت کی چیز کو ظاہر نہ ہونے دینا کس قدر ضروری ہے۔ آیت خطبہ سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے مگر افسوس ہے کہ آج کل اس آزادی کے دور میں کتنی عورتیں بے پردہ پھرتی ہیں بازاروں میں' میلوں' ٹھیلوں میں گھومتی ہیں۔ سینما دیکھنے میں پیش پیش رہتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ جن کی بے حیائی اس درجہ بڑھ چکی ہے کہ ایسے باریک کپڑے پہنتی ہیں جن میں سارا جسم ننگا نظر آتا ہے اب برقعہ پوش عورتوں کا بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حال ایسا ہے کہ ایسے بے حیائی کے برقعوں کو چھپانے کیلئے بھی کسی دوسرے موٹے کپڑوں کے برقعوں کی ضرورت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلاَتٌ مَائِلاَتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لاَ يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا".

[مسلم. كتاب اللباس والزينة]

یعنی "دو قسم کے دوزخی ہیں جن کو ابھی میں نے دیکھا نہیں ہے۔ ایک وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ظلم سے ماریں گے۔ اور دوسری وہ عورتیں جو ظاہر میں کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی اور حقیقت میں وہ ننگی ہوں گی اور وہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی، فریفتہ کرنے والی عورتیں ہوں گی اور ان کی طرف رغبت کریں گی اور ان کی سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے۔ یعنی ایک طرف جھکے ہوئے یعنی ایسی بے حیا عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی نہ اس کی خوشبو پا سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے پائی جا سکے گی"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ایک روز اپنے بھتیجے عبداللہ بن الطفیل کے سامنے آ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو میرا بھتیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا عَرِقَتِ الْمَرْاَةُ لَمْ تَحِلَّ لَهَا اَنْ تُظْهِرَ اِلَّا وَجْهَهَا وَاِلَّا مَا دُوْنَ هٰذَا وَقَبَضَ عَلٰى ذِرَاعِ نَفْسِهٖ فَتَرَكَ

یعنی "کوئی عورت جب بالغہ ہو جائے تو اس کیلئے حلال نہیں ہے کہ اپنے جسم کے کسی حصہ کو ظاہر کرے سوائے چہرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ قَبْضَتِهِ وَبَيْنَ الْكَفِّ مِثْلَ قَبْضَةٍ أُخْرَى". (ابن جریر)

کے اور سوائے اس کے یہ فرما کر آپ نے اپنا ہاتھ کلائی پر اس طرح رکھا کہ آپ کی گرفت کے مقام اور ہتھیلی کے درمیان صرف ایک مٹھی بھر جگہ باقی رہ گئی تھی''۔

برادرانِ کرام!

آج کے نازک دور میں خواتین اسلام کے سنبھلنے اور اندرونی حالات کے سدھارنے کی سخت ترین ضرورت ہے۔ اگر گھروں میں عورتیں نیک، دیندار، پرہیزگار، پردہ نشین اور حیا دار ہوں گی تو ان کے پاکیزہ اثرات اولاد پر بھی پڑیں گے۔ اسطرح گھرانہ سدھر سکے گا۔ اور اگر بد دین اور بداخلاق ہوں تو سارے خاندان میں اس کا بد اثر پھیلے گا۔ اس لئے گھروں میں عورتوں کے سدھارنے کی سخت ترین ضرورت ہے۔ رسول کریم ﷺ نے مردوں کی طرح عورتوں کی اصلاح و سدھار کیلئے بھی بھرپور کوشش فرمائی ہے۔ ایک موقعہ پر آپ نے خطبہ میں فرمایا تھا۔

"يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَالَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَتْ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَتَحَلَّى ذَهَبًا وَّتُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ". (رواه ابو داؤد)

یعنی ''اے عورتوں کی جماعت کیا چاندی کے زیورات تم کو بس نہیں ہیں؟ سنو تم میں سے جو عورت سونے کے زیورات پہنے اور ان پر اترائے اور غریب عورتوں کے سامنے ان کو ظاہر کر کے ان کے سامنے اپنی مالداری پر فخر کرے ان کو ان ہی زیوروں سے قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا''۔

اس طرح پر کہ ان کو آگ پر سرخ کر کے ان کے جسموں پر ان سے داغ لگائے جائیں گے۔

اللہ پاک ہر مسلمان مرد و عورت کو ایسے عذابوں سے نجات دے۔ آمین اسی طرح ایک مرتبہ خاص عورتوں کا مجمع تھا اور آنحضرت ﷺ ان سے بیعت لے رہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھے آپ ﷺ نے فرمایا:

''اُبَایِعُکُنَّ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلاَ تَسْرِقْنَ وَلاَ تَزْنِیْنَ وَلاَ تَقْتُلْنَ اَوْلاَدَکُنَّ وَلاَ تَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ تَفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُنَّ وَاَرْجُلِکُنَّ وَلاَ تَعْصِیْنَ فِیْ مَعْرُوْفٍ وَّلاَ تَخْمِشْنَ وَجْھًا وَّلاَ تَلْطِمْنَ خَدًّا وَّلاَ تَنْتِفْنَ شَعْرًا وَّلاَ تُمَزِّقْنَ جَیْبًا وَّلاَ تُسَوِّدْنَّ ثَوْبًا وَّلاَ تَدْعِیْنَ وَیْلاً وَّلاَ تَقُمْنَ عِنْدَ قَبْرٍ''. (رواہ ابوداؤد)

''اے عورتوں کی جماعت میں تم سے ان باتوں پر عہد لیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا' چوری نہ کرنا' زنا کاری نہ کرنا' اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا' کسی پر تہمت بہتان نہ باندھنا' میں جو نیکی کا حکم دوں اس میں میری نافرمانی نہ کرنا' مصیبت کے وقت منہ نہ نوچنا' رخساروں پر تھپڑ نہ مارنا' نہ بال نوچنا نہ کپڑے پھاڑنا' نہ منہ کا کالک ملنا' نہ ہائے وائے ہلاکت کو پکارنا' اور نہ قبروں پر کھڑی ہونا''۔

اس وعظ میں عورتوں کو وہ جملہ ہدایات فرمائی ہیں جو ان کے دین وایمان' شرم وحیا اور اچھے اخلاق کو باقی رکھنے والی ہیں۔ آخر میں آپ نے نوحہ سے منع فرمایا کیونکہ عام طور پر عورتوں میں نوحہ کا رواج ہے جسے اسلام نے سختی کے ساتھ منع فرمایا کیونکہ ایک دفعہ برسر منبر فرمایا۔

''وَلاَ تَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَیَالٍ اِلاَّ عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا''. (مسند احمد)

''کسی بھی عورت کیلئے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہے حلال نہیں ہے کہ کسی بھی میت پر تین رات سے زیادہ سوگ کرے ہاں عورت اپنے خاوند کے اوپر چار ماہ اور دس دن سوگ کرسکتی ہے''۔

ایک ایمان افروز خطبہ سنئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ جَمَعَ نِسَآءَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَيْتٍ فَاَرْسَلَ عَلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ا اِلَيْكُنَّ وَاَمَرَنَا بِالْعِيْدَيْنِ اَنْ نُّخْرِجَ فِيْهِنَّ الْحُيَّضَ وَالْعُتَّقَ وَلاَ جُمُعَةَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا مِنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ. (ابوداؤد)

''حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کی تمام عورتوں کو ایک گھر میں جمع ہونے کا حکم فرمایا جب سب آ گئیں تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا آپ تشریف لا کر دروازے پر کھڑے ہو گئے اور سلام کیا۔ ہم سب نے سلام کا جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ حضور کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ آپ نے تم کو حکم فرمایا کہ اپنی جوان اور حائضہ عورتوں کو بھی ضرور عیدگاہ میں لے جایا کرو تم پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے تمہیں جنازوں کے ساتھ جانا منع ہے''۔

لیکن عورتیں چاہیں تو پردے کے ساتھ نماز جمعہ میں شریک ہو سکتی ہیں۔

حضرات!

یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ عورتوں کے عیدین میں شریک ہونے کی کچھ مولانا صاحبان سختی سے مخالفت کرتے ہیں۔ اور حدیث نبوی کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور کتنی مسلمان عورتیں جو میلوں' تماشوں' عرسوں اور تعزیوں میں شرکت کرتی ہیں۔ تو ایسے مولانا لوگ چپ سادھ جاتے ہیں۔ حالانکہ عورتوں کا عید میں شریک ہونا زمانہ رسالت کا عام معمول تھا یہاں تک تاکید تھی کہ حیض والی بھی جائیں نمازوں سے دور رہ کر دعاؤں میں شرکت کریں۔ بہر حال وہ عورتیں جو عیدگاہ میں جا کر نماز عید میں شرکت کرتی ہیں وہ بہت ہی قابل تعریف ہیں۔ ان کو بخاری و مسلم کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث جوام عطیہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے وہ یاد رکھنی چاہیے وہ فرماتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم پردہ نشین کنواری عورتوں کو بھی عید گاہ لے آئیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ اگر وہ حیض والی ہوں جب بھی فرمایا کہ ہاں وہ بھی آئیں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شرکت کریں۔ مجمع میں سے ایک عورت نے سوال کیا کہ اگر اس کے پاس اوپر ڈالنے کی چادر نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ اسے کوئی دوسری عورت اپنی چادر میں لے آئے۔

اس روایت سے بھی ظاہر ہے کہ زمانہ نبوی میں عورتوں کو عید گاہ میں لے جانے کا کتنا بڑا اہتمام تھا مگر ساتھ میں یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کے یہ سب کچھ پردہ کے ساتھ ہے۔ بے پردہ ہو کر جانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ یہ بھی حکم ہے کہ عید گاہ جانے والی عورتیں اپنے روزمرہ کے معمولی لباس ہی میں جائیں بن ٹھن کر ہرگز نہ جائیں۔ یہ بھی آیا ہے کہ جو عورتیں عطر لگا کر بن ٹھن کر اپنی طرف مائل کرنے کیلئے مردوں کے اوپر سے گزرتی ہیں اللہ کے نزدیک وہ بدترین گنہگار عورتیں ہیں۔ (مشکوۃ) اللہ پاک ہر مسلمان مومنہ عورت کو ایسی برائیوں سے محفوظ رکھے۔ اور اپنی نیک بندیوں میں شامل فرمائے۔ آمین

ایک اور خطبہ بھی سننے کے قابل ہے۔

عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ ......''.

الحدیث [بخاری، الزکاۃ، ترمذی۔ الزکاۃ]

''حضرت زینب عبداللہ کی عورت روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہم کو ایک خطبہ سناتے ہوئے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! صدقہ خیرات ضرور دیا کرو اگرچہ تم کو اپنے زیوروں میں سے دینا پڑے بلاشک قیامت کے دن دوزخ میں زیادہ تعداد تم عورتوں کی ہوگی''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عورتوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"تَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَتُكْثِرْنَ اللَّعْنَ". "تم اپنے خاوندوں کی ناشکری بہت کرتی ہو اور آپس میں بکثرت لعن طعن کرتی رہتی ہو"۔ [مسلم الایمان]

عورت کی فطرت ہے کہ ذرا بھی خلاف مذاج کوئی بات سامنے آ جائے تو پھر آپے سے باہر ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ تو اللہ میاں کی بھی شکوہ شکایت سے نہیں چوکتی ہے خاوندوں پر بری طرح برسنے لگ جاتی ہے اس کے سارے احسانات کو خاک میں ملا دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ دوزخ میں زیادہ تر انہیں کو دیکھا گیا۔ اللہ پاک ہماری خواتین کو ایسی بری خصلتوں سے بچائے اور سب کو نیک راستے پر چلائے اور سب کو جنتیوں میں شامل فرمائے۔ آمین

آخر محترمات خواتینِ اسلام سے مکرر گذارش کروں گا کہ اسلام کی عزت و آبرو کو قائم رکھنے کیلئے آپ کو پردے کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ سخت ضرورت سے گھر سے نکلنا ہو جائے تو چہرہ پر نقاب ڈالنا' گھونگھٹ نکال کر چلنا' راستے میں کسی مرد کو نہ دیکھنا آپ کی اسلامی شرافت کا تقاضا ہے۔ نیز علم دین حاصل کرنا عورتوں کیلئے بہت ضروری ہے تاکہ وہ مسائلِ دین سے واقفیت حاصل کرسکیں۔ وضو' غسل' طہارت' نماز' روزہ کے احکامات سنت نبوی کے مطابق عمل میں لاسکیں۔

یا اللہ! جو کچھ عرض کیا گیا ہے اسے ہماری خواتین کے دل و دماغ میں اتار دے۔ ہماری بچیوں کو حضرت سیدۃ النساء فاطمہ الزہرۃ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہماری بزرگ خواتین کو حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چلا اور ہم سب کو اسلامی احکام کی پابندی کرنے کی سعادت فرما۔ ہماری غلطیوں کو معاف کر دے، اور سب کو قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شفاعت نصیب فرمائیو اور آپ کے لواء الحمد کے نیچے ہمارا حشر فرمائیو اور ہم سب کو جنت میں جمع کیجیو۔ آمین یارب العالمین۔

اے پروردگار! ہماری ماؤں‘ بہنوں‘ بیٹیوں کو توفیق دے کہ وہ اسلام و ایمان پر ثابت قدمی کیلئے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی کی مثال یاد رکھیں اور دنیا کی زیب و زینت پر فریفتہ ہونے سے اپنے آپ کو بچائیں اور جان لیں کہ ایک دن یہ دنیا چھوڑ کر دربار الٰہی میں حاضر ہونا یقینی ہے۔ اللہ پاک ہر مرد و عورت کو مرنے کے بعد جنت کی زندگی عطا کرے۔ آمین!

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ بیاہ شادی کی اہمیت
کتاب وسنت کی روشنی میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآئَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○﴾ (النساء)

''اے لوگو! اپنے اس پیدا کرنے والے سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کیا۔ پھر ان دونوں میاں بیوی کے میلاپ سے بہت سے مرد اور عورتوں کو زمین میں پھیلا دیا اور اس اللہ سے ڈرو جس کا نام لیکر آپس میں ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو اور صلہ رحمی کا بھی پورا پورا خیال رکھو۔ بیشک اللہ پاک تم پر نگہبان ہے''۔

برادرانِ اسلام!

بیاہ شادی کا معاملہ اتنا اہم ہے اس کی اہمیت عقل اور نقل ہر دو طرح سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے اللہ پاک نے آیت خطبہ میں صاف صاف فرما دیا کہ اگر بیوی اور میاں کا جوڑا نہ ہوتا تو انسانی آبادی کا وجود ناممکن تھا۔ اللہ پاک نے اپنے فضل وکرم سے مرد وعورت ہر دو کو پیدا کر کے ان میں بیاہ شادی کا تعلق پیدا کر دیا اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسی سلسلے سے یہ پوری آبادی روئے زمین پر پھیلی ہوئی نظر آ رہی ہے اسی رشتے کی برکت سے آگے چل کر مختلف رشتہ داریاں وجود میں آتی ہیں۔ دودھیال' نھیال اور سسرال سارے رشتے اسی بیاہ شادی سے قائم ہوتے ہیں جن کے ساتھ احسان و سلوک کر کے رشتہ کو قائم رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے اور رشتہ داریوں کو توڑنا احسان و سلوک سے ہاتھ کھینچنا قطع رحمی کہلاتا ہے جو شریعت میں بدترین گناہ ہے اللہ پاک نے قرآن پاک میں اسی لئے ایک مستقل سورہ شریف نازل فرمائی جس کا نام سورہ نساء ہے جس میں مرد و عورتوں کی خانگی' ازدواجی زندگی کے بہت سے مسائل کا بیان ہوا ہے یہ مذہب اسلام ہی کا فیض ہے کہ شادی بیاہ کی اہمیت کو انسانوں نے سمجھا ورنہ پہلے بہت سے مذاہب بغیر شادی بیاہ کے شادی کی زندگی گزارنا بہتر جانتے رہے۔ حالانکہ منشائے قدرت یہ نہیں تھا بلکہ اس کے برعکس قدرت کا عین تقاضا تھا کہ شادی بیاہ سے انسانی نسل میں ترقی ہو سورہ رعد میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۝٣٨﴾ (الرعد)

''اے رسول ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول دنیا میں مبعوث کئے ہیں جن کو ہم نے بیویاں عنایت کیں اور ان کو صاحب اولاد بھی بنایا''۔

معلوم ہوا کہ بیوی بچوں کا ہونا عین رضائے الٰہی ہے۔ یہ نبیوں اور رسولوں کی سنت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نام مشہور زمانہ ہیں۔ یہ جملہ انبیاء کرام بیویوں اور بچوں والے تھے۔ بچوں کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت زکریا علیہ السلام کا دعائیں کرنا قرآن مجید میں مذکورہ ہے۔ لہٰذا جو لوگ شادی بیاہ کو اہمیت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیتے وہ سخت غلطی پر ہیں۔ ہندوستان کے بھی بہت لوگوں کو ہم تاریخ میں دیکھتے ہیں کہ وہ بیوی بچوں والے تھے۔

حضرات!

قرآن مجید میں شادی بیاہ کے اصول وضوابط بڑی خوبی سے بیان کئے ہیں فرمایا:

﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً ③﴾ (النساء)

یعنی ''جو عورتیں تم کو پسند ہوں ان سے شادی کرو۔ وہ دو تین چار تک تمہارے لئے جائز ہیں۔ ہاں اگر انصاف نہ کرسکو صرف ایک ہی شادی کرو تاکہ دو تین چار کرکے ناانصافی اور حقوق کی عدم ادائیگی کے گنہگار نہ ہوسکو''۔

اور سورۂ نور میں فرمایا:

﴿وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ...... ㉜﴾ (النور)

یعنی ''اپنی رانڈ بیوہ ہو جانے والی عورتوں کا دوسرا نکاح کر دیا کرو اور نیک غلاموں اور باندیوں کا بھی نکاح کر دیا کرو''۔

پہلے کتنے ہی لوگ تھے جو بیوہ عورتوں کی دوسری شادی کو عیب جانتے تھے۔ اسلام نے اس بری رسم کو ختم کر ڈالا۔ آج دنیا کی بہت سی قوموں میں بیوہ عورتوں کی شادی کا رواج پانا یہ اسلام کا فیض ہے جو اس طرح ان مظلوم بیوہ ہونے والی عورتوں کو حاصل ہوا کہ ان کو دوسرے نکاح کی اجازت مل گئی۔ بہت سے لوگ بیوہ عورتوں کی شادی کو عیب سمجھتے تھے مگر اب یہ بری رسم ختم ہو چکی ہے اور بیوہ عورتوں کی شادی بیاہ کرنے کی تاکید میں رسول کریم ﷺ کے بہت سے ارشادات کتب احادیث میں نقل ہوئے ہیں جن میں سے ہم چند ارشادات آپ کو سناتے ہیں جن سے آپ کو معلوم ہوگا کہ شادی کرنا ایک مرد مومن کیلئے سنت نبوی کی حیثیت سے بہت بڑا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کارِثواب بھی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَآءٌ".
(متفق علیه)

مشہور صحابی ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے جوانوں کی جماعت تم میں سے جو شخص مہر اور نان ونفقہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس کو شادی ضرور کر لینی چاہیے کیونکہ شادی کرنے سے آنکھیں نیچی ہو جاتی ہیں۔ (خواہش پوری ہونے کے سبب کسی غیر عورت کو دیکھنے اور شیطانی نظر ڈالنے کی خواہش نہیں رہ جاتی) اور یہ عمل شرم گاہ کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اور جسے نکاح کی طاقت نہ ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے۔ کیونکہ بکثرت روزہ رکھنے سے خواہش نفسانی کم ہو جاتی ہے''۔

نکاح میں آنے والی عورت کا مہر ادا کرنا اور اس کا خرچ برداشت کرنا ضروری ہے اور یہ مرد پر اس کی بیوی کا ایسا حق ہے جو کسی صورت میں بھی معاف نہیں ہو سکتا۔ ہاں برضا و رغبت عورت اگر خود مہر معاف کر دے تو وہ بات الگ ہے۔ بہر حال مرد کا فرض ہو جاتا ہے کہ جو کھائے وہ اپنی عورت کو بھی کھلائے۔ اپنی عورت کو لباس پہنائے اسے بھوکا ننگا نہ رہنے دے۔ اگر مرد اس میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ اپنی عورت کی حق تلفی کر رہا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا

''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورت چار باتوں کی وجہ سے شادی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ". [بخاری. النکاح] کیلئے پسند کی جاتی ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے حسب ونسب کی وجہ سے یعنی اچھے خاندان کی وجہ سے اور اس کے حسن و جمال کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے ۔ پس اے مسلمانو! تم دین والی کو ترجیح دے کر کامیابی حاصل کرو"۔

بہترین عورت کے انتخاب میں دینداری کو اول درجہ دینا ضروری ہے اور چیزیں بعد کی ہیں۔ وہ بھی اگر ہوں تو نور علی نور ورنہ قابل نکاح عورت دیندار' پرہیز گار عورت ہے۔ مال اور حسب ونسب اور حسن و جمال یہ چیزیں بعد کی ہیں ۔ کتنی مالدار حسن و جمال والی عورتیں شادی کے بعد خانہ بربادی کا سبب بن جاتی ہیں۔ خصوصاً آج کے زمانہ میں تو ایسی عورتیں بہت کم وفادار' اطاعت شعار نکلتی ہیں اس لئے جہاں تک ممکن ہو نیک صالحہ عورت سے شادی کرنا دین و دنیا میں ہر طرح سے سکون و اطمینان حاصل کرنا ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ایسی ہی نیک عورت عطا کرے۔

بزرگو' عزیزو اور دوستو!

شادی خانہ آبادی کی منزل وہ منزل ہے جس کے بعد انسانی زندگی کا ایک دوسرا دور شروع ہوتا ہے لہٰذا اس معاملہ کو بہت ہی حسن وخوبی کے ساتھ سلجھانا اور بہت دیکھ بھال کر رشتہ قائم کرنا چاہئے۔ صرف عورت کی ہی کا انتخاب ضروری نہیں بلکہ بیٹی والوں کا فرض ہے کہ وہ لڑکا بھی خوب دیکھ بھال کر منتخب کریں کیونکہ آج کل بہت سے نوجوان بچپن ہی میں غلط راستوں پر چل کر بہت خراب ہو جاتے ہیں خاص طور پر مالدار گھرانوں کے لڑکے شروع ہی میں سینما، تھیٹر بائسکوپ میں جا کر بے حیائی کے مناظر دیکھ کر خود بے راہ بن جاتے ہیں خاص کر آج کل اسکولوں' کالجوں سے نکلنے والے نوجوان زیادہ خراب ہو جاتے ہیں۔ جن کو اخلاق اور مذہب سے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ اس لئے ایسے لڑکوں کا انتخاب کرنا ضروری ہے جو اپنی عورت کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حقوق ادا کر سکیں۔ اچھی طرح سے اخلاق فاضلہ کی زندگی گزار سکیں۔ اور عورت کو سکون و راحت حاصل ہو۔ پھر ایسا گھر دنیا میں جنت کا نمونہ بن جاتا ہے جیسا کہ آنحضرت فرماتے ہیں جو بہت توجہ سے سننے کے قابل ہے۔

"اَلدُّنْیَا کُلُّهَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ". [مسلم، نسائی]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ ساری دنیا چند دن کا فائدہ ہے جو قریب میں ختم ہو جانے والا ہے مگر بہترین سامان جو دنیا میں ایک مرد مومن کیلئے ہو سکتا ہے وہ نیک بخت عورت ہی ہے"۔

صالحہ کے معنی دیندار، پرہیز گار، سنت نبوی کی پابند، اللہ سے ڈرنے والی۔ ایسی عورت جس مرد کو نصیب ہو جائے تو اس کیلئے یہ دنیا جنت بن سکتی ہے خواہ وہ چار پیسے کا مزدور ہو تب بھی وہ چین کی زندگی گزار سکتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ نے ایسی نیک بندیوں کی تعریف ان لفظوں میں فرمائی۔

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ......﴾ (النساء)

"وہ عورتیں اللہ کی پیاری اور اپنے خاوندوں کی بھی پیاری ہوتی ہیں جو نیک عمل کرنے والی، پرہیز گار ہوتی ہیں اور خاوند کے پیچھے ان کے مال اولاد اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرنیوالی ہوتی ہیں"۔

ایسی عورتیں جن کو نصیب ہو جائیں وہ بڑے ہی خوش قسمت ہیں۔ اس بارے میں رسول کریم ﷺ کا ایک اور ارشاد گرامی آپ کو سنایا جا رہا ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی اللّٰهِ خَیْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک مومن مرد کے فائدے کیلئے دنیا میں تقوی الٰہی کے بعد سب سے بہتر چیز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ. (رواه ابن ماجه)

نیک بخت بیوی ہے ایسی کہ جب بھی اس کو کچھ حکم دے وہ فوراً فرمانبرداری کرے اگر وہ مرد اس کی طرف نظر محبت سے دیکھے تو وہ عورت اپنی خوش خلقی سے اس کو خوش کردے اور اگر وہ مرد اسکو کسی کام کے کرنے کیلئے قسم دلائے تو وہ ضرور اس کو پورا کردے۔ اور اگر وہ مرد اس سے غائب ہو جائے تو پیچھے سے وہ اپنی عزت آبرو اور خاوند کے مال میں اس کی خیر خواہی کرے کوئی بددیانتی نہ کرے''۔

اور سنئے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نَصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ''. (البيهقی)

یعنی ''جب کسی بندے نے شادی کرلی تو اس نے دین کا آدھا حصہ پورا کرلیا اب جو باقی رہ گیا ہے اس میں اس کو اللہ سے ڈرنا چاہیے''۔

مطلب یہ ہے کہ دین فطرت کا ایک حصہ تو شرمگاہ سے متعلق ہے اور دوسرا حصہ پیٹ سے متعلق ہے۔ شادی کرنے سے پہلا حصہ تو پورا ہوگیا اب وہ بہت سے گناہوں سے بچ گیا جو شرمگاہ سے متعلق ہیں۔ اب پیٹ سے متعلق بھی اسے حلال و حرام کا پورا پورا خیال کرنا ضروری ہے تاکہ ہر دو کی طرف سے پورا دیندار بن سکے۔

بھائیو!

شادی بیاہ کا معاملہ بڑا ہی اہم ہے جس کے بعد کتنے گھرانے آباد ہو جاتے ہیں اور کتنے ہی بگڑ جاتے ہیں رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سب سے زیادہ خیر و برکت والی شادی وہ ہے جس میں کم سے کم خرچ ہو۔ (مشکوۃ۔ النکاح) جو لوگ شادی بیاہ میں اسراف کرتے ہیں اور نام و نمود کیلئے بہت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سی دولت پھونک ڈالتے ہیں وہ نہ صرف شیطان کے بھائی ہیں بلکہ وہ اپنی اور اپنی اولاد کی آئندہ زندگی تباہ کرنے والے ہیں۔

مسلمانوں میں شادی بیاہ پر بہت سی فضول بلکہ شرکیہ، کفریہ بدعیہ رسمیں جاری ہیں جن میں بہت سے حاجی، مولوی، نمازی لوگ گرفتار ہو جاتے ہیں۔ یہ بڑے ہی افسوس کی بات ہے اللہ پاک ہر مسلمان کو نیک سمجھ عطا کرے۔ فضول خرچی سے بچائے اور نہایت ہی سیدھے سادھے طریقے سنت نبوی کے مطابق اپنے بچوں کی شادی کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آج کل جو تلک یا جوڑے گھوڑے کی رسم دنیا میں پھیلی ہوئی ہے یہ بہت ہی بری رسم ہے جس کی وجہ سے کتنی مسلمان بچیوں کی زندگی تباہ ہے اور جو لوگ اپنے لڑکوں کا ایسا سودا کرتے ہیں اللہ کے نزدیک وہ بہت ہی بڑے گنہگار ہیں۔ اللہ پاک ان کو نیک سمجھ عطا کرے کہ وہ اس بری رسم سے باز آ جائیں۔ آمین!

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خطبہ نکاح کا بیان

اور غلط رسومات شادی کی تردید

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝٧٠ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٧١﴾ (الاحزاب)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ". [ابن ماجه. النكاح] (وَقَالَ اَيْضًا): "مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ". [بخاری، مسلم] (وَقَالَ اَيْضًا): "تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ". (مشكوة) [ابو داؤد، نسائی]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور منہ سے جو نکالو بالکل سچ اور صحیح بات نکالو۔ اللہ پاک تمہارے عملوں کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ جو اللہ پاک اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے پس اس نے بہت بڑی مراد کو حاصل کر لیا"۔

رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "نکاح میری سنت ہے"۔ (اور آپ کا فرمان ہے) "اور جو میری سنت سے بے رغبتی کرے گا وہ میری امت میں سے نہیں ہے" اور فرمایا کہ "اے مسلمانو! تم ایسی عورتوں سے شادی کیا کرو جو اپنے خاوندوں سے محبت کرنے والی اور زیادہ اولاد جننے والی ہوں کیونکہ قیامت کے دن میں امت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کی زیادتی پر فخر کروں گا''۔

برادرانِ اسلام!

آج آپ ایک مبارک مجلس میں تشریف فرما ہیں جس کو ''شادی خانہ آبادی'' کہا جاتا ہے اس مبارک تقریب میں جس قدر بھی مسلمان شرکت کر سکیں بہتر ہے کیونکہ وہ اس وقت اہم ترین کاروائی پر اللہ کے نزدیک گواہ بن جاتے ہیں اور دولہا ودلہن کیلئے انکی نیک ترین دعائیں حاصل ہوتی ہیں اس لئے خلوص دل کے ساتھ ایسی مبارک تقریب میں شرکت کرنا باعث سعادت ہے شادی میں ایجاب وقبول کا ہونا ضروری ہے جس کیلئے طرفین کا راضی ہونا خاص طور پر عورت کی اجازت کا ہونا گواہوں اور ولی کا موجود ہونا' مہر کا مقرر کرنا' نکاح کے صحیح ہونے کی شرائط میں سے ہے۔ بچی کے ولی کیلئے ضروری ہے کہ وہ پہلے دو گواہوں کے ساتھ اندر جا کر بچی سے باقاعدہ اجازت طلب کرے اور یوں کہے کہ بیٹی تمہارا نکاح فلاں بن فلاں لڑکے کے ساتھ اس قدر مہر کے عوض کیا جا رہا ہے اس پر تم اپنی رضامندی کا اظہار کرو پھر کنواری لڑکی کا یہ سن کر خاموش ہو جانا اس کی اجازت ہے اگر دولہن بیوہ ہے تو اسے بھی اجازت کا اظہار کرنا بہتر ہے۔

اس کاروائی کے بعد قاضی صاحب خطبہ نکاح پڑھیں جو یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ﷺ.

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○﴾. ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○﴾. ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○﴾.

[ترمذی. النکاح، ابن ماجه. النکاح، ابوداؤد. النکاح، مسند احمد]

اما بعد:

اس کے بعد قاضی صاحب اپنے سامنے بیٹھے ہوئے دولھا کو بآواز بلند مخاطب کرے کہ میں نے فلاں لڑکی کو جو فلاں کی بیٹی ہے فلاں فلاں گواہوں کی گواہی اور فلاں بن فلاں کی ولدیت سے اس قدر رقم مہر کے عوض تمہارے نکاح میں دیا۔ لڑکا بآواز بلند کہے کہ ہاں قبول کیا اور میں اس کو اپنی زوجیت میں لایا اس کے بعد قاضی اور جملہ حاضرین ان لفظوں میں دعا کریں۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا وَبَارَكَ فِيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا بِالْخَيْرِ. (آمین)

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه، روایت بالمعنی کے طور پر معمولی الفاظ کی تبدیلی کیساتھ)

مہر کم سے کم (1) مقرر ہونا چاہئے اور اسے نکاح کے موقعہ پر ہی ادا کرنا بہتر ہے ورنہ بعد میں اس کا ادا کرنا بطور قرض باقی رہ جاتا ہے دعا کے بعد مبصرین میں چھوارے

(1) فائدہ۔ مہر کی تعیین (۳۲ روپے ۱۰ آنے) صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ (از سلفی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کرنا مناسب ہے لیکن بعض لوگ چھوارے والی روایت کو ضعیف کہتے ہیں۔

حضرات!

خطبہ مسنونہ جو آپ نے سنا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ سب تعریفیں حمد وثنا، خاص اللہ ہی کیلئے زیبا ہیں ہم خاص اس کی تعریف کرتے ہیں اور خاص اسی سے مدد چاہتے ہیں اور خاص اسی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور اسی پر ہمارا توکل وبھروسہ ہے اور ہم اپنے نفس کی شراتوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور اپنے برے عملوں کی برائی سے بھی اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جس کو اللہ پاک راہ ہدایت نصیب کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ خود ہی گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک ہی اکیلا معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور سچے رسول ہیں۔ حمد ونعت کے بعد:

اے لوگو! جان لو کہ بہترین بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور بہترین چال وچلن طور وطریق وہ ہے جسے حضرت محمد ﷺ نے اپنی سیرت مبارکہ کے طور پر دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے اور بدترین گناہوں کے کام وہ ہیں جو دین کے نام پر از خود ایجاد کیے جائیں ایسے ایسے نئے کام سب بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی کا نتیجہ دوزخ کی آگ ہے میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ رحمٰن ورحیم کے نام پاک کی برکت سے شروع کرتا ہوں اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں کے میلاپ سے زمین میں بہت سے مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام سے تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔ اور رحموں کا بھی خیال رکھو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر نگران کار ہے اے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایمان والو! اللہ سے ایسا ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سچی صحیح بات منہ سے نکالو ایسا کرنے سے اللہ تمہارے عملوں کو درست کر دیگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جس نے اللہ ورسول کی اطاعت وفرمانبرداری کی وہ اپنی بڑی بھاری کامیابی کو پہنچ گیا۔

محترم برادرانِ اسلام!

نکاح شادی کا معاملہ بھی اسلام میں اس قدر آسان سہل فطرت کے موافق ہے کہ اس میں کوئی تکلف نہیں ہے مگر صد افسوس کہ مسلمانوں نے ازخود اس سلسلہ میں بھی بہت سی رسمیں ایجاد کر لی ہیں۔ خاص طور پر شادی میں بارات کا چڑھانا لڑکے والوں کا جہیز مانگنے کی طویل فہرست پیش کرنا' جوڑے گھوڑے کی رسم اور ایسی بہت سی غلط رسمیں ایجاد کر کے اسلام کی سادگی کو ختم کر کے رکھ دیا ہے جس کے نتیجے میں آج کتنے گھرانے تباہ ہو رہے ہیں کتنی عورتیں بغیر شادی کے گھروں میں بوڑھی ہو جاتی ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ایسی غلط رسموں کو مٹائیں۔ خاص طور پر جہیز یا تلک کی رسم کے خلاف جہاد کرنا وقت کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جو لوگ اپنے لڑکوں کی قیمت وصول کرنے کے خواہش مند ہوں سارے مسلمان مل کر اس کا بائیکاٹ کریں۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ نیز شادی کے موقعہ پر ایسی رسمیں بھی ادا کی جاتی ہیں جو گناہ کبیرہ بن جاتی ہیں۔ دولہا کے ہاتھوں میں کنگنا باندھنا' عورتوں میں دولہا کا جلوس نکالنا قسم قسم کے گانے بجانا آتش بازی کرنا' ناچ کود کرانا' حد سے زیادہ روشنی کرنا اور بہت سی رسمیں ہیں جو نہ صرف گناہ بلکہ بہت بڑی فضول خرچی ہے۔ سمجھ دار لوگوں کا فرض ہے کہ رسموں کے خلاف جہاد کریں۔ اور اسلامی سادگی کے تحت بیاد شادی کو رواج دیں۔ بارات کا حد سے زیادہ لے جانا اور بعض جگہ تین روز تک لڑکی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والے کے گھر ڈیرہ ڈالے رکھنا اس زمانہ میں یہ رواج ایسی حرکت ہے جس سے بہت بڑی تباہی، بربادی دین وایمان کی خرابی لازم ہے۔ ہر مسلمان کو ان کے خلاف آواز اٹھانا ضروری ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ اس شادی کو مبارک کرے نئے جوڑے کو دونوں جہاں کی خوبی عطا کرے۔ بری رسموں سے بچائے خاص طور پر تلک کی رسم ملیا میٹ کر دے اور نوجوانوں کو توفیق دے کہ وہ ایسے لوگوں کا سختی سے مقابلہ کریں تا کہ اس بری رسم سے مسلمانوں کو نجات ملے۔ آمین

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حقیقت وسیلہ

اور پہلے زمانے کے تین آدمیوں کے ایک واقعہ کا بیان

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجٰهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (المائدة)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے ذرائع تلاش کرو اور اس کے راستے میں جہاد کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو''۔

اللہ پاک رب العالمین کی حمد وثنا اور اسکے رسول کریم ﷺ پر ان گنت درود و سلام کے بعد:

برادرانِ اسلام!

قرآن مجید کی جو آیت شریف آج آپ کو سنائی گئی ہے اس میں اللہ پاک نے ایمان والوں کو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے ذرائع حاصل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ آگے ایک اہم ذریعہ کی خود نشان دہی کی ہے کہ جس کا نام جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جس کے کرنے پر فلاح بہبود کامیابی کا دارومدار رکھا گیا ہے۔ آیت کریمہ میں لفظ ''وسیلہ'' استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے اکثر لوگوں نے دھوکہ کھایا ہے کہ وہ کچھ بزرگوں کو وسیلہ سمجھتے ہوئے ان کی نذر و نیاز فاتحہ اور ان کے مزاروں پر حاضری عرس وقوالی گل پاشی وغیرہ وغیرہ افعال کرنے ہی کو وسیلہ نجات سمجھ بیٹھے ہیں۔ کچھ لوگوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے فرضی مقتداؤں' اماموں' مرشدوں کی طرف نسبت ہی کو اپنے لئے وسیلہ فلاح بنا لیا ہے ایسے لوگوں کو سمجھانا اور ان کی غلط فہمی کو دور کرنا بہت ضروری ہے دراصل وسیلہ کسی خاص شخصیت کے بجائے کچھ نیک عمل ہی ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی دکاندار محض کسی دلال کو وسیلہ بنا بیٹھے اور دکان نہ کھولے اور سمجھ لے کہ صرف وسیلہ بنا لینے سے اسکی دکان دولت سے بھر جائے گی تو اس کا یہ خیال محض خیال ہی سمجھا جائے گا۔ آخرت کی نجات اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کے وسائل صرف ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔ قرآن مجید میں ہر جگہ ایمان اور عمل صالحہ کی تلقین کی گئی ہے۔ کسی نبی' رسول یا بزرگ کی کسی ذات کو بطور وسیلہ پکڑ لینے کا قرآن مجید کی کسی آیت میں اشارہ نہیں ہے۔ رسول کریم ﷺ جب عرب میں معبوث ہوئے تو آپ کے سامنے یہودی' عیسائی اور مشرکین مکہ تھے جو اپنے آپ کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل اور حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی طرف منسوب کرتے تھے۔

اگر کسی رسول یا بزرگ کا وسیلہ جائز ہوتا تو آنحضرت ﷺ اعلان فرما دیتے کہ فلاں رسول نبی میرے لئے وسیلہ ہیں۔ مگر سیرت طیبہ کا ہر ورق پڑھ لیجئے آپ کو کسی جگہ بھی ایسے شخصی وسیلہ کا ذکر نہیں ملے گا۔

وفات نبوی کے بعد کا دور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خلفائے راشدین شروع ہوتا ہے اس میں بھی تاریخ بتلاتی ہیں کہ کبھی بھی کسی صحابی نے آنحضرت ﷺ کا نام نامی بطور وسیلہ استعمال نہیں کیا نہ کسی بزرگ شہید صحابی کا نام وسیلہ کیلئے استعمال کیا گیا۔ جب دور رسالت دور صحابہ دور تابعین وائمہ مجتہدین میں ایسے تصورات نہیں ملتے تو پھر آج کسی مرشد امام' مولانا کو کیا حق ہے کہ وہ اعمال صالحہ سے محروم کر کے مسلمانوں کو شخصی وسیلہ تلاش کرنے میں لگا کر عمل سے انکو کورا اور ناکارہ بنا کر رکھ دیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جملہ سلف صالحین کا طرز عمل یہی رہا کہ اصل وسیلہ اعمال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صالحہ اور جہاد فی سبیل اللہ ہیں۔ان ہی تصورات کولیکر وہ ساری دنیا میں پھیل گئے اور اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔آج کا مسلمان قبروں مزاروں پر جھاڑو ہی لئے بیٹھا ہے اور سمجھتا ہے کہ قبر والے بزرگ کا میرے لئے وسیلہ کافی ہے یہ کسی قدر نادانی ہے بزرگوں کا احترام اپنی جگہ برحق اور ضروری ہے مگر اُن کے اسمائے گرامی کو غلط تصورات کیساتھ استعمال کرنا مفاد ملت کیلئے زہر قاتل ہے۔

حضرات!

پس حقیقت وسیلہ صرف اعمال صالحہ ہیں۔جن کے بغیر دین ودنیا کی کامیابی ناممکن ہے۔آپ نے بارہا سنا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ خود اپنی بیٹی لختِ جگر نورِ نظر حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے کھلے لفظوں میں فرما دیا تھا کہ میری بیٹی دنیا میں تم جو چاہو مجھ سے مانگ سکتی ہو مگر آخرت میں محض میرا نام تمہارے کچھ کام نہیں آئے گا۔ وہاں صرف تمہارے اعمال صالحہ کام آئیں گے۔ یہی آپ نے اپنے دیگر عزیزوں، رشتہ داروں سے فرمایا تھا کہ محض میری ذات سے تم نجات پا جاؤ یہ ناممکن ہے۔[1] آخرت کی سدھار اور نجات کیلئے ایمان اور عمل صالح کی ضرورت ہے۔

یہی حضرت فاطمہ ہیں جب ان کو سپرد خاک کیا گیا تو حاضرین میں سے کسی کے منہ سے نکل گیا اے قبر تو جانتی ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر کی نعش مبارک ہے اس کے ساتھ بہتر سلوک ہونا چاہیے' قبر سے آواز آئی کہ میں ایسی جگہ ہوں جہاں حسب ونسب کام نہیں دیتا یہاں صرف بندوں کے اعمال کے مطابق معاملہ کیا جاتا ہے اگر ذاتی وسیلہ کوئی چیز ہوتی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کو دوزخ میں نہ جانے دیتے۔حضرت نوح علیہ السلام اپنے لختِ جگر کو ڈوبنے سے بچا لیتے۔

---

① صحیح بخاری ومسلم۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ میں بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا عبرت ناک واقعہ آپ کو سنایا جاتا ہے کہ وہ کس طرح عظیم مصیبت میں گرفتار ہوئے اور انہوں نے کن کن چیزوں کا وسیلہ تلاش کر کے اس مصیبت سے نجات حاصل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین (یہ واقعہ بخاری میں موجود ہیں جو آپ کو سنایا جا رہا ہے)

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَرَجَ ثَلَاثَةٌ يَمْشُوْنَ فَاَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوْا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُدْعُوا اللّٰهَ بِاَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْهُ. فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَرْعٰى ثُمَّ اَجِيْءُ فَاَحْلِبُ فَاَجِيْءُ بِالْحِلَابِ فَاٰتِيْ بِهٖ اَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ اَسْقِي الصِّبْيَةَ وَاَهْلِيْ وَامْرَاَتِيْ فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَاِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلِيْ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبُهُمَا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَآءَ قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمْ. وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ! اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ اُحِبُّ امْرَاَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّيْ كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَآءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفُرِجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ. وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

كُنتَ تَعْلَمُ اَنِّي اسْتَأجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَاَعْطَيْتُهُ وَاَبٰى ذَاكَ اَن يَّأخُذَ فَعَمَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ حَتّٰى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَعْطِ حَقِّيْ. فَقُلْتُ انْطَلِقْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَاِنَّهَا لَكَ. فَقَالَ: اَتَسْتَهْزِئُ بِيْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ. (رواه البخاری حدیث ۳٤٦٥، ٥٩٧٤، ۲۲۷۲، ۲۳۳۳، ۲۲۱٥)

''مشہور صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین اشخاص کہیں باہر جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی۔ انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ لی۔ اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے لڑھکی اور اس غار کے منہ کو بند کردیا (جس میں تینوں قید ہوکر رہ گئے) اب وہ آپس میں کہنے لگے کہ اپنے سب سے اچھے نیک عمل کا جو تم نے کبھی کیا ہو نام لیکر اس کا وسیلہ ڈھونڈ کر اللہ سے دعا کرو تا کہ یہ مصیبت دور ہو۔ اس پر ان میں سے ایک نے یوں دعا کی۔ اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے ضعیف تھے میں باہر لے جا کر اپنے جانور چراتا تھا جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا اور برتن میں پہلے ان والدین کو پیش کرتا۔ جب وہ سیراب ہو جاتے تو بعد میں اپنے بچوں اور بیوی اور گھر والوں کو پلاتا ۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہوئی اور جب گھر آیا تو والدین سو چکے تھے میں نے پسند نہیں کیا کہ ان کو جگاؤں بچے میرے قدموں میں بھوک سے بلبلا رہے تھے۔ میں برابر دودھ کا پیالہ لئے ہوئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والدین کے سرہانے ان کے جاگنے کے انتظار میں کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل صرف تیری رضا حاصل کرنے کیلئے کیا تھا تو اس عمل کے وسیلہ سے ہمارے لئے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ تو بنا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ پھر دوسرے شخص نے دعا کی اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اپنے چچا کی ایک لڑکی سے اتنی محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہوسکتی ہے اس لڑکی نے کہا کہ تم مجھ سے اپنی خواہش اس وقت تک پوری نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو اشرافی نہ دے دو۔ میں نے ان کے حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر وہ میں نے جمع کر لی۔ اور لا کر اس کے حوالہ کر دی۔ پھر جب میں اس سے صحبت کرنے کیلئے بیٹھا تو وہ کہنے لگی اللہ سے ڈر اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑ۔ اس پر میں اللہ سے ڈر کر کھڑا ہوگیا اور میں نے ان اشرفیوں کو بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل صرف تیری رضا حاصل کرنے کیلئے کیا تھا تو تو اس چٹان کو ہٹا کر ہمارے لئے نکلنے کا راستہ بنا دے۔ آنحضرت نے فرمایا پھر وہ پتھر دو تہائی ہٹ گیا۔ پھر تیسرے شخص نے دعا کی اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے چند سیر جوار کی اجرت پر کام کرایا تھا۔ جب میں نے اس کی مزدوری دینی چاہی تو اس نے انکار کر دیا وہ خفا ہو کر چلا گیا۔ بعد میں میں نے اس جوار کو کھیت میں بو دیا اس سے اس قدر جوار پیدا ہوئی کہ میں نے اس سے ایک بیل اور اس کا چرواہا خرید لیا۔ کچھ عرصہ بعد اس نے آ کر پھر مزدوری مانگی کہ اے اللہ کے بندے میرا حق مجھ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دیدے۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور چرواہے کو لیجا ان کا مالک تو ہی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟ میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا واقعی یہ تمہارے ہی ہیں۔ میں نے اسے جوار بونے کا قصہ سنایا پھر وہ ان سب کو لے گیا۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل صرف تیری رضا حاصل کرنے کیلئے کیا تھا تو تو ہمارے لئے اس چٹان کو ہٹا کر راستہ بنادے۔ چنانچہ وہ غار پورا کھل گیا اور تینوں اس سے باہر نکل آئے''۔

معزز بھائیو!

اس واقعہ کی صداقت میں ایک ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ اس ہستی کی زبان مبارک سے بیان ہوا ہے جو سچوں کے سچے ہیں جن کے زبان سے جو نکلتا ہے وہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتا ہے اس واقعہ میں ہمارے لئے بہت سی ہدایات ہیں اور سب سے بڑی ہدایت یہ ہے کہ وسیلہ صرف اعمال صالحہ ہی کا پکڑا جا سکتا ہے وہ لوگ سچے خدا پرست تھے۔ ان کو اس نازک وقت میں اپنے نبی رسول پیرومرشد یاد نہیں آئے صرف اللہ آیا اور انہوں نے اپنے نیک عملوں کا وسیلہ پکڑ کر اللہ سے دعا کی جو قبول ہوگئی۔ پس ہر مسلمان مرد و عورت کا فرض ہے کہ نیک عمل کرے۔ توحید و سنت و اخلاق فاضلہ اختیار کرے۔ فرائض الٰہی کو بجالائے ہر حال میں سنت رسول کو سامنے رکھے پھر ان عملوں کو بطور وسیلہ دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرے۔ یقیناً دعائیں قبول ہوں گی۔

اس واقعہ سے ماں باپ کی عظمت بھی ثابت ہوئی جس سے آج کے بچوں اور بچیوں کو سبق لینا چاہئے ماں باپ کا درجہ کتنا بڑا ہے اور ماں باپ کی خدمت کرنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتنا بڑا نیک کام ہے۔ ان کی خدمت کو سب کاموں پر مقدم کرنا کتنا ضروری ہے۔ اللہ پاک آج کے ہر بچے اور بچی کو اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری اور خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔

دوسرے شخص کا واقعہ بھی بہت عبرتناک ہے جس نے محض اللہ کے ڈر سے اپنا برا ارادہ ترک کر دیا وہ حرام کاری سے باز آ گیا۔ آج کتنے ہی نوجوان ہیں جن کے اخلاق خراب ہو چکے ہیں جن کی شرم وحیا پانی کی طرح بہہ چکی ہے۔ کتنے ہی جوان بازاری عورتوں کے پھندے میں گرفتار ہو کر اپنے دین و دنیا ہر دو کو تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں اس لئے ایسے نوجوان کیلئے عرش عظیم کے سائے کی بشارت دی گئی ہے جو خوف خدا سے عین موقع پر بدکاری سے رک جائے اور اپنے دامن کو داغدار نہ کرے وہ نوجوان بھی قیامت کے دن عرش کے سائے میں نورانی کرسیوں پر بیٹھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالی ہم سب کو یہ درجہ عطا کرے۔ آمین

تیسرا شخص بھی بہت ہی قابل تعریف تھا جس نے مزدور کی مزدوری سے حاصل کی ہوئی ساری دولت کو محض خوف الٰہی سے مزدور کے حوالہ کر دیا ایسے اللہ سے ڈرنے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ یہ تینوں اپنے اعمال صالحہ میں مخلص تھے۔ اللہ نے ان کے وسیلے سے انکی دعاؤں کو قبول کیا۔ اس سے یہی معلوم ہوا کہ دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں مگر اخلاص و ایمان کا ہونا شرط ہے۔ اللہ پاک ہم کو اخلاص و ایمان کی دولت سے مالا مال کرے اور پورے عزم و یقین کے ساتھ اعمال صالحہ کرنے اور نیک زندگی گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین

بزرگو، دوستو!

آؤ اللہ پاک کے دربار میں ہم آپ سب مل کر دعا کریں کہ اے اللہ ہم سب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو توحید وسنت پر زندگی گزارنے کی سعادت عطا فرما۔ ہم کو ہر قسم کے شرک وکفر وبدعات سے دور رکھیو۔ اور اے پروردگار دین ودنیا میں ہم کو ہر قسم کی برکتیں عطا فرما ہمارے نوجوانوں کو اپنا خوف، ملت کی شرم ولاج عطا فرما اور ہمارے بزرگوں کو صحیح معنوں میں بزرگ بنا دے۔

یا اللہ! اسلام کو سر بلندی عطا فرما۔ مسلمانوں کو آپس میں اتفاق واتحاد عطا فرما۔ ہماری پریشانیوں کو دور کر دے۔ آمین یارب العالمین۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ موتی سے متعلق

احکام اور مسائل کا بیان

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾﴾ (آل عمران)

حمد ونعت کے بعد:

برادرانِ اسلام!

آج کا خطبہ موتی سے متعلق مسائل اور احکام کے بیان میں ہے یہ ایسا عنوان ہے جو ایک نہ ایک دن ہر بھائی بہن کے سامنے آنے والا ہے۔ خطبہ کی آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ:

''ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ضروری ہے اور حقیقت یہ ہے تم سب قیامت کے دن اپنے دنیاوی عملوں کا پورا پورا بدلہ دیئے جاؤ گے۔ اس دن جو انسان مرد یا عورت دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہوگیا وہ کامیاب ہی کامیاب ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو فقط ایک دھوکے کی ٹٹی ہے''۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں موت کے متعلق بہت سے حقائق بیان ہوئے ہیں کچھ آپ سن بھی چکے ہیں۔ آج نہایت سادہ لفظوں میں جنازہ سے متعلق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

صرف احکام اور مسائل آپ کے گوش گزار کئے جاتے ہیں امید ہے کہ آپ یاد رکھیں گے اور وقت پر ان ہی کے مطابق عمل کریں گے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ اے بنی آدم میں بیمار ہوا تو میری عیادت کو نہ آیا اور میری مزاج پرسی نہیں کی۔ میں نے تجھ سے کھانا پانی مانگا مگر تو نے مجھے کچھ نہیں دیا' بندہ کہے گا۔ اے پروردگار! تو بیماری سے پاک اور محتاجی سے منزہ ہے میں تیری مزاج پرسی کیونکر کرتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تو اس کے پوچھنے کو نہیں گیا۔ میرے فلاں بندے نے کھانا پانی مانگا تو نے اسے کھانا پانی نہیں دیا۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو میرے بندے کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پالیتا اور اگر اسے کھلاتا پلاتا تو میری جناب سے بہت کچھ مرتبہ پاتا۔ (صحیح مسلم)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھنے جاتا ہے آسمان سے اسے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تجھے دنیا و آخرت میں خوشی ہو' تیرا چلنا اچھا ہو اور تو نے جنت میں بڑا درجہ حاصل کیا۔ [1]

آنحضرت ﷺ کے پاس جب کوئی بیمار لایا جاتا تو آپ ﷺ اس کے جسم پر ہاتھ پھیرتے اور شفاء کیلئے دعا مانگتے اور آپ یہ دعا پڑھ کر دم کرتے۔

"اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا". (بخاری)

"اے پروردگار تو اس تکلیف کو دور کر دے اور اس مریض کو شفا عطا فرما' شفا صرف تیرے ہی اختیار میں ہے ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے"۔

اور جب خود بیمار ہوتے سورۂ فلق اور سورۂ الناس پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم

---

① فائدہ: حوالہ سنن ابن ماجہ، فی اسنادہ ضعف۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے اور انہیں بدن مبارک پر پھیرتے۔ آپ ﷺ درد والے کو فرمایا کرتے کہ تین دفعہ بسم اللہ پڑھ کر ذیل کی دعا سات دفعہ پڑھے لیکن درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

"اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ". (مسلم) یعنی "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت کی اور اس کی قدرت کی ہر اس چیز کی برائی سے جسے میں پاتا ہوں اور جس کے متعلق میں ڈرتا ہوں"۔

معزز بھائیو!

جس وقت کوئی مسلمان مرد یا عورت مرنے کے قریب ہو اسے قبلہ رخ لٹا دیں۔ اور سورہ یٰسین سنائیں۔ اور پاس بیٹھ کر با آواز بلند کلمہ پڑھیں۔ لیکن مرنے والے کو مجبور نہ کریں کہ وہ بھی کلمہ پڑھے۔ ①

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کا خاتمہ "لا الٰہ الا اللّٰہ" پر ہوا وہ جنتی ہے۔ جب یہ شخص مر جائے تو پاس بیٹھنے والے اس کی آنکھیں بند کر دیں اور نعش کو کپڑے سے ڈھانک دیں میت پر رونے کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آنسوؤں سے آہستہ رونا اللہ کی رحمت ہے جب آپ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا تو آپ ﷺ نے رو کر زبان مبارک سے فرمایا کہ "اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے سخت غمگین ہیں"۔ (صحیح بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص حالت غم میں حسرت و افسوس کا کلمہ زبان سے نکال بیٹھے تو جائز ہے۔ قرآن مجید میں آیا کہ جب متبع سنت موحد مر جاتا ہے تو اس کے غم میں آسمان و زمین روتے ہیں۔

---

① مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے کی روایت رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ مرنے والے کو "لا الٰہ الا اللّٰہ" کی تلقین کرنی چاہیے جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے۔ (ملتانی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو چلا کر اور نوحہ کر کے روئے میں اس سے سخت بیزار ہوں اور بہتر صبر وہ ہے جو صدمہ پہنچتے وقت کیا جائے۔ مسلمان کو مناسب ہے کہ منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکالے جس سے شکوہ شکایت ظاہر ہو۔

ایک صحابی بیمار تھے آنحضرت ﷺ انکی عیادت کو تشریف لے گئے اتفاق سے اسی وقت ان کی روح نے جسم سے علیحدگی کی تھی ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ابھی جسم گرم تھا۔ آپ نے آنکھیں بند کر دیں اور فرمایا جب آدمی کی روح نکلتی ہے تو اُس کی آنکھیں پیچھے لگی رہتی ہیں۔ گھر والوں نے چلا کر رونا شروع کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کیلئے نیک دعا کرو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں اور جب کسی مسلمان کا بچہ فوت ہو جائے اور ماں باپ صبر وشکر کریں تو ان کیلئے جنت میں ایک عظیم الشان محل بنایا جاتا ہے اور ''بیت الحمد'' کے نام سے مشہور کیا جاتا ہے۔ جس موحد مسلمان کے تین نابالغ بچے مر جائیں گے تو وہ دوزخ میں داخل نہ ہو گا بلکہ جنت میں جائے گا اور وہ پل صراط سے چشم زدن میں گزر جائے گا اور جس کے دو بچے مرے ہوں اس کیلئے بھی یہی بشارت ہے۔ بشرطیکہ نوحہ نہ کیا ہو بے صبری ظاہر نہ کی ہو۔

آنحضرت ﷺ نے انصار کی عورتوں کے حق میں فرمایا کہ جس کے دو یا تین نابالغ بچے مر جائیں اور وہ ثواب آخرت چاہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ یہ حکم قیامت تک مسلمان عورتوں کیلئے ہے۔

برادرانِ ملت!

میت کو غسل دینا واجب ہے۔ غسل دیتے وقت اس کا ستر نہ کھولیں بلکہ ستر پر ایک گاڑھا کپڑا ڈال کر اس طرح سے غسل دیں۔ پہلے اچھی طرح طہارت کرائیں۔ پھر کلی اور ناک میں پانی دینے کے علاوہ تمام وضو ایسا ہی کرائیں جیسا کہ نماز کا وضو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔ لیکن وضو کا آغاز داہنی طرف سے ہو۔ اس کے بعد سر اور ڈاڑھی خطمی صابون سے مل کر خوب دھوئیں اور سیدھی کروٹ پر لٹا کر سارا جسم نرمی سے دھوئیں اور جب اس طرف سے فارغ ہوں تو دوسری کروٹ پر لٹا کر اس طرف کا جسم پاک صاف کریں۔ تمام جسم پر ہاتھ پہنچائیں اور ایک ایک جوڑ کو تین تین یا پانچ پانچ بار دھوئیں۔ اگر ضرورت ہو تو اس سے زیادہ بار دھوئیں لیکن طاق عدد کا خیال رہے۔

پانی گرم کرتے وقت بیری کے پتے یا کوئی اور خوشبودار پتے ڈال دیں۔ اور سب سے آخر میں وہ پانی بہائیں جس میں کافور کی ملونی ہو۔ عورت کے بالوں کے تین حصے کریں اور چوٹیاں گوندھ کر پیچھے ڈال دیں۔ غسل دینے کے بعد میت کے ان مقامات پر کافور ملیں جو وضو کے وقت دھوئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں پیروں کے پنجے پر بھی ملیں جو لوگ جہاد میں شہید ہوں انہیں غسل نہ دینا چاہیئے بلکہ جس حالت میں شہید ہوں اسی حالت میں انہیں کپڑوں کے ساتھ دفن کرنا چاہیے۔ میت کے نہلانے والے کو غسل کرنا اور جنازہ اٹھانے والے کو وضو کرنا مستحب ہے فرض و واجب نہیں۔ کچھ لوگ میت کو نہلاتے وقت کچھ پڑھتے ہیں آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

مرد اپنی عورت کو' عورت اپنے مرد کو غسل دے سکتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو (ان کے شوہر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا تھا اور جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی اسماء رضی اللہ عنہا نے نہلایا۔ اور یہی بات افضل و بہتر ہے۔

مردوں کو تین سفید کپڑوں میں کفنانا چاہیے جس قسم کے میسر ہوں۔ اور جو تین میسر نہ سکیں ہو ایک ہی کپڑے میں کفن ہو سکتا ہے۔ عورتوں کیلئے پانچ کپڑے چاہئیں۔ لیکن پانچ میسر نہ ہوں تو جس قدر ہو سکیں درست ہے۔ لیکن پانچ سے زیادہ درست نہیں۔ پانچ کپڑوں کی تفصیل یہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❶ رومال جس سے پورا سر لپیٹ سکے۔ ❷ سینہ بند جو کفنی کے نیچے رکھ کر سینہ سے گھٹنوں تک لپیٹ دیا جائے۔ ❸ ❹ دو چادریں ❺ ایک معمولی کفنی جس سے سارا جسم چھپ جائے۔

میت کو حتی الامکان کپڑا اچھا دیں۔ لیکن قیمتی یا نا مشروع کپڑے کا کفن دینا درست نہیں۔

اگر حاجی لوگ حالت احرام میں فوت ہو جائیں تو انہیں اسی حالت میں بغیر کفن ننگے سر دفن کر دیں۔ کیونکہ قیامت کے دن یہ لوگ اسی شکل میں لبیک کے نعرے بلند کرتے ہوئے میدان محشر میں آئیں گے میت کو نئے کپڑے کا کفن دینا مستحب ہے۔ اور بہتر کفن لنگی چادر ہے۔ اگر کپڑے کی تنگی ہو تو دو دو شہیدوں کو ایک ایک کپڑے میں کفنانا درست ہے۔

آنحضرت ﷺ تین سوتی کپڑوں میں کفنائے گئے۔ آپ ﷺ کے سر مبارک پر نہ عمامہ باندھا گیا نہ کرتا پہنایا گیا۔

بزرگو، دوستو، عزیزو!

اسلام کی یہ بڑی خوبی ہے کہ اس نے انسان کیلئے حوادث زندگی اور موت کے متعلق بہترین ہدایات پیش کی ہیں۔ مرنے کے ساتھ انسان دنیا میں احکام شرعی سے بے نیاز ہو جاتا ہے مگر اس کے کفنانے دفنانے سے متعلق جو شرعی احکام ہیں وارثوں کیلئے ان کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ عوام مسلمانوں نے موتی سے متعلق بھی بہت سی رسمیں ایجاد کر لی ہیں۔ کسی جگہ میت کو قبرستان میں لے جاتے ہوئے درمیان میں مقام کراتے ہیں۔ کسی جگہ میت کے ساتھ کچھ روٹیاں قبرستان بھیجی جاتی ہیں۔ کسی جگہ قبرستان میں اناج تقسیم کرنے کا رواج ہے کسی جگہ میت کو دفن کرنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بعد قبر پر اذان پکاری جاتی ہے۔

الغرض اس قسم کے سارے کام کھلم کھلا بدعت ہیں ان سے بچ کر ہر کام سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہونا چاہیے اللہ پاک ہم سب کو توحید وسنت پر قائم رکھے اور اسی پر موت نصیب فرمائے اور قبر میں ثابت قدمی کے ساتھ ہم سب کو کامیابی بخشے۔ آمین

يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَبِكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ.

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِينَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نماز جنازہ کی فضیلت

اور احکام کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾﴾ (البقرة)

ساری حمد وثنا اس پاک پروردگار کیلئے زیبا ہے جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک رہنے والا ہے۔ اور کائنات کے ذرہ ذرہ پر حکومت کرنے والا ہے جس کے حکم کن سے جو وہ چاہے وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے اور جب وہ چاہے اور جس کو چاہے اسے فنا کر دیتا ہے۔ اس کی تعریف و بڑائی بیان کرنے سے ہماری زبانیں عاجز ہیں اور ہماری بھلائی اسی میں ہے کہ اس میدان میں ہم اپنی کمزوریوں کا اقرار کریں اور اس حالت میں بھی زبان ہر وقت اس کی یاد سے تر رکھیں ان گنت درود وسلام اس کے رسولوں کے سردار، مدینہ کے تاجدار محمد مصطفی ﷺ پر جن کی شان میں بالکل صحیح کہا گیا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

حضرات!

آج کا خطبہ نماز جنازہ کی فضیلت اور احکام سے متعلق ہے۔ یہ وہ منزل ہے جو ایک دن سب کے سامنے آنے والی ہے۔ آیت خطبہ میں اللہ پاک نے خبر دی ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ اس دن سے ڈرتے رہو جس دن تم کو اللہ پاک کی طرف لوٹنا ہے وہ دنیا سے رخصتی کا دن ہے۔ اس دن ہر جان کو اس کے کاموں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔ آج نماز جنازہ سے متعلق احکام آپ کے گوش گزار کیے جاتے ہیں۔ اللہ پاک یاد رکھنے اور ان ہی کے مطابق عمل کرنے کی سعادت عطا کرے۔ آمین!

بھائیو!

جب جنازہ بالکل تیار ہو جائے تو اس کے اٹھانے میں دیر نہ ہونی چاہیے کیونکہ اگر نیک ہے تو اپنی مراد پر جلد کامیاب ہوگا اور اگر بد ہے تو تمہاری گردنیں اس کے بوجھ سے جلد ہلکی ہوں گی۔ جنازہ کے ساتھ بغیر کسی ضروری وعذر کے سوار ہو کر چلنا نہ چاہیے۔ اور اگر عذر سے سوار ہو کر چلے تو جنازہ سے پیچھے ذرا فاصلے پر رہے۔ پیدل آدمی جس طرح چاہیں داہنے بائیں آگے پیچھے چلیں۔ مگر جنازہ سے قریب رہیں جس نے تین بار جنازہ کو کندھا دیا اس نے اس کا حق ادا کر دیا۔ پھر جس قدر اس کو اٹھائے گا زیادہ ثواب پائے گا۔ جنازہ کسی کا بھی ہو اس کو دیکھ کر کھڑا ہو جانا مستحب ہے۔ جو صرف نماز جنازہ پڑھنے تک میت کے ساتھ رہے گا وہ ایک ڈھیر مثل احد پہاڑ کے ثواب پائے گا۔ اور جو دفن ہونے تک ساتھ رہے گا وہ نیکیوں کے دو ڈھیر کمائے گا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے بیٹھنا سخت منع ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس جنازہ پر چالیس موحد مسلمان نماز پڑھیں گے اللہ تعالیٰ اس میت کی بخشش کر دے گا اور فرمایا جس کے جنازہ پر تین صفیں سچے مسلمانوں کی نماز پڑھیں گے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت واجب کر دے گا۔ جنازہ کی نماز مسلمانوں پر واجب ہے جنہوں نے جنازہ کی نماز نہ پڑھی سو وہ بھی پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیں۔ اگر مردہ دفن ہو چکا ہو تو جنازہ کی نماز قبر پر پڑھنا ثابت ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جنازہ اگر مرد کا ہو تو امام میت کے سر کے مقابل کھڑا ہو اور اگر عورت کا ہے تو درمیان میں کھڑا ہو۔ (صحیح مسلم شریف)

آنحضرت ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں پر نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔ پس نماز جنازہ چاہیں تو مسجد میں پڑھیں چاہیں جنگل میں جہاں پڑھیں درست ہے۔

دوسری جگہوں سے کسی کے مرنے کی خبر پہنچی اس روز مسلمان لوگ اس کا غائبانہ جنازہ پڑھیں جائز ہے۔ جو شخص خودکشی سے مرجائے آنحضرت ﷺ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔ نہ آپ قرض دار کے جنازہ کی نماز پڑھتے تھے۔ جب تک اس کا قرضہ نہیں ادا کیا جاتا یا اس کے قرضہ کا کوئی ضامن نہ ہو جاتا تھا اور فرماتے تھے کہ مسلمان کی روح اس کے قرضے کے سبب لٹکی رہتی ہے جب تک اس کا قرضہ نہیں ادا کیا جاتا۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے حکم سے ایسے لوگوں پر نماز پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ تشریف نہ لے جاتے تھے۔ عورت حیض و نفاس کی حالت میں مر جاوے یا بموجب حکم شرع سنگسار کیا جائے اور سوائے شہید فی سبیل اللہ کے سب کا جنازہ پڑھنا چاہئے۔ جنازہ کی نماز میں چار تکبیروں کی روایتیں زیادہ اور قوی تر ہیں۔ سورہ فاتحہ کا جنازہ کی نماز میں پڑھنا درست ہے۔ سورہ فاتحہ کے ساتھ اور سورہ کا پڑھنا بھی آیا ہے جو شخص نماز جنازہ میں پیچھے آ کر شریک ہوا ہے وہ امام کے ساتھ تکبیریں ادا کرے اور سلام پھیرنے کے بعد باقی تکبیریں جو رہ گئی ہیں ان کو پورا کرے۔ اگر امام بھول کر تین تکبیروں پر سلام پھیر دے اور پھر خود بخود یا کسی کے یاد دلانے سے یاد آئے تو اسی وقت چوتھی تکبیر کہہ دے۔ اور دعا پڑھ کر سلام پھیرے۔ فرمایا جنازہ کی نماز بھی ایک نماز ہے جس میں نہ رکوع ہے نہ سجدہ۔ اس نماز میں کھڑے ہو کر رفع الیدین کے ساتھ صرف تکبیریں کہی جاتی ہیں۔ اور قرأت اور دعا ہے اس کے بعد کھڑے کھڑے سلام پھیرنا ہے فقط۔ میت کے ولی کا نماز جنازہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

پڑھانا بہتر ہے یا اور جس کو وہ اجازت دیدے اور اگر مردوں کی متعدد نعشیں جنگل میں پائی جائیں اور ان میں سے بعض کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو تو سب کو سامنے کر کے مسلمانوں کی نیت کے ساتھ نماز جنازہ ادا کریں۔ نماز جنازہ کے بارے میں مندرجہ ذیل حدیث یاد رکھنی ضروری ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ".

یعنی "حضرت رسول کریم نے فرمایا ہے کہ جب تم مردہ پر نماز پڑھو تو خالص اس کے واسطے دعا کرو"۔

[ابو داؤد. الجنائز ٢٧٨٤، ابن ماجه. الجنائز]

جنازہ کی نماز اس طرح پڑھنی چاہیے کہ اول امام ومقتدی تکبیر تحریمہ کہہ کر دل میں وہ دعا پڑھیں جو ہر نماز میں تحریمہ کے بعد پڑھتے ہیں پھر "**اعوذ بالله** ...... اور **بسم الله**" ...... پڑھیں اس کے بعد امام پکار کر یا آہستہ سے سورہ فاتحہ پڑھے اور چاہیں تو اور کوئی سورۃ ملا لیں اور جب قرءات سے فارغ ہو جائیں تو رفع الیدین کر کے دوسری تکبیر کہہ کر وہی درود شریف پڑھیں جو اور نمازوں میں پڑھتے ہیں اور رفع الیدین کر کے پھر تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهُ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَی الْاِیْمَانِ. اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ".

[احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجه]

"اے اللہ بخشش کر ہمارے زندوں اور مردوں کے واسطے اور ہمارے حاضر وغائب کے واسطے اور ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کے واسطے اور ہمارے مردوں اور عورتوں کے واسطے۔ اے اللہ! جسے تو زندہ رکھے تو ہم سے زندہ رکھ اس کو اسلام پر اور جس کو مارے تو ہم میں سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مار اس کو ایمان پر۔ اے اللہ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ۔ اور اس کے پیچھے فتنہ میں نہ ڈال"۔

اور چاہے یہ دعا پڑھے۔

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَّتِهَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَهٗ". [ابوداؤد، الجنائز، احمد]

یعنی "اے اللہ! تو اس کا پروردگار ہے۔ اور تو نے ہی اس کو پیدا کیا ہے اور تو نے ہی اس کو سلام کی ہدایت دی ہے۔ اور تو نے اس کی جان قبض کی۔ اور تو خوب ہی جاننے والا ہے اس کے ظاہر کو اور باطن کو۔ ہم اس کی شفاعت کرنے آئے ہیں۔ پس تو اس کو بخش دے"۔

بعض صحابہ بچوں کی نماز جنازہ میں اور دعاؤں کے بعد یہ دعا بھی پڑھتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا". [بخاری تعلیقا. الجنائز]

"اے اللہ! اس بچے کو ہمارے واسطے گواہ اور پیشوا اور موجب ثواب کا کر دے"۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ چھوٹے بچوں کے جنازوں پر اور دعاؤں کے بعد یہ دعا بھی پڑھتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ". (موطأ امام مالك)

یعنی "اے اللہ! اس کو عذاب قبر سے بچا"۔

ہر تکبیر کہتے ہوئے رفع الیدین کریں۔ جنازہ کی دعائیں اگر نماز جنازہ پر پکار کر پڑھیں تو بھی جائز ہے اور آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی کے جنازہ پر پکار کر یہ دعا پڑھی تھی۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے پکار کر پڑھنے سے اس دعا کو یاد کر لیا اور کہا کاش یہ جنازہ میرا ہوتا تو کیا اچھا ہوتا وہ دعا یہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ".
(مسلم، مشکوۃ)

"اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے اور اس پر رحمت کر اور خلاصی کر اس کی اور معاف کر خطا اس کی اور عمدہ کر ٹھکانہ اس کا اور کشادہ کر اس کی قبر کو، اس کو پاک کر پانی، برف اور اولے سے، اور صاف کر دے گناہوں سے اسطرح جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کرتا ہے اور بدلہ میں دیدے اس کو گھر (جنت میں) اس کے (دنیا) کے گھر سے بہتر اور اہل سے بہتر اہل اور اس کی بی بی سے بہتر بی بی اور اس کو جنت میں داخل فرما اور پناہ دے اس کو عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے"۔

پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔

جنازہ مرد کا ہو یا عورت کا یا بچے کا سب کے واسطے یہی دعائیں صحیح حدیث سے ثابت ہوتی ہیں۔ بعد نماز جنازہ کے جنازے کے پاس اور کچھ سورتیں یا دعائیں پڑھنا ثابت نہیں۔ اس لئے بدعت ہے۔

معزز بھائیو!

طلوع وغروب آفتاب اور زوال کے وقت مردہ کی نماز پڑھنی یا اس کو دفن کرنا سخت منع ہے۔ جب سورج نکل کر اونچا ہو جائے یا شام کو آفتاب کی دھوپ زرد نہ ہوئی ہو اس وقت دفن کریں، یا نماز پڑھیں تو درست ہے دھوپ کے زرد ہونے کے بعد نماز پڑھنا یا دفن کرنا نہ چاہیے۔ بہتر یہی ہے کہ میت دن کو دفن کی جائے ضرورت پر رات کو بھی دفن کریں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہی کو دفن ہوئے ہیں۔

قبر گہری صاف اور کشادہ ہونی چاہیے۔ بغلی قبر سنت ہے اور آنحضرت ﷺ بھی بغلی قبر میں دفن ہوئے ہیں۔ صندوقی قبر بھی ثابت ہے۔ ہندوستان میں میت کو دکھن کی طرف سے قبر میں اتارنا چاہیے یعنی قبر کی پائنتی سے اول میت کا سر داخل کریں۔ پچھم کی طرف سے داخل کرنا ثابت نہیں۔ اگر قبر کی پائنتی کی طرف سے جنازہ رکھنے کی جگہ نہ ملے تو جس طرف سے آسانی ہو اس طرف سے نعش کو اتاریں۔ دفن کرتے وقت یہ کلمات کہنے چاہئیں۔

"بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ".

[ترمذی، الجنائز، ابوداؤد، ابن ماجه]

پھر قبر کو بند کر کے تین تین لپیں سب مسلمان مٹی کی قبر پر ڈالیں اور قبر کو مثل کوہان شتر کے سلامی بنا دیں۔ اور ایک بالشت سے زیادہ اونچا نہ کریں اور اوپر سے پانی جھڑک دیں۔ پھر سب مسلمان مل کر میت کے واسطے دعائے مغفرت مانگیں۔ کہ یا اللہ! اس وقت آسانی کر اس پر اور ثابت قدم رکھ اس کو اور مدد کر اس بیچارے کی رحم فرما اس پر تاکہ منکر نکیر کے سوال جواب آسان ہوں اس پر۔ اسی طرح سے بہت دیر تک نہایت ہمدردی سے اس کے حق میں دعائے خیر کرنی چاہیے کیونکہ قبر امتحان کی پہلی گھاٹی اور بڑی سخت گھاٹی ہے۔ ① اللہ تعالیٰ اس پہلے امتحان میں پورا اتار دے تو بس بیڑا پار ہے آگے تو پھر خیریت ہے۔ ان شاء اللہ اور جو یہاں پورے نہ اترے تو پھر پوری پوری کمبختی اور رسوائی و پریشانی ہے۔ **معاذ اللہ منہا.**

نیز قبر کو پکی بنانا اس پر چراغ جلانا، چادر یا پھول چڑھانا یا قبر پر ناچ یا گانا

① اور قبر میں تین سوال (مَنْ رَّبُّكَ؟ ...... مَنْ نَّبِيُّكَ؟ ...... مَا دِيْنُكَ؟) ہوں گے مومن درست جواب دے گا، کافر کہے گا ہا ہا لا ادری۔ افسوس میں نہیں جانتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ نالائق حرکات کرنا بالکل حرام اور بے دینی کی بات ہے۔ قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن شریف پڑھنا، پڑھوانا منع ہے۔ قبر پر کلمہ یا مردہ کا نام وغیرہ لکھنا بدعت ہے۔ مردہ کی ہڈی توڑنا ایسا گناہ ہے جیسا زندہ کی ہڈی توڑنا۔ نعش کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں نہ لے جائیں بلکہ جس جگہ وہ مرا ہو وہیں دفن کر دیں۔

آنحضرت ﷺ نے قبر کی طرف نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم) اور فرمایا ہے آگ پر بیٹھنا قبر پر سے بیٹھنے سے بہتر ہے قبر پر سرہانے کی جانب نشان کے واسطے پتھر کھڑا کرنا سنت ہے اچھے آدمی کے پاس میت کو دفن کرنا بہتر ہے۔ قبر پر بیٹھنا یا تکیہ بنانا اس پر راستہ چلنا سخت منع ہے۔ (صحیح مسلم)

غیر مرد کو غیر عورت کا جنازہ قبر میں اتارنا درست ہے، اگرچہ اس کا باپ یا خاوند بھی وہاں موجود ہوں۔

جن کے گھر میں موت ہو جاتی تھی آنحضرت ﷺ صحابہ کرام کو حکم فرماتے تھے کہ ان کے گھر میں کھانا پہنچاؤ۔ اور تاکید کے ساتھ کھانا کھلاؤ۔ (مشکوۃ، کتاب الجنائز)

فرمایا کہ میت جوتوں کی آواز سنتی ہے۔ جب لوگ الٹے پھرتے ہیں۔ اس لئے اس میں اس وقت روح ڈالی جاتی ہے اور بٹھلا کر سوال کیا جاتا ہے تھوڑی دیر بعد پھر روح کو اس کے ٹھکانے پر پہنچا دیتے ہیں پھر وہ مردہ قیامت تک نہیں سن سکتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جوتے قبرستان میں لے جانا کچھ مضائقہ نہیں ہے نیک آدمی قبر کے سوال و جواب میں جب ٹھیک اترتا ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ دیکھ اللہ نے اس کے بدلے میں تجھ کو جنت دی ہے۔ اور پھر اس کو جنت دکھائی جاتی ہے اور وہ اس کو دیکھتا رہتا ہے۔ اسی طرح کافر کو بہشت دکھا کر دوزخ کا وعدہ کیا جاتا ہے اور وہ عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مردہ کو قبر میں رکھ کر قل کے ڈھیلے ڈالنا' اور دفن کے بعد اس کی قبر پر چادر چڑھانا' اور روٹی و مٹھائی رکھنا' اگربتی جلانا اور قبر پر یا اس سے ہٹ کر مردہ کے فائدہ کی نیت سے اذان دینا اور چالیس قدم ہٹ کر دعا مانگنا بدعت ہے ۔جیسا کہ دکن کے بدعتی اکثر ایسی بدعتوں میں مبتلا ہیں ۔بعض ملکوں میں بدعتی لوگ دفن سے پہلے قبرستان میں مٹھائی و پیسے و اناج و شربت بھی تقسیم کیا کرتے ہیں ان بدعتوں سے پرہیز لازم ہے۔

بزرگو عزیزو' دوستو!

زیارت قبور کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔مگر اب زیارت کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارت میں بہت فائدے ہیں ۔من جملہ ان کے موت کا یاد آنا دنیا کو فانی سمجھنا' آخرت کا دھیان دل میں جمانا سو خاص کر ٹوٹی پھوٹی قبروں سے ایسے فائدے حاصل ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔لیکن ان مقبروں کی زیارت سے جو اچھی خاصی نمائش گاہیں بنی ہوئی ہیں ایسے فائدوں کی امید نہیں ہو سکتی۔ ناجائز سیر و تماشے کیلئے البتہ کسی قدر دنیاوی حظ ممکن ہے۔ پھر دور دراز ملکوں سے خاص خاص دنوں میں ایسی قبروں کی زیارت کے واسطے سفر کرنا اور وہاں جا کر نفع و نقصان کیلئے مدد مانگنا اور اپنی حاجت روائی کا ان کو وسیلہ بنانا اور ان کی معرفت دعا کروانا اور جیسی خرافاتیں وہاں ہوتی ہیں ان کا بجا لانا وہاں کے چڑھاوے کو بجائے ناپاک سمجھنے حلال و طیب سمجھ کر متبرک خیال کرنا ایمان کھونے سے زیادہ اثر نہیں رکھتا۔

باقی رہی مشروعی زیارت اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب قبروں کے پاس پہنچیں تو پکار کر یا آہستہ کہیں۔

''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ یعنی ''سلام ہے تم پر اے ایماندار اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ". (مسلم)	مسلمان گھر والو ان شاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمہارے واسطے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں"۔

اور جب تک قبرستان میں رہیں مردوں کے واسطے دعائے مغفرت مانگتے رہیں۔ اور اپنی موت کو بھی یاد کریں۔ عورتیں بھی جب قبرستان جائیں تو ایسا ہی کریں۔ اکثر اس زمانہ کی کم سمجھ عورتیں حضرت ﷺ کے خلاف طریقہ نوحہ کرتی ہیں اور روتی پیٹتی ہیں۔ اس طور سے زیارت کرنے والیوں پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے ایسی عورتوں کو قبرستان میں جانے کی اجازت دینا خود ملعون بننا اور ان کو ملعون بنانا ہے۔ اور عورتوں کا میلے تماشے میں جانا دوزخ مول لینا ہے۔ خانہ کعبہ مسجد نبوی بیت المقدس کے سوا تمام زیارتوں کے سفر کر کے جانے کو آنحضرت ﷺ نے منع کیا ہے جب مدینہ پہنچیں حضرت ﷺ کی قبر شریف اور وہاں کے قبرستان کی زیارت مرد اور عورتیں سنت کے مطابق کریں۔ درست ہے۔

حضرت ﷺ نے اپنی وفات کے قریب فرمایا تھا کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاری پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) تم خبردار قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ میں تم کو منع کرتا ہوں۔ اور دعا کی کہ اے اللہ! تو میری قبر کو بت نہ بنائیو جو پوجی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا اس قوم پر بڑا غصہ ہوا ہے جس نے اپنے پیشواؤں کی قبروں کو سجدے کیے ہیں۔ (موطأ امام مالک) پس اللہ تعالیٰ نے حضرت ﷺ کی دعا قبول کی اور آپ ﷺ کے روضہ مبارک کو بُت بننے سے بچالیا۔

حضرات!

آخر میں ایک حدیث شریف اور سن لیجئے اللہ پاک ہر مسلمان کو اس حدیث کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مصداق بنائے۔ آمین

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلَقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهُ".

[نسائی الجنائزہ، ابن ماجہ الزھد]

عبدالرحمٰن بن کعب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی جان ایک پرندہ ہے جو جنت کے درخت میں رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پھر اس کو قیامت کے دن اس کے بدن میں پہنچائے گا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد' عورت کو موت کے وقت ثابت قدمی اور قبر میں درست ٹھیک جوابات دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خطبہ وفات نبوی ﷺ کے بیان میں

﴿ فداہ ابی وامی ﴾

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ① وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③﴾ (النصر)

''جب اللہ کی مدد اور فتح پہنچ گئی اور اے رسول آپ نے خود دیکھ لیا کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں (اب آپکا کام پورا ہوگیا) اب مناسب ہے کہ آپ اپنے رب کی تسبیح وتحمید زیادہ کریں اور بخشش چاہیں ۔ بیشک وہ اللہ پاک اپنے بندوں پر مہربانیوں کے ساتھ رجوع کرنے والا ہے''۔

حمد ونعت کے بعد۔

برادرانِ اسلام!

آج کا خطبہ وفات نبوی ﷺ کے بیان میں ہے۔ آپ ﷺ کی دنیا کی رخصتی سے چھ ماہ پہلے سورہ شریفہ نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اس سے سمجھ گئے تھے کہ اس سال دنیا سے کوچ کرنے کی اطلاع دی گئی ہے آخری رمضان ۱۰ھ میں آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا حالانکہ پہلے آپ صرف دس دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہر رضی اللہ عنہا سے فرما بھی دیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ مجھے اپنی موت قریب معلوم ہوتی ہے۔ حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ میں بھی امت سے فرما دیا تھا کہ میں جلد ہی اب تم سے جدا ہونے والا ہوں آخر شروع ماہ صفر المظفر ۱۱ھ میں آپ ﷺ نے سفر آخرت کی تیاری شروع فرما دی۔ ایک روز کوہ احد پر تشریف لے گئے اور شہدائے احد کیلئے دعا فرمائی وہاں سے واپس ہو کر آپ ﷺ نے مسجد نبوی میں اجتماع عام کا اعلان فرمایا اور بر سر منبر آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانو! میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور اللہ کے ہاں تمہارے ایمان و یقین و اسلام کی شہادت دوں گا۔ واللہ میں اپنے حوض کوثر کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے ممالک دنیا کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ مجھے اب یہ ڈر نہیں رہا کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے مگر یہ ڈر ضرور ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے بڑھ کر نکلنے کی ضرور کوشش کرو گے۔

پھر آپ ﷺ آدھی رات کو بقیع غرقد میں تشریف لے گئے اور ان کیلئے دعائے مغفرت کے ساتھ ”اِنَّا بِکُمْ لَلاَحِقُوْنَ“ کی بشارت ان کو سنائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے بقیع غرقد والو! اب جلد ہی ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اس کے بعد پھر آپ ﷺ نے ایک روز مسلمانوں کو جمع فرمایا اور بہت سی نصیحتوں کے ساتھ فرمایا مرحبا مسلمانو اللہ تم کو اپنی رحمت میں رکھے تمہاری تنگیوں اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ تم کو رزق کثیر عطا فرمائے۔ تم کو ترقی دے تم کو اللہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اللہ ہی کو تمہارے اوپر خلیفہ بناتا ہوں۔ اور اسی کے تقویٰ کا حکم کرتا ہوں۔ کیونکہ میں کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں۔

مسلمانو! دیکھنا اللہ کی زمین پر فساد نہ پھیلانا اور اس کے بندوں میں کسی پر اپنے لئے برتری نہ سمجھنا اور تکبر ہرگز نہ کرنا۔ اللہ کے اس دن کو یاد رکھنا جو اس نے مجھ کو اور تم کو سنایا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾﴾ (القصص)

''یہ آخرت کا گھر ہے یعنی جنت جسے ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو دنیا میں نہ اپنے لئے برتری چاہتے ہیں اور نہ کوئی فساد کا ارادہ کرتے ہیں اور بہترین انجام تو صرف پرہیزگاروں ہی کیلئے مخصوص ہے''۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾﴾ (الزمر)

''کیا تکبر کرنے والوں کیلئے جہنم کا ٹھکانا نہیں ہے''۔

آخر میں فرمایا اے مسلمانو! تم سب پر سلامتی ہو اور قیامت تک آنے والے سارے دنیا کے مسلمانوں پر جو اسلام قبول کر کے اس بیعت میں داخل ہوں گے۔

برادرانِ اسلام!

۲۹ صفر پیر کا دن تھا آپ کو شدید بخار شروع ہوا۔ سر میں بھی شدید درد تھا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جو رومال سر مبارک پر باندھ رکھا تھا میں نے اسے ہاتھ لگایا وہ اس قدر گرم تھا کہ میرا ہاتھ گرمی کو برداشت نہ کر سکا۔ اس پر میں نے تعجب کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء سے بڑھ کر کسی کو تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی لئے ان کا اجر بھی سب سے بڑا ہوتا ہے۔ بیماری میں گیارہ دن تک آپ ﷺ مسجد میں آ کر خود نماز پڑھاتے رہے۔ بیماری کے سارے دنوں کی تعداد ۱۳ یا ۱۴ تھی۔

آپ کا آخری ہفتہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزرا تھا۔ زبان مبارک سے زیادہ تر یہ الفاظ ادا ہوتے رہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى". [ترمذی. الدعوات، بخاری. المغازی]

یعنی "یا اللہ مجھ کو بخش دے اور بلند ترین رفیق سے مجھ کو ملا دے"۔

رحلت سے پانچ دن پہلے بدھ کا دن تھا کہ سات کنوؤں کی سات مشکوں کا پانی سر ڈالوایا۔ طبیعت کچھ ہلکی معلوم ہوئی تو مسجد میں تشریف لائے فرمایا: اے مسلمانو! تم سے پہلے ایک قوم ہوئی ہے جو اپنے انبیاء وصلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بناتی تھی خبردار تم ایسا نہ کرنا۔ پھر فرمایا۔

"لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ". [متفق علیه]

"اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنا دیجیو کہ لوگ اس کی پوجا پاٹ کرنے لگ جائیں۔"

"اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ". [مؤطا امام مالك]

پھر فرمایا اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا دیکھو میں تم کو اس حرکت سے منع کرتا رہا ہوں۔ دیکھو میں تبلیغ کر چکا ہوں پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ تو گواہ رہیو یا اللہ تو گواہ رہیو۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور بعد میں منبر پر تشریف لا کر حمد وثنا کے بعد فرمایا میں تم کو انصار کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ یہ لوگ میرے جسم کے پیراہن اور میرے لئے زادراہ بن کر رہے ہیں انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر دیا ہے اور اب ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں ان میں سے اچھا کام کرنیوالوں کی قدر کرنا۔ اور لغزش کرنے والوں سے درگزر کرنا اور فرمایا کہ ایک بندہ کے سامنے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب کو پیش کیا گیا ہے مگر اس بندے نے دنیا سے منہ موڑ کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

آخرت کو پسند کر لیا۔ اس اشارے کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سمجھ گئے اور فوراً بول اٹھے کہ ہمارے ماں باپ ہماری جانیں ہمارے مال وزر حضور پر نثار ہوں۔

منبر پر یہ آنحضرت ﷺ کی آخری نشست تھی، جمعرات کے دن بیماری زور پکڑ گئی اس دن تو آپ ﷺ نے تین وصیتیں فرمائیں۔

❶ یہود کو عرب سے باہر کر دیا جائے۔

❷ جو لوگ بشکل وفد حاضر ہوں ان کی عزت اور مہمانی اسی طرح کی جائے جس طرح میں کرتا رہا ہوں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

❸ قرآن شریف تم کو بطور ورثہ دے چلا ہوں اس پر جب تک عمل کرو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے قرآن کے بعد میری سنت تمہارے لئے واجب العمل ہے۔ (موطأ امام مالک)

جمعرات مغرب تک نمازیں نبی کریم ﷺ نے خود پڑھائیں تھیں۔ نماز عشاء کیلئے آپ نے تین بار مسجد جانے کا ارادہ فرمایا ہر دفعہ جب وضو کرنے بیٹھتے بے ہوشی طاری ہو جاتی۔ آخر فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ اس حکم کے بعد حیات مبارکہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازوں کی امامت فرمائی۔

برادرانِ ملت!

اُمت کے مقتدا محبوب رہنما ﷺ دنیا سے رخصت ہونے جا رہے ہیں۔ مدینہ کی فضا غم و رنج سے غبار آلودہ ہو رہی ہے۔ آخر اتوار کا دن آیا اور آپ ﷺ نے اپنے سب غلاموں کو آزاد فرمانے کا اعلان کرا دیا جو بعض روایات کی بنا پر چالیس نفر تھے گھر میں سات دینار نقد موجود تھے وہ خیرات کرا دیئے۔ جس قدر ہتھیار تھے وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مسلمانوں کو ہبہ فرما دیئے۔ ایک زرہ رہ گئی جو ایک یہودی کے ہاں تیس صاع جو کے بدلے میں گروی رکھی ہوئی تھی۔ اس دن کی شب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے چراغ کا تیل ایک پڑوسن سے عاریتاً منگایا تھا۔ دوشنبہ پیر کے دن نماز صبح کے وقت رسول کریم ﷺ نے وہ پردہ اٹھایا جو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور مسجد نبوی کے درمیان پڑا ہوا تھا نماز باجماعت کا نقشہ دیکھ کر رخ انور بشاشت اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ اشارے سے مسلمانوں کو نماز پوری کرنے کا حکم فرمایا اس کے بعد آنحضرت ﷺ پر اور کسی نماز کا وقت نہیں آیا۔ دن چڑھا تو آپ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تسلی دلائی حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو بلایا انکو چوما۔ اوران کے احترام کی وصیت فرمائی۔ پھر ازواج مطہرات کو بلایا اوران کو نصیحتیں فرمائیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا انہوں نے سر مبارک اپنی گود میں رکھ لیا ان کو بھی نصیحت فرمائی۔ اسی موقعہ پر آپ ﷺ نے بار بار فرمایا "اَلصَّلاۃَ اَلصَّلاۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ" یعنی میں تم کو نماز کی حفاظت اور اپنی بیویوں اور لونڈی غلاموں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی یہی آخری وصیت تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ بار بار اس وصیت کو دھراتے رہے حتی کہ نزع کی حالت طاری ہوگئی۔ چہرہ مبارک کبھی سرخ اور کبھی زرد پڑ جاتا تھا۔ زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے "لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات" اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن آ گئے۔ ان کے ہاتھ میں تازہ مسواک تھی۔ حضور ﷺ نے مسواک پر نظر ڈالی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مسواک کو اپنے دانتوں سے نرم بنا دیا۔ حضور ﷺ نے مسواک کی پھر ہاتھ کو بلند فرمایا اور زبان قدسی سے فرمایا "اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی" اس وقت ہاتھ لٹک گیا اور آنکھوں کی پتلیاں اوپر اٹھ گئیں ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری یوم پیر وقت چاشت تھا کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جسم اطہر سے روح انور نے پرواز کیا۔ عمر مبارک اس وقت ۶۳ سال قمری چار دن تھی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. (البداية والنهاية)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

بھائیو!

ایک دن تو وہ تھا کہ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے مدینہ بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ اور ایک دن آج ہے کہ آپ ﷺ کی جدائی سے مدینہ تاریک ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے ہوش وحواس گم ہیں ہر مسلمان حیران و پریشان ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وفات نبوی کا یقین نہیں آ رہا ہے آخر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر میں گئے پیشانی کو چوما آنکھیں اشک بار ہوئیں پھر فرمایا حضور میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ واللہ! اللہ پاک آپ کو دو موتیں وارد نہیں کرے گا یہی ایک موت تھی جو آپ پر لکھی ہوئی تھی پھر آپ مسجد نبوی میں آئے وفات کے اعلان کا خطبہ پڑھا جس کے الفاظ حمد وصلاۃ کے بعد یہ تھے۔

اَمَّا بَعْدُ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّداً قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ. قَالَ اللّٰهُ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ○﴾. (تفسير ابن كثير)

''واضح ہو کہ جو شخص تم میں سے حضرت محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ تو آج دنیا سے رخصت ہو گئے اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا تو بے شک اللہ پاک زندہ ہے اسے موت نہیں' اللہ نے خود فرمایا ہے'' محمد بھی تو ایک رسول ہی ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول ہو چکے ہیں (جو سب دنیا سے چلے گئے) کیا اگر حضرت محمد بھی انتقال کر جائیں یا شہید

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہو جائیں تو تم لوگ الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ ہاں جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ اللہ پاک کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ بے شک اللہ پاک شکر کرنے والوں کو بہترین بدلہ دینے والا ہے''۔

حضرات!

آخر مسلمانوں نے صبر وشکر کے ساتھ اپنے محبوب رسول ﷺ کے کفنانے دفنانے کا انتظام کیا۔ آپ ﷺ جو کپڑے پہنے ہوئے تھے ان ہی میں آپ کو غسل دیا گیا اور تجہیز وتکفین کے بعد آپ ﷺ کی نعش مبارک کو حجرہ میں رکھا گیا۔ مسلمان دس دس کی تعداد میں اندر جاتے اور آپ ﷺ پر درود وسلام کی شکل میں نماز جنازہ پڑھ کر باہر آجاتے جیسا کہ ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا جنازہ گھر میں ایک تخت پر رکھا گیا پھر لوگ جماعتوں کی شکل میں یکے بعد دیگرے اندر جاتے اور درود وسلام پڑھ کر باہر آجاتے۔ پہلے مردوں کو یہ شرف حاصل ہوا پھر مستورات کو بھی موقع دیا گیا آخر میں بچوں کو بھی اندر جانے کی اجازت دی گئی۔

اس نماز میں کوئی امام نہ تھا سب لوگ مو بادنہ درود وسلام اور دعائے مغفرت کے بعد باہر آجاتے آپ ﷺ کی تدفین مبارک چہار شنبہ یعنی رحلت سے قریبا ۳۲ گھنٹے بعد عمل میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

جس جگہ آپ ﷺ کو دفن کیا گیا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا۔ یہ بتلایا گیا تھا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی جہاں روح قبض ہوتی ہے اسی جگہ وہ دفن کئے جاتے ہیں اسی بنا پر آپ ﷺ کو اس حجرہ شریف میں دفن کیا گیا یہی وہ حجرہ شریفہ ہے جو بعد میں گنبدِ خضراء کی شکل میں بنایا گیا۔ جس کے اندرونی حصہ میں آنحضرت ﷺ اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے صاحبین یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں اصل شکل میں محفوظ ہیں۔ مگر وہ اس قدر محفوظ کر دی گئی ہیں کہ یہاں تک کسی کی رسائی ممکن نہیں۔

بزرگو، عزیزو، دوستو!

یہ مختصر حالات آپ کو عبرت کیلئے سنائے گئے ہیں کہ موت ایسی چیز ہے جس کی زد سے انبیاء و رسل علیہم السلام بھی نہ بچ سکے ہیں۔ دنیا اگر ہمیشہ رہنے کی جگہ ہوتی تو آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس میں رہتے۔

آؤ اپنے پیارے رسول ﷺ پر دل و جان سے درود و سلام بھیجو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خطبہ چند وصایائے نبوی ﷺ کے بیان میں

اَمَّا بَعْدُ:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ: "لاَ تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ وَلاَ تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِكَ وَمَالِكَ وَلاَ تَتْرُكَنَّ صَلاَۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلاَۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَلاَ تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ ھَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْھِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عَیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلاَ تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ". (رواہ احمد)

اللہ پاک رب العالمین کی حمد و ثنا اور اس کے پیارے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام

برادرانِ اسلام!

آج کا خطبہ رسول کریم ﷺ کی چند مبارک وصیتوں سے متعلق ہے۔ دنیائے انسانیت کا دستور چلا آ رہا ہے کہ ہر بڑا آدمی اپنے متعلقین سے جدائی کے وقت ان کو کچھ نہ کچھ وصیتیں کرتا ہے۔

رسول کریم ﷺ جن کو اللہ پاک نے قیامت تک کیلئے آخری رسول بنا کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معبوث فرمایا جنہوں نے ایک مختصر سے وقت میں اس قدر کامیابی حاصل کی کہ جس کی نظیر ناممکن ہے۔ آپ ﷺ کو اللہ پاک نے بتلا دیا تھا کہ آپ ﷺ کی امت قیامت تک ساری دنیا میں پھیلتی رہے گی اور زمین کے کونے کونے میں آپ کے بے شمار فدائی پیدا ہوتے رہیں گے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے امت کو اپنے خصوصی اوقات میں بہت سی وصیتیں فرمائی ہیں۔ جن میں سے آپ بہت سی مبارک وصیتیں حجۃ الوداع میں سن چکے ہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ ان وصیتوں کو یاد رکھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو یہ توفیق عطا کرے۔ آمین

محترم بھائیو!

آج جو وصیت نامہ آپ کو سنایا جا رہا ہے اس کا ہر ایک لفظ دل و دماغ میں محفوظ رکھنے کے قابل ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مشہور انصاری صحابی ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا وہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دس باتوں کی وصیت فرمائی۔

1. اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو ہرگز شریک نہ کرنا اگرچہ تجھ کو قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے۔ مگر شرکیہ کام ہرگز نہ کرنا۔ آپ ﷺ نے یہ اس لئے فرمایا کہ مشرک پر جنت قطعاً حرام ہے اللہ کے ہاں اس کی بخشش کیلئے کوئی گنجائش بالکل نہیں ہے۔ قبروں تعزیوں بتوں وغیرہ وغیرہ کے پوجنے والے نام نہاد مسلمان اٹھتے بیٹھتے خواجہ صاحب یا بڑے پیر کی دہائی دینے والے عند اللہ یہ سارے شرک کے کام ہیں۔ ان سب سے دور رہنا اور خالص اللہ کو پکارنا اللہ کی عبادت بندگی کرنا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❷ اپنے ماں باپ کی ہرگز نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تجھ کو حکم دیں کہ تو اہل و مال سے دست بردار ہو جائے فوراً ان کا حکم تسلیم کرنا۔

❸ اور فرض نماز جان بوجھ کر ہرگز نہ چھوڑنا جو آدمی ایسا کرے گا اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو جائے گا۔ یعنی دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے جو نیک وعدے کیے ہیں ان سے اس کا کوئی تعلق نہ رہے گا۔ دوسری روایت میں صاف آیا ہے کہ جان بوجھ کر بلا عذر شرعی ایک وقت کی نماز چھوڑ دینے والا کافر ہو جاتا ہے ہاں اگر اس نے توبہ کی اور نماز کا پابند ہو گیا تو وہ پھر دائرہ اسلام میں آ جاتا ہے۔

❹ شراب ہرگز نہ پینا۔ شراب بے حیائی کے کام کی جڑ بنیاد ہے۔ مگر صد افسوس ملک کی آزادی کے بعد شراب نوشی مسلمانوں میں بکثرت پھیل رہی ہے۔ کتنے لوگ دن رات میں مست رہتے ہیں۔ ریلوں ہوائی جہازوں' موٹروں کے چلانے والوں میں یہ وبا اس قدر عام ہے کہ روزانہ نت نئے حادثے ہوتے رہتے ہیں جن سے کتنی جانیں ضائع ہوتی رہتی ہیں الغرض شراب اس قدر برائیوں کی جڑ ہے کہ اس کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔

❺ اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ کا غضب و غصہ نازل ہوتا ہے۔

❻ میدان جہاد سے ہرگز نہ بھاگنا اگرچہ لوگ ہلاک ہو جائیں۔

❼ اور جب لوگوں میں کوئی وبائی مرض پھیلے جس سے لوگ بکثرت مرنے لگیں اور تو وہاں موجود ہو تو وہاں ثابت قدمی سے رہنا۔

❽ اور اپنا مال اپنے اہل و عیال پر حسبِ ضرورت خرچ کرتے رہو اس بارے میں بخیلی نہ کرو اللہ نے جس طرح دولت دی ہے اس کے مطابق اہل و عیال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر خرچ کرنا ضروری ہے۔

9. اولاد کو ادب سکھلانے علم پڑھانے میں بہت زیادہ کوشاں رہو۔ ان کے سروں پر ڈنڈا گھماتے رہو۔ تاکہ وہ ڈنڈے کے خوف سے علم و ادب حاصل کرنے میں مشغول رہیں۔ مگر جو بچے بچیاں خود شوقین ہوتے ہیں ان کیلئے ڈنڈے کی ضرورت نہیں پڑتی اللہ پاک ہر مسلمان کو ایسی ہی اولاد نصیب کرے۔

10. اپنے اہل و عیال کو ہمیشہ اللہ سے ڈراتے رہو تاکہ وہ دین و دنیا میں نیک راستے اختیار کر کے کامیابی حاصل کرتے رہیں۔

حضرات!

رسول کریم ﷺ کی یہ دس وصیتیں اس قابل ہیں کہ ان کو ہر مسلمان اپنے ذہن میں اتار لے اور ان پر عمل کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کرے۔ یہ سب دین کی اصولی باتیں ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ ان سب پر عمل ضروری ہے اگر ایک پر بھی عمل نہ ہوا تو ہلاکت کا خطرہ ہے۔ ان کے علاوہ سارا کلام مجید اور احادیث کے تمام دفاتر ہر مومن مسلمان کیلئے ہدایت کے خزانے ہیں وصیتوں سے متعلق اس قدر احادیث وارد ہوئی ہیں کہ ان سب کو جمع کرنے کیلئے ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ پھر بھی جڑ بنیاد سب کی یہی باتیں ہیں جو یہاں آپ سن رہے ہیں۔ اللہ ہر مسلمان کو نیک بنائے اور سب کو دین و دنیا کی کامیابی عطا کرے۔ آمین

محترم بھائیو!

یہ خطبات نبوی ﷺ جو آپ نے سنے ہیں اسی لئے جمع کر کے شائع کئے گئے تاکہ ہر مسلمان ان کو پڑھے اور عمل کرے۔ جمعہ و عیدین کے خطبوں میں ان کو سنایا جائے۔ ان کی اشاعت کا خالصتاً یہی مقصد ہے۔ اللہ پاک جانتا ہے۔ اور وہ دلوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بھیدوں سے واقف ہے ۔ جمع کرنے والے کی خالصتاً یہی نیت ہے کہ وعظ و نصیحت کرنے کے سلسلے کی ایک بڑی ضرورت پوری ہو جائے ۔

الحمد اللہ آج یہ خطبات کا ذخیرہ آپ کے سامنے ہے ۔ آؤ مل کر اللہ پاک سے خلوص دل کے ساتھ دعا کریں کہ اے پروردگار سچے معبود برحق ہم سب کو دین و دنیا کی خوبیاں عطا فرما۔ توحید و سنت میں پختگی عطا فرما' شرک و بدعت سے بچائیو ہمارے دلوں میں حسد و بغض و کینہ کپٹ کو نکال دیجیو ! ہم سب کو اپنے محبوب و مقبول بندوں و بندیوں میں شامل فرمالجیو ! اور مرتے وقت ایمان پر خاتمہ نصیب کیجیو ! دنیا میں قرض افلاس محتاجگی سے بچائیو! کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے محفوظ رکھیو' قبر میں ثابت قدمی حشر میں اپنے حبیب کی شفاعت کبریٰ عطا فرمائیو ! اور آپ ﷺ کے دست مبارک سے ہم سب کو جام کوثر نصیب فرمائیو ! آمین یارب العالمین ۔

محترم بھائیو!

رسول کریم ﷺ کا ایک اور سچا وصیت نامہ آپ کو سنایا جا رہا ہے اللہ پاک ہم اور آپ سب کو یاد رکھنے اور اس پر عمل کرنے کی سعادت عطا کرے ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَا زَالَ يُوْصِيْنِيْ جِبْرِيْلُ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ يَجْعَلُهُ وَارِثًا وَمَا زَالَ يُوْصِيْنِيْ بِالنِّسَاءِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُحَرِّمُ طَلَاقَهُنَّ وَمَا زَالَ يُوْصِيْنِيْ بِالْمَمْلُوْكِيْنَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ يَجْعَلُ لَهُمْ وَقْتًا يُعْتَقُوْنَ فِيْهِ وَمَا

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا حضرت جبریل مجھ کو ہمیشہ پڑوسیوں کے بارے میں وصیت فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید ان کو وارث ہی نہ بنا دیا جائے اور حضرت جبریل مجھ کو عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کی وصیت کرتے رہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زَالَ يُوصِيْنِي بِالسِّوَاكِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ فَرِيْضَةٌ وَمَا زَالَ يُوْصِيْنِي بِالصَّلَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى صَلَاةً اِلَّا فِي الْجَمَاعَةِ. وَمَا زَالَ يُوْصِيْنِي بِقِيَامِ اللَّيْلِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَا نَوْمَ بِاللَّيْلِ وَمَا زَالَ يُوْصِيْنِي بِذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَا يَنْفَعُ قَوْلٌ اِلَّا بِهٖ".

(منبهات ابن حجر مكي، هيثمي)

یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ کہیں عورتوں کو طلاق دینا حرام ہی نہ قرار دے دیا جائے۔ حضرت جبریل مجھ کو لونڈی غلاموں کے بارے میں وصیت فرماتے رہے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ کہیں ان کیلئے کوئی ایسا وقت مقرر نہ کر دیا جائے۔ جس میں ان سب کی آزادی کا حکم صادر ہو جائے۔ اور حضرت جبریل مجھ کو ہمیشہ مسواک کرنے کی تاکید فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ مسواک ہر نماز کے وقت وضو میں فرض نہ قرار دیدی جائے۔ اور حضرت جبریل مجھ کو ہمیشہ نماز باجماعت کی وصیت فرماتے ہوئے پڑھنے کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید بغیر جماعت کے کوئی نماز اللہ کے ہاں قبول ہی نہ ہو۔ اور حضرت جبریل مجھ کو ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھنے کی تاکید فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ ساری رات میں سونا ہی بند نہ کر دیا جائے۔ اور حضرت جبریل مجھ کو ہمیشہ اللہ کا ذکر کرنے کی وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ مجھ کو گمان ہوا کہ بغیر ذکر الٰہی کے منہ سے کوئی بات نکالنا ایسا ہے جس میں مطلق کوئی فائدہ نہیں ہے۔

یہ عظیم الشان وصیت نامہ وہ ہے جو حضرت جبریل علیہ السلام نے اللہ کے سچے رسول ﷺ کو پیش کیا اور آپ کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا اس میں جس قدر وصیتیں کی گئی ہیں سب اپنی اپنی جگہ پر بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ پڑوسیوں کے حقوق عورتوں کے حقوق' لونڈی غلاموں کے حقوق' مسواک کرنے کی اہمیت' نماز باجماعت'

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز تہجد اور ذکر الٰہی یہ سات وصیتیں ایسی ہیں جن کی مزید تفصیل کے لیے بڑے وقت کی ضرورت ہے اللہ پاک یاد رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ایک وصیت نامہ اور سن لیجئے!

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے ایسا وعظ فرمایا جسے سن کر ہماری آنکھیں تر ہوگئیں۔ اور ہمارے دل رونے لگ گئے۔ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ وعظ تو آپ نے ایسا فرمایا ہے جیسے کوئی رخصت کرنے والا اپنے گھر والوں کو خاص طور پر نصیحتیں کیا کرتا ہے پس بہتر ہوگا کہ آپ اس موقعہ پر ہم کو کچھ وصیت فرمادیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

"اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا اِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ".

[سنن الدارمی، ترمذی. العلم، ابو داؤد. السنة. ابن ماجه]

یعنی "میں تم کو ہر حال میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور حاکم وقت کا حکم (جو حدود شرعیہ میں ہوں) دل سے سن لینے اور مان لینے کی اگرچہ وہ حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا پس تم پر لازم ہے کہ میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر چنگل مارلو۔ اور اپنے آپ کو بدعت سے بچاؤ۔ دین میں ہر ایجاد کردہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے جس کا نتیجہ دوزخ ہے۔ آپ کی ایک وصیت یہ بھی تھی کہ میں کتاب اللہ اور اپنی سنت کو تمہارے لئے چھوڑ کر جاتا ہوں جب تک تم ان ہر دو پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عمل درآمد کرتے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوں گے۔

براد رانِ اسلام!

اپنے پیارے محبوب رسول ﷺ کی ان مبارک وصیتوں کو یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا ہمارے اور آپ کیلئے ضروری ہے۔ اللہ پاک ہمیں ان کو یاد رکھنے اور ان پر عمل کی توفیق بخشے۔ اور توحید وسنت میں پختہ کرے ہر قسم کے شرک و بدعت اور فرقہ بندی سے بچائے۔ آمین ثم آمین

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ مجید سے ایک عظیم الشان خطبہ نبوی ﷺ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ○ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ○ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِیْدٌ○ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ○ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْٓ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ......○﴾ آخر سورت تلک (قٓ)

اللہ تبارک وتعالی کی حمد وثنا اور اس کے پیارے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود وسلام کے بعد:

برادرانِ اسلام!

یوں تو قرآن مجید کا ایک ایک لفظ رشد وہدایت کا خزانہ ہے مگر یہ سورۃ شریفہ جسے سورہ ''ق'' کہتے ہیں عقائد وارکان ایمان کے متعلق بہت ہی اہم سورۃ ہے۔ اسلام میں جو چیزیں عقائد میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اللہ پاک نے اس سورہ شریفہ میں مدلل طور پر بیان فرمادی ہیں اسی لئے حضرت واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیدین کی نمازوں میں آپ زیادہ تر یہی سورۃ قرأت فرمایا کرتے تھے حضرت ام ہشام بنت حارثہ کہتی ہیں کہ ہمارا اور رسول کریم ﷺ کا دو سال یا کچھ کم وبیش ایک ساتھ رہنا ہوا آپ اس کثرت کے ساتھ اس سورۃ کی تلاوت فرماتے کہ میں نے آپ کی زبان مبارک سے سن سن کر اس کو منہ زبانی یاد کرلیا۔ ہر جمعہ کے دن جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ خطبہ کیلئے تشریف لاتے تو اسی سورۃ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے کتنے ہی صحابہ کرام تھے جنھوں نے ہر خطبہ میں آپ ﷺ کے اس تلاوت فرمانے سے اسے منہ زبانی یاد کرلیا تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سورۃ مبارک میں جو کچھ مضامین بیان فرمائے ہیں ان سب کی تفصیل کیلئے بڑے وقت کی ضرورت ہے لیکن شروع ہی سے جس مضمون پر زور دیا ہے وہ قیامت کا قائم ہونا اور اس دن انسان کا اللہ کے دربار میں حاضری دینا ہے۔ چنانچہ شروع کی آیات کا ترجمہ یہ ہے۔

''اے نبی! مجھے قرآن مجید کی قسم ہے۔ ان مشرکینِ عرب کو اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ ان ہی میں ایک (عذاب آخرت سے) ڈرانے والا نبی رسول ان کے پاس آ گیا جس کی تعلیم ان کو بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے (وہ کہتا ہے مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے) بھلا ہم مر کر جب مٹی ہو جائیں گے تو پھر کیسے جی اٹھیں گے۔ یہ دوبارہ زندگی تو عقل سے بہت دور ہے۔ ان کافروں کو (بذریعہ موت) زمین جس قدر کم کر رہی ہے ہم کو ان کی تعداد خوب معلوم ہے۔ ہمارے ہاں ایک محفوظ دفتر ہے (صد افسوس) کہ حق بات جب ان کے کانوں میں آئی تو انھوں نے (بلا سوچے سمجھے) اس کو جھٹلانا شروع کر دیا۔ پس یہ لوگ ایک بے بنیاد عقیدے (انکار آخرت) پر جمے ہوئے ہیں۔

آگے اللہ پاک نے اپنی قدرت کے مظاہر بیان فرماتے ہوئے اعلان کیا ہے۔

﴿تَبۡصِرَةً وَّذِكۡرٰى لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ۝٨﴾ (ق) یعنی ''یہ سب کچھ دیکھنے والوں کیلئے جو دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، دیکھنے اور غور وفکر کرنے کی چیزیں ہیں اللہ کی طرف جھکنے والوں کیلئے یہ کارخانہ قدرت نصیحتوں کا ایک خزانہ ہے''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آگے اللہ پاک نے پہلی قوموں کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ کس طرح تباہ و برباد ہو گئے قومِ نوح، مقامِ رس کنویں والے، قوم ثمود و عاد اور فرعون اور لوط کی برادری والے اور بنوں میں رہنے والے اور تبع کی قوم انکا عروج و زوال نوع انسانی کیلئے درس عبرت ہے کہ یہ قومیں کس شان کے ساتھ وجود میں آئیں اور اپنی حرکتوں اور گناہوں اور کفر و شرک کی وجہ سے کس طرح صفحہ دنیا سے نیست و نابود ہو گئیں کہ آج دنیا میں ان کا کوئی نشان باقی نہیں ہے۔ آگے اللہ پاک نے حضرت انسان کو تنبیہ فرمائی ہے کہ ہم نے انسان کو پیدا کر کے اس کو وجود دیا ہے ہم اس کے رگ و ریشہ سے واقف ہیں بلکہ اس کے دل کے ارادوں کی بھی ہم کو خبر ہے۔ آگے فرمایا

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق) ''انسان جو بھی لفظ منہ سے نکالتا ہے اس کے پاس ہمارا چوکیدار ہر وقت تیار رہتا ہے اور اس کا ہر ہر لفظ چوکیدار اس کو ڈائری میں نوٹ کر لیتا ہے''۔

محترم بھائیو!

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا کرتے تھے کہ اے آدم کی اولاد تمہارے لئے صحیفہ کھول دیا گیا ہے اور تمہارے ہر ہر فرد کیلئے ساتھ دو دو بزرگ فرشتے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ ایک تیرے دائیں طرف دوسرا بائیں طرف ہے۔ دائیں طرف والا تیری نیکیوں کی حفاظت کرتا ہے اور بائیں والا برائیوں کو دیکھتا رہتا ہے۔

اب تم کو اختیار ہے جو چاہو عمل کرو نیکی و بدی میں کمی اور زیادتی کا تم کو اختیار دیا گیا ہے جب تم مرو گے یہ دفتر لپیٹ کر تمہارے ساتھ تمہاری قبروں میں رکھ دیا جائے گا۔ اور قیامت کے دن جب تم اپنی قبروں سے اٹھو گے تو تمہارے سامنے پیش

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ پاک نے خود فرمایا ہے:

﴿وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ﴿١٣﴾ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿١٤﴾﴾ (بنی اسرائیل)

''ہم نے ہر انسان کا اعمال نامہ اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے اور ہم قیامت کے دن ہر انسان کے سامنے اس کے عملوں کا دفتر پھیلا دیں گے جسے وہ کھلی ہوئی کتاب پائے گا۔ پھر ہم اس سے کہیں گے کہ اپنی کتاب آج تو خود پڑھ لے آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کیلئے کافی وافی ہے''۔

پھر امام حسن بصری رحمۃ اللہ نے فرمایا اللہ کی قسم اس نے بڑا ہی عدل کیا ہے اس نے خود انسان ہی کو اس کا محاسب بنا دیا۔ قیامت کے دن ہر انسان اپنا اعمال نامہ دیکھ کو خود اپنا حساب کرے گا۔ کتنے لوگ اسے پڑھ کر خوش ہو جائیں گے۔ کیونکہ اچھے اعمال پا کر وہ جنت کی بشارت پائیں گے۔ اور کتنے لوگ اسے دیکھ کر اپنا سر پیٹ لیں گے' دھاڑیں مار مار کر روئیں گے واویلا کریں گے۔ مگر کچھ نتیجہ نہ ہوگا وہ دوزخ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر حسرت ویاس میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان جو بھی برے بھلے کلمات زبان سے نکالتا ہے وہ سب اس کے دفتر میں لکھ لئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی نجی گفتگو بھی درج کر لی جاتی ہے۔ پھر جمعرات والے دن اس کے اقوال و افعال بارگاہ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ خیر وشر والے الفاظ باقی رکھ لئے جاتے ہیں۔ اور دیگر فضول بے معنی باتیں مٹا دی جاتی ہیں۔ اللہ نے فرمایا۔

﴿يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾﴾ (الرعد)

''اللہ پاک جسے چاہے مٹائے اور جسے چاہے وہ ثابت رکھے۔ اصل دفتر اس کے ہاں ہے''۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محترم بھائیو!

اس سورت کے تمام حقائق و معارف بیان سے باہر ہیں آگے اللہ نے موت کا ذکر فرمایا۔

﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝١٩ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝٢٠﴾ (ق)

''اے مرنے والے انسان دیکھ لے موت کی سختی نے آج تجھ کو گھیر لیا۔ یہی وہ چیز ہے جس کے نام سے تجھ کو نفرت تھی۔ اور تو اس سے بھاگا کرتا تھا لیکن لیکن آخر آج تجھ کو اس کے پھندے میں پھنسنا ہی پڑا''۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی مثال جو موت سے گھبراتا ہے اس لومڑی جیسی ہے۔ جس سے زمین اپنا قرض طلب کرنے لگے اور یہ اس سے بچنے کیلئے بھاگنے لگے بھاگتے بھاگتے جب تھک کر چکنا چور ہوگئی تو اپنے بل میں جا گھسی۔ زمین وہاں بھی موجود تھی اس نے لومڑی سے کہالا میرا قرض چکا دے تو یہ پھر وہاں سے بھاگی سانس پھولا ہوا تھا برا حال ہو رہا تھا آخر بھاگتے بھاگتے بے دم ہو کر مر گئی۔ الغرض اس لومڑی کو بھاگنے کی راہیں بالکل بند تھیں۔ اسی طرح انسان کو موت سے بچنے کے راستے بھی سارے بند ہیں۔ آگے اللہ پاک نے خبر دی ہے کہ اس دن کو یاد کرو جس دن صور پھونک دیا جائے گا اور قیامت برپا ہوگئی وہ دن ڈراوے کا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں کس طرح راحت و آرام حاصل کر سکتا ہوں۔ حالانکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور منہ میں لے رکھا ہے اور گردن جھکائے وہ حکم الٰہی کا انتظار کر رہا ہے کہ کب حکم ملے اور وہ حشر برپا ہونے کا صور پھونکے۔ صحابہ کرام نے کہا پھر یا رسول اللہ! ہم کو کیا کہنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ“ کہو اللہ ہم کو کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

آگے دوزخ کے بہت سے مناظر بیان فرمانے کے بعد ارشاد ہے۔

﴿يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾﴾ (ق) ”ہم اس دن دوزخ سے (اس کی پوری خوراک ہزار انسانوں میں سے نو سو ناوے آدمی دے کر بھی) پوچھیں گے کہ ابھی تو بھری ہے یا نہیں؟ وہ کہے گی میرے حصے میں ابھی کچھ اور بھی باقی ہے تو اسے بھی میرے پیٹ میں ڈال دو“۔

بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے کہ دوزخ ”هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ“ کا نعرہ لگاتی رہے گی یہاں تک کہ رب العزت اس میں اپنا قدم مبارک رکھ دے گا تو وہ کہے گی کہ ”بس بس“۔

اس حدیث کو اس کے ظاہری الفاظ کے مطابق تسلیم کرنا ضروری ہے مزید کرید کرنا حد سے بڑھنا ہے۔

آگے اللہ پاک نے نہایت ہی شاندار لفظوں میں جنت کا ذکر فرمایا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿٣٣﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾﴾ (ق)

”اور جنت کو مزین کر کے پرہیز گاروں کے قریب لایا جائیگا جو دور نہ ہوگی۔ یہ وہی نعمت ہے جس کا دنیا میں تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔ یہ نعمت ہر اس مرد و عورت کیلئے ہے جو اللہ کی طرف جھکنے والے ہدایت الٰہی کی حفاظت کرنیوالے ہوتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اللہ رحمٰن و رحیم سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ڈرتے رہتے ہیں۔اور جھکنے والا دل لے کر دربار الٰہی میں حاضری دیتے ہیں ان سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ آج سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ اب تم یہاں ہمیشہ رہو گے اور ان جنت والوں کو ہر وہ چیز ملے گی جو وہ چاہیں گے اور ان کیلئے ہمارے ہاں اور بھی بڑھ چڑھ کر نعمتیں ہوں گی۔''

بزرگو، بھائیو!

اللہ پاک نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا لفظ لفظ حق ہے۔اس میں شک وشبہ کی ذرہ برابر بھی گنجائش نہیں ہے سورۃ ق کے بیانات آپ نے جو سنے ہیں یہ بہت تھوڑے ہیں۔ ساری حقیقتوں کو جاننے کیلئے ضرورت ہے کہ آپ خود اس سورہ کی تلاوت اس کا ترجمہ اور تفسیر کا مطالعہ کریں۔جس قدر بھی آپ اس میں غور وخوض کریں گے اتنے ہی زیادہ معارف قرآن حاصل ہوں گے سورہ کے آخر میں اللہ کی طرف سے رسول کریم ﷺ اور آپ کے مبلغین کو ہدایت کی گئی ہے۔

﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ﴾ (ق) یعنی ''جن لوگوں کو میرے عذابوں کا ڈر ہے اور جنت دوزخ پر ان کو یقین وایمان حاصل ہے ان کو قرآن شریف سے نصیحتیں سنایا کرو۔اس کی روشنی میں وعظ کرو''۔

یا اللہ! اپنے کلام پاک پر ہم کو پختہ ایمان ویقین عطا فرما۔اور اس کی تلاوت سے ہمارے دل ودماغ کو روشن کر دے۔جو کچھ ہم نے کہا اور سنا ہے اس کا لفظ لفظ ہمارے قلوب میں اتار دے اس کے مطابق ہم کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے پروردگار! ہم تیرے گنہگار بندے تیرے سامنے عاجز محتاج لاچار ہیں۔ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور دنیا میں جو بھی مصیبتوں کے بادل چھائے ہوئے ہیں جھگڑے فساد ہو رہے ہیں، گرانی حد سے آگے بڑھ رہی ہے غریب کمزور ستائے جا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں ظلم وجور کا بازار گرم ہے ان سب کو دور فرما دے اور بنی نوع انسان کو امن وسکون نصیب فرما مسلمانان عالم کو عروج عطا کر دے۔ ہم کو آپس میں اتفاق واتحاد محبت بخش دے۔ آمین یارب العالمین

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

کتاب خطبات نبوی ﷺ کن جذبات کے تحت ترتیب دی گئی ہے ان کی تفصیل پورے طور پر بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ بیشتر مساجد اور ان کی موجودہ بے رونقی کا تصور دھیان میں آتا رہا جن کیلئے نہ امام میسر ہیں نہ موذن نہ خطیب، کچھ ہیں بھی تو بس محض وقت گزارنے ہی کیلئے ان کو برداشت کیا جا رہا ہے۔ بہت سے ائمہ حضرات ایسے بھی پائے گئے جو بہت معمولی اردو پڑھ سکتے ہیں۔ عربی و فارسی سے واقفیت تو بہت دور کی چیز ہے۔ امید ہے کہ یہ خطبات ایسے شوقین حضرات کی قابلیت بہت کچھ بڑھا سکیں گے۔ اور بنظر غائر مطالعہ کرنے سے وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں بہتر وعظ فرما سکیں گے اللہ پاک کی ذات سے پوری پوری امید ہے کہ کتاب خطباتِ نبوی کی اشاعت سے بہترین صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل ہوگا۔ جو حضرات ان کو پڑھیں گے ممکن ہے وہ لکھنے والے کو کبھی کبھار اپنی نیک ترین دعاؤں میں یاد فرما لیا کریں۔ اور کسی نہ کسی کی دعا سے آخرت میں بیڑا پار ہو جائے۔ اگرچہ ان خطبات کی اشاعت کا پلان آج سے بائیس سال پہلے تھا مگر ہر کام کیلئے اللہ کے ہاں وقت مقرر ہے۔ بہرحال یہ سیدھے سادھے خطبات آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔ آپ کو اور سننے والوں کو یہ پسند آ جائیں تو مؤلف کی انتہائی خوش قسمتی ہوگی کسی جگہ کوئی تسامح نظر آئے تو اسے نظر انداز فرما دیں۔ کہ میں نے عجلت میں اللہ جانے کہاں کہاں کیا کیا لکھ دیا ہوگا۔ کوئی واقعی لغزش ہو تو ایک خط سے مطلع کریں۔

شکریہ کے ساتھ درستگی کر دی جائے گی۔ عقائد واعمال واخلاق میں بہت سی چیزوں کو خطبات میں لانے کی کوشش کی گئی ہے پھر بھی اسلام ایک بحر نا پیدا کنار ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوئی کمی نظر تو اس کیلئے معذرت خواہ ہوں۔

واعظین وخطیب حضرات سے مکرر گزارش ہے کہ آپ خطبہ شروع کرنے سے پہلے خطبہ مسنونہ ضرور پڑھ لیں جو کتاب کے شروع میں درج کیا گیا ہے شروع میں اسے ضرور ضرور پڑھ لیا جائے۔ اس کو پڑھ کر اس کتاب میں جہاں چاہیں آپ حسب حال ''اما بعد'' کا لفظ پڑھ کر یہ کتابی خطبہ شروع فرمائیں۔ جمعہ میں پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائیں اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ پڑھ کر خطبہ ختم کر دیں۔ یہ خطبہ ثانیہ بھی عربی میں ہے اور شروع کتاب میں یہ بھی موجود ہے یہ دو خطبے کتاب سے دیکھ کر پڑھنے کی عادت ڈال لیں۔ اس سے آپ کو بہت فوائد حاصل ہوں گے۔ آیاتِ قرآن واحادیث نبوی ﷺ کے اعراب درست کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی غلطیوں کا امکان ہے۔

کسی جگہ زیر زبر کی کوئی غلطی نظر آئے بنظر کرم اسے درست فرمالیں۔ یہ کام اس قدر نازک ہے کہ کتنی بھی کوشش کی جائے غلطی رہ جاتی ہے جن میں کاتبوں اور پریس والوں کا بھی دخل ہوتا ہے۔ بہرحال غلطی لغزش بھول چوک انسانی فطرت ہے۔

آخر میں مکرر دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔ خاص طور پر تکمیل بخاری شریف کیلئے آپ کی دعاؤں کا بہت محتاج ہوں۔ جو میری حیات مستعار کا اولین مقصد ہے ابھی ۱۵ پاروں کی تسوید واشاعت کا عظیم بار سر پر ہے جو حضرات مجھ کو اپنی دعاؤں اور ہمدردیوں سے نوازتے ہیں ان کیلئے اور جملہ شائقین کرام کیلئے ہمہ وقت دعاگو ہوں' اللہ پاک ہم سب کو دین و دنیا کی ترقیاں عطا کرے۔ آمین یارب العالمین!

رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ.

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ.

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا.

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا.

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. وَاغْفِرْ لَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اٰمِيْنَ ثُمَّ اٰمِيْنَ.

(ناچیز) محمد داؤد راز ولد عبداللہ السلفی غفر اللہ ذنوبہ الجلی والخفی

مقیم حال مسجد اہل حدیث ۴۱۲۱

اجمیری گیٹ دہلی نمبر ۶ (بھارت)

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۷۳ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مناجاتِ منظوم

محمد داؤد رازؔ

یاالٰہی روز و شب توفیقِ احساں دے مجھے ۔۔۔ خوف اپنا ظاہر و باطن میں یکساں دے مجھے

حُبِ سنت یاالٰہی عشقِ قرآن دے مجھے ۔۔۔ نعمت دارین اغنی نورِ ایماں دے مجھے

میں نہیں کہتا کہ تو تختِ سلیمان دے مجھے ۔۔۔ اپنی الفت دے مجھے بس عزم و ایقاں دے مجھے

تا دمِ آخر رہوں اسلام پر ثابت قدم ۔۔۔ استقامت اے خدا! ہر لحہ ہر آں دے مجھے

عزم دے ایسا پہاڑوں سے بھی جا ٹکراؤں میں ۔۔۔ قوت حیدرؓ دے مجھ کو جذبِ سلمانؓ دے مجھے

مشعلِ راہ حق ہدایت اسوۂ فاروقؓ ہو ۔۔۔ عشقِ نبوی جذبۂ صدیقؓ و عثمانؓ دے مجھے

خدمت قرآن و سنت کی ہے مجھ کو آرزو ۔۔۔ اے مرے اللہ! تو اسبابؔ و ساماں دے مجھے

تجھ کو پاکر اے خدا پاؤں حیاتِ جاوداں ۔۔۔ آخرت میں یاالٰہی باغِ رضواں دے مجھے

بحرِ ظلمت میں بنے میرے لیے جو خضرِ راہ ۔۔۔ غیب سے ایسا کوئی رہبر مسلماں دے مجھے

قلب دے ایسا جو تیری یاد میں جائے پگھل ۔۔۔ خوف سے اپنے الٰہی چشم گریاں دے مجھے

کر مجھے یا رب غنائے ظاہر و باطن عطا ۔۔۔ تندرستی اے طبیب دردمنداں دے مجھے

اہل بدعت اور بدکاروں کی صحبت سے بچا ۔۔۔ یا الٰہی الفت پرہیزگاراں دے مجھے

نطق میرا زندگی بھر نغمۂ توحید ہو ۔۔۔ عشقِ سنت دے خدایا نورِ عرفاں دے مجھے

رازؔ احقر کو عطا کر اے خدا اپنی رضا
استقامت تا دمِ آخر اے رحماں دے مجھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شکریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ:

جس دن سے کتاب خطبات نبوی ﷺ کی اشاعت کا اعلان نکلا ہے اطراف ملک سے کتنے ہی دوست واحباب بزرگانِ جماعت علمائے عظام و برادرانِ کرام کے خطوط آئے ہیں جن کا دل و جان سے شکریہ ادا کرنا میرا اخلاقی فریضہ ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ گویا شائقین کرام اس اہم ذخیرہ کا انتظار ہی فرما رہے تھے۔ اچانک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول کیا۔ جس کے نتیجہ میں یہ مبارک ذخیرہ وجود میں آیا ہے کئی معزز بھائیوں نے اپنے مفید مشوروں سے بھی مستفید فرمایا ہے ان کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان سے باادب گذارش کرتا ہوں کہ اسلام ایک وسیع عمیق سمندر کی مانند ہے جس کے جملہ احکام واوامر ونواہی کا احاطہ کرنے کیلئے دفاتر درکار ہیں۔ اس لئے خطبات نبوی ﷺ میں اگرچہ جامعیت کی پوری کوشش کی گئی ہیں مگر پھر بھی بہت سے مضامین کیلئے کمی نظر آئے گی امید ہے کہ معزز ناظرین کرام اس کمی کیلئے خادم کو معذور تصور فرمائیں گے خطبات نبوی ﷺ کا موضوع زیادہ تر ترغیب وترہیب تھا اس مقصد کو سطر سطر میں ملحوظ رکھا گیا ہے باقی مزید معلومات کیلئے امت کی متفقہ مسلمہ کتاب صحیح بخاری شریف مترجم اردو موجود ہے۔ جس میں حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے حتی الامکان اسلامی احکامات کو پورے طور پر قلمبند فرمایا ہے۔ لہٰذا اسلام کی مکمل معلومات کیلئے شائقین کرام کی خدمت میں بخاری شریف مترجم اردو کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ جس کے ۱۵ پارے طبع ہو گئے ہیں اور ابھی ۱۵ باقی ہیں جو اللہ نے چاہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تو جلد سے جلد پایہ تکمیل کو پہنچائے جائیں گے۔ خطبات نبویؐ ﷺ کی ترتیب کے وقت قرآن مجید و بخاری شریف کے علاوہ دیگر مستند خطبات بھی سامنے رکھے گئے ہیں جن کے مؤلفین کیلئے ہدیہ تشکر اور دعائے مغفرت پیش کرتا ہوں۔

آخر میں اپنے معزز علمائے کرام وشائقین عظام کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوا مؤدبانہ عرض گذار ہوں کہ کسی بھی لغزش وکوتاہی کیلئے نظرکرم فرماتے ہوئے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ.

والسلام

(خادم) محمد داؤد راز عفی عنہ۔ دہلی

یکم رجب المرجب ۱۳۹۳ھ

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No. 1348
Babar Block, Garden Town Lahore
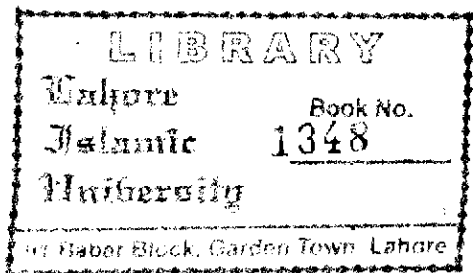
شرعی احکام کا دلنشین، دل آویز اور دلکش مجموعہ

عمدۃ الاحکام من کلامِ خیرِ الأنام علیہ الصلوٰۃ والسلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اُردو دان طبقے کی سہولت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلرُبا، دلفریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

- سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ، پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔
- ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
- کاغذ، طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ، عمدہ اور نفیس ہیں۔
- اہلِ نظر، اہلِ ذوق اور اہلِ دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔
- ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔
- خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

باذوق قارئین کیلئے | لاجواب کتب | بہترین معیار کیساتھ